سُنی لائبریری

فیصلہ کن مناظرہ مابین سُنی و شیعہ

حق زہرہ و دفاع خلفائے راشدین

واٹس آپ گروپ اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ

مئی 24 تا جون 7, 2021

اھل سنت مناظر: ممتاز قریشی
اھل تشیع مناظر: محمد دلشاد

اہل سنت دلائل کے سامنے اہل تشیع لاجواب!

ترمیم و اضافہ: ممتاز قریشی

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
www.sunnilibrary.com

سُنی
لائبریری
SUNNI 313
WWW.SUNNILIBRARY.COM
دفاع اہلسنت و رد رافضیت

فہرست

گفتگو کی باقاعدہ شروعات اور متفقہ شرائط مناظرہ۔ 24

شیعہ مناظر دلشاد کا اقرار کہ سیدہ نے پورے فدک کا مطالبہ نہیں کیا۔ 209

شیعہ مناظر نے پرسنل میں بھیجی گئی تحریر کاپی پیسٹ کی۔ 295

شیعہ مناظر دلشاد کا اقرار کہ باقر مجلسی کی توثیق شدہ روایات خلاف قرآن ہیں۔ 316

شیعہ مناظر کی طرف سے سُنی مناظر کو ایڈمن شپ سے ہٹانا۔ 333

مناظرے پر سُنی مناظر کا تبصرہ۔ 346

سُنی مناظر کے وہ نکات جو دنیائے شیعیت پر بھاری حجت ہیں 359

شیعہ مناظر کا تبصرہ 364

شیعہ مناظر کی خیانت اور دوبارہ اقرار کہ دوست مدد کر رہے ہیں 374

شیعہ مناظر کا چھپے الفاظ میں اقرار کہ صحیحین میں سیدہ کی ناراضگی خبر آحاد ہے۔ 381

شیعہ مناظر کا طئے شدہ وقت پر اپنی تحریر کے ب پر گفتگو سے صاف انکار پارٹ 1 398

شیعہ مناظر کا طئے شدہ وقت پر اپنی تحریر کے ب پر گفتگو سے صاف انکار پارٹ 2 399

شیعہ مناظر کا اپنی تحریر کے تیسرے مرحلے پر بھی گفتگو سے صاف انکار 406

شیعہ مناظر کی تحریر کے الف سے ثابت شدہ حقائق 409

حق زہرہ (دلچسپ مناظرہ) شیعہ مناظر محمد دلشاد 472

شیعہ مناظر عاجز ہو گیا 483

شیعہ مناظر کا آخری جواب 487

شیعہ مناظر کی خباثت سُنی مناظر پر سنگین الزام 488

سُنی مناظر کا جھوٹے الزام لگانے پر جواب 495

شیعہ مناظر دلشاد کی کم ظرفی 499

اہل سنت ممبرز کے تبصرے 500

شیعہ مناظر کی طرف سے اہل سنت ممبرز کو دیئے گئے جوابات 506

اہل تشیع ممبرز کی طرف سے تبصرے اور سُنی مناظر کے جوابات 512

لاکڈ شیعہ گروپ اور صرف خاص شیعوں کو تبصرے کی اجازت 513

سُنی ایڈمن پر عائد پابندیاں اور مجبوریاں 543

سُنی مناظر کی طرف سے مناظرے میں شیعہ مناظر کی اہم غلطیاں اور خیانتیں 548

شیعہ مناظر کا جواب 550

23 مئی 2021

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ ممتاز قریشی صاحب خوش آمدید۔ انشاءاللہ ہماری گفتگو ہمارے لئے اور سامعین کے لئے مفید ہو گی۔ اللہ ہمیں انصاف پسندی اور حق طلبی کے جذبے کے ساتھ گفتگو کرنے کی توفیق دے۔ قریشی صاحب۔ وقت کا تعین اور گفتگو کے طریقہ کار پر بحث اور موضوع کے مراحل پر بحث پہلے ہو گی، پھر لنک شیئر۔ پھر باقاعدہ بحث شروع۔ انشاءاللہ

سنی مناظر: وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے جو تحریر بھیجی گئی تھی اسے شاید آپ نے لکھا ہے۔

گفتگو جب شروع ہو تو اسی تحریر کے مطابق بیان کئے گئے پہلے مرحلے کا الف اور اس کے پس منظر میں موضوع کا تعین کیا جائے گا۔ گفتگو مکالمہ کی صورت میں کی جائے گی تاکہ بعد میں پی ڈی ایف بنائی جاسکے۔

دوٹوک اور عین موضوع کے مطابق ہو گی۔ جبتک ایک نکتہ کلیئر نہ ہو، دوسرا نکتہ زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔ آپ مدعی ہوں گے کیونکہ اس تحریر میں آپ نے کئی دعوے کئے ہیں۔ مقدسات کا احترام اور ایک دوسرے پر ذاتی حملے اور بداخلاقی سخت ممنوع ہو گی۔ کسی بھی فریق نے شرائط کی خلاف ورزی کی تو اس کی شکست تصور کی جائے گی۔ آپ اپنے شرائط بتادیجئے گا۔ بدھ کے دن تاریخ **26 مئی 2021** رات دس بجے سے بارہ بجے تک گفتگو شروع کریں گے۔ ان شاءاللہ۔

شیعہ مناظر: میرے مدعا کی روشنی میں ہماری بحث تین مرحلوں پر مشتمل ہو گی۔

پہلا مرحلا: جو شیعہ کہتے ہیں وہ صحیح سند آپ کی معتبر ترین کتابوں میں (خاص کر صحیحین میں) موجود ہیں۔

دوسرا امر حلا: جناب زہرا ع نے واقعی معنوں میں مطالبہ کیا اور آپ ناراض ہوئیں اور مولیٰ علی بھی ان کے ساتھ ہم عقیدہ تھا اور جناب فاطمہ اسی نظریے کے ساتھ دنیا سے گئیں۔(یہ باتیں خاص کر آپ کی صحیحین میں ہیں)۔

تیسرا امر حلا: یہ ثابت کرنا ہے کہ حق جناب فاطمہ کے ساتھ تھا اور جناب خلیفہ نے آپ کا حق آپ کو نہیں دیا۔

تینوں مراحل کے مطابق مرحلہ وار گفتگو ہو گی اور مندرجہ بالا مراحل اور میرے تفصیلی مدعا کو میں گفتگو شروع ہونے سے پہلے گروپ میں شیئر کروں گا۔باقی ٹائیمنگ اور گفتگو کا طریقہ۔ٹائمنگ آزاد رکھیں تو شاید بہتر ہو یعنی ویسے ایک ٹائیم فکس ہو مثلارات کا وہی ٹائم، پھر دن میں بھی جس وقت ٹائم ملے جواب کا ردوبدل ہو اور ایک ساتھ آن لائن رہنے کی قید نہ ہو۔اس کا فائدہ سامعین اور ناظرین کو بھی ہو گا۔ ہمیں بھی سوچ سمجھ کر علمی انداز میں مفید گفتگو کرنے کا وقت ملے گا۔ جس طرح دوسرے گروپوں میں ایک ساتھ کئی گھنٹے بحث ہوتی ہے میرے خیال میں وہ زیادہ مفید نہیں ہے۔ مثلا میں خود بھی جب دیکھتا ہوں ایک ساتھ 100 سے زیادہ مسیجز آئے ہوئے ہوں تو نہیں دیکھتا ہوں، لہذا تھوڑا تھوڑا کر کے بحث کریں تو سب کے لیے مفید ہو گا۔باقی گفتگو میں علمی جواب اور اخلاقی انداز ہو گا۔انشاء اللہ ایسے انداز سے اجتناب کیا جائے گا جس میں علمی جواب کے بجائے ایک دوسرے کی ذات کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے۔ جیسے جاہل، اجہل وغیرہ، کیونکہ اگر بے احترامی پر اترے تو پھر بحث کا مزہ ختم ہو جاتا ہے۔ آپ بھی رعایت کریں اور میں بھی۔انشاء اللہ

سنی مناظر: آپ کی تحریر کے پہلے حصے کے الف کو میں نے مزید دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ بات سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی ہو۔

شیعہ مناظر دلشاد کی تحریر کے مطابق موضوع کی ترتیب

1-پہلے مرحلے کے الف کا پہلا حصہ: سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک کا تعین اور صدیقی فیصلہ درست یا غلط۔

2-پہلے مرحلے کے الف کا دوسرا حصہ: کیا سیدہ فاطمہ ناراض ہوئیں اور مکمل بائیکاٹ کے ساتھ رحلت فرمائی۔

اس کے بعد پہلے مرحلے کا **ب** زیر بحث لایا جائے گا۔ ہر ایک نکتے پر تین دن کے اندر گفتگو مکمل کی جائے گی۔ ان شاء اللہ

شیعہ مناظر: محترم یہ پہلے مرحلے سے متعلق نہیں ہے بلکہ تیسرے مرحلے کی بحث ہے۔ جناب معاویہ سے یہ بحث اسی لیے نہیں ہو سکی تھی کیونکہ انہوں نے بھی تقریبا آپ کے جیسی تجویز دی تھی۔ میں یہ بحث ہی اسی لیے کر رہا ہوں تاکہ یہ سمجھا سکوں کہ اس بحث میں شیعوں پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں وہ سب اہل سنت کی صحیحین میں موجود ہیں۔ جیسا کہ میں نے تفصیلی مدعا میں بتایا ہے۔ یہاں ایک اصل ہے اور ایک فرع۔

اصل یہ ہے کیا مطالبہ ہوا تھا یا نہیں اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراضگی اور بائیکاٹ کی باتیں صحیحین میں صحیح سند ہیں یا نہیں؟ اب اگر پہلے مرحلے میں ان باتوں کا ہونا ہی ثابت نہ ہو تو پھر آگے فدک اور حقوق سے بحث اس میں فیصلہ حق ہونے یا نہ ہونے سے بحث کی باری ہی نہیں آتی۔ لہٰذا گزارش یہ ہے کہ میرے بیان کردہ مراحل اور مدعا کو ہاتھ نہ لگائیں۔

سنی مناظر: کمال ہے۔ آپ نے تحریر لکھ دی لیکن موضوع سمجھنے سے قاصر ہیں۔

آپ نے الف میں یہ جملہ لکھا ہے۔ سیدہ فاطمہ نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا

اس نکتے پر اہلسنت واہل تشیع کے مابین سخت اختلافات ہے۔اس لئے پہلے اس پر ہی ہماری گفتگو ہو گی۔ہم سب سے پہلے سیدہ کے مطالبہ فدک کا تعین کریں گے کہ فدک اگر سیدہ کا حق تھا تو کس طرح تھا، کب سے تھا بعد از نبی حق تھا یا پہلے سے حق تھا وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے بیچ جو اختلافات ہیں وہ زیر بحث لائے جائیں گے۔جب حق پر گفتگو مکمل ہو جائے گی تو پھر ہم صدیقی فیصلے پر گفتگو کریں گے کہ واقعی سیدہ کی حق تلفی ہوئی کہ نہیں۔جب یہ دونوں نکات کلیئر ہو جائیں گے تو الف کے دوسرے جملے یعنی ناراضگی سیدہ پر گفتگو شروع ہو گی۔یہی سب نکات آپ کی تحریر کے پہلے حصے الف میں بیان کئے گئے ہیں۔

شیعہ مناظر کی وہ تحریر جو مختلف واٹس اَپ گروپس میں کچھ عرصے سے بار بار بھیجی جاتی رہی اور اہل سنت کو اس تحریر کی ترتیب کے مطابق مناظرے کا چیلینج دیا جاتا رہا!

شیعہ مناظر:

حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں ہمارا مدعا اور چیلینج

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے۔

بحث کا پہلا مرحلہ:

الف: حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں۔

ب: یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث " نحن معاشر الانبیاء " سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے۔

ج: لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔

د: یہ وہ حقیقت ہے جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں خاص کر صحیحین میں موجود ہے اور اگر کوئی ان حقائق کا انکار کرتا ہے تو ہم ان سب باتوں کو صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت کرتے ہیں۔

نوٹ: شیعہ اور اہل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے۔ یہ سب باتیں خاص کر اہل سنت کی سب سے معتبر صحیحین میں موجود ہیں۔

شیعہ مناظر کا دجل: پہلا مرحلا لکھ کر یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان اس مرحلے کے تمام نکات پر اتفاق ہے اور صحیحین کی احادیث سے یہی نتائج نکلتے ہیں اس لئے پہلے مرحلے کا جواب صرف ہاں یا ناں میں دینے کے بعد دوسرے مرحلے پر گفتگو کی جائے، جس میں اصل سنی و شیعہ اختلافات ہیں لیکن سنی مناظر نے واضح کردیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے! شیعہ کی الف میں ہی گڑبڑ ہے!

بحث کا دوسرا مرحلہ:

مذکورہ مطالبے میں ان حضرات کا حق بجانب ہونے یا نہ ہونے کی بحث ہے۔ جب پہلے مرحلے کی بات کلیئر ہو جائے تو اب ہم مخالفین سے یہ بحث کریں گے کہ **ان میں سے کون حق پر تھا، کون حق پر نہیں تھا۔**

خلط اور مغالطہ: بعض مخالفین مسئلے اور موضوع کی حساسیت سے واقف ہیں، لہذا بحث کا رخ موڑنے اور حقیقت کو چھپانے کے لئے مذکورہ ترتیب سے بحث کرنے کے بجائے فوراً کہتے ہیں کہ فدک مال فئے تھا یا نہیں تھا، فدک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتی ملکیت تھی یا نہیں تھی؟ فدک ہبہ تھا یا نہیں تھا؟ جبکہ بحث کے منطقی انداز کے مطابق جب ان کی طرف سے فدک کا مطالبہ کرنا اور مطالبہ منظور نہ ہونا اور اس وجہ سے ان کا ناراض ہونے کی بحث کلیئر ہو تو پھر یہ دیکھنا ہو گا کہ اس مسئلے میں کون حق بجانب تھا؟ لہذا مخالفین کی طرف سے پہلے مرحلے میں ہی فدک کی تاریخی حقیقت سے بحث کرنا ایک قسم کی انحرافی بحث اور اصل کو چھوڑ کر فرع کی طرف جانا اور بحث کو اس کے منطقی ترتیب سے ہٹانا ہے کیونکہ اگر بحث کا پہلا مرحلہ کلیئر نہ ہو مثلاً مطالبہ ہی نہ کیا ہو یا مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے معاملہ ہی ختم ہوا ہو اور یہ حضرات خلیفہ کے فیصلے پر راضی ہوئے ہوں تو پھر بات ختم ہو جاتی ہے اور فدک وغیرہ کا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ملکیت ہونا یا اس کا ہبہ ہونے یا نہ ہونے کی بحث کی ضرورت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ جب بحث کا موضوع ہی ختم ہو تو ان چیزوں سے بحث ہی فضول ہے۔

الحمدللہ اس مناظرے میں سنی مناظر نے سنی و شیعہ کتب سے ثابت کردیا کہ سیدہ فاطمہ نے مطالبہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق نے نبی ﷺ کا فیصلہ سنایا تو اپنے والد کے فیصلہ پر سیدہ نے سر تسلیم خم کیا اور سیدہ کے دل میں اگر کوئی رنجش پیدا ہوئی تو وہ رنجش بھی بعد میں ختم ہوگئی۔

لہٰذا بحث کا پہلا مرحلہ بنیادی اور اصلی مرحلہ ہے جبکہ دوسرا مرحلہ بحث فرعی اور دوسرے درجے کی بحث ہے۔ اصل کو چھوڑ کر فرع کی طرف جانا خلط مبحث، مغالطہ اور غیر منطقی ہے۔ اور ہمارا اہل سنت کے ساتھ اصلی نزاع اور جھگڑا پہلے مرحلے سے مربوط بحث میں ہے۔

اس کے باوجود شیعہ مناظر دوران مناظرہ پہلے مرحلے پر علمی بحث کرنے کے بجائے صرف ہاں یا ناں میں جواب مانگتا رہا اورسنی مناظر کے دلائل پر لاجواب ہوکر دوسرے تیسرے مرحلے کا بہانہ کرتا رہا۔

ہمارے بنیادی سوالات اور ان کی ترتیب:

کیا جناب فاطمہ فدک کو اپنا حق سمجھتی تھیں یا نہیں؟ اور فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا یا نہیں کیا؟ مطالبہ منظور نہ ہونے کے بعد آپ اپنے کو، اپنے حق سے محروم کرنے کی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں یا نہیں؟ جناب امیر المومنین علیہ السلام، جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مطالبے کو حق کا مطالبہ سمجھتے تھے یا نہیں؟

کیا یہ ساری باتیں صحیحین میں ہیں یا نہیں؟

غور فرمائیں شیعہ کس طرح سنی عوام کے دلوں میں موجود اہل بیت سے محبت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور چکنی چپڑی باتیں کہہ کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں! ان باتوں کی حقیقت اور اہمیت اس مناظرے میں واضح کردی گئی ہے۔

جب یہ باتیں کلیئر ہوں تو ہم اس مرحلے میں یہی کہیں گے شیعہ جو کہتے ہیں وہ اہل سنت کی صحیحین کی صحیح سند احادیث سے ثابت ہے۔ لہذا ان باتوں کو شیعوں کا نظریہ اور ان کی من گھڑت باتیں کہہ کر شیعوں کے خلاف زہریلی تبلیغ کا سلسلہ روک کر اپنے لوگوں کو واضح طور پر یہ بات کہہ دو کہ شیعوں کی باتیں ہماری کتابوں میں ہیں اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا خلفاء کو اپنے حق کا غاصب سمجھنے والی بات ہماری کتابوں سے ہی ثابت ہے۔

شیعہ مناظر کا دجل: اپنی طرف سے نتیجہ نکال کریہ تاثر دے رہا ہے کہ صحیحین کی احادیث سے یہی مطالب ثابت ہیں! اہلسنت کتب میں کونسی باتیں کس تناظر میں ہیں اور ان کا درست مفہوم کیا ہے اسے اہل سنت ہی بہتر جانتے ہیں! صحیحین کی کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ سیدہ خلفاء کو غاصب سمجھتی تھیں، یہ شیعہ کا جھوٹا پروپیگنڈہ ہے!

ایک جھوٹ: اب ممکن ہے اہل سنت کے علماء عوام سے یہ بات کریں اور انہیں یہ سمجھا دیں کہ ہماری کتابوں میں یہ باتیں تو ہیں لیکن یہ باتیں غلط ہیں اور غلطی سے یہ باتیں ہماری کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔ حقیقت کچھ اور ہے لیکن کبھی یہ نہ کہیں کہ یہ باتیں شیعوں کی بنائی ہوئی داستانیں ہیں۔ کیونکہ یہ واضح جھوٹ اور دھوکہ بازی ہے۔ ان باتوں کا خاص کر صحیحین میں ہونا قابل انکار ہی نہیں۔

اصل حقیقت: شیعہ اہل سنت کتب کی صحیح روایات کے چند الفاظ دکھا کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور مکمل روایت کبھی بھی زیربحث نہیں لاتے کیونکہ اس طرح ان کا مکر و فریب ظاہر ہوجاتا ہے۔شیعہ قیامت تک صحیحین سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی ثابت نہیں کرسکتے!

اب اگر بحث کی منطقی ترتیب کو چھوڑ کر فوراَفدک کی تاریخی حقیقت سے سوال کریں تو یہ اصلی ترتیب اور اصل اور فرع میں خلط کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے اور حقیقت کو چھپانے کی کوشش کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔اسی لئے ہم شیعہ مناظرین سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہوشیاری سے کام لیں اور دوسروں کی چالوں سے ہوشیار رہیں۔

کیا سیدہ فاطمہ اور سیدنا علی کا مؤقف وہی تھا جو آج شیعہ رافضیوں کا ہے؟

حرف آخر: اگر ہم سے بحث کے دوسرے مرحلے میں کوئی یہ بحث کرنا چاہے کہ اس مطالبے میں کون حق بجانب تھا کون حق بجانب نہیں تھا؟ تو ہم اس مرحلے میں اپنے مخالفین سے بحث کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہم واضح انداز میں یہ کہتے ہیں کہ اس معاملے میں جناب فاطمہ اور امیر المومنین علیہ السلام حق بجانب تھے اور ہم ان کے ساتھ ہم عقیدہ ہیں۔

اہلسنت کے نزدیک دونوں فریق حق بجانب تھے کیونکہ مسئلہ فدک حق و باطل کا مسئلہ نہیں ہے۔اس طرح کے اختلاف بلکہ اس سے شدید اختلاف بنص قرآن انبیائے کرم کے درمیان بھی ہوئے تھے۔
غور فرمائیں! شیعہ مناظر پہلے سے ذہن بنائے بیٹھا ہے کہ پہلا مرحلہ بحث کے قابل ہی نہیں اور سنی مناظر صرف ہاں یا ناں میں جواب دے! یعنی الف اور ب حصے پر گفتگو ممنوع ہے!! صحیحین سے شیعہ جو مطالب نکالیں بس وہی مان لیا جائے! اختلاف کی گنجائش نہیں ہے!

اب اسی جرم میں ہمیں گمراہ اور اصحاب کی شان میں گستاخی کرنے والے کہیں تو ہمیں یہ منظور ہے۔

ہم فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس معاملے میں حق مولا علی اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ ہے اور نبی پاک ﷺ کے سب سے ممتاز شاگرد اور سب سے زیادہ دین شناس اور دین کی پابند یہ ہستیاں حق کا ہی مطالبہ کر رہی تھیں اور نعوذ باللہ جہالت اور لاعلمی وغیرہ کی وجہ سے کسی اور کے حق کو اپنا حق سمجھ کر ان چیزوں کا مطالبہ نہیں کر رہی تھیں۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔ محمد دلشاد

فدک کسی کا بھی حق نہیں تھا کیونکہ اگر واقعی فدک سیدہ فاطمہ کا حق ہوتا تو سیدنا علی نے اپنے ساڑھے چار سالہ دور میں باغ فدک کو اصل حقداروں یعنی حسنین کریمین تک کیوں نہیں پہنچایا؟ کیا شیعہ سیدنا علی کو مجبور خلیفہ سمجھتے ہیں!

آپ کو واضح انداز میں کہتا ہوں۔ پہلے مجھے یہ ثابت کرنا ہے کہ جو شیعہ کہتے ہیں وہی باتیں صحیح سند آپ کی کتابوں میں ہیں۔ اب ان باتوں کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں اور غلطی سے اپ کی کتابوں میں یہ باتیں نقل ہوئی ہے یا واقعی میں ایسا ہی ہے تو یہ بعد کے مرحلے کی بحث ہے۔ آپ پہلے ہی مرحلے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش میں ہے کہ ان باتوں کی کوئی حقیقت نہیں۔

اہل سنت یہ ثابت کرتے ہیں صحیحین کی احادیث سے شیعہ جو مطالب نکالتے ، ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

جبکہ میں کہہ رہا ہوں، پہلے مجھے یہ کلیئر کرنا ہے کہ یہ ساری باتیں صحیح سند آپ کی کتابوں میں ہیں اور یہ شیعوں کی باتیں نہیں ہیں بلکہ آپ کی کتابوں میں موجود صحیح سند باتیں ہیں لہذا ان باتوں کی حقیقت ہونے یا نہ ہونے کی بحث دوسرے مرحلے کی بحث ہے اور پھر حقیقت ہونے کی صورت میں خلیفہ کے فیصلے کا حق ہونے

یا نہ ہونے کی بحث تیسرے مرحلے کی بحث ہے۔ ممتاز صاحب سوچ کر جواب دینا۔ اگر مندرجہ بالا مراحل کے مطابق مجھ سے گفتگو کرنا چاہتے ہو تو بسم اللہ۔

میں بھی خاص کر مراحل اور بحث کی ترتیب کے معاملے میں نرم رویہ نہیں رکھ سکتا لہذا اس جہت سے معذرت خواہ ہوں اور اگر آپ میری ترتیب کے مطابق بات نہیں کرنا چاہتے تو اپ سے گلہ شکوہ بھی نہیں۔

سنی مناظر: شیعہ ہمارے لئے قابل حجت نہیں ہیں۔ دوران گفتگو یہی تو ثابت کرنا ہے کہ شیعہ جو جذباتی باتیں کہتے ہیں ان میں کوئی حقیقت نہیں اور اصل حقائق کچھ اور ہیں۔ میں نے آپ کی تحریر کو بغور پڑھا ہے۔ آپ کی مرضی کے مطابق ہی گفتگو کے لئے تیار ہوں۔ اب شیعہ جو کہتے ہیں وہ درست ہے کہ نہیں۔ اس پر ہی تفصیل سے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ میں فی الوقت آپ کے بیان کئے گئے پہلے حصے کے الف پر ہی گفتگو کروں گا۔ اس میں دو اہم نکات ہیں۔ صحیح احادیث کی روشنی میں ہی گفتگو کر کے معلوم کریں گے کہ شیعہ جو کہتے ہیں اس میں کتنی سچائی ہے۔ میں واضح کہہ رہا ہوں کہ من وعن آپ کی تحریر کے ایک ایک جملے پر تفصیل سے گفتگو کروں گا۔ کیا آپ گفتگو کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں؟ کیا آپ کا انصاف پسندی اور حق طلبی والا جذبہ ختم ہو گیا ہے؟

شیعہ مناظر کی تحریر کے مطابق موضوع کی ترتیب

1- پہلے مرحلے کے الف کا پہلا حصہ: سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک کا تعین (حق تھا تو کس حیثیت سے؟ کیا سیدہ کا حق سیدہ کو ملا، یا نہیں؟) اور صدیقی فیصلہ درست یا غلط؟

2- پہلے مرحلے کے الف کا دوسرا حصہ: کیا سیدہ فاطمہ ناراض ہوئیں اور مکمل بائیکاٹ کے ساتھ رحلت فرمائی؟

اس کے بعد پہلے مرحلے کا **ب** زیر بحث لایا جائے گا۔ ہر ایک نکتے پر تین دن کے اندر گفتگو مکمل کی جائے گی۔ ان شاء اللہ

شیعہ مناظر: جی وہ تو معلوم ہے۔ آپ نے یہ بات پہلے مرحلے میں ثابت کرنی ہے۔ اگر میں یہ ثابت کروں کہ جو باتیں شیعہ کہتے ہیں وہ آپ کی ہی کتابوں میں ہیں تو آپ نے اگلے مرحلے میں یہ ثابت کرنا ہے یہ یہ باتیں جھوٹی ہیں۔ مثلاً غلطی سے نقل ہوئی ہیں یا ان کا یہ معنیٰ نہیں ہے جو شیعہ کرتے ہیں۔

جو کہتے ہیں وہ آپ کی کتابوں میں ہیں یا نہیں (پہلا مرحلہ)

یہ باتیں سچی ہیں یا نہیں (دوسرا مرحلہ)

شیعہ مناظر کا دجل: غور فرمائیں! کیا شیعہ صحیح احادیث سے جو مطلب نکال کر کہے گا وہ مان لیا جائے؟ سیدھا سیدھا یہ کیوں نہیں کہہ رہا کہ صحیح روایات اور مطالب پر براہ راست گفتگو ہوگی؟

یہ پھر آپ کی ہی تجویز ہے میری تجویز اور مدعا، ترتیب یہ نہیں۔ اگر میری ترتیب اور مدعا کے مطابق بحث کرنی ہے تو آپ کو اس پر تبصرہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے من و عن اس کو ہی سامنے رکھیں۔

سنی مناظر: اسی پر تو بنیادی اختلاف ہے۔ جب گفتگو شروع ہوگی تو بتاؤں گا کہ شیعہ کہتے کیا ہیں اور دکھاتے کیا ہیں۔ **جو دکھائیں گے وہ سچ ہوگا لیکن جو شیعہ کہتے ہیں وہ جھوٹ!** یہ لفاظی کا ڈرامہ واضح کروں گا۔

ان شاء اللہ۔

میری ترتیب اور مدعا پر گفتگو کرنی ہے: اللہ کے بندے۔ تحریر آپ کی، ترتیب بھی آپ کی۔ میں تو آپ کے ہر ایک جملے پر تفصیل سے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ اس سے زیادہ اور کیا چاہتے ہیں؟ میں نے تو اور آسانی کر دی ہے۔ آپ کی تحریر کے الف کو مزید دو نکات میں گفتگو کے لئے لکھا ہے۔ یہ میری تجویز کہاں سے آ گئی؟ کیا آپ کی تحریر میں پہلے حصے کے الف میں یہ دو باتیں بیان نہیں کی گئیں۔

1- فدک سیدہ کا حق جو انہیں نہ ملا۔

2- حق نہ ملنے پر سیدہ کی وفات تک ناراضگی۔

میں نے انہیں دونوں نکات کو واضح لکھ دیا ہے۔ آپ کو ان دونوں نکات پر گفتگو نہیں کرنی تو بتائیں کہ پہلے حصے کے الف پر کس نکتے پر گفتگو کریں گے؟

شیعہ مناظر کی اس تحریر پر غور و فکر کی اپیل کی جاتی ہے۔ سنی مناظر نے اس تحریر کو پڑھنے کے بعد اسی ترتیب کے مطابق مناظرہ کرنے کی حامی بھری تھی۔ شیعہ مناظر نے بھی اعتراف کیا کہ یہ اسی کی تحریر ہے اور اسی کی روشنی میں مناظرہ ہوگا۔ دوران مناظرہ شیعہ مناظر اپنی اس تحریر اور اس ترتیب سے ہی مکر گیا اور آخر تک اپنی خودساختہ ترتیب کا راگ الاپتا رہا اور الف اور ب کو مکس کر کے گفتگو کو الجھاتا رہا!! کیا یہ شیعہ مناظر دلشاد کی علمی خیانت نہیں ہے۔ عوام کو گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کی جذباتی تحاریر لکھی جاتی ہیں اور مناظروں میں ترتیب و انداز بدل جاتا ہے! تمام منصف مزاج قاری خود فیصلہ کریں۔

یہ دیکھیں اسکرین شاٹ! آپ کی تحریر کا **پہلا مرحلہ اور اس کا الف**۔ دو نکات لکھے ہیں۔ میں دونوں پر الگ الگ گفتگو کروں گا۔ اب کیا ابہام ہے۔ میں تو آپ کی ہی بات لے کر گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔

@ایڈمن ابرار بھائی۔ مزید آپ سمجھائیں۔ مجھے تو یہ صاحب نفسیاتی لگ رہا ہے۔ اپنی ہی تحریر کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ اس سے پوچھیں کہ پہلے مرحلے کے الف پر مجھ سے گفتگو کیا کرے گا۔ اگر یہ دونوں نکات ہی زیر بحث نہیں لانے تو کیا صرف سلام دعا کرتا رہے گا۔!!!

آڈیو (سنی لائبریری ڈاٹ کام)

شیعہ مناظر: جناب! لگتا ہے میں آپ کو سمجھانے سے قاصر ہوں۔ اتنا بتا دیتا ہوں کہ یہ 1 اور 2 وہی آپ کی تجویز ہے۔ اگر آپ یہی کہتے ہیں قدم بقدم میری تجویز اور مدعا کے مطابق گفتگو کرنی ہے تو چلیں شروع کرتے ہیں اور جہاں میرے مدعا اور ترتیب سے گفتگو ہٹتی نظر آئی تو میں وہاں ہی آپ کو یاد دلاتا رہوں گا اور بتاؤں گا۔ پوری تحریر کو سامنے رکھیں۔ اس انداز سے الزام تراشی اور شخصیت کشی کرنی ہے تو میں ابھی سے معذرت خواہ ہوں۔ میں کسی ایسے بندے سے بات کرنے کے لیے تیار نہیں کیونکہ جو کسی نفسیاتی مریض سے مناظرہ اور بحث کرتا ہے وہ خود بھی۔ میں ایک بار پھر بیان کر رہا ہوں۔ میرے مدعا کی روشنی میں ہماری بحث تین مرحلوں پر مشتمل ہو گی۔

پہلے مرحلے میں جو شیعہ کہتے ہیں وہ صحیح سند آپ کی معتبر ترین کتب میں (خاص کر صحیحین میں) موجود ہیں۔

دوسرے مرحلے میں جناب زہرا نے واقعی معنوں میں مطالبہ کیا اور آپ ناراض ہو گئیں، اور مولی علی بھی ان کے ساتھ ہم عقیدہ تھا اور جناب فاطمہ اسی نظریے کے ساتھ دنیا سے گئیں (یہ باتیں خاص کر آپ کی صحیحین میں ہیں)

تیسرے مرحلے میں یہ ثابت کرنا ہے کہ حق جناب فاطمہ کے ساتھ تھا اور جناب خلیفہ نے آپ کا حق آپ کو نہیں دیا۔ تین مراحل کے مطابق مرحلہ وار گفتگو ہوگی۔ یہ میری اور آپ سے گفتگو کا محور ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اسی لمبی تحریر سے ہی ثابت کروں گا اس میں بھی میرا یہی بتانا مقصد ہے۔

سنی مناظر: اگر یہ 1 اور 2 میری تجویز ہے تو رہنے دیں۔ میں آپ کی تحریر پر آپ کی مرضی سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ پہلے مرحلے کے الف پر کونسے نکات زیر بحث لائیں گے؟ میری بات کا جواب دیجئے گا تاکہ آپ کو نارمل سمجھا جائے۔ پہلے مرحلے کا موضوع طئے کریں۔ گفتگو آپ کی مرضی کے مطابق۔ میری تجویز سائیڈ پر رکھیں۔ **واضح لکھیں کہ پہلے مرحلے کے الف پر یہ موضوع ہے اور یہ نکتہ زیر بحث آئے گا تاکہ پتہ چلے کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔**

شیعہ مناظر: شیعہ کہتے ہیں جناب فاطمہ ع نے فدک اور اپنے دوسرے حقوق کا مطالبہ کیا جب خلیفہ نے دینے سے انکار کیا تو آپ ناراض ہوئیں اور بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں۔ امیر المومنین ع کا بھی یہی نظریہ تھا کہ جناب فاطمہ کو ان کا حق نہیں ملا اور اپ خلیفہ اول اور دوم کے استدلال کو رد کرتے انہیں جھٹلاتے تھے۔ کیا یہ باتیں صحیح سند اہل سنت کی کتابوں میں ہیں یا نہیں۔ یہ ہے پہلے مرحلے کی بحث۔

اگر آپ اسی کے مطابق گفتگو کرنا چاہتے ہو تو بسم اللہ۔ میں رات دیر تک آن لائن نہیں ہو سکتا۔

سنی مناظر: وہی دو نکات دوبارہ الفاظ بدل کر لکھ دیے ہیں صرف **دوسرے حقوق** کا اضافہ کیا گیا ہے۔

آپ کے اس جواب کے بعد ہماری گفتگو کا موضوع کچھ اس طرح ہوگا۔

1-سیدہ فاطمہ کی طرف سے مطالبہ فدک اور دوسرے حقوق کا مطالبہ اور خلیفہ کا فیصلہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)

2-سیدہ فاطمہ کی شیخین سے ناراضگی میں وفات۔(اس کے بعد دوسرے مرحلے میں خلیفہ دوم اور سیدنا علی)

مجھے نہیں پتہ کہ آپ کی علمی لیول کیا ہے لیکن جس طرح اپنی تحریر اور اپنے ہی مخصوص طریقے پر بضد ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتنے منصف مزاج اور حق طلبی کا ارادہ ہے۔ مزید یہ کہ اپنی تحریر کے پہلے مرحلے کے **الف اور ان دو نکات** پر بھی غور و فکر نہیں کر پا رہے۔ جب کسی کے بھی حق کی بات کی جائے گی تو بنیادی سوال ہی اس کی حیثیت کا ہوتا ہے کہ وہ حق کیسے بنا؟ دعوی کرنے والے نے حق کس وجہ سے سمجھا؟ اور کیا اس کا حق اسے دیا گیا کہ نہیں؟ کیا اس نے وہ حق وصول کیا کہ نہیں وغیرہ وغیرہ۔

شیعہ مناظر: مجھے نہیں لگتا ہے آپ مجھ سے میری ترتیب کے مطابق گفتگو کروگے۔ جب آپ نے کہا کہ جو میرا مدعا ہے اسی کے مطابق ہی گفتگو کروں گا تو اصولی طور پر آپ کو اس وعدے کے بعد میرے مدعا پر اعتراض کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں میرا مدعا واضح ہے تو اعتراض اور تبصرہ کرنے کے بجائے بحث کو شروع کریں اور صرف اتنا اعلان کریں جو ان کا مدعا ہوگا اسی حساب سے بحث آگے بڑھے گی۔ جب مدعی میں ہوں تو آپ مدعی کی جگہ پر ادعا کو بیان نہ کریں۔ مجھے ہی ادعا بیان کرنے کا حق دیں۔ آپ تو مدعا علیہ ہے۔

سنی مناظر: جو موضوع میں نے واضح کرکے لکھا ہے وہ آپ کی ترتیب سے ہٹ کر نہیں ہے۔ آپ خود کنفیوز ہیں۔ شیعہ کہتے ہیں کیا شیعہ کچھ بھی کہتے رہیں ہم آنکھ بند کرکے تسلیم کرلیں؟ کیا آپ یہ چاہتے ہیں؟

آپ کا مدعا سیدہ فاطمہ کا حق طلب کرنا کیا آپ کو یہ جاننے میں دلچسپی نہیں کہ وہ حق کیا تھا؟ کس طرح تھا؟ وہ حق ملا کہ نہیں ملا؟

آخر آپ پہلے حصے پر اہلسنت واہل تشیع کے مابین کس اختلاف پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہی اختلافات کا ذکر کرتا ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ یہ مدعا نہیں ہے۔ پھر آخر آپ کس موضوع پر بات کریں گے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ صرف سیدہ کا مطالبہ دکھا کر آپ یہ ثابت کریں گے کہ شیعہ جو کہتے ہیں وہی سچ ہے تو آپ صریح غلطی کر رہے ہیں۔

آپ کو در حقیقت وہی ثابت کرنا پڑے گا جو **شیعہ کہتے ہیں** اور میں رد بھی وہی کروں گا جو **شیعہ کہتے ہیں** مجھے لگتا ہے آپ سے گفتگو آپ کے انداز سے ہی کرنی پڑے گی۔ آپ مفہوم سے زیادہ الفاظ پر دھیان دیتے ہیں۔

شیعہ مناظر: جناب آپ مجھ سے بات کو آگے بڑھانا چاہتے ہو تو میری طرف سے بات کلیئر ہے۔ میں نے کب آپ سے کہا جو شیعہ کہتے ہیں وہی حق ہے اسی کو ہی قبول کرو۔ آپ کم از کم اس بات کے تو پابند رہیں کہ میں مدعی ہوں اور آپ مدعی علیہ اور ادعا پیش کرنا میرا کام ہے اور اس ادعا کے مطابق بات کرنا جواب اور اس کو رد کرنا آپ کا کام۔ اگر آپ صرف اسی کے ہی پابند رہیں تو باقاعدہ گفتگو شروع کر دینا۔ میں آپ کو بتاتا جاؤں گا میرا ادعا کیا ہے اور آپ ایک ایک کر کے میرے ادعا کو باطل ثابت کرتے آگے نکلیں یا میں اپنے ادعا کی حقانیت پر دلائل پیش کرتے آگے نکلوں گا۔

سنی مناظر: آپ خود بار بار یہ لکھ رہے ہیں کہ مجھے آپ کے **مدعا پر اعتراض کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔** آپ کو مخالفت منظور ہی نہیں اور منصف مزاجی سے حق طلبی کی خواہش بھی رکھتے ہیں۔ مطلب جو بغیر

اعتراض کئے آپ کی ہر بات تسلیم کرے گا آپ کے نزدیک وہی انصاف پسند اور حق پر ہو گا۔ میں اپنی بات پر قائم ہوں۔ کل رات دس بجے سے گفتگو شروع کریں گے۔ گفتگو آپ کی ترتیب کے مطابق ہی ہو گی۔

پہلے مرحلے کا الف اور اس میں موجود دونوں نکات ہی زیر بحث لائے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

اہل علم کی شان یہ نہیں کہ ڈھکی چھپی اور الفاظوں کی بھول بھلیوں میں گفتگو کریں۔ ہر نکتہ دوٹوک اور ہر رخ سے زیر بحث لایا جائے گا تاکہ حق سورج کی طرح پوری دنیا کو نظر آئے۔

شیعہ مناظر: جی ٹھیک کل انشاء اللہ۔ میں مدعی ہوں۔ آپ مدعاعلیہ۔ میں ادعا پیش کروں اور آپ رد، لیکن پھر بھی گزارش ہے الفاظ کے چناؤ میں ہم دونوں احتیاط سے کام لیں۔ اہل علم کی طرح ایک دوسرے سے علمی بحث کریں۔ ایسے الفاظ کے استعمال سے پرہیز کریں جو ایک دوسرے کی شخصیت کشی اور ذات پر تنقید شمار ہوتے ہوں، اخلاق کے دائرے میں رہ کر گفتگو کریں گے انشاء اللہ۔ میں ہر ممکن کوشش کروں گا نازیبا الفاظ کے استعمال سے اجتناب کروں۔

بحث اور گفتگو کے قرآنی اصول

1۔۔۔ دلیل کے ساتھ بات کرنا: فَقُلْنا هاتُوا بُرْهانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ ما كانُوا يَفْتَرُونَ (سورہ قصص:۷۵) اور منکرین سے کہیں گے کہ تم بھی اپنی دلیل لے آؤ تب انہیں معلوم ہو گا کہ حق اللہ ہی کے لئے ہے اور پھر وہ جو افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب گم ہو جائیں گی۔

قُلْ هاتُوا بُرْهانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ (سورہ بقر: ۱۱۱/سورہ النمل:۶۴) اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔

2---تہذیب اور اچھے طریقے سے بات کرنا:ادْعُ إِلى‏ سَبيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جادِلْهُمْ بِالَّتي‏ هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبيلِهِ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدينَ ۔ {النحل : 125}

لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔ جو اس کے رستے سے بھٹک گیا تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو رستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔

3-انصاف سے پیش آنا:يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا --- لا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلى‏ أَلاَّ تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوى‏ {المائدۃ : 8}

اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے۔

4-دوسرے کی باتوں پر بھی غور کرنا:فَبَشِّرْ عِبادِ الَّذينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولئِكَ الَّذينَ هَداهُمُ اللَّهُ وَ أُولئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبابِ (سورہ زمر ایت ۱۷-۱۸}

اے رسول۔ میرے ان بندوں کو بشارت دیں جو باتوں کو سنتے ہیں اور جو بات اچھی ہوتی ہے اس کا اتباع کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو صاحبانِ عقل ہیں۔

5-کٹ ہجتی سے دوری:بَلْ قالُوا إِنَّا وَجَدْنا آباءَنا عَلى‏ أُمَّةٍ وَ إِنَّا عَلى‏ آثارِهِمْ مُهْتَدُونَ (سورہ زخرف)

کفار اور مشرکین یہ کہتے ہیں: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رسم پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

ان اصولوں کی پاسداری کریں گے۔ انشاء اللہ

بھلی بات کہا کرو۔ (البقرہ: 83)
سیدھی اور سچی بات کہا کرو۔ (الاحزاب:70)
بہترین بات کیا کرو۔ (بنی اسرائیل:53)
نرمی سے بات کرو۔ (طٰہٰ: 44)
انصاف پر مبنی بات کہو۔ (الانعام:152)
جھوٹی بات سے بچو۔ (الحج: 30)

گفتگو کی باقائدہ شروعات 26 مئی 2021

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ ممتاز قریشی صاحب۔ اگر آج آپ کے لئے کوئی ضروری کام ہے تو کل کسی ٹائم مناظرہ رکھیں۔ 10 کا ٹائم بتایا ہوا تھا۔ ہم 11 تک انتظار کرتے ہیں۔ آپ اگر تشریف لائیں تو 11 سے 12 تک گفتگو چلے گی۔ باقی کل انشاء اللہ

سنی مناظر: گفتگو کے بنیادی شرائط و اصول

1- گفتگو تحریر اور وائس دونوں طرح کی جاسکتی ہے، دوٹوک اور ٹو دی پوائنٹ ہو گی، جوابات حتی الامکان مختصر دئے جائیں گے، کاپی پیسٹ ممنوع ہو گا۔

2- اختلاف کی صورت میں دونوں فریقین کی اصل "قرآن پاک" ہے۔

3- جوبات قرآن پاک سے واضح نہ ہو تو فریقین کی اپنی معتبر کتب کی صحیح احادیث سے دلائل دیئے جائیں گے۔

4- تاریخ اسلام کی معتبر کتب کی روایات سند کے مطابق قبول کی جائیں گی۔

5- دونوں فریق اپنے الفاظ و نکات کی وضاحت (اگر مطلوب ہوں) دینے کے پابند ہوں گے۔

6- دونوں فریقین کو یہ حق حاصل ہے کہ مکمل گفتگو پی ڈی ایف یا کسی بھی فارمیٹ میں محفوظ کر کے کسی بھی فورم میں عوام الناس کی رہنمائی کی غرض سے پیش کرسکتے ہیں۔

7- دوران گفتگو مقدسات کی توہین، ذاتیات پر حملے اور کسی بھی قسم کی بد اخلاقی ناقابل قبول ہو گی۔

8- کسی بھی فریق کی طرف سے طئے شدہ شرائط کی خلاف ورزی اس کی فاش شکست تسلیم کی جائے گی۔

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ تمام دوستوں کو گروپ میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ انشاء ہم اخلاق کے دائرے میں رہ کر مفید اور علمی گفتگو کرنے کی کوشش کریں گے۔ کچھ بنیادی نکات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں۔ کسی سے بغض یا دشمنی میں گفتگو کرنے کے لئے حاضر نہیں ہوا ہوں بلکہ اپنے نظریے کے دفاع کے لیے آیا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم کسی سے دشمنی کی وجہ سے یا اندھی تقلید میں اپنے مکتب سے دفاع نہیں کرتے بلکہ اپنے مکتب کی حقانیت پر ایمان ہے اور اس کی راہ میں مر مٹنے کے لیے تیار ہیں۔ انشاء اللہ گفتگو کے دوران کسی کے مقدسات کی توہین نہیں ہوگی اور ایک دوسرے کی شخصیت کشی اور بدزبانی نہیں ہوگی کیونکہ طے یہ ہوا ہے کہ میں مدعی ہوں اور ممتاز صاحب مدعی علیہ۔ لہٰذا میں ادعا پیش کروں گا اور ممتاز صاحب علمی انداز میں مجھے جواب دے گا۔ یہ گفتگو ایک دو دن میں ختم نہیں ہوگی، ممکن ہے ایک ہفتہ تک چلے۔ ایک ساتھ کئی گھنٹے گفتگو کرنے کا قائل نہیں ہوں کیونکہ اس سے سامعین کو فائدہ نہیں ہوگا۔

سنی مناظر: میں گفتگو کے لئے تیار ہوں۔ آپ اپنی تحریر پیش کر دیں۔ پھر دعوی لکھیں۔

شیعہ مناظر: حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں

ہمارا مدعا اور چلینج: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے۔

بحث کا پہلا مرحلہ:

الف: حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں۔

ب: یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث "نحن معاشر الانبیاء" سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے۔

ج: لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔

د: یہ وہ حقیقت ہے جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں خاص کر صحیحین میں موجود ہے اور اگر کوئی ان حقائق کا انکار کرتا ہے تو ہم ان سب باتوں کو صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت کرتے ہیں۔

نوٹ: شیعہ اور اہل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے۔ یہ سب باتیں خاص کر اھل سنت کی سب سے معتبر صحیحین میں موجود ہیں۔

شیعہ مناظر نے گفتگو کے پہلے دن ان نکات کی ترتیب بھی پیش کر دی کہ الف کے تحت کیا نکات زیر بحث لائیں جائیں گے اور ب کے تحت وہ کن نکات پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ سنی مناظر نے پورا مناظرہ اسی ترتیب کے مطابق جاری رکھا لیکن کیا شیعہ مناظر اپنی تحریر اور اپنی اس ترتیب کے مطابق گفتگو کرتے رہے؟ یہ فیصلہ اس مناظرے کے قارئین خود اپنے ضمیر کے مطابق کریں۔شیعہ مناظر کی اپنی بتائی ہوئی ترتیب کا اسکرین شاٹ اور تاریخ اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں!

ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...

May 26, 2021

محمد دلشاد شیعہ مناظر

حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں
ہمارا مدعا اور چلینچ :

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے ۔

بحث کا پہلا مرحلہ:

الف : حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں ۔

ب : یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث "نحن معاشر الانبیاء..." سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ ان کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے ۔

ج : لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔

دوسرا مرحلہ بحث:

بحث کے دوسرا مرحلے میں مذکورہ مطالبے میں ان حضرات کے حق بجانب ہونے یا نہ ہونے کی بحث ہے۔ جب پہلے مرحلے کی بات کلیر ہو جائے تو اب ہم مخالفین سے یہ بحث کریں گے کہ ان میں سے کون حق پر تھا، کون حق پر نہیں تھا۔

خلط اور مغالطہ : بعض مخالفین مسئلے اور موضوع کی حساسیت سے واقف ہیں، لہذا بحث کا رخ موڑنے اور حقیقت کو چھپانے کے لئے مذکورہ ترتیب سے بحث کرنے کے بجائے فوراً کہتے ہیں کہ فدک فی تھا یا نہیں تھا، فدک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتی ملکیت تھی یا نہیں تھی؟ فدک ھبہ تھا یا نہیں تھا؟ جبکہ بحث کا منطقی انداز کے مطابق جب ان کی طرف سے فدک کا مطالبہ کرنا اور مطالبہ منظور نہ ہونا اور اس وجہ سے ان کا ناراض ہونے کی بحث کلئیر ہو تو پھر یہ دیکھنا ہو گا کہ اس مسئلے میں کون حق بجانب تھے؟ لہذا مخالفین کی طرف سے پہلے مرحلے میں ہی فدک کی تاریخی حقیقت سے بحث کرنا ایک قسم کی انحرافی بحث اور اصل کو چھوڑ کر فرع کی طرف جانا اور بحث کو اس کے منطقی ترتیب سے ہٹانا ہے کیونکہ اگر بحث کا پہلا مرحلہ کلیر نہ ہو مثلاً مطالبہ ہی نہ کیا ہو یا مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے معاملہ ہی ختم ہوا ہو اور یہ حضرات خلیفہ کے فیصلے پر راضی ہوئے ہوں تو پھر بات ختم ہو جاتی ہے اور فدک وغیرہ کا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ملکیت ہونا یا اس کا ھبہ ہونا یا نہ ہونے کی بحث کی ضرورت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ جب بحث کا موضوع ہی ختم ہو تو ان چیزوں سے بحث ہی فضول ہے۔ لہذا بحث کا پہلا مرحلہ بنیادی اور اصلی مرحلہ ہے جبکہ دوسرا مرحلہ بحث فرعی اور دوسرے درجے کی بحث ہے۔ اصل کو چھوڑ کر فرع کی طرف جانا خلط مبحث، مغالطہ اور غیر منطقی ہے۔ اور ہمارا اہل سنت کے ساتھ اصلی نزاع اور جھگڑا پہلے مرحلے سے مربوط بحث میں ہے۔

ہمارے بنیادی سوالات اور ان کی ترتیب:

کیا جناب فاطمہ فدک کو اپنا حق سمجھتی تھیں یا نہیں؟ اور فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا یا نہیں کیا؟ مطالبہ منظور نہ ہونے کے بعد آپ اپنے کو، اپنے حق سے محروم کرنے کی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں یا نہیں؟ جناب امیر المومنین علیہ السلام، جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مطالبے کو حق کا مطالبہ سمجھتے تھے یا نہیں؟

کیا یہ ساری باتیں صحیحین میں ہیں یا نہیں؟

جب یہ باتیں کلیئر ہوں تو ہم اس مرحلے میں یہی کہیں گے شیعہ جو کہتے ہیں وہ اہل سنت کی صحیحین کی صحیح سند احادیث سے ثابت ہے۔ لہذا ان باتوں کو شیعوں کا نظریہ اور ان کی من گھڑت باتیں کہہ کر شیعوں کے خلاف زہریلی تبلیغ کا سلسلہ روک کر اپنے لوگوں کو واضح طور پر یہ بات کہہ دو کہ شیعوں کی باتیں ہماری کتابوں میں ہیں اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا خلفاء کو اپنے حق کا غاصب سمجھنے والی بات ہماری کتابوں سے ہی ثابت ہے۔

ایک چھوٹ: اب ممکن ہے اہل سنت کے علماء عوام سے یہ بات کریں اور انہیں یہ سمجھادیں کہ ہماری کتابوں میں یہ باتیں تو ہیں لیکن یہ باتیں غلط ہیں اور غلطی سے یہ باتیں ہماری کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔ حقیقت کچھ اور ہے۔ لیکن کبھی یہ نہ کہیں کہ یہ باتیں شیعوں کی بنائی ہوئی داستانیں ہیں۔ کیونکہ یہ واضح جھوٹ اور دھوکہ بازی ہے۔ ان باتوں کا خاص کر صحیحین میں ہونا قابل انکار ہی نہیں ہے۔

اب اگر بحث کی منطقی ترتیب کو چھوڑ کر فورا فدک کی تاریخی حقیقت سے سوال کرے تو یا اصلی ترتیب اور اصل اور فرع میں خلط کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے اور حقیقت کو چھپانے کی کوشش کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔ اسی

لئے ہم شیعہ مناظرین سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہوشیاری سے کام لیں اور دوسروں کی چالوں سے ہوشیار رہیں۔

حرف آخر: اگر ہم سے بحث کے دوسرے مرحلے میں یہ بحث کرنا چاہئے کہ اس مطالبے میں کون حق بجانب تھا کون حق بجانب نہیں تھا؟ تو ہم اس مرحلے میں اپنے مخالفین سے بحث کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہم واضح انداز میں یہ کہتے ہیں کہ اس معاملے میں جناب فاطمہ اور امیر المومنین علیہ السلام، حق بجانب تھے اور ہم ان کے ساتھ ہم عقیدہ ہیں۔ اب اسی جرم میں ہمیں گمراہ اور اصحاب کی شان میں گستاخی کرنے والے کہیں تو ہمیں یہ منظور ہے۔ ہم فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس معاملے میں حق مولا علی اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سب سے ممتاز شاگرد اور سب سے زیادہ دین شناس اور دین کے پابند یہ ہستیاں حق کا ہی مطالبہ کر رہی تھیں اور نعوذ باللہ جہالت اور لاعلمی وغیرہ کی وجہ سے کسی اور کے حق کو اپنا حق سمجھ کر ان چیزوں کا مطالبہ نہیں کر رہی تھیں۔

والسلام علی من اتبع الھدی۔ **محمد دلشاد۔**

میرے مدعا کی روشنی میں ہماری بحث تین مرحلوں پر مشتمل ہو گی۔

پہلا مرحلہ: جو شیعہ کہتے ہیں وہ صحیح سند آپ کی معتبر ترین کتابوں میں (خاص کر صحیحین میں) موجود ہیں۔

دوسرا مرحلہ: جناب زہرا نے واقعی معنوں میں مطالبہ کیا اور آپ ناراض ہو گئیں اور مولی علی بھی ان کے ساتھ ہم عقیدہ تھا اور جناب فاطمہ اسی نظریے کے ساتھ دنیا سے گئیں۔ (یہ باتیں خاص کر آپ کی صحیحین میں ہیں)

تیسرے مرحلے میں یہ ثابت کرنا ہے کہ حق جناب فاطمہ کے ساتھ تھا اور جناب خلیفہ نے آپ کا حق آپ کو نہیں دیا۔

ان تین مراحل کے مطابق مرحلہ وار گفتگو ہو گی۔ جب میں بات ختم کروں تو ایک مخصوص نشان لگا دوں گا اس کے بعد آپ شروع کریں اور پھر یہی مخصوص نشان۔

پہلا مرحلہ: شیعہ کہتے ہیں جناب فاطمہ ع نے فدک اور اپنے دوسرے حقوق کا مطالبہ کیا جب خلیفہ نے دینے سے انکار کیا تو اپ ناراض ہوئی اور بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں۔ امیر المومنین ع کا بھی یہی نظریہ تھا کہ جناب فاطمہ کو ان کا حق نہیں ملا اور اپ خلیفہ اول اور دوم کے استدلال کو رد کرتے انہیں جھٹلاتے تھے۔ کیا یہ باتیں صحیح سند اہل سنت کی کتابوں میں ہیں یا نہیں۔

سنی مناظر: پہلے آپ میرے بھیجے گئے شرائط واصول کو منظور کر دیں۔ اگر ترمیم واضافہ مقصود ہو تو ابھی سے بتا دیں بعد میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہو گی۔

شیعہ مناظر: جی پہلے والے شق کے آخری حصے پر مجھے اعتراض ہے کیونکہ میرے پاس لائبریری تو نہیں مکتب الشاملہ اور جوامع الکلم اور معتبر سائیٹ سے میں استفادہ کرتا ہوں تو کم از کم احادیث اور سند کی عربی میں انہیں چیزوں سے لیتا ہوں لہذا وہاں سے لے کر کاپی تو کرنی ہے البتہ مکمل ایڈرس کے ساتھ سند پیش کرنے کا میں پابند ضرور ہوں۔ باقی شقیں ٹھیک ہیں۔

سنی مناظر: کاپی پیسٹ دلائل اور روایات کے متعلق نہیں کہا گیا بلکہ **ذاتی تحریروں** کے متعلق کہا گیا ہے۔

بحر حال میں اصل مدعہ پر جواب دیتا ہوں۔

شیعہ مناظر: جی ٹھیک ہے۔

سنی مناظر: جو باتیں صحیحین میں موجود ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں۔

سیدہ فاطمہ نے بعد از نبی مال فئے کے اموال یہ سمجھ کر طلب فرمائے کہ جس طرح عام مسلمانوں کی میراث ہوتی ہے اسی طرح نبی کی میراث ہوتی ہے لیکن جب حضرت ابو بکر صدیق نے نبی ﷺ کا فرمان بتایا کہ اس مسئلہ کا فیصلہ تو خود نبی کریم پہلے سے کر چکے ہیں کہ انبیائے کرام کی میراث نہیں ہوتی تو سیدہ فاطمہ خاموش ہو گئیں اور پھر اس مسئلے کے متعلق دوبارہ کوئی بات نہیں کی۔ ناراضگی کے الفاظ صحیحین میں ایک راوی کا اپنا ظن ہے جو دوسرے حقائق سے غلط ثابت ہوتے ہیں۔

سیدنا علی اور باقی ائمہ اہل بیت کا نظریہ بھی عین صدیقی فیصلے کے مطابق ہی تھا، ورنہ سیدنا علی اپنے دور خلافت میں پہلا کام ہی یہ کرتے کہ فدک اصل حقداروں یعنی حسنین کریمین تک پہنچا دیتے۔

جو باتیں صحیحن میں موجود ہیں، ان کی حقیقت یہی ہے۔

شیعہ مناظر: ممتاز صاحب صحیحین کے واضح روایات کا انکار ممکن نہیں۔ واضح طور پر مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہونے اور مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے جانے کی باتیں صحیحین میں موجود ہیں۔ ابھی آپ کو سند پیش کرتا ہوں۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے بھی واضح انداز میں خلفاء کے استدلال کو رد کیا اور حتیٰ کہ خلیفہ دوم کے دور میں بھی مطالبہ جاری رہا۔ باقی امیر المومنین ع نے فدک کیوں واپس نہیں لیا۔ اس کی بحث ابھی یہاں نہیں ہو گی۔ کیونکہ فلحال بحث اس میں ہے کہ صحیحین کے مطابق مولی علی ع نے جناب فاطمہ ع کے مطالبے میں ان کو حق بجانب سمجھ کر ان کی حمایت اور خلفاء کو جھٹلانے کی باتیں واضح طور

پر صحیحین میں ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں گے جس راوی نے روایت میں کچھ اضافہ کیا ہے وہ کہاں پر کیا ہے، سند کے ساتھ بتائیں گے۔ ابھی میں اسناد پیش کر رہا ہوں۔

3093 - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ » . فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - سِتَّةَ أَشْهُرٍ . قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - يَعْمَلُ بِهِ إِلاَّ عَمِلْتُ بِهِ ، فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ . فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ ، فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِى تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِىَ الأَمْرَ . قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ .

أطرافه 3712 ، 4036 ، 4241 ، 6726 - تحفة 10678

صحيح البخارى 57 - فرض الخمس ـ باب ١ باب فرض الخمس 3093

فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ۔

ناراض ہو گئیں اور وہاں سے چلی گئیں اور آخر عمر تک خلیفہ سے بات تک نہیں کی۔ یہاں تک کہ نماز (جنازہ) میں بھی شرکت کی اجازت نہیں دی۔

صحیح بخاری

جلد چہارم

465 خمس کے فرض ہونے کا بیان

رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ)) [أطرافه في: ٣٧١١، ٤٠٣٥، ٤٢٤٠، ٦٧٢٥].

میراث کا حصہ دلایا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو فے کی صورت میں دیا تھا۔ (جیسے فدک وغیرہ)

٣٠٩٣- ((فَقَالَ لَهَا أَبُوبَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)). فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَابَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ، وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُوبَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ:

(٣٠٩٣) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے (اپنی حیات میں) فرمایا تھا کہ ہمارا (گروہ انبیاء علیہم السلام کا) ورثہ تقسیم نہیں ہوتا' ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔ فاطمہؓ یہ سن کر غصہ ہو گئیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ترک ملاقات کی اور وفات تک ان سے نہ ملیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ فاطمہؓ نے آنحضرت ﷺ کے خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقے کی وراثت کا مطالبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ کو اس سے انکار تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں

- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنْ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا -----

صحيح البخاري (13/ 135): كتاب المغازى -- بَاب غَزْوَةِ خَيْبَرَ------

صحيح مسلم -- -كتاب الجهاد والسير - باب قول النبي ص (لا نورث ما تركنا فهو صدقة

جناب امیر المومنین علیہ السلام کا سخت موقف امیر المومنین علی ابن ابی طالب ع خلیفہ اول اور دوم کی طرف سے حدیث نحن معاشر الانبیاء سے استدلال کرنے اور جناب فاطمہ علیہا السلام کو حق نہ دینے کے مسئلے میں خلفاء کو حق بجانب نہیں سمجھتے تھے۔ فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا ، **تم دونوں نے ابو بکر کو اور پھر مجھے جھوٹا، گنہگار، دھوکہ باز، خائن سمجھنا**

قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ» ، فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ، فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، فَوَلِيتُهَا -----

_ صحيح مسلم -- -كتاب الجهاد والسير - باب 15 - بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفئ-- --- (5 باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء -

مسند أبي عوانة (4/ 244): كتاب الايمان ---18 باب الأخبار الدالة على الإباحة أ

2 - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا

5358 - ح-- فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ - وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَأَبِي بَكْرٍ ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَأَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ جِئْتُمَانِى وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ ، ------- . أطرافه 2904 ، 3094 ، 4033 ، 4885 ، 5357 ، 6728 ، 7305 تحفة 5135 ،

صحيح البخارى : كتاب النفقات ـ3 - باب حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ ، وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ . (3 5358) --كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ --- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي العِلْمِ، وَالغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالبِدَعِ7305

مسند أحمد (4/ 213): وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ -- حَدِيثُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

بخاری کی روایت میں قابل توجہ نکتہ: امام بخاری نے فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، کی تعبیر کو مناسب نہیں سمجھ کر اس کی جگہ پر کذا کذا لایا ہے۔ ایک تو یہ امام بخاری یا راوی کی خیانت علمی ہے لیکن پھر بھی بعد کے جملے سے واضح ہے کہ یہاں بھی وہی مسلم والے الفاظ ہی مراد ہیں؛ کیونکہ کذا کذا کے بعد خلیفہ دوم، خلیفہ اول کی صداقت کی گواہی دیتا ہے لہذا کاذبا کے مقابلے میں صداقت کی گواہی دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں بھی وہی الفاظ مراد ہیں۔ مطالبہ جاری رہنا اور رضایت والی کی بطلان پر دلیل ہے۔

الف: خود حضرت فاطمہ علیہا السلام بھی مطابہ کرتی رہیں۔ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ آپ ابو بکر سے بار بار مطالبہ کرتی رہیں، کانت جب فعل مضارع سے پہلے آئے تو یہ ماضی استمراری پر دلالت کرتا ہے۔

وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ۔

صحيح مسلم -- -كتاب الجهاد والسير - باب قول النبي صلى الله عليه و سلم (لا نورث ---

قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ-- صحيح البخاري -- كتاب خمس --- 1 - باب فرض الخمس 2926

اب یہاں دقت کریں كانت تسال **یعنی وہ مطالبہ کرتی رہیں۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے بھی خلیفہ اول اور دوم کے دور میں یہی مطالبہ جاری رکھا اور جناب فاطمہ علیہا السلام کے موقف کی حمایت کی۔**

خلیفہ دوم کہتا ہے: علی میرے پاس اپنی بیوی کی ان کے باپ سے میراث کا مطالبہ کرنے آئے۔

، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ ، وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا

صحيح البخارى كتاب النفقات -3 - باب حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ -- مسند أحمد (4/ 213): وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ -- حَدِيثُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، -----ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، ---

صحيح مسلم -- -كتاب الجهاد والسير - باب 15 - بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ--

السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفئ-- --- (5 باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء --

وجاءني هذا - يعني عليا - يسألني ميراث امرأته -- صحيح ابن حبان (14/ 575):

هذا - يعني عليا - يسألني ميراث امرأته من أبيها -------------- مصنف عبد الرزاق (5/ 471):

ثُمَّ جِئْتُمَانِي، جَاءَنِي هَذَا , يَعْنِي الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , يَسْأَلُنِي مِيرَاثَهُ مِنِ ابْنِ أَخِيهِ، وَجَاءَنِي هَذَا , يُرِيدُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , يَسْأَلُنِي مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا،------- --- السنن الكبرى للبيهقي (6/ 487):

لہذا مندرجہ بالا اسناد سے صاف ظاہر ہے کہ جو شیعہ کہتے ہیں وہ آپ کی صحیحین میں موجود ہیں۔

سنی مناظر: آپ نے لکھا ہے کہ **سیدہ فاطمہ واضح طور پر ناراض ہوئیں** اس پر دلیل دیں۔ ناراضگی دو طرح سے ظاہر ہوتی ہے۔

1- الفاظ سے۔

2- چہرے یا جسمانی تاثرات سے۔

کسی بھی صحیح روایت سے سیدہ فاطمہ کے ناراضگی میں کہے گئے الفاظ دکھائیں یا سیدہ کے چہرے اور جسمانی تاثرات کا بیان ہونا دکھائیں تاکہ آپ کی بات تسلیم کی جائے۔ پہلے سیدہ فاطمہ پر گفتگو مکمل ہو جائے پھر سیدنا علی اور حضرت عمر فاروق والی حدیث پر تفصیل سے بات ہو گی۔ ہمارے درمیان یہی طئے ہوا ہے کہ ہر ایک نکتے پر الگ سے گفتگو کی جائے گی۔ اس لئے ابھی سیدہ فاطمہ کے مطالبے اور ناراضگی پر ہی گفتگو ہو گی۔

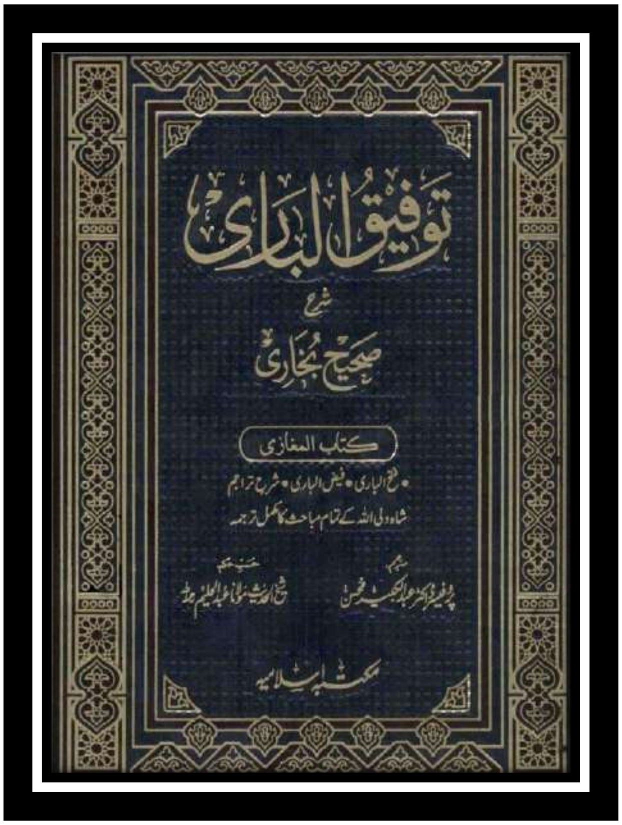

(لأبی) ابن جریج کی روایت میں (لآبائی) ہے، کہا گیا کہ انکی مراد یہ تھی کہ انکے والد عبد المطلب آنجناب اور علی کے بھی جد ہیں اور جد کو آقا بھی کہا جا سکتا ہے حاصلِ کلام یہ ہے کہ (نشہ کی حالت میں) اس امر پہ افتخار کیا کہ وہ انکی نسبت عبد المطلب سے قریب تر ہیں۔

(القہقری) اسکی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ چونکہ ملاحظہ فرما چکے تھے کہ حمزہ نشے میں ہیں تو اس اندیشہ کے پیشِ نظر محتاط رہے کہ کہیں وہ اس عالم میں کوئی اور اقدام نہ کر بیٹھیں تو الٹے قدم پیچھے ہٹے تا کہ کسی ناگوار صورتحال میں اپنا دفاع کر سکیں۔

(وخرجنا معہ) ابن جریج کی روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ یہ تحریمِ خمر سے قبل کا واقعہ ہے گویا اسی لئے آپ نے اس پر کوئی مواخذہ نہ کیا، اس زیادت سے ان حضرات کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ نشہ کی حالت میں اگر طلاق دیدی تو مؤثر نہ سمجھی جائیگی، طلاق سکران کو نافذ العمل قرار دینے والوں کا موقف یہ ہے کہ اس نے ایک فعلِ محرم کا ارتکاب کیا ہے اب اسکی سزا یہی ہے کہ اس حالت میں دیگئی اسکی طلاق مؤثر قرار دی جائے لیکن فی الحقیقت اس حدیث میں دونوں مواقف کیلئے کوئی حجت نہیں! ابو داؤد کہتے ہیں احمد بن صالح سے سنا کہتے تھے اس حدیث میں چوبیس سنتیں مذکور ہیں، ابن حجر لکھتے ہیں اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غازی دو جہت سے غنیمت سے حصہ حاصل کر سکتا ہے خمس سے، اگر وہ اسکے مستحقین میں سے ہے اور باقی کے چار حصوں سے، یہ بھی ثابت ہوا کہ اپنے ساتھ کی جانے والی زیادتی کی خبر اہلِ حل وعقد تک پہنچانا غیبت متصور نہ ہوگی، خبرِ واحد کی صالحیتِ قبول بھی ثابت ہوئی بقول ابن حجر مباح من القول کے ساتھ غناء کا جواز بھی ثابت ہوا (یہ محلِ نظر ہے ایک تو اسے مباح من القول قرار دینا درست نہیں کیونکہ ان اشعار نے ظلم اور فعلِ حرام کی تحریک دی تو یہ مباح من القول کیسے ہوا دوسرا اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ یہ غناء کی تحریم سے قبل کا واقعہ ہو)۔ مہلب لکھتے ہیں یہ بھی ظاہر ہوا کہ اقارب کیطرف سے کیگئی زیادتی عادۃً نظر انداز کی جاتی ہے بقول ابن حجر یہ محلِ نظر ہے کیونکہ ابن ابی شیبہ نے ابو بکر بن عیاش سے روایت کیا ہے کہ آنجناب نے حضرت حمزہ کے ذمہ لگایا تھا کہ دونوں اونٹنیوں کی قیمت ادا کریں، بعض نے اس سے یہ استنباط بھی کیا ہے کہ غاصب کا تذکیہ (یعنی جانور ذبح کرنا) حلال ہے کیونکہ بقرِ خواصر اور جبِ اسنمہ بظاہر حلال طریقہ سے ذبح کرنے کے بعد ہی کیا ہوگا۔

3092 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ ـ أطرافه 3711، 4035، 4240، 6725

3093 فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ . فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ . قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ، وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا

شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ . فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ . قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ۔ أطرافه 3712، 4036، 4241، 6726

حضرت عائشہؓ راویہ ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت رسول نے حضرت ابوبکر سے آنجناب کے ترکہ میں سے اپنا حصہ مانگا، انہوں نے کہا آنجناب نے فرمادیا تھا کہ ہمارا ترکہ صدقہ ہے اس پہ حضرت فاطمہ ناراض ہوگئیں اور آپکو چھوڑے رکھا حتی کہ آنجناب کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال فرماگئیں، کہتی ہیں وہ ابوبکر سے خیبر اور فدک کی جائیداد سے حصہ طلب کرتی تھیں، حضرت ابوبکر نے کہا میں اس جائیداد کو اسی طرح استعمال کرونگا جیسے آنجناب کیا کرتے تھے، کہتی ہیں نبی پاک کی مدینہ کی جائیداد جسکی حیثیت صدقہ کی تھی، کا انتظام حضرات علی اور عباس کے سپرد کر رکھا تھا (کہ انہی مصارف میں تقسیم کیا کریں جن میں آپ کیا کرتے تھے) خیبر اور فدک کا مال اپنی زیرِ نگرانی رکھا اور کہا یہ آنجناب کا صدقہ ہے جسے آپ ہی کی طرح پیش آمدہ ضروریات میں خرچ کیا جائیگا، راوی کہتے ہیں یہی بندوبست آج تک چل رہا ہے۔

صالح سے مراد ابن کیسان ہیں۔ (أن فاطمة سألت الخ) معمر عن الزہری کی روایت میں انکے ہمراہ حضرت عباس کے آنیکا بھی ذکر ہے، یہ الفرائض میں آئیگی۔ (ما ترك) یہ (میراثها) سے بدل ہے، کشمیہنی کے نسخہ میں (مما ترك) ہے۔ اس قصہ میں بعض روافضہ کا رد ہے جو (لا یورث) پڑھتے ہیں اور (صدقة) کو منصوب علی الحال قرار دیتے ہیں، دورِ قدیم وحدیث کے محدثین اسے صیغۂ جمع متکلم پڑھنے پر متوارد ہیں اور انکے نزدیک (صدقۃ) مرفوع ہے اور یہ دراصل دو جملے ہیں (یعنی: لا نورث۔ الگ جملہ ہے اور: ما ترکنا صدقۃ۔ الگ جملہ ہے، روافضہ کے طریقہ پہ اس عبارت کو پڑھنے سے ایک جملہ بنتا ہے جسکا معنی یہ ہوگا کہ کسی کو ہمارے ترکہ کا بذریعہِ صدقہ وارث نہ بنا دیا جائے، گویا انکے مطابق اسے ورثاء میں تقسیم کردیا جائے) اہلِ سنت کے مطابق: ما ترکنا، محلِ رفع میں مبتدا ہے اور: صدقۃ اسکی خبر ہے اسکی تائید ایک صحیح طریق سے وارد اس سیاق سے بھی ملتی ہے (ما تركنا فهو صدقة)۔ بعض محدثین نے امامیہ پر رد کرتے ہوئے یہ دلیل بھی پیش کی ہے کہ اگر اس عبارت کی قراءت اسطرح ہوتی جیسے وہ پڑھتے ہیں تو حضرت ابوبکر حضرت فاطمہ کو یہ سنا کر آنجناب کا ترکہ تقسیم کرنے سے انکار کیوں کرتے؟ (انکی حجت تبھی بنتی ہے اگر اسے محدثین کے طریقہ پر پڑھا جائے وگرنہ تو یہ حضرت فاطمہ کی حجت بنتی) وہ دونوں فصحائے عرب میں سے اور ان الفاظ کے مدلولات سے کما حقہ واقف تھے، ہر منصف مزاج پر یہ واضح ہے۔

(مما أفاء الخ) آگے اسکی تفصیل آرہی ہے۔ (إن رسول الله الخ) معمر کی روایت میں ہے (سمعت رسول الله) اس سے داؤدی کی یہ تاویل مردود ٹھیرتی ہے کہ حضرت فاطمہ نے خیال کیا تھا کہ حضرت ابوبکر نے یہ بات خود آنجناب سے نہیں سنی بلکہ کسی واسطہ سے ان تک پہنچی ہے، اسی لئے انکے فیصلہ پر خوش نہ ہوئیں۔

(فغضبت فاطمة الخ) روایتِ معمر میں ہے کہ فوت ہونے تک حضرت فاطمہ نے انہیں چھوڑے رکھا اور کلام نہ کی، عمر بن شبہ کے ہاں ایک دیگر طریق سے یہ مذکور ہے کہ انتقال تک دوبارہ اس مال کی بابت بات نہ کی، ترمذی نے بھی بعض مشائخ سے حضرت فاطمہ کے حضرات ابوبکر وعمر سے یہ کہنے کہ میں آپ سے کلام نہ کرونگی، کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اس میراث کے بارہ میں پھر بات نہ کرونگی، شاشی تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ (غضبت) کا قرینہ اسکی نفی کرتا ہے، کلیۃً ترکِ بول چال ہی مراد ہے یہی صریحِ ہجر ہے، احمد

اور ابو داؤد نے جو ابوالطفیل کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے حضرت ابو بکر کو پیغام بھیجا تھا کہ نبی کریم کے وارث آپ ہیں یا آپ کے اہل؟ انہوں نے کہا بلکہ آپکے اہل! کہنے لگیں پھر آپ کا ترکہ کیا ہوا؟ اس پر کہا میں نے آنجناب سے سنا، فرما رہے تھے کہ اللہ اپنے کسی نبی کو جو رزق دیتا ہے وہ اس نبی کے انتقال کے بعد اسکے کیلئے ہو جاتا ہے جو نبی کے بعد قائمقام بنے تو میری رائے یہ بنی ہے کہ یہ مال مسلمانوں کو واپس کردوں اس پر انکا جواب تھا: (أنت وما سمعته) یعنی جو آپ نے سنا اسکے مطابق عمل کریں، تو یہ بخاری کی روایت میں مذکور ہجران کے معارض نہیں اور نہ ہی اس فیصلہ پہ حضرت فاطمہ کی رضا پر دال ہے لیکن اسکے باوجود اس میں ایک منکر لفظ ہے یعنی (بل أهله) کیونکہ یہ (لا نورث الخ) کے معارض ہے۔ بیہقی نے شعبی کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ حضرت فاطمہ کی عیادت کیلئے حضرت ابو بکر آئے، حضرت علی ان سے کہنے لگے ابو بکر عیادت کو آئے ہیں! کہنے لگیں کیا آپ کو پسند ہے کہ انہیں آنے کی اجازت دیدوں؟ کہا ہاں! تو اجازت دیدی وہ آئے اور انکی ناراضی کو بھی ختم کردیا، وہ راضی ہوگئیں (حتی رضیت)۔ یہ اگرچہ مرسل ہے لیکن شعبی تک اسکی سند صحیح ہے اس سے حضرت فاطمہ کے اس ہجرِ مذکور کی تمادی کی بابت اشکال دور ہو جاتا ہے۔

بعض ائمہ نے اس ہجر کی یہ توجیہہ بھی کی ہے کہ اس سے مراد ترکِ بول چال نہیں بلکہ انکی ملاقات اور ملنے کا ہجر مراد ہے کیونکہ معروف ہجر یہ ہوتا ہے کہ آمنا سامنا ہونے پہ ایک دوسرے کو نظر انداز کردیا جائے زیرِ نظر معاملہ میں بظاہر حضرت فاطمہ انقباض محسوس کرتے ہوئے اس معاملہ کو بھول گئیں اور اور اپنے حزن و بیماری میں مشغول ہوگئیں جہاں تک انکی ناراضی کا تعلق ہے تو وہ اس وجہ سے تھی کہ انکی رائے میں اس حدیث کی وہ تاویل نہ تھی جو حضرت ابو بکر سمجھے! انکا اعتقاد گویا یہ تھا کہ (لا نورث) کا عموم مخصص ہے اور آنجناب کی وراثت سے حاصل ہونیوالے منافع سے ورثہ کا حرمان مراد نہیں (یعنی اسکا مطلب یہ سمجھیں کہ صرف ترکہ تقسیم نہیں کرنا نہ کہ اس سے محصلہ منافع سے بھی آپ کے ورثاء کو محروم کیا جائے) جبکہ ابو بکر نے اسے عموم (اور ظاہری معنی پر) پر محمول کیا بہرحال یہ ایک ایسے امر کی بابت اختلاف رائے تھا جو محتمل التاویل ہے جب اس پہ مصمم رہے تو حضرت فاطمہ اس معاملہ میں ان سے مقاطعہ اختیار کر گئیں اگر شعبی کی مذکورہ روایت ثابت ہے تو اس سے سب اشکال زائل ہو جاتا ہے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے وفورِ عقل و دین کو دیکھتے ہوئے یہی أخلق بالامر (قرینِ قیاس) ہے، الفرائض میں اس قصہ کی کچھ مزید تفصیل آئیگی۔ ترمذی کی ابو سلمۃ عن ابی ہریرۃ سے روایت میں حضرت ابو بکر کا یہ جملہ بھی ہے کہ میں اسی طریقہ سے ان تمام کی نگہداشت کرتا رہونگا جنکی آنحضور کیا کرتے تھے۔

(وکانت فاطمة تسأل الخ) اس سے بھی اس امرِ سابق الذکر کی تائید ہوتی ہے کہ وہ آنجناب کے کل ترکہ سے اپنے نصیب کی خواہاں نہ تھیں بلکہ فقط ان مذکورہ میں سے، جہاں تک خیبر کے مالِ نبوی کا تعلق ہے تو ابو داؤد نے بسند صحیح سہل بن ابی خیثمہ سے نقل کیا ہے کہ آنجناب نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا: نصف آپکی ضروریات کیلئے اور نصف مسلمانوں کیلئے خاص تھا۔

اس نصف کو اٹھارہ حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، یہی روایت بالمعنی کے طور سے بشیر بن یسار سے بھی مرسلاً روایت کیا ہے، فدک مدینہ سے تین مراحل کی مسافت پہ ایک بلدہ تھا اہلِ بلدہ جو کہ یہود تھے فتحِ خیبر کے بعد آنجناب کی خدمت میں وفد بھیج کر اس شرط پہ امان طلب کی کہ شہر مسلمانوں کیلئے خالی کردینگے، ابو داؤد نے ابن اسحاق عن زہری کے طریق سے روایت کیا ہے کہ اسی شرط پہ خیبر کے ایک اہلِ قلعہ کے ساتھ صلح ہوئی تھی انہی کی طرز پر اہلِ فدک نے یہ گزارش کی تھی تو فدک کی صورت میں یہ مالِ غنیمت رسول اللہ کیلئے خاص تھا، جہاں تک مدینہ میں آپ کے ترکہ کا تعلق ہے تو اس بابت ابو داؤد نے معمر عن زہری عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن رجل

اس روایت میں ابن شہاب زہری نے اپنا گمان بیان کیا ہے۔ وہ موقعہ پر موجود نہیں تھا۔ اصل روایت میں سیدہ کے اپنے ناراضگی کے الفاظ یا تاثرات وغیرہ موجود نہیں ہیں اس کے علاوہ دوسرے حقائق بھی اس بات کے منافی ہیں کہ اپنے مرحوم والد کا فرمان سننے کے بعد بھی دنیا کی ملکیت کی خاطر سیدہ فاطمہ نے غصہ کیا ہو۔ یہ مؤقف بذات خود سیدہ فاطمہ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے۔

اس کے بعد سیدنا علی والی حدیث دراصل آپ کی تحریر کی ترتیب کے مطابق ب کا نکتہ ہے۔ اس نکتہ پر الگ سے گفتگو ہوگی۔ ابھی زیر بحث نکتہ یہ ہے۔ **سیدہ فاطمہ کا مطالبہ اور ناراضگی کی اصل حقیقت**

آپ کو چیلینج ہے۔ سیدہ کی ناراضگی ایسی حدیث سے ثابت کر کے دکھائیں جس میں راوی ابن شہاب الزہری موجود نہ ہو۔

شیعہ مناظر: جی شکریہ۔ جیسا کہ پہلے مرحلے کی بحث میں میرا مدعا یہ تھا کہ جو شیعہ کہتے ہیں وہ آپ کی صحیحین میں صحیح سند موجود ہیں اور اوپر آپ کو میں نے اسناد بھی پیش کی ہیں۔ لہٰذا آپ اس مرحلے میں مجھے اتنا جواب دیں کہ کیا یہ باتیں آپ کی صحیحین میں صحیح سند موجود ہیں یا نہیں؟؟؟ باقی یہ کہ یہ کسی راوی کا کام ہے یا حقیقت ہے اس پر ہم اگلے مرحلے میں بحث کریں گے۔ اس مرحلے میں آپ اس چیز کا انکار تو نہیں کرسکتے کہ یہ باتیں صحیحین میں نہیں ہیں جبکہ آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ یہ راوی کا اندراج ہے۔ لہٰذا میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ یہ باتیں تو صحیحین میں صحیح سند موجود ہیں۔ جناب سیدہ کا ناراض ہونے اور بائکاٹ کی حالت میں دنیا سے جانے اور خلیفہ کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھ کر ناراض ہونے والی باتیں سب صحیح سند آپ کی کتابوں میں موجود ہیں لہذا ان باتوں کو شیعوں کی طرف سے خلفاء کی شان میں گستاخی اور بغض سے تعبیر کرنا صحیح نہیں ہے باقی آپ کا کہنا کہ باتیں ایک راوی کی غلطی سے ان میں ذکر ہیں تو اس کا جواب میں بعد میں

دوں گا۔ بات یہ ہے کہ یہ سب باتیں آپ کی صحیحین میں صحیح سند موجود ہیں۔ اب اس کے صحیح اور غلط ہونے کی بات ہم اگلے مرحلے میں زیر بحث لائیں گے۔ اس کا جواب بھی کل کی بحث میں دوں گا۔ میری طرف سے اللہ حافظ۔

سنی مناظر: آپ کا مدعا اور جو شیعہ کہتے ہیں، اس کی حقیقت مندرجہ ذیل نکات سے واضح کر دی ہے۔ ہمت کریں اور ان کا رد صحیح روایات سے کر کے دکھائیں۔

جو باتیں صحیحین میں موجود ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں۔

سیدہ فاطمہ نے بعد از نبی مال فئے کے اموال یہ سمجھ کر طلب فرمائے کہ جس طرح عام مسلمانوں کی میراث ہوتی ہے اسی طرح نبی کی میراث ہوتی ہے لیکن جب حضرت ابو بکر صدیق نے بتایا کہ اس مسئلہ کا فیصلہ تو خود نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پہلے سے کر چکے ہیں کہ انبیائے کرام کی میراث نہیں ہوتی تو سیدہ خاموش ہو گئیں اور پھر اس مسئلے کے متعلق دوبارہ کوئی بات نہیں کی۔

شیعہ کا سوال: کیا صحیح روایات میں ناراضگی سیدہ فاطمہ موجود نہیں ہے؟

جواب: ناراضگی کے الفاظ صحیحین میں ایک راوی کا اپنا ظن ہے جو دوسرے حقائق سے غلط ثابت ہوتا ہے۔

مطالبہ: ایسی روایت پیش کریں جس میں ابن شہاب الزہری موجود نہ ہو اور کسی اور طرق میں سیدہ فاطمہ کی ناراضگی بیان گئی ہو۔

کل کی گفتگو کا وقت بھی آپ بتا دیں۔ آپ کا نتیجہ باطل ہے کیونکہ آپ الفاظ تک محدود ہیں۔ کسی بھی واقعے کو مکمل سمجھنے کے لئے اس کے متعلق تمام صحیح روایات کو جمع کر کے پھر نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ فدک کے مطالبے

پر کئی کتب میں کئی طرق سے صحیح روایات موجود ہیں۔ اہل علم کے لئے اصل واقعہ سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ صرف ایک طرق اور ایک روایت سے نتیجہ نکال کر اس پر دین ایمان رکھنا منصف مزاج انسان کا کام نہیں ہوتا۔ ایک صحیح روایت کے تین حصے ہوتے ہیں۔

1-سند

2-اصل متن

3-راوی کا اضافہ

اہل علم تینوں حصوں کو پرکھنے کے بعد نتیجہ نکالتے ہیں۔ ایک صحیح روایت میں راوی کا اضافہ بھی صحیح ہو یہ لازمی نہیں ہے۔ اللہ حافظ۔ کل تیاری کر کے ان نکات کا جواب دیجئے گا جو آپ سے پوچھے گئے ہیں۔ کل تین بجے سے چھ بجے کے درمیان جب چاہیں گفتگو کر سکتے ہیں۔ رات آٹھ بجے کے بعد بھی گفتگو کر سکتے ہیں۔

ایڈ من ابرار: جی دلشاد صاحب ٹائم کا بتادیں۔ کس ٹائم پر آپ نے گفتگو کرنی ہے۔

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ ٹائم کے لیے دو تجویز 4 کا وقت بھی مناسب ہے اور رات کو بھی 10 سے گیارہ، یعنی دو گھنٹے دن میں یا آزاد چھوڑیں یعنی جس وقت مجھے وقت ملے میں جواب دوں گا جس وقت آپ کو وقت ملے آپ جواب دیں۔ گروپ مکمل بند رہے گا۔ جب گفتگو ختم ہو گی تو پھر دوستوں کو بھی رائے دینے کا موقع دیں گے۔

ایڈ من ابرار: نہیں جناب۔ سب دوستوں کو آپ دونوں کی گفتگو کا انتظار رہتا ہے، یہ بات نہ کریں کہ جس وقت ٹائم ملے جواب دوں گا۔

شیعہ مناظر: تو پھر پہلی والی تجویز۔ ٹائم مقرر کریں ممتاز صاحب سے۔ ممتاز صاحب کے لیے بھی ایک مختصر جواب دے رہا ہوں تا کہ وقت ضائع نہ ہو۔ میں نے عرض کیا تھا جو شیعہ اس سلسلے میں کہتے ہیں وہ آپ کی صحیحین میں موجود ہیں یا نہیں۔ کیا یہ باتیں صحیح سند روایات میں ہیں یا نہیں؟ یہی میرا اس مرحلے میں بنیادی سوال ہے۔ اب ممتاز صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ اس سوال کا جواب نہیں ہے۔ ان باتوں کا آپ کی صحیحین میں ہونا اور پھر ان کا صحیح اور حقیقت کے مطابق ہونا یا نہ ہونا، ان دونوں میں فرق ہے۔ ممتاز صاحب دوسرے مرحلے میں گفتگو کر رہا ہے جبکہ ہماری بحث ابھی پہلے مرحلے میں ہے۔ اصل ان باتوں کا صحیحین میں ہونے کا آپ انکار نہیں کر سکتے لیکن آپ اقرار بھی نہیں کر رہے ہیں۔ اب یہ بتا رہے ہیں کہ یہ باتیں غلط ہیں میں پوچھ رہا ہوں جو شیعہ کہتے ہیں وہ آپ کی صحیحین میں صحیح سند روایت میں موجود ہیں یا نہیں؟ آپ اس مرحلے میں زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں، باتیں تو صحیح سند روایتوں میں موجود ہیں لیکن یہ غلطی سے ان کتابوں میں آئی ہیں۔ لہذا ممتاز بھائی جب گفتگو شروع ہوگی تو برائے مہربانی میری باتوں میں غور کر کے میرے اس مرحلے کے اصلی سوال کا جواب دیں۔

غور فرمائیں! سنی مناظر دوٹوک مؤقف بتا رہا ہے کہ ناراضگی کے الفاظ راوی کا اپنا ادراج/ظن ہے جو درست نہیں ہے یعنی غلط ہے! اس موقع پر شیعہ مناظر کو راوی کے ظن کو درست نہ کہنے پر دلیل مانگنی چاہئے تھی، لیکن شیعہ مناظر بے جا ضد اور ہٹ دھرمی کرتا رہا! اسے صرف اپنی مرضی کا جواب چاہئے تھا! سنی مناظر کے جواب پر سوچنا بھی گوارہ نہ کیا!

سنی مناظر: السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں حاضر ہوں۔ گفتگو شروع کرسکتے ہیں۔

شیعہ مناظر: سلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جی بسم اللہ شروع کریں۔

سنی مناظر: ابھی پہلے مرحلے کی حقیقت واضح کی جارہی ہے۔ **شیعہ جو کہتے ہیں**، اس کا اقرار یا انکار اس وقت کیا جائے گا جب آپ صحیحین سے مکمل بات لکھ کر جواب طلب کریں گے۔ کل آپ کو آپ کی نامکمل بات کا جواب دیتے ہوئے صحیحین سے مکمل حقیقت بیان کی گئی تھی۔

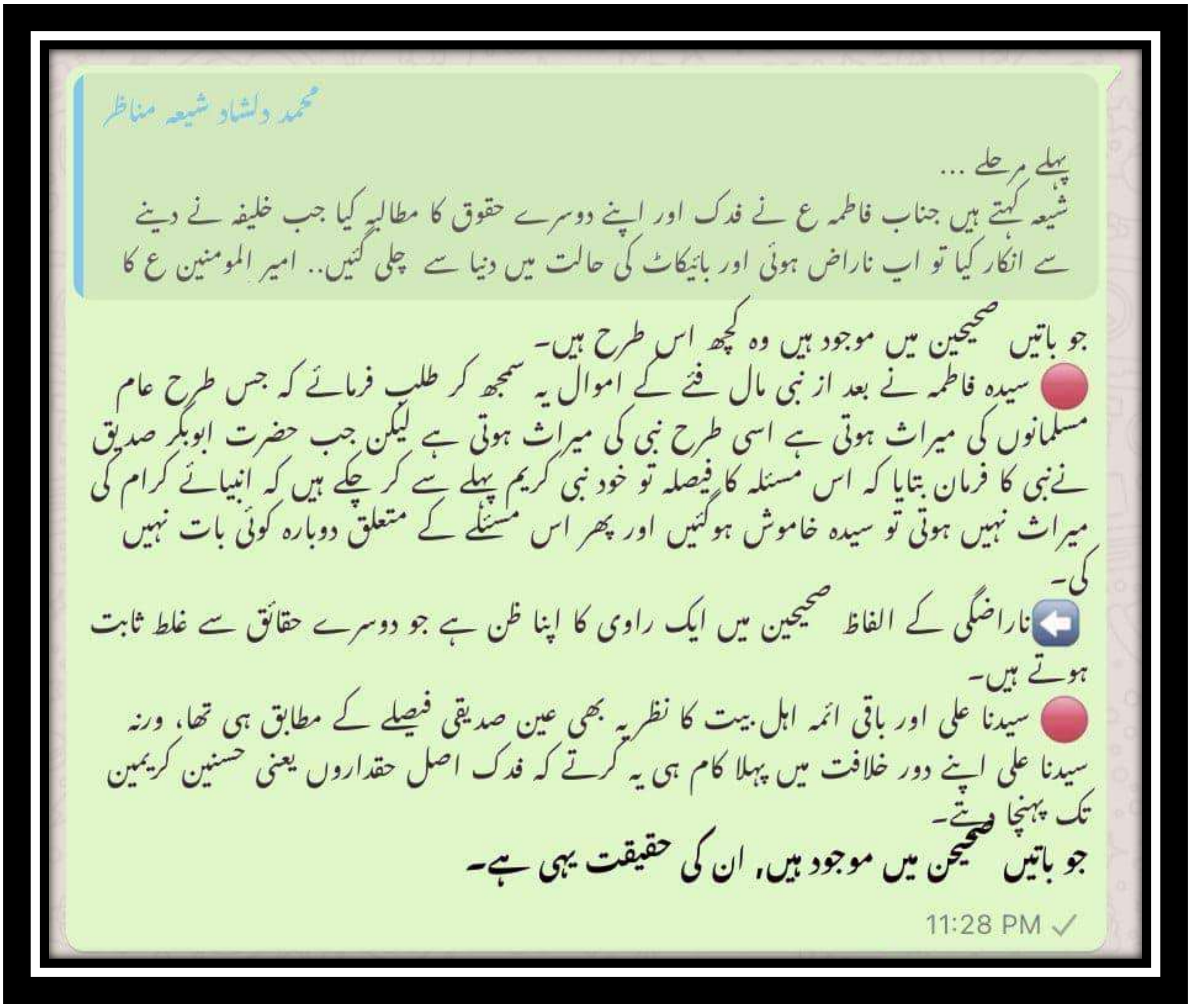

اس کے بعد آپ کو چیلینج کیا گیا کہ سیدہ فاطمہ کی ناراضگی ایسی حدیث سے ثابت کر کے دکھائیں جس میں راوی ابن شہاب الزہری موجود نہ ہو۔ آپ نے ابھی تک ناراضگی پر کئے گئے میرے اہم اعتراض کا علمی رد نہیں کیا، دوبارہ کوشش کریں۔ اگر واقعی سیدہ فاطمہ ناراض ہوئی تھیں تو اس واقعے کے کئی طرق ہیں اور بیشمار کتب میں صحیح روایات موجود ہیں، کسی اور طرق سے بھی ناراضگی کے الفاظ موجود ہونے چاہئیں، بصورت دیگر عوام سمجھ سکتی ہے کہ شیعہ جو کہتے ہیں اس میں حقیقت کتنی ہوتی ہے۔

شیعہ مناظر: ممتاز صاحب۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ پہلے مرحلے میں یہ بات کلیئر کرنی ہے۔ پہلے مرحلے کے مطابق شیعہ کہتے ہیں جناب فاطمہ ع نے فدک اور اپنے دوسرے حقوق کا مطالبہ کیا جب خلیفہ نے دینے سے انکار کیا تو آپ ناراض ہوئیں اور بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں۔ امیر المومنین ع کا بھی یہی نظریہ تھا کہ جناب فاطمہ کو ان کا حق نہیں ملا اور اپ خلیفہ اول اور دوم کے استدلال کو رد کرتے انہیں جھٹلاتے تھے۔ کیا یہ باتیں صحیح سند اہل سنت کی کتابوں میں ہیں یا نہیں؟ یہ میرا بنیادی سوال ہے۔

سنی مناظر: میں دیکھ چکا ہوں، صبر کریں۔ میرا ٹرن ہے۔ جواب دیا تھا یہ باتیں دوسرے مرحلے کی بحث ہے۔

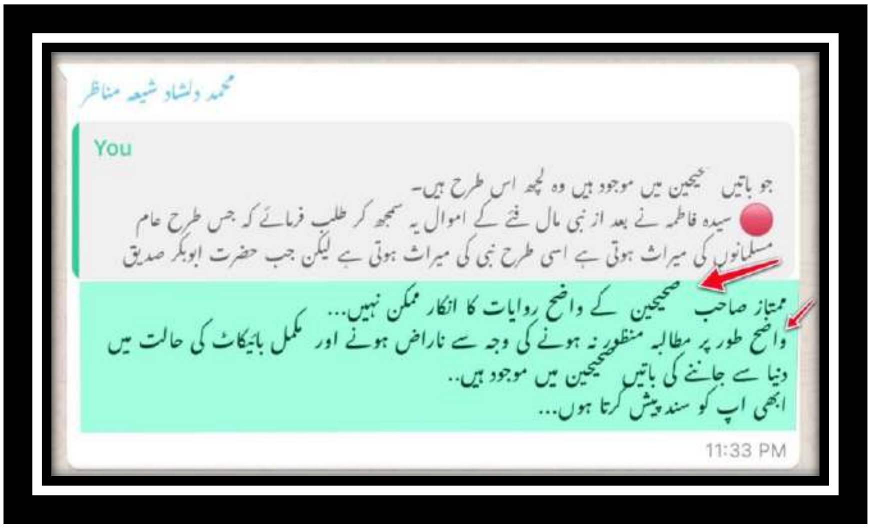

دوران گفتگو آپ نے کہا کہ **سیدہ واضح طور پر ناراض ہوئیں** آپ کو ایک اور طرح سے بھی موقعہ دیا گیا کہ سیدہ فاطمہ کی ناراضگی ثابت کریں، لیکن اس نکتہ پر بھی آپ کوئی علمی جواب نہ دے سکے۔

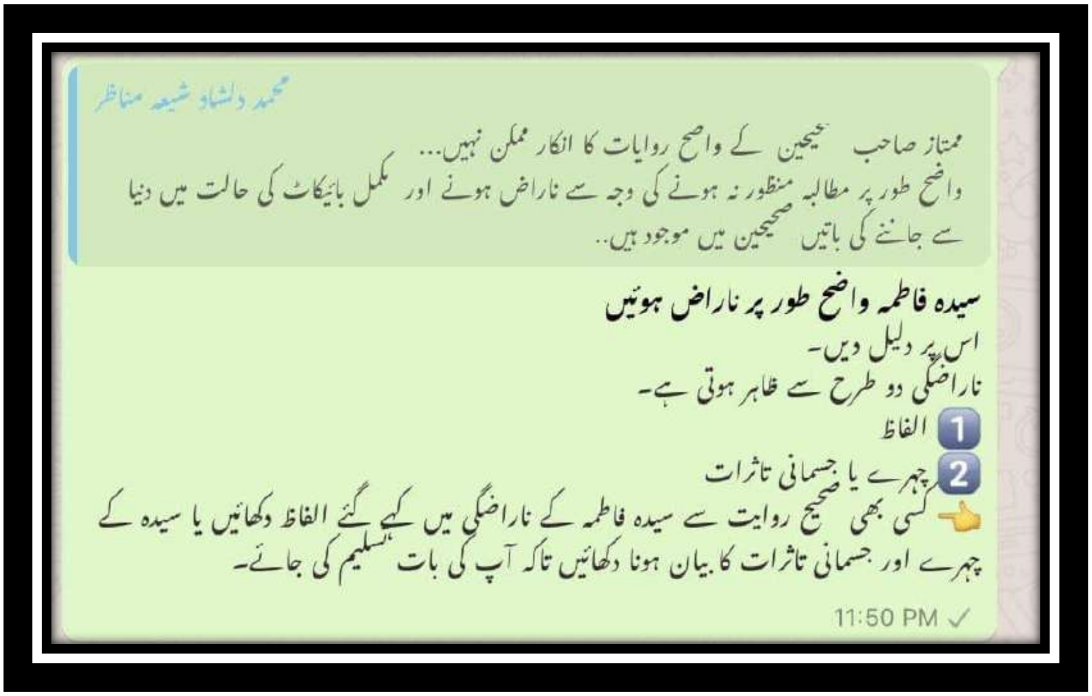

اگرچہ آپ کو کل دوٹوک الفاظ میں حقیقت دکھائی گئی تھی پھر بھی آپ شکوہ کر رہے ہیں کہ آپ کو جواب نہیں دیا گیا۔ آج دوبارہ آپ کے ایک ایک جملے کا الگ الگ تفصیلی پوسٹ مارٹم کر رہا ہوں تاکہ یہ ابہام نہ رہے کہ آپ کو دوٹوک جواب نہیں دیا جا رہا۔

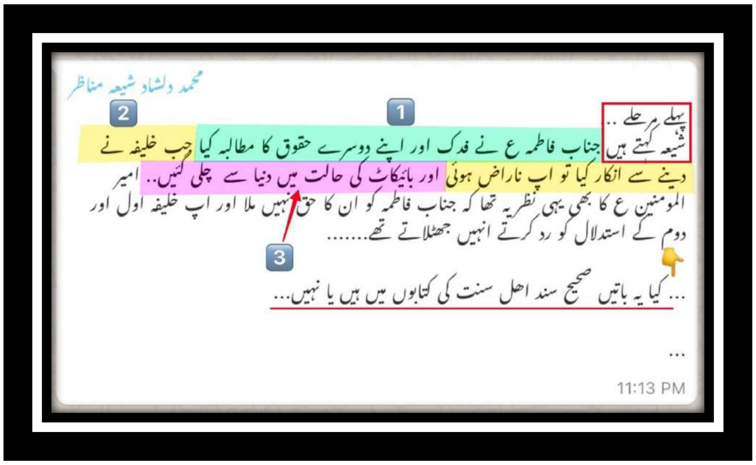

شیعہ کہتے ہیں: 1-جناب فاطمہ ع نے فدک اور اپنے دوسرے حقوق کا مطالبہ کیا۔

جواب: آپ نے صحیحین کی احادیث سے صرف آدھی باتیں کیوں لکھی ہیں؟ پہلے عوام تک پوری حقیقت پہنچائیں کہ صحیحین میں اس واقعے کے متعلق کیا کیا بیان کیا گیا ہے۔ مزید آسانی کے لئے سادہ الفاظ میں فدک کے متعلق صحیحین میں موجود واقعہ کے اہم نکات مختصر کر کے لکھ رہا ہوں۔

1-سیدہ فاطمہ کا بطور میراث نبوی ﷺ فدک کا مطالبہ۔

2-حضرت ابو بکر صدیق کا فرمان نبوی ﷺ بتانا کہ انبیائے کرام کی میراث نہیں ہوتی۔

3-سیدہ فاطمہ کا خاموش ہو جانا۔

4-صرف ایک طرق جس میں راوی ابن شہاب الزہری موجود ہے، اس نے اصل روایت میں اضافہ کیا کہ سیدہ فاطمہ ناراض ہوئیں۔

شیعہ کہتے ہیں: 2-جب خلیفہ نے دینے سے انکار کیا تو آپ ناراض ہوئیں۔

جواب: ہر گز نہیں۔ یہ شان اہل بیت کے خلاف ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک سیدہ فاطمہ ناراض نہیں ہوئیں بلکہ یہ صرف ایک راوی کا ذاتی گمان ہے، کیونکہ جب اس معاملے میں سیدہ فاطمہ نے مزید کوئی بات نہیں کی تو راوی ابن شہاب نے سمجھا کہ وہ ناراض ہو گئیں۔

شیعہ کہتے ہیں: 3-بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں۔

جواب: ہرگز نہیں۔اس کی نفی میں کئی حقائق ہیں۔مثال کے طور پر سُنی وشیعہ روایات کے مطابق سیدہ فاطمہ نے دوران علالت حضرت علی کی موجودگی میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق سے ملاقات کی۔ حضرت اسماء بنت عمیس (زوجہ ابو بکر صدیق) نے آخری ایام میں سیدہ فاطمہ کی دن رات خدمت کی، سُنی و شیعہ روایات کے مطابق غسل وغیرہ میں بھی مدد فرمائی۔آخر شیعہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ صحیحین کے مطابق سیدہ فاطمہ نے بعد از نبی میراث النبی ﷺ میں مال فئے فدک کا مطالبہ کیا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق نے نبی کریم کے اس فیصلے کو سنایا جو براہ راست خود نبی فرما گئے تھے کہ انبیاء کی میراث نہیں ہوتی۔فدک کا فیصلہ تو نبی ﷺ خود کر کے گئے تھے، حضرت ابو بکر صدیق تو صرف سنانے والے تھے۔ آپ کو اگر اہل سنت سے اپنی تحریر کا واقعی جواب چاہیے تو پہلے صحیحین میں بیان کئے گئے تمام حقائق لکھیں۔ آدھی بات کہنا منافقت کی علامت ہے، مؤمن کی شان یہ نہیں ہوتی کہ حقیقت چھپا کر گفتگو کرے۔

اب تک کی گفتگو میں مندرجہ ذیل نکات کی وضاحت آپ سے مطلوب ہے۔ ہمارے درمیان طئے شدہ شرائط میں شرط نمبر 5 کو پڑھ لیجیئے گا، اس کے مطابق ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنی باتوں کے جوابات دینے کے پابند ہیں۔

سیدہ فاطمہ کے مطالبہ فدک کا تعین کریں کیونکہ آپ کا مدعا براہ راست صحیحین کی روشنی میں ہے۔

1۔ کیا اہل سنت کے ہاں سیدہ کی طرف سے مطالبہ فدک بطور میراث نبوی کو اہل تشیع بھی تسلیم کرتے ہیں؟

2۔ اگر اہل تشیع تسلیم نہیں بھی کرتے تو صحیحین میں موجود اتنی واضح حقیقت عوام سے چھپاتے کیوں ہیں؟ آپ نے اپنی تحریر میں اس واقعے کو بیان کرنے میں خیانت کیوں کی ہے؟ سیدہ کا مطالبہ بیان کرنے کے بعد خلفاء کا عذر / مجبوری بیان کیوں نہیں کی گئی؟ کیا یہ براہ راست شان نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں گستاخی نہیں ہے؟

3۔ کسی بھی صحیح روایت کے متن سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کو ثابت کریں۔

(الف) سیدہ فاطمہ کے وہ الفاظ جن سے ناراضگی ثابت ہو رہی ہو۔

(ب) سیدہ فاطمہ کے چہرے یا جسمانی تاثرات سے ناراضگی کا بیان ہونا۔

4۔ راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی بھی طرق سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کا بیان ہونا کسی اور راوی کے گمان سے ثابت کریں۔

5۔ دلیل دیں کہ اہل تشیع کے ہاں صحیح روایت میں راوی کا گمان من و عن قبول کیا جاتا ہے۔

شیعہ مناظر: جی شکریہ۔ مجھ پر خیانت کے الزام کا جواب نہیں دوں گا کیونکہ اس سے بحث اپنے علمی محور سے نکل جائے گی۔ اللہ ہمیں خیانت جیسی برائیوں سے دور رکھے۔ جناب قریشی صاحب آپ نے یا میرے مدعا کو سمجھا نہیں ہے یا میں نے ایک سادہ سوال کیا تھا کہ یہ ساری باتیں صحیحین میں ہیں یا نہیں؟ میرے خیال سے آپ ایک حقیقت کا انکار تو نہ کریں۔ کل میں نے سب اسناد پیش کی ہیں اور سب کے سامنے بتایا ہے کہ صحیح بخاری کی روایت میں یہ بات موجود ہیں کہ جناب سیدہ فاطمہ ناراض ہوئی اور بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے

چلی گئیں اور صحیحین میں یہ بات موجود ہیں کہ جناب امیر المومنین ع بھی اس معاملے میں جناب فاطمہ ع کو حق بجانب سمجھتے تھے اور خلفاء کی طرف سے ان کے حق نہ دینے کو ظلم اور۔۔ سمجھتے تھے۔ میں پھر وضاحت کے طور پر آپ سے کہہ رہا ہوں۔ ابھی میں آپ سے یہ بحث نہیں کر رہا ہوں کہ سیدہ کا ناراض ہونا صحیح ہے یا نہیں۔ آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ ناراض ہونے کی باتیں اور مولا علی ع کا موقف صحیحین کی صحیح سند حدیث میں موجود ہے یا نہیں۔ آپ اس سوال کا جواب دینے کے بجائے یہ کہہ رہے ہیں کہ اصل ناراض ہونے کو ثابت کرو۔ جناب وہ ابھی دیر ہے بعد کے مرحلے کے لئے رکھنا۔

اس مرحلے پر شیعہ مناظر کو سنی مناظر کے اشکال کا رد کرنا چاہئے تھا کیونکہ سنی مناظر واضح الفاظ میں سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کو ایک راوی کا ذاتی خیال کہہ کر مسترد کر رہا تھا۔ جب سیدہ فاطمہ کی شدید ناراضگی اہلسنت قبول ہی نہیں کرتے بلکہ ان کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں تو شیعہ مناظر کو یہ نکتہ ثابت کرنا تھا! لیکن وہ اس نکتہ پر بات کرنے پر تیار ہی نہیں تھے، کیونکہ بذات خود وہ مناظرہ نہیں کر رہے تھے بلکہ ان کے پیچھے شیعہ مناظرین کی پوری فوج موجود تھی! سنی مناظر نے ناقابل تردید ثبوت دکھائے تو مجبوراً خود شیعہ مناظر دلشاد نے بھی آخر میں اقرار کر لیا تھا۔

آپ کو اصولاً یوں کہنا چاہئے ہماری کتابوں میں یہ باتیں تو ہیں لیکن یہ باتیں غلط ہیں اور غلطی سے یہ باتیں ہماری کتابوں میں نقل ہوئی ہیں، حقیقت کچھ اور ہے۔ لیکن کبھی یہ نہ کہیں کہ یہ باتیں شیعوں کی بنائی ہوئی داستانیں ہیں کیونکہ ان باتوں کا خاص کر صحیحین میں ہونا قابل انکار ہی نہیں۔

شیعہ اور اہل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے۔ یہ سب باتیں خاص کر اہل سنت کی سب سے معتبر کتب صحیحین میں موجود ہیں۔ اب جب آپ یہ کہہ دیں کہ یہ باتیں تو ہماری کتابوں میں ہیں لیکن راوی کی غلطی ہے تو پھر اگلے مرحلے میں آپ کو یہ جواب دوں گا کہ یہ باتیں بلکل صحیح ہیں لیکن یہ ابھی نہیں۔ صبر کریں۔

سنی مناظر: آپ نے فدک کے واقعے پر تحریر لکھ کر تاثر دیا کہ سیدہ کو فدک نہ دیکر ظلم کیا گیا! جبکہ وہ اہم نکتہ جس کی بنیاد پر ہی فیصلہ ہوا، اسے عوام سے چھپایا۔ کیا یہ خیانت نہیں ہے؟ آپ کو جواب نہیں دینا آتا تو پھر مختلف واٹس اَپ گروپس میں گفتگو کے لئے چیلینج کیوں کرتے پھر رہے ہیں؟ میں آپ کے مدعا اور مقصد کو اچھی طرح سمجھ کر ہی گفتگو کر رہا ہوں۔ اور آپ کے سادہ سوال میں جو خیانت چھپی ہے اسے عوام تک پہنچا رہا ہوں۔

آپ نے صحیحین کی نامکمل باتیں لکھ کر عوام کو گمراہ کیا ہے اور یہ کوئی دین کی خدمت نہیں ہے۔ آپ نے کل اسناد پیش کیں، سیدہ کی ناراضگی کے وہ الفاظ دکھائے جو صرف ایک راوی سے مروی ہیں، کیا آپ کا یہی ایمان ہے کہ **تحقیق کئے بغیر صرف اس گمان پر یقین کر لیا جائے؟** آپ نے یہ کیوں نہیں دکھایا کہ انہی صحیحین میں یہ بھی موجود ہے کہ فدک کا فیصلہ نبی کریم ﷺ خود کر چکے تھے۔

ابھی آپ بحث نہیں کر رہے تو کیا فضول ٹائم پاس کرنا چاہتے ہیں۔ میرے وضاحت طلب نکات پر آپ جواب دینے کے پابند ہیں۔ گروپ کے شیعہ ممبرز بھی آپ سے امید رکھے ہوئے ہوں گے۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ ناراض ہونے کا ذکر اہل سنت کے ہاں راوی کے ذاتی گمان کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ہماری

احادیث کو ہم جس طرح سمجھتے ہیں وہی آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ ہماری کتب کی باتیں ہم ہی بہتر سمجھتے ہیں۔ آپ اگر غلط سمجھ رہے ہیں تو یہ آپ کی غلطی ہے۔ میں تو آپ کو پورا پورا موقعہ دے رہا ہوں کہ آپ اپنی بات کو ثابت کر کے دکھائیں۔ شیعوں نے ہماری احادیث سے غلط مطالب نکالے ہیں۔ یہی حقیقت آج ثابت ہو رہی ہے۔ اگر آپ واقعی منصف مزاج ہیں تو میرے وضاحت طلب نکات پر جواب دیں تاکہ سب کو یقین ہو سکے کہ آپ کا مقصد واقعی حق طلبی ہے۔ آپ کی بات اس وقت تسلیم کی جائے گی جب آپ ٹائم پاس کرنے کے بجائے میرے وضاحت طلب نکات کے علمی جوابات دیں گے۔ اب تک کی گفتگو میں مندرجہ ذیل نکات کی وضاحت آپ سے مطلوب ہے۔ ہمارے درمیان طئے شدہ شرائط میں شرط نمبر 5 کو پڑھ لیجئے گا اس کے مطابق ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنی باتوں کے جوابات دینے کے پابند ہیں۔

سیدہ فاطمہ کے مطالبہ فدک کا تعین کریں کیونکہ آپ کا مدعا براہ راست صحیحین کی روشنی میں ہے۔

1۔ کیا اہل سنت کے ہاں سیدہ کی طرف سے مطالبہ فدک بطور میراث نبوی کو اہل تشیع بھی تسلیم کرتے ہیں؟

2۔ اگر اہل تشیع تسلیم نہیں بھی کرتے تو صحیحین میں موجود اتنی واضح حقیقت عوام سے چھپاتے کیوں ہیں؟ آپ نے اپنی تحریر میں اس واقعے کو بیان کرنے میں خیانت کیوں کی ہے؟ سیدہ کا مطالبہ بیان کرنے کے بعد خلفاء کا عذر / مجبوری بیان کیوں نہیں کی گئی؟ کیا یہ براہ راست شان نبوت میں گستاخی نہیں ہے؟

3۔ کسی بھی صحیح روایت کے متن سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کو ثابت کریں۔

(الف) سیدہ فاطمہ کے وہ الفاظ جن سے ناراضگی ثابت ہو رہی ہو۔

(ب)سیدہ فاطمہ کے چہرے یا جسمانی تاثرات سے ناراضگی کا بیان ہونا۔

4۔ راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی بھی طرق سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کا بیان ہونا کسی اور راوی کے گمان سے ثابت کریں۔

5۔ دلیل دیں کہ اہل تشیع کے ہاں صحیح روایت میں راوی کا گمان من و عن قبول کیا جاتا ہے۔

شیعہ مناظر: واہ ممتاز صاحب واہ۔ ہم نے علمی گفتگو کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ایک دوسرے کی شخصیت کو خراب کرنے اور الفاظ کے چناؤ میں احتیاط سے کام لینے کا عہد کیا تھا لیکن آپ مجھے جو بھی کہیں اور سمجھیں میں کبھی بحث کے دوران آپ کی شخصیت پر حملہ کر کے بحث کو خراب نہیں کروں گا۔ یہ تو دوسرے گروپوں میں سلسلہ چلتا رہتا ہے لیکن میں خود تو ایسا نہیں کروں گا کیونکہ مجھے ممتاز صاحب سے دشمنی نہیں ہے۔ مجھے شیعہ موقف سے ہی دفاع کرنا ہے۔ ممتاز صاحب میں نے بار بار واضح انداز میں کہا ہے کہ آپ بحث کے مرحلے سمجھ کر میرے مدعا کے مطابق آگے بڑھے۔ اگرچہ آپ دبے الفاظ میں اقرار تو کر ہی رہے ہیں کہ یہ ساری باتیں آپ کی کتابوں میں موجود ہیں اور ان روایات کی سند بھی صحیح ہیں۔ میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ باتیں آپ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ آپ اگر واضح انداز میں قبول کریں کہ: ہاں صحیحین میں ہیں لیکن ہماری نظر میں صحیحین کی یا بات درست نہیں۔

> *سنی مناظر یہی بات توکہہ رہا تھا کہ صحیحین میں ناراضگی کے الفاظ درست نہیں ہیں!*

آپ کو اصولاً یوں کہنا چاہئے ہماری کتابوں میں یہ باتیں تو ہیں لیکن یہ باتیں غلط ہیں اور غلطی سے یہ باتیں ہماری کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔ حقیقت کچھ اور ہے لیکن کبھی یہ نہ کہیں کہ یہ باتیں شیعوں کی بنائی ہوئی داستانیں ہیں کیونکہ ان باتوں کا خاص کر صحیحین میں ہونا قابل انکار ہی نہیں۔

اب اس سوال میں آپ کو اعتراض کیا ہے؟ میں نے یہاں کونسی خیانت کی ہے؟ اگر مجھ پر خیانت کا الزام لگانا بھی ہے تو پہلے ان باتوں کے ہونے کا واضح انداز میں اقرار کر دیں پھر اگلے مرحلے میں جب میں آپ کی ادعا کو رد کرنے کے لئے یہ کہوں کہ یہ باتیں صحیح بھی ہیں اور جب دلائل پیش کروں تو پھر آپ مجھ پر خیانت کا الزام لگائیں اور پھر میں ثابت کروں گا اس خیانت میں آپ کے بہت سے علماء بھی میرے ساتھ شریک ہیں۔ خاص توجہ دیں۔

سنی مناظر: چلیں میں خیانت کے الفاظ واپس لیتا ہوں، لیکن سوال پھر وہی پوچھوں گا۔

آپ نے فدک کے واقعے پر تحریر لکھ کر تاثر دیا کہ سیدہ کو فدک نہ دیکر ظلم کیا گیا! جبکہ وہ اہم نکتہ جس کی بنیاد پر ہی فیصلہ ہوا، اسے عوام سے کیوں چھپایا؟

میں دبے لفظوں میں نہیں کھل کر اقرار کر رہا ہوں کہ ناراضگی کے الفاظ ایک راوی کا گمان ہیں، ہم اس گمان پر یقین نہیں رکھتے کیونکہ دوسرے قرائن سے اس کی نفی ثابت ہے۔ کل یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ صحیح روایت کے تین حصے ہوتے ہیں۔ سند، متن اور راوی کا اضافہ۔ ناراضگی والی حدیث میں راوی کا اضافہ ہے جسے ہم قبول نہیں کرتے۔ اس سے زیادہ واضح کیا ہوتا ہے کہ صحیحین میں ناراضگی کے الفاظ راوی ابن شہاب کا گمان ہے، جو قابل قبول نہیں ہے۔ ہماری کتب میں صحیح روایات کے اندر راویوں کے گمان بھی موجود ہیں، جن پر من و عن یقین نہیں کیا جاتا۔

شیعوں کی بنائی ہوئی داستانیں یہ ہیں کہ آپ جیسی تحریریں ہر دور میں لکھی جاتی ہیں جن میں صحیح روایات کی چند عبارات کا سہارہ لیکر عوام کو گمراہ کیا جاتا ہے!

اگر آپ کی تحریر اور اس کے مطالب درست ہیں تو بسم اللہ کریں۔ مجھ سمیت تمام گروپ ممبرز یہی چاہتے ہیں کہ آپ اپنی تحریر کا علمی انداز سے دفاع کریں۔ اس کا واحد راستہ یہ ہے کہ میرے ان تمام سوالات کے جواب دیں۔ اب تک کی گفتگو میں مندرجہ ذیل نکات کی وضاحت آپ سے مطلوب ہے۔ ہمارے درمیان طئے شدہ شرائط میں شرط نمبر 5 کو پڑھ لیجئے گا، اس کے مطابق ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنی باتوں کے جوابات دینے کے پابند ہیں۔

سیدہ فاطمہ کے مطالبہ فدک کا تعین کریں کیونکہ آپ کا مدعا براہ راست صحیحین کی روشنی میں ہے۔

1۔ کیا اہل سنت کے ہاں سیدہ کی طرف سے مطالبہ فدک بطور میراث نبوی کو اہل تشیع بھی تسلیم کرتے ہیں؟

2۔ اگر اہل تشیع تسلیم نہیں بھی کرتے تو صحیحین میں موجود اتنی واضح حقیقت عوام سے چھپاتے کیوں ہیں؟ آپ نے اپنی تحریر میں اس واقعے کو بیان کرنے میں خیانت کیوں کی ہے؟ سیدہ کا مطالبہ بیان کرنے کے بعد خلفاء کا عذر / مجبوری بیان کیوں نہیں کی گئی؟ کیا یہ براہ راست شان نبوت میں گستاخی نہیں ہے؟

3۔ کسی بھی صحیح روایت کے متن سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کو ثابت کریں۔

<u>(الف) سیدہ فاطمہ کے وہ الفاظ جن سے ناراضگی ثابت ہو رہی ہو۔</u>

<u>(ب) سیدہ فاطمہ کے چہرے یا جسمانی تاثرات سے ناراضگی کا بیان ہونا۔</u>

4۔ راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی بھی طرق سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کا بیان ہونا کسی اور راوی کے گمان سے ثابت کریں۔

5۔ دلیل دیں کہ اہل تشیع کے ہاں صحیح روایت میں راوی کا گمان من و عن قبول کیا جاتا ہے۔

6۔ آپ نے فدک کے واقعے پر تحریر لکھ کر تاثر دیا کہ سیدہ کو فدک نہ دیکر ظلم کیا گیا! جبکہ وہ اہم نکتہ جس کی بنیاد پر ہی فیصلہ ہوا، اسے عوام سے کیوں چھپایا؟

شیعہ مناظر: جناب ممتاز صاحب میری تحریر کی ترجمانی کرنی ہے تو صحیح انداز میں ترجمانی کریں۔ میں نے کہاں پر کہا فدک نہ دے کر ظلم کیا۔ جبکہ میں نے کہا ہے کہ فدک کا مطالبہ کرنا اور امیر المومنین ع کا موقف یہ تھا کہ اس معاملے میں ان پر ظلم ہوا ہے اور یہ لکھا تھا کیا یہ باتیں صحیحین میں ہیں یا نہیں۔ دیکھیں ممتاز صاحب میں اس مرحلے میں یہی تو آپ سے بار بار پوچھ رہا ہوں۔ کیا امیر المومنین ع کا یہ موقف صحیحین میں ہے یا نہیں۔ آپ نے سیدہ کے بارے میں سوال کا تو چلو اقرار کر دیا کہ یہ صحیحین میں موجود ہے لیکن امیر المومنین ع کے موقف کا صحیحین میں ہونے کا ابھی تک اقرار نہیں کیا۔ جب یہ بات کلیئر ہو گئی کہ شیعہ کی یہ باتیں صحیحین میں موجود ہیں اور نہ امام زہری شیعہ تھا نہ امام بخاری اور امام مسلم شیعہ تھے لہذا ان باتوں کو شیعوں کی باتیں کہنا بحث کا غلط طریقہ ہے میں اس مرحلے پر اتنا ہی کہنا چاہتا تھا۔

اب دوسرے مرحلے میں باقاعدہ داخل ہوتے ہیں لیکن ابھی وقت ختم ہو چکا ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو اس بحث کو رات کے لئے رکھیں۔ میں انشاء اللہ تفصیلی جواب دوں گا لیکن مختصر جواب یہ ہے کہ اگر یہ کہیں کہ یہ راوی کا گمان ہے تو یہ امام زہری ہے کوئی عام راوی نہیں، آپ کے سارے علماء نے ان کی توثیق کی ہے لہذا شیعہ اتنا ہی کہہ دیں تو کافی ہے کہ یہ شیعہ نظریہ اور شیعوں کی باتیں صحاح ستہ کے ایک اہم راوی اور اہل

سنت کے ہاں قابل قدر ایک امام کی رائے ہے اور صحیحین کے مصنفین نے بغیر کسی اعتراض کے ان کی روایت کو نقل کیا ہے اور بہت سے شارحین نے ان کی بات کو قبول کیا ہے۔ امام زہری جیسے اہل سنت کے مایہ ناز راوی کہ صحیح بخاری میں ان سے ہزار کے قریب روایات نقل ہیں اور سب نے ان کو ثقہ اور امام کہا ہے۔ اب یہ عظیم راوی اتنا غیر ذمہ دار ہو اور بغیر سچے سمجھے اتنی بڑی بات اس نے نقل کی ہے تو آ گے۔۔

انشاء اللہ باقی باتیں رات کو ہو گی لیکن آپ مجھے اتنا ضرور بتانا کہ جس بندے نے ان باتوں کو اس کا اندراج کہا ہے اس نے کیا سند پیش کی ہے وہ مکمل طور پر پیش کریں کیونکہ کل والی پوسٹ زیادہ واضح نہیں ہے۔

سنی مناظر: اگر آپ نے نہیں کہا کہ فدک نہ دیکر خلفاء نے ظلم کیا!! تو کیا آپ نے سیدنا علی کا جو مؤقف بیان کیا ہے اس سے بھی متفق نہیں ہیں؟

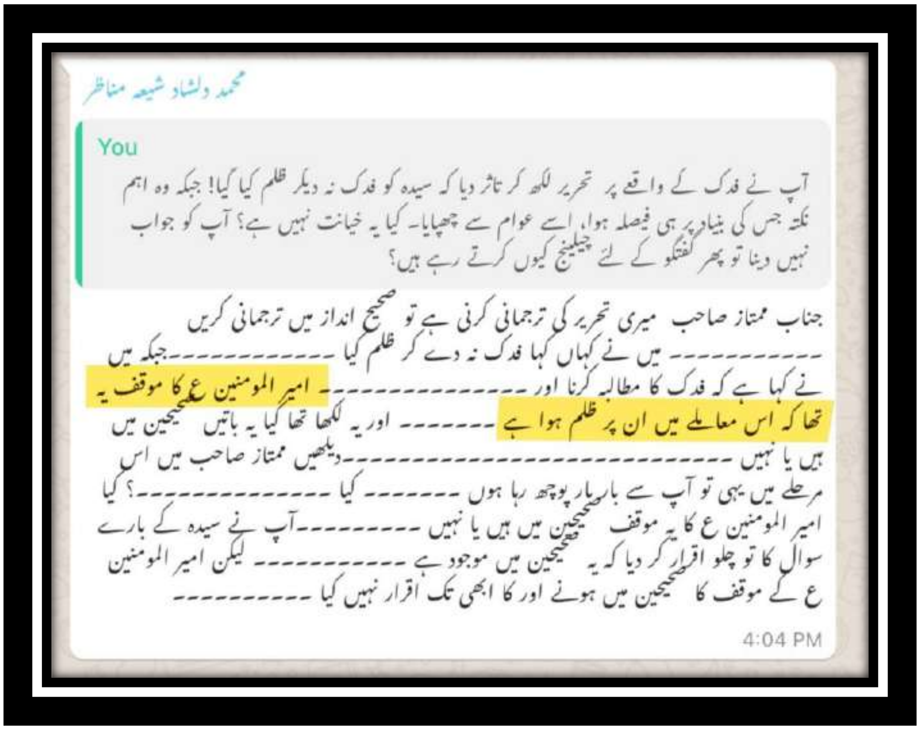

شیعہ مناظر کے اپنی باتوں میں تضاد بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے مختلف افراد جوابات لکھ کر پرسنل میں بھیج رہے ہیں! اس لئے اسے پتہ ہی نہ تھا کہ وہ اپنے جوابات میں کیا کیا باتیں لکھ رہا ہے!

صحیحین میں میراث نبوی ﷺ اور انبیائے کرام کی میراث کی نفی بھی انہی احادیث میں موجود نہیں ہے؟

پہلے سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک، فرمان نبوی ﷺ اور ناراضگی کی اصل حقیقت پر وضاحت طلب نکات کو کلیئر کریں۔ آپ کے پاس کل تک کا ٹائم ہے، تین دن ہر ایک نکتے پر گفتگو ہو گی۔ پرسوں ہم آپ کی تحریر کے اگلے مرحلے پر گفتگو کریں گے۔

اس موقعہ پر در حقیقت یہ بات کلیئر ہو گئی کہ اہل تشیع کے پاس کچھ نہیں ہے! صرف ایک روایت میں موجود ایک راوی کے گمان پر شیعہ کا دین ایمان کھڑا ہے۔ راوی کے جس گمان کو ہم خود تسلیم نہیں کرتے، اس پر شیعہ اپنا ایمان رکھے بیٹھے ہیں! الحمدللہ اس واقعے کے متعلق اور دوسری کئی صحیح روایات سے اس گمان کی نفی ثابت ہے۔ اہل علم لکیر کے فقیر نہیں ہوتے۔ اگلے مرحلے پر جانے سے ابھی ٹھر جائیں۔ پہلے مرحلے کے متعلق وضاحتوں کے جواب کون دے گا؟ ہم یہاں حقائق کو واضح کرنے کے لئے گفتگو کر رہے ہیں۔ اب تک میری کسی بات کا آپ نے جواب نہیں دیا۔ کیا ہر کسی سے اسی طرح گفتگو کرتے ہیں؟

آپ مدعی ہو۔ آپ پر اپنے مدعا کا دفاع لازم ہے۔ میں آپ کو اس کے بغیر آگے بڑھنے نہیں دوں گا۔

یا پھر تسلیم کریں کہ **شیعہ کہتے کچھ ہیں اور دکھاتے کچھ ہیں، جبکہ حقائق کچھ اور ہوتے ہیں۔**

امام زہری معصوم نہیں تھا۔ قرآن میں تو انبیائے کرام کے اندازے بھی غلط ہونا بیان ہوئے ہیں!

راوی تو پھر بھی غیر معصوم ہیں۔

قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾

کہنے لگے کہ بھائی میری ڈاڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑیئے۔ میں تو اس سے ڈرا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کو ملحوظ نہ رکھا۔ (سورت طٰہٰ 94)

قرآن پاک میں حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے جس میں انہوں نے غصے میں حضرت ہارون علیہ السلام کے سر اور داڑھی کو پکڑ کر جھنجھوڑا تھا۔

شیعہ سے سوال: آپ اس واقعے کو پڑھ کر حضرت موسی علیہ السلام کی حمایت کریں گے یا حضرت ہارون علیہ السلام کی حمایت کریں گے؟؟

آپ کے خیال میں دونوں میں سے کون نعوذباللہ غلطی پر تھا؟؟ رات کو یا کل آپ کو اپنی تحریر کے پہلے مرحلے کا الف علمی انداز سے درست ثابت کرنا ہے۔ میرے وضاحت طلب نکات کے جوابات کل تک دے سکتے ہیں۔ اس کے بعد پرسوں ہم پہلے مرحلے کے ب کو زیر بحث لائیں گے۔ ان شاءاللہ۔

میری باتوں کے جوابات دیئے بغیر گفتگو آگے نہیں بڑھے گی۔ کل تک مزید تحقیق کریں۔ علمی رد لائیں تا کہ گفتگو منطقی انجام تک پہنچے۔ اگر آپ نے جوابات نہ دیئے تو مزید کسی نکتے پر گفتگو کرنا وقت ضایع کرنے کے مترادف ہو گا۔ اللہ حافظ

شیعہ مناظر: جی ضرور۔ جواب تو دینا ہے۔ گفتگو جواب دینے کے لیے ہی تو ہو رہی ہے۔ رات 10 بجے۔ انشاء اللہ۔

شیعہ مناظر کی طرف سے سنی مناظر کے
اعتراضات/اشکالات/سوالات کے جوبات دینے پر آمادگی!
لیکن کیا واقعی شیعہ مناظر نے دلشاد نے جوابات دئے؟
حقیقت جاننے کے لئے آگے پڑھتے رہیں۔

سنی مناظر: السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں حاضر ہوں۔ گفتگو شروع کر سکتے ہیں۔

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ 15 منٹ انتظار کرنا۔ معذرت۔ ممتاز صاحب کچھ لکھنا چاہے تو لکھ دینا۔ ویسے باری تو میری ہے۔

سنی مناظر: آپ نے بار بار یہ کہا ہے کہ سیدہ فاطمہ رض کی ناراضگی آپ کی صحیحین میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے کہ نہیں؟ میں نے الفاظ بدل بدل کر اس نکتے کو کلیئر کیا ہے کہ بالکل صحیحین میں صحیح سند کے ساتھ یہ راوی کا گمان موجود ہے کہ سیدہ فاطمہ رض ناراض ہوئی تھی، لیکن اس گمان کا رد مختلف قرائن سے ہوتا ہے، یہ حقائق نہ صرف کتب اہل السنت بلکہ کتب شیعہ سے بھی موجود ہیں، اس لئے ہمارے نزدیک یہ بات درست نہیں ہے یعنی شیعوں کا شدید ناراضگی والا، وفات تک بات نہ کرنے والا، اور جنازے میں نہ بلانے والا ڈھونگ خود شیعہ کتب سے بھی رد ہو جاتا ہے۔

شیعہ مناظر: بسمہ تعالی۔ محترم ممتاز صاحب آپ کی اور میری گفتگو پر ایک کلی تبصرہ۔ ہم نے طئے یہ کیا تھا بحث تین مرحلوں میں ہو گی۔ میں مدعی اور آپ مدعی علیہ ہوں گے۔ پہلے مرحلے میں میرا مدعا یہ تھا کہ

جناب فاطمہ ع کی طرف سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا اور خلفاء کی طرف سے رد کرنے کی وجہ سے ان کا ناراض ہونا اور امیر المومنین ع کے موقف یعنی جناب فاطمہ ع کو حق بجانب سمجھا اور خلفاء کے استدلال کو جھٹلانا، یہ ساری باتیں آپ کی ہی صحیحین میں ہے۔ آپ نے جناب فاطمہ ع سے متعلق یہ کہا یہ باتیں تو صحیحین میں ہیں لیکن وہ راوی کا گمان ہے روایت کا حصہ نہیں ہے لیکن اسی مدعا کے دوسرے حصے کے بارے (امیر المومنین ع کے موقف) کے بارے آپ اب بھی خاموش ہیں۔ میں نے اس مرحلے میں اپنے مدعا کی دلیل پیش کی ہے اور آپ ان باتوں کا صحیحین میں موجود ہونے کو مان چکے ہیں۔ آپ نے اس سلسلے میں جو گفتگو کی،

آپ کی سابقہ گفتگو میں پہلے مرحلہ بحث سے متعلق یہی ایک ہی جملہ تھا **(یہ راوی کا گمان ہے)**

باقی باتیں کیونکہ اس مرحلے سے متعلق نہیں لہذا میں نے جواب نہیں دیا۔ اب آپ کا یہ کہنا کہ میں نے پہلے مرحلے میں آپ کے سوالوں کا جواب نہیں دیا یہ صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ آپ نے بہت جذباتی باتیں لکھیں لیکن میری نظر میں ان میں سے کوئی بھی میرے سوال اور بحث کے پہلے مرحلے سے متعلق نہیں کیونکہ آپ نے کئی دفعہ اپنی تحریر کو دوبارہ شیئر کیا ہے میں بھی مدعا کی اسناد کو دوبارہ خاص کر نئے دوستوں کے لیے شیئر کر رہا ہوں اور پھر آپ کی باتوں میں سے جو دوسرے مرحلے سے متعلق ہیں ان کا جواب دوں گا۔ انشاءاللہ

3093 - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ » . فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - سِتَّةَ أَشْهُرٍ . قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - يَعْمَلُ بِهِ إِلاَّ عَمِلْتُ بِهِ ، فَإِنِّى أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ . فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِىٍّ وَعَبَّاسٍ ، فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِى تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِىَ الأَمْرَ . قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ .

أطرافه 3712 ، 4036 ، 4241 ، 6726 - تحفة 10678

صحیح البخاری 57 - فرض الخمس ۔ باب ۱ باب فرض الخمس 3093

فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ۔

سیدہ فاطمہ ناراض ہو گئیں اور وہاں سے چلی گئیں اور آخر عمر تک خلیفہ سے بات تک نہیں کیں۔ یہاں تک کہ نماز (جنازہ) میں بھی شرکت کی اجازت نہیں دی۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنْ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا -----

صحيح البخاري (13/ 135): كتاب المغازى -- بَاب غَزْوَةِ خَيْبَرَ------

صحيح مسلم -- -كتاب الجهاد والسير - باب قول النبي ص (لا نورث ما تركنا فهو صدقة

جناب امیر المومنین علیہ السلام کا سخت موقف۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ع خلیفہ اول اور دوم کی طرف سے حدیث نحن معاشر الانبیاء سے استدلال کرنے اور جناب فاطمہ علیہا السلام کو حق نہ دینے کے مسئلے میں خلفاء کو حق بجانب نہیں سمجھتے تھے۔

فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، تم دونوں نے ابو بکر کو اور پھر مجھے جھوٹا، گنہگار، دھوکہ باز، خائن سمجھنا

قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ» ، فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ، فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، فَوَلِيتُهَا ۔

_ صحيح مسلم -- -كتاب الجهاد والسير - باب 15 - بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفئ-- --- (5 باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء ۔

مسند أبي عوانة (4/ 244): كتاب الايمان ---18 باب الأخبار الدالة على الإباحة أ

2 - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا ،----------

5358 - ح-----------------فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِىُّ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ - وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِىٍّ وَعَبَّاسٍ - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِىُّ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَأَبِى بَكْرٍ ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَأَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ جِئْتُمَانِى وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ ، ------- . أطرافه 2904 ، 3094 ، 4033 ، 4885 ، 5357 ، 6728 ، 7305 تحفة 5135 ،

صحيح البخارى : كتاب النفقات ـ3 - باب حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ ، وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ . (3) 5358 --كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ --- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي العِلْمِ، وَالغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالبِدَعِ7305

مسند أحمد (4/ 213): وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ -- حَدِيثُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بخاری کی روایت میں قابل توجہ نکتہ: امام بخاری نے فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، کی تعبیر کو مناسب نہیں سمجھ کر اس کی جگہ پر کذا کذا لایا ہے ایک تو یہ امام بخاری یا راوی کی خیانت علمی ہے لیکن پھر بھی بعد کے جملے سے

واضح ہے کہ یہاں بھی وہی مسلم والے الفاظ ہی مراد ہیں کیونکہ کذا کذا کے بعد خلیفہ دوم، خلیفہ اول کی صداقت کی گواہی دیتا ہے لہذا کاذبا مقابلے میں صداقت کی گواہی دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں بھی وہی الفاظ مراد ہیں۔ مطالبہ جاری رہنا اور رضایت والی کی بطلان پر دلیل ہے۔

الف: خود حضرت فاطمہ علیہا السلام بھی مطالبہ کرتی رہیں۔

وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ آپ ابو بکر سے بار بار مطالبہ کرتی رہیں۔ کانت جب فعل مضارع سے پہلے آئے تو یہ ماضی استمراری پر دلالت کرتا ہے۔

وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ۔

صحيح مسلم ۔ كتاب الجهاد والسير - باب قول النبي صلى الله عليه و سلم (لا نورث

قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ۔۔ صحيح البخاري ۔۔ كتاب خمس --- 1 - باب فرض الخمس 2926

اب یہاں دقت کریں کانت تسال یعنی وہ مطالبہ کرتی رہیں۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے بھی خلیفہ اول اور دوم کے دور میں یہی مطالبہ جاری رکھا اور جناب فاطمہ علیہا السلام کے موقف کی حمایت کی۔

خلیفہ دوم کہتا ہے: علی میرے پاس اپنی بیوی کی ان کے باپ سے میراث کا مطالبہ کرنے آئے۔

، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ ، وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا

صحيح البخارى كتاب النفقات ۔3 - باب حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ ۔۔ مسند أحمد (4/ 213): وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ حَدِيثُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، ----ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، ---

صحيح مسلم -- - كتاب الجهاد والسير - باب 15 - بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ--

السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفئ-- --- (5 باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء --

وجاءني هذا - يعني عليا - يسألني ميراث امرأته -- صحيح ابن حبان (14/ 575):

هذا - يعني عليا - يسألني ميراث امرأته من أبيها - مصنف عبد الرزاق (5/ 471):

ثُمَّ جِئْتُمَانِي، جَاءَنِي هَذَا , يَعْنِي الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , يَسْأَلُنِي مِيرَاثَهُ مِنِ ابْنِ أَخِيهِ، وَجَاءَنِي هَذَا , يُرِيدُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , يَسْأَلُنِي مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا،-------- --- السنن الكبرى للبيهقي (6/ 487):

لہذا مندرجہ بالا اسناد سے صاف ظاہر ہے کہ جو شیعہ کہتے ہیں وہ آپ کی صحیحین میں موجود ہیں۔

465 خمس کے فرض ہونے کا بیان

رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ)) [أطرافه في: ٣٧١١، ٤٠٣٥، ٤٢٤٠، ٦٧٢٥].

میراث کا حصہ دلایا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو فے کی صورت میں دیا تھا۔ (جیسے فدک وغیرہ)

٣٠٩٣- ((فَقَالَ لَهَا أَبُوبَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)). فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَت، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَابَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ، وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُوبَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ:

(٣٠٩٣) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضرتؐ نے (اپنی حیات میں) فرمایا تھا کہ ہمارا (گروہ انبیاء علیہم السلام کا) ورثہ تقسیم نہیں ہوتا' ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔ فاطمہؓ یہ سن کر غصہ ہو گئیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ترک ملاقات کی اور وفات تک ان سے نہ ملیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ فاطمہؓ نے آنحضرت ﷺ کے خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقے کی وراثت کا مطالبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کو اس سے انکار تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں

اب آپ کا بنیادی اعتراض: سیدہ فاطمہ کی ناراضگی راوی کا گمان ہے۔ کسی اور راوی نے اس کو بیان نہیں کیا ہے۔

پہلا جواب: راوی اہل سنت کے امام اور سب کے نزدیک ثقہ، خاص کر صحاح ستہ کے مصنفین کے نزدیک قابل اعتماد اور صحیحین کے کثیر الروایات راوی ہے۔ ہزار کے نزدیک اس سے روایات بخاری میں ہیں۔

اب ہم یہ کہیں گے کہ کم از کم یہ تو کلیئر ہے کہ جو شیعہ کہتے ہیں وہ اہل سنت کے ہی امام اور ایک اہم راوی کا نظریہ ہے اور صحیحین میں بغیر کسی اعتراض کے اس کی روایت نقل ہے۔

سنی مناظر کا اشکال پڑھیں اور پھر شیعہ مناظر کا جواب پڑھیں۔دونوں میں کوئی ربط ہی نہیں ہے۔ راوی ابن شہاب کی توثیق پر کوئی اشکال ہوتا تو یہ جواب ٹھیک ہوتا! لیکن سوال تو سیدہ کی ناراضگی کو کسی اور طرق/راوی سے ثابت کرنے پر تھا!

خاص کر جو اوپر اسکین والی روایت ہے اس میں صاف ظاہر ہے کہ یہ راوی کی بات نہیں ہے بلکہ جناب عائشہ کا قول ہے جیسا کہ اہل سنت کے بہت سے شارحین نے اس کو روایت کا حصہ قرار دے کر ناراضگی کی بات کو مانا ہے، جیسے ابن حجر، ابن بطال وغیرہ اور اہل سنت کے ہی کافی علماء نے اس معاملے میں جناب فاطمہ ع کو خطاکار کہاہے جیسے ابن تیمیہ، ابن عثیمین۔اس کے علاوہ جس نے اندراج کا دعوٰی کیاہے وہ اس کا اپنا گمان ہے۔کچھ اور لکھنا تھا، فلحال یہی کافی۔

سنی مناظر: میں پہلے ہی عرض کرچکاہوں بلکہ ہمارے درمیان یہ طئے شدہ بات ہے کہ آپ کی تحریر کے ہر ایک نکتہ پر ترتیب سے گفتگو ہوگی اور ہر نکتہ کلیئر کرتے ہوئے آگے بڑھا جائے گا۔اس وقت آپ کی تحریر کے پہلے مرحلے کا الف زیر بحث ہے۔سیدنا علی کے متعلق گفتگو آپ کی تحریر کے ب میں ہے۔

محمد دلشاد شیعہ مناظر

حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں
ہمارا مدعا اور چلینج :

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے ۔
بحث کا پہلا مرحلہ:
الف : حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں ۔
ب : یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث "نحن معاشر الانبیاء۔۔۔" سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ ان کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے ۔
ج : لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔
د : یہ وہ حقیقت ہے جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں خاص کر صحیحین میں موجود ہے اور اگر کوئی ان حقائق کا انکار کرتا ہے تو ہم ان سب باتوں کو صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت کرتے ہیں ۔
نوٹ : شیعہ اور اھل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے ، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے ۔ یہ سب باتیں خاص کر اھل سنت کی سب سے معتبر صحیحین میں موجود ہیں ۔
دوسرا مرحلہ بحث :
بحث کا دوسرا مرحلہ ،مذکورہ مطالبے میں ان حضرات کا حق بجانب ہونے یا نہ ہونے کی بحث ہے۔

آج آپ نے میرے وضاحت طلب نکات کے جوابات دیکر اپنی تحریر کے **الف** کا دفاع کرنا تھا، مجھے لگتا ہے آپ لاجواب ہو چکے ہیں، اس لئے پرسوں کا موضوع آج ہی زیر بحث لانے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن میں کل تک آپ کو مزید وقت دیتا ہوں تاکہ گروپ ممبر زیہ جان سکیں کہ شیعہ جو کہتے ہیں اس میں کتنا سچ ہوتا ہے!

اس وقت میں الزامی جواب دیکر ثابت کر رہا ہوں کہ جب سیدہ فاطمہ نے فدک کا مطالبہ کیا تو اس کا فیصلہ حضرت ابو بکر صدیق نے نہیں کیا تھا بلکہ خود نبی کریم ﷺ پہلے ہی فیصلہ کر چکے تھے کہ انبیائے کرام کی مالی وراثت نہیں ہوتی۔ اس معاملے میں حضرت ابو بکر صدیق کا کردار صرف اتنا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کا فیصلہ نہایت عاجزی کے ساتھ سیدہ فاطمہ کی خدمت میں پیش کر دیا، جسے سن کر سیدہ خاموش ہو گئیں۔ اہل علم کے نزدیک خاموشی رضامندی ہوتی ہے جبتک قرائن اس کے خلاف نہ ہوں۔

نبی کریم ﷺ کا یہ فیصلہ متفق علیہ بین الفریقین ہے یعنی دونوں مسالک اہل سنت و اہل تشیع کی اوّل درجے کی کتب میں صحیح روایات سے ثابت شدہ حقیقت ہے۔

اس کے علاوہ میں حجت تمام کرتے ہوئے یہ بھی ثابت کروں گا کہ اہل تشیع کے ہاں عورت کو غیر منقولہ جائیداد بطور وراثت ملتی ہی نہیں ہے۔

(باب ثواب العالم والمتعلم)

1 - محمد بن الحسن وعلي بن محمد، عن سهل بن زياد، ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعا، عن جعفر بن محمد الأشعري، عن عبد الله بن ميمون القداح، وعلي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن القداح، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا إلى الجنة وإن الملائكة لتضع أجنحتها لطالب العلم رضا به وإنه يستغفر لطالب العلم من في السماء ومن في الأرض حتى الحوت في البحر، وفضل العالم على العابد كفضل القمر على سائر النجوم ليلة البدر، وإن العلماء ورثة الأنبياء إن الأنبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ولكن ورثوا العلم فمن أخذ منه أخذ بحظ وافر.

(اصول کافی جلد 1 ص 18,19)

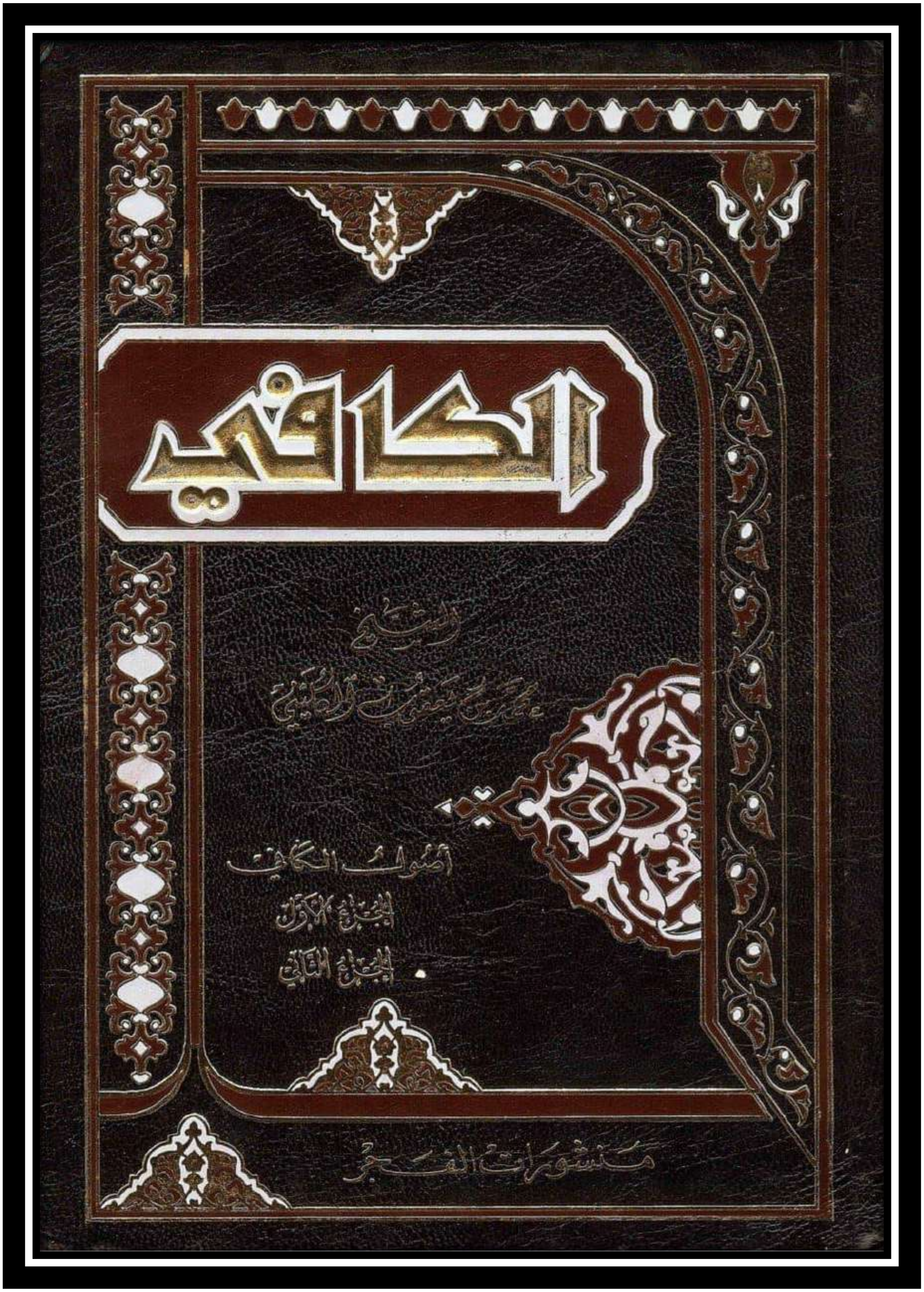
الكافي
الشيخ
محمد بن يعقوب الكليني
أصول الكافي
الجزء الأول
الجزء الثاني
منشورات الفجر

٤ - باب ثَوابِ العَالِمِ والمُتَعَلِّم

١ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ ومُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ،

جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ؛ وعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَطْلُبُ فِيهِ عِلْماً سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقاً إِلَى الْجَنَّةِ وإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِهِ، وإِنَّهُ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمَاءِ ومَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، وفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً ولَا دِرْهَماً ولَكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ».

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الَّذِي يُعَلِّمُ الْعِلْمَ مِنْكُمْ لَهُ أَجْرٌ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَعَلِّمِ ولَهُ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ، وعَلِّمُوهُ إِخْوَانَكُمْ كَمَا عَلَّمَكُمُوهُ الْعُلَمَاءُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ عَلَّمَ خَيْراً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ عَلَّمَهُ غَيْرَهُ يَجْرِي ذَلِكَ لَهُ؟ قَالَ: إِنْ عَلَّمَهُ النَّاسَ كُلَّهُمْ جَرَى لَهُ، قُلْتُ: فَإِنْ مَاتَ؟ قَالَ: وإِنْ مَاتَ.

٤ - وبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَلَّمَ بَابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ ولَا يُنْقَصُ أُولَئِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً. ومَنْ عَلَّمَ بَابَ ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهِ ولَا يُنْقَصُ أُولَئِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئاً.

٥ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوهُ ولَوْ بِسَفْكِ الْمُهَجِ وخَوْضِ اللُّجَجِ. إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وتَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَانِيَالَ أَنَّ أَمْقَتَ عَبِيدِي إِلَيَّ الْجَاهِلُ الْمُسْتَخِفُّ بِحَقِّ أَهْلِ الْعِلْمِ، التَّارِكُ لِلِاقْتِدَاءِ بِهِمْ، وأَنَّ أَحَبَّ عَبِيدِي إِلَيَّ التَّقِيُّ الطَّالِبُ لِلثَّوَابِ الْجَزِيلِ، اللَّازِمُ لِلْعُلَمَاءِ، التَّابِعُ لِلْحُلَمَاءِ، الْقَابِلُ عَنِ الْحُكَمَاءِ.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وعَمِلَ بِهِ وعَلَّمَ للهِ، دُعِيَ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ عَظِيماً فَقِيلَ: تَعَلَّمَ للهِ وعَمِلَ للهِ وعَلَّمَ لِلَّهِ.

اس روایت کی دو اسناد ہیں۔ دوسری سند کی توثیق علامہ باقر مجلسی نے کی ہے۔

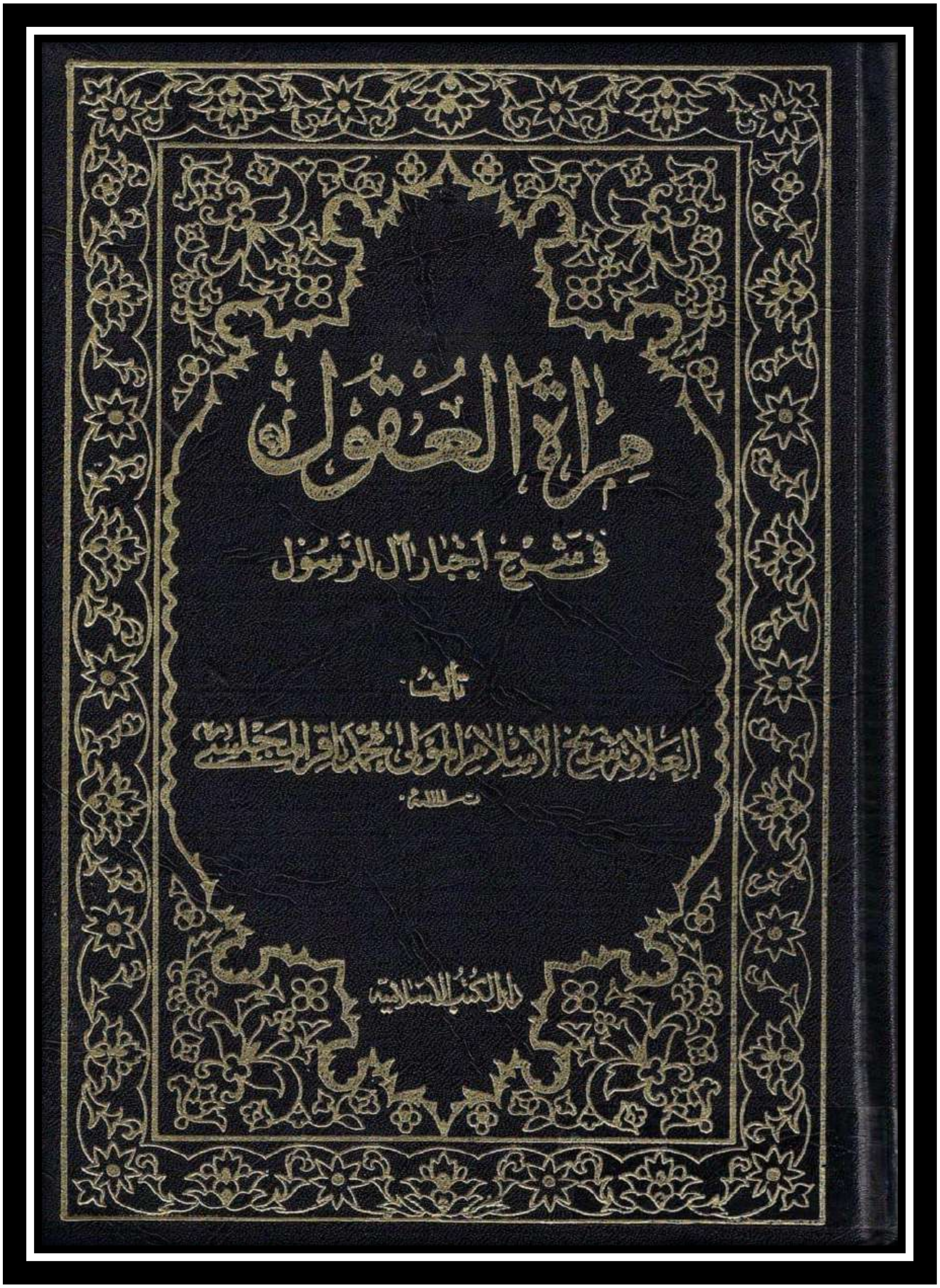

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي حمزة الثماليّ قال : قال لي أبوعبدالله عليه السلام : اغدُ عالماً أومتعلّماً أوأحبّ أهل العلم ، ولاتكن رابعاً فتهلك ببغضهم .

٤ ـ عليّ بن ابراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن جميل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول يغدوا النّاس على ثلاثة أصناف : عالم ومتعلّم وغثاء .

باب ثواب العالم و المتعلم

١ ـ محمّد بن الحسن وعليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ؛

الحديث الثالث مجهول .

قوله عليه السلام اغد عالماً . . . أى كن في كل غداة إمّا عالماً أوطالباً للعلم وإن لم تكن كذلك فأحبّ العلماء فانّ حبّك لهم سيدعوك إلى التعلّم منهم ، ولاتبغضهم فانّ بغض العلماء سبب للهلاك في نفسه ، وايضاً يصير سبباً لترك السؤال عنهم والتعلّم منهم ، وبذلك تستقرّ في الجهالة ، وتكون من الهالكين ، وقوله : فتهلك ببغضهم إضافة إلى المفعول ، ويحتمل الاضافة إلى الفاعل أى من لم يحبّ العلم وأهله يبغضهم العلماء وهوسبب لهلاكك ، وقيل : يحتمل أن يكون المراد بالمتعلّم من يكون التعلّم كالصنعة له ، و من لم يكن عالماً من الله ولامتّخذاالتعلّم صنعة له وأحبّ أهل العلم يأخذ منهم ، ويدخل في المتعلّم بالمعنى الأعمّ ولايخفى بعده .

الحديث الرابع صحيح على الأظهر .

والمراد بالمتعلم هناماهو أعمّ ممّا ذكر في الخبر السابق كمالايخفى .

باب ثواب العالم و المتعلم

الحديث الاول له سندان : الأول مجهول ، والثاني حسن اوموثق لايقصران عن الصحيح .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام مقدر مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

الشافی جلد اوّل — ۷۵ — کتاب العقل والجہل

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَغْدُو النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ عَالِمٍ وَ مُتَعَلِّمٍ وَ غُثَاءٍ، فَنَحْنُ الْعُلَمَاءُ وَ شِيعَتُنَا الْمُتَعَلِّمُونَ، وَ سَائِرُ النَّاسِ غُثَاءٌ.

۴۔ جمیل سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ عالم، متعلم اور بیہودہ کار۔ پس ہم علم ہیں، ہمارے شیعہ متعلم اور باقی لوگ بیہودہ کار۔

بَابُ ثَوَابِ الْعَالِمِ وَ الْمُتَعَلِّمِ

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ؛ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَطْلُبُ فِيهِ عِلْماً سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقاً إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِهِ وَ إِنَّهُ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَ لَا دِرْهَماً وَ لَكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

باب پنجم (۵)
ثواب عالم و متعلم

۱۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرتا ہے اللہ اس کو جنت کی طرف لے جاتا ہے اور ملائکہ اپنے پر دل کو طالب علم کے لئے بچھاتے ہیں کیونکہ وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور آسمان اور زمین کے رہنے والے حتیٰ کہ دریا

الشافی جلد اوّل — ۷۶ — کتاب العقل والجہل

کی مچھلیاں طالب علم کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

اور فرمایا کہ عالم دین کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں چھوڑتے اپنی امت کے لئے درہم و دینار، بلکہ چھوڑتے ہیں علم دین کو۔ پس جس نے اس کو حاصل کیا، اس نے بڑا نصیب پایا۔

توضیح۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نظام سرمایہ داری قائم کرنے دنیا میں نہیں آتے بلکہ علم دین کی تعلیم کے لئے دنیا میں آتے ہیں جو مال حضرت ان کے اور ان کی اولاد کے بسر اوقات کے لئے مخصوص کیا ہوتا ہے وہ انبیاء کے بعد ان کی اولاد کو ورثہ میں پہنچتا ہے تاکہ وہ ذلت کی زندگی بسر نہ کریں اور دوسروں کے محتاج بن کر اپنی خودداری اور اپنے روحانی اقتدار کو نہ کھو بیٹھیں ہمارے رسول نے جو ترکہ چھوڑا وہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تھا اگر حدیث لا نورث و ما ترکناہ صدقۃ کو صحیح تسلیم کیا جائے تو رسول نے اپنے باپ کے ترکہ سے ان کی کنیز ام ایمن کو کیسے ورثہ میں پایا اور رسول کے ورثہ میں ازواج نے مکانات کیسے حاصل کئے۔

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الَّذِي يُعَلِّمُ الْعِلْمَ مِنْكُمْ لَهُ أَجْرٌ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَعَلِّمِ وَ لَهُ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ وَ عَلِّمُوهُ إِخْوَانَكُمْ كَمَا عَلَّمَكُمُوهُ الْعُلَمَاءُ.

۲۔ ترجمہ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک وہ جو تعلیم دیتے ہیں علم کی تم میں سے ان کا اجر ویسا ہی ہے جیسا طالب علم کا ہے اور اس کے لئے فضل زیادتی ہے پس جنھوں نے علم حاصل کیا صاحبان علم سے اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دی جیسا کہ تم کو علماء نے تعلیم دی ہے۔

٣۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ عَلَّمَ خَيْراً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ عَلَّمَهُ غَيْرَهُ يَجْرِي ذَلِكَ لَهُ؟ قَالَ: إِنْ عَلَّمَهُ النَّاسَ كُلَّهُمْ جَرَى لَهُ، قُلْتُ: فَإِنْ مَاتَ؟ قَالَ: وَ إِنْ مَاتَ.

اب میں دوسری دلیل بھی پیش کرتا ہوں کہ اہل تشیع کے ہاں عورت کو غیر منقولہ ملکیت بطور وراثت نہیں ملتی۔ غیر منقولہ سے مراد ایسی ملکیت جو منتقل نہ کی جاسکے یعنی زمین، باغ، گھر وغیرہ۔

کلینی نے اصول کافی جو اہل تشیع کی اصول اربعہ کی اول درجہ کی کتاب ہے اس میں باقائدہ ایک مستقل باب لکھ کر کے کئی روایات شامل کی ہیں۔

2 - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، وحميد ابن زياد، عن ابن سماعة جميعا، عن ابن محبوب، عن علي بن رئاب، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام أن المرأة لا ترث مما ترك زوجها من القرى والدور والسلاح والدواب شيئا وترث من المال والفرش والثياب ومتاع البيت مما ترك ويقوم النقض والأبواب والجذوع والقصب فتعطى حقها منه

(اصول کافی کتاب المواریث ص 83)

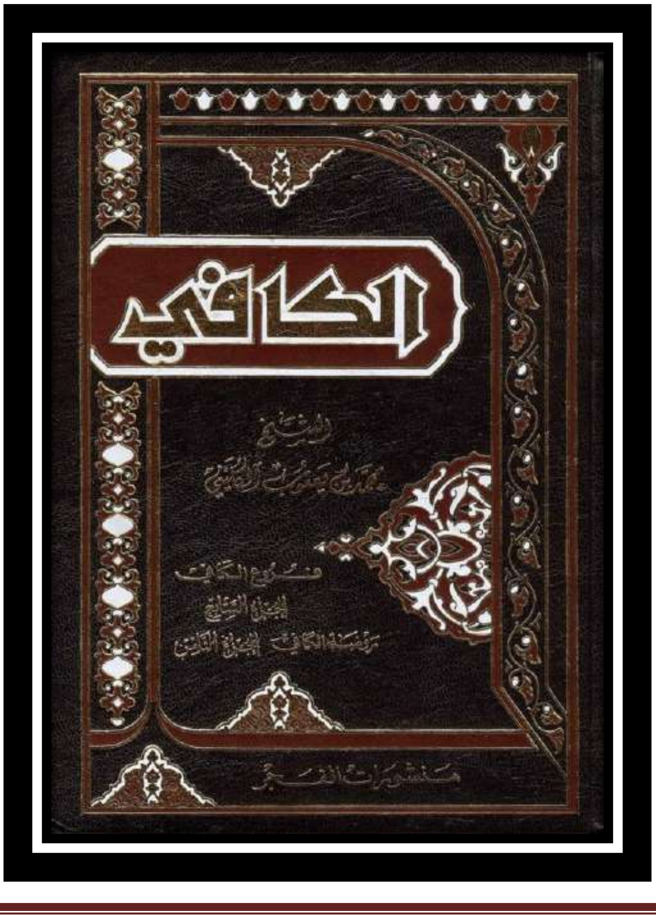

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجُهَا مِنَ الْقُرَى وَالدُّورِ وَالسِّلَاحِ وَالدَّوَابِّ شَيْئاً وَتَرِثُ مِنَ الْمَالِ وَالْفُرُشِ وَالثِّيَابِ وَمَتَاعِ الْبَيْتِ مِمَّا تَرَكَ وَيُقَوَّمُ النَّقْضُ وَالْأَبْوَابُ وَالْجُذُوعُ وَالْقَصَبُ فَتُعْطَى حَقَّهَا مِنْهُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَبُكَيْرٍ؛ وَفُضَيْلٍ؛ وَبُرَيْدٍ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام مِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِنْ تَرِكَةِ زَوْجِهَا مِنْ تُرْبَةِ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ إِلَّا أَنْ يُقَوَّمَ الطُّوبُ وَالْخَشَبُ قِيمَةً فَتُعْطَى رُبُعَهَا أَوْ ثُمُنَهَا إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مِنْ قِيمَةِ الطُّوبِ وَالْجُذُوعِ وَالْخَشَبِ.

٤ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الْأَرْضِ شَيْئاً.

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنَ الطُّوبِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الرِّبَاعِ شَيْئاً قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ شَيْئاً؟ فَقَالَ لِي: لَيْسَ لَهَا مِنْهُمْ نَسَبٌ تَرِثُ بِهِ وَإِنَّمَا هِيَ دَخِيلٌ عَلَيْهِمْ فَتَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ دَاخِلٌ بِسَبَبِهَا.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ [أ] وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الدُّورِ شَيْئاً وَلَكِنْ يُقَوَّمُ الْبِنَاءُ وَالطُّوبُ وَتُعْطَى ثُمُنَهَا أَوْ رُبُعَهَا، قَالَ: وَإِنَّمَا ذَاكَ لِئَلَّا يَتَزَوَّجْنَ النِّسَاءُ فَيُفْسِدْنَ عَلَى أَهْلِ الْمَوَارِيثِ مَوَارِيثَهُمْ.

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ لِلْمَرْأَةِ قِيمَةُ الْخَشَبِ وَالطُّوبِ كَيْلَا يَتَزَوَّجْنَ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَوَارِيثِ مَنْ يُفْسِدُ مَوَارِيثَهُمْ.

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ يَزِيدَ الصَّائِغِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ النِّسَاءِ هَلْ يَرِثْنَ الْأَرْضَ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ يَرِثْنَ قِيمَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَرْضَوْنَ بِذَا، فَقَالَ: إِذَا وُلِّينَا فَلَمْ يَرْضَوْا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّوْطِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَقِيمُوا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّيْفِ.

ان تمام روایات کی توثیق

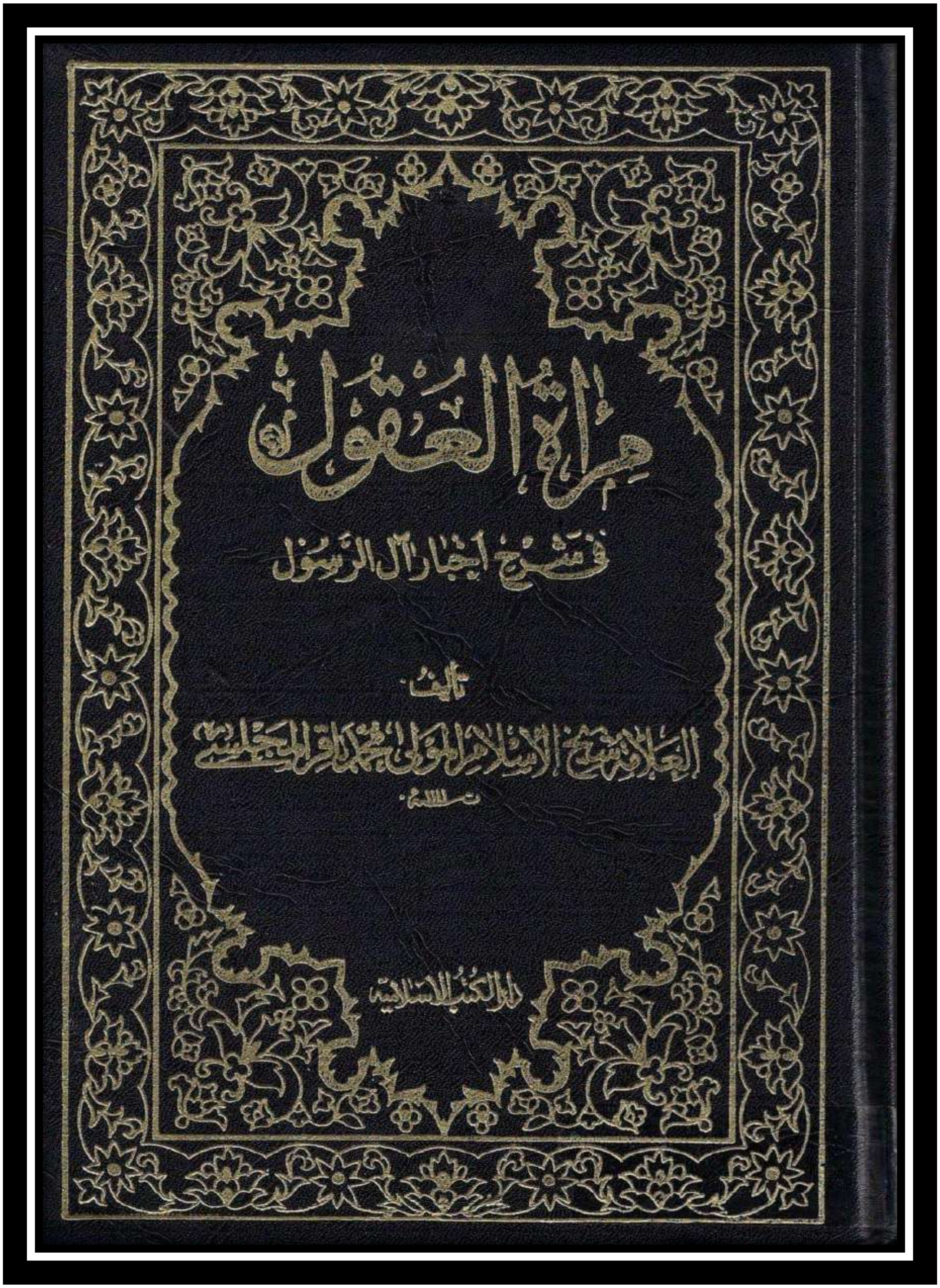

شيئاً .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ و حميد ابن زياد ، عن ابن سماعة جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّ المرأة لاترث ممّا ترك زوجها من القرى والدور والسلاح والدواب شيئاً

في النهاية، وأتباعه كالقاضي وابن حمزة وقبلهم أبو الصلاح والعلّامة في المختلف والشهيد في اللّمعة. وثانيها: حرمانها من جميع ذلك مع إضافة الشجر إلى الآلات في الحرمان من عينه دون قيمته ، و بهذا صرّح العلامة في القواعد والشّهيد في الدّروس ، وأكثر المتأخرين وادّعوا أنّه المشهور .

وثالثها: حرمانها من الرباع ، وهي الدور والمساكن دون البساتين والضياع وتعطى قيمة الآلات والأبنية من الدور والمساكن، وهو قول المفيد وابن ادريس، وجماعة.

و رابعها: حرمانها من عين الرّباع خاصة لامن قيمته ، و هو قول المرتضى واستحسنه في المختلف ، و ابن الجنيد منع من ذلك كلّه ، و حكم بإرثها من كلّ شيء كغيرها من الوراث، وأمّا من يحرم من الزوجات فاختلف فيه أيضاً، والمشهور خصوصاً بين المتأخرين إختصاص الحرمان بغير ذات الولد من الزوج، وذهب جماعة منهم المفيد والمرتضى والشيخ في الاستبصار وأبو الصلاح و ابن إدريس بل ادّعى ابن إدريس عليه الإجماع-إلى أنّ هذا المنع عامّ في كلّ زوجة عملاً بإطلاق الأخبار أو عمومها .

الحديث الثاني : صحيح .

قوله : « والسّلاح والدواب » قال في المسالك : ما اشتمل عليه هذا الخبر من الدّواب والسلاح منفي بالإجماع ، و حمله بعضهم على ما يحبى به الولد من السّلاح كالسيف ، فإنّها لاترث منه شيئاً ، وعلى ما أوصى به من الدّواب أو وقفه ، أو عمل به ما يمنع من الارث ، و لا يخفى كونه خلاف الظاهر ، إلّا أنّ فيه جمعاً بين الأخبار وهو خير من إطراحه رأساً .

وترث من المال والفرش والثياب ومتاع البيت ممّا ترك ويقوّم النقض والابواب والجذوع والقصب فتعطى حقّها منه

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن زرارة ؛ وبكير ؛ وفضيل ؛ وبريد ؛ ومحمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام منهم من رواه عن أبي عبدالله عليه السلام ومنهم من رواه عن أحدهما عليهما السلام أنّ المرأة لاترث من تركة زوجها من تربة دار أو أرض إلّا أن يقوّم الطوب والخشب قيمة فتعطى ربعها أو ثمنها إن كان لها ولد من قيمة الطوب والجذوع والخشب .

٤ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ؛ ومحمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لاترث النساء من عقار الأرض شيئاً .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : ترث المرأة من الطوب ولاترث من الرباع شيئاً قال : قلت : كيف ترث من الفرع ولاترث من الأصل شيئاً ؟ فقال لي : ليس لها منهم نسب ترث به وإنّما هي دخيل عليهم فترث من الفرع ولاترث من الأصل ولا يدخل عليهم داخل بسببها .

٦ ـ عليّ بن ابراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن زرارة ؛

وقال في مصباح اللّغة: النقض: مثل قتل وحمل: ما تساقط فعل بمعنى مفعول، واقتصر الأزهري على الضمّ قال: النقض: اسم لبناء المنقوض إذا هدم، وبعضهم يقتصر على الكسر ويمنع الضم والجمع نقوض .

الحديث الثالث : حسن .

والطوب بالضم الأجر بلغة أهل مصر ذكره الجوهري .

الحديث الرابع : حسن .

الحديث الخامس : ضعيف على المشهور .

الحديث السادس : حسن .

[أ]ومحمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاترث النساء من عقار الدور شيئاً ولكن يقوّم البناء والطوب و تعطى ثمنها أوربعها،قال : و إنّما ذاك لئلاّ يتزوّجن النساء فيفسدن على أهل المواريث مواريثهم .

٧ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّما جعل للمرأة قيمة الخشب والطوب كيلا يتزوّجن فيدخل عليهم يعني أهل المواريث من يفسد مواريثهم

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن يحيى الحلبيّ ، عن شعيب، عن يزيد الصائغ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن النساء هل يرثن الأرض ؟ فقال : لا ولكن يرثن قيمة البناء ، قال : قلت فإنّ الناس لا يرضون بذا ، فقال: إذا ولينا فلم يرضوا ضربناهم بالسوط فإن لم يستقيموا ضربناهم بالسيف .

٩ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن عمّه جعفر بن سماعة ، عن مثنّى

الحديث السابع : ضعيف على المشهور .

ولايخفى أن ظواهر الأخبار والتعليلات الواردة فيها شاملة لذات الولد أيضاً وظاهر الكليني أنّه أيضاً قال بعمومها ، والصدوق في الفقيه خصّها بغير ذات الولد ، لموقوفة ابن أذينة، وتبعه جماعة من الأصحاب، ويمكن حمل تلك الرواية على الاستحباب وإنّما دعاهم إلى العمل بها كونها أوفق بعموم الآية، قال الصدوق بعد ايراد رواية تدلّ على حرمانها مطلقا : هذا إذا كان لها منه ولد ، فاذا لم يكن لها منه ولد فلا ترث من الأصول إلاّ قيمتها ، تصديق ذلك ما رواه محمّد بن أبي عمير عن ابن اذينة في النساء ، إذاكان لهنّ ولد أعطين من الرباع .

الحديث الثامن : ضعيف .

الحديث التاسع : ضعيف .

إذ الظاهر من هذا السند مغايرة جعفر بن سماعة لجعفر بن محمّد بن سماعة إذ في أكثر النسخ عن عمّه جعفر بن سماعة واقفي غير موثق ، و ظنّ أكثر المحققين .

شیعہ کی اصول اربعہ میں شامل کتاب **من لایحضرہ الفقیہ** میں شیخ صدوق نے بھی اسی قسم کی روایت شامل کی ہے۔

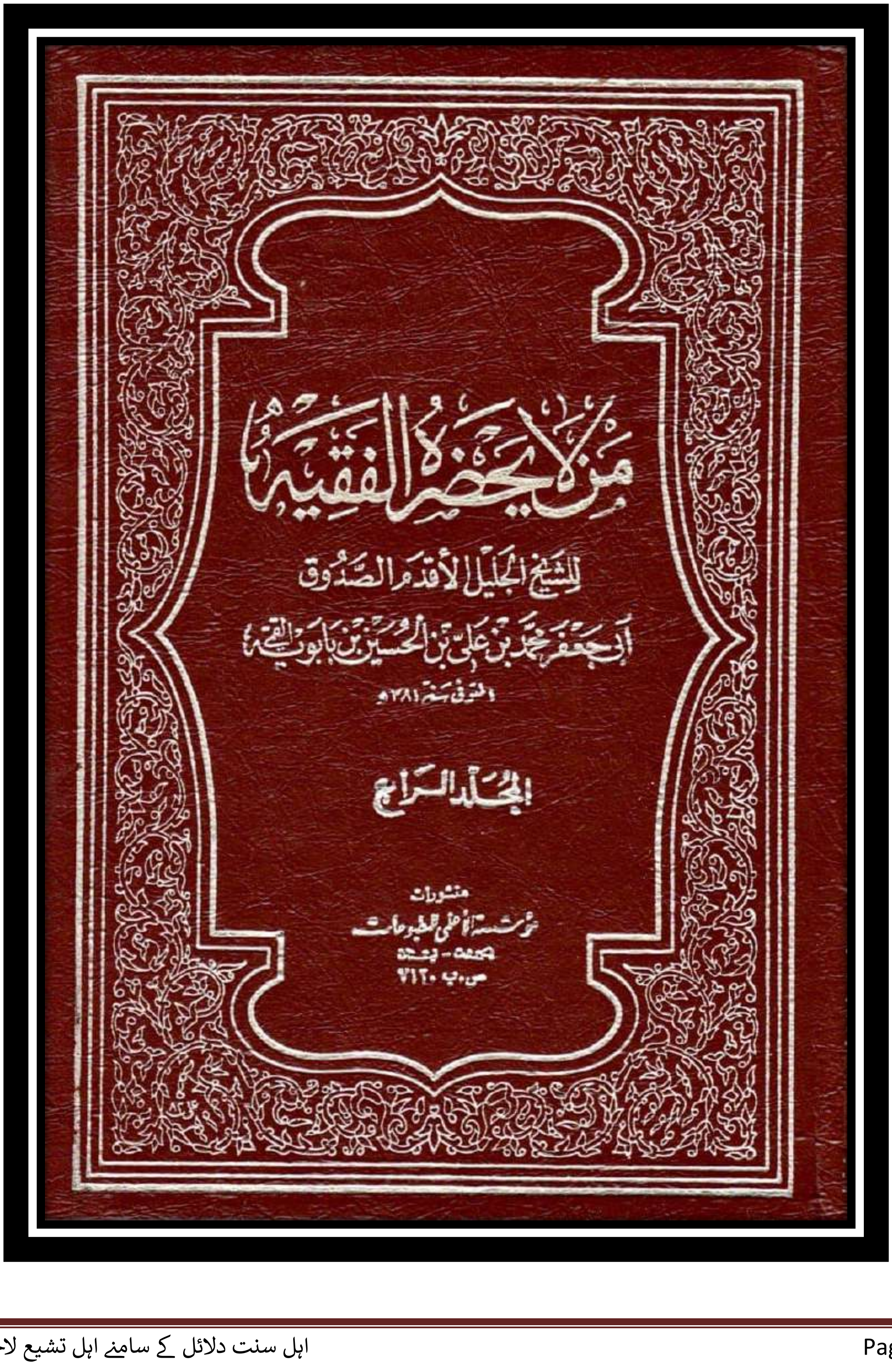

وكسوته لأكبر ولده ، فإن كان الأكبر ابنة فللأكبر من الذُّكور » .

٥٧٤٧ ـ وروى حمّاد بن عيسى ، عن شعيب بن يعقوب ، عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال : « الميّت إذا مات فإنَّ لابنه الأكبر السيف والرَّجل والثياب ـ ثياب جلده ـ » .

٥٧٤٨ ـ وروى عليُّ بن الحكم ، عن أبان الأحمر ، عن ميسّر عن أبي عبد الله عليه السلام قال : « سألته عن النساء مالهنَّ من الميراث ؟ فقال : لهنَّ قيمة الطوب والبناء والخشب والقصب فأمّا الأرض والعقارات فلا ميراث لهنَّ فيه ، قال : قلت : فالثياب ؟ قال : الثياب لهنَّ : قال : قلت : كيف صار ذا ولهنَّ الثمن والرُّبع مسمّى ؟ قال : لأنَّ المرأة ليس لها نسب ترث به إنّما هي دخيل عليهم ، وإنّما صار هذا هكذا لئلاّ تتزوَّج المرأة فيجيء زوجها [أ]و ولد قوم آخرين فيزاحم قوماً في عقارهم » .

٥٧٤٩ ـ وكتب الرِّضا عليه السلام إلى محمّد بن سنان فيما كتب من جواب مسائله : « علّة المرأة أنها لا ترث من العقارات شيئاً إلّا قيمة الطوب والنقض[1] ، لأنَّ العقار لا يمكن تغييره وقلبه ، والمرأة قد يجوز أن ينقطع ما بينها وبينه من العصمة ويجوز تغييرها وتبديلها ، وليس الولد والوالد كذلك لأنّه لا يمكن التفصّي منهما ، والمرأة يمكن الاستبدال بها فما يجوز أن يجيء ويذهب كان ميراثه فيما يجوز تبديله وتغييره إذ أشبهها وكان الثابت المقيم على حاله كمن كان مثله في الثبات والقيام » .

٥٧٥٠ ـ وفي رواية الحسن بن محبوب ، عن الأحول عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : « لا يرثن النساء من العقار شيئاً ، ولهنَّ قيمة البناء والشجر والنخل . ـ يعني بالبناء الدُّور ، وإنّما عنى من النساء الزَّوجة ـ » .

٥٧٥١ ـ وروى محمّد بن الوليد ،عن حمّاد بن عثمان عن أبي عبد الله

(١) النقض ـ بكسر النون والضاد المنقطة ـ اسم البناء المنقوض اذا هدم ، والمراد به هنا المصالح وآلات المنقوض والمهدوم .

٢٥٥

5748 وروى علي بن الحكم ، عن أبان الأحمر، عن ميسر عن أبي عبد الله عليه السلام قال: " سألته عن النساء مالهن من الميراث؟ فقال: لهن قيمة الطوب والبناء والخشب والقصب فأما الأرض والعقارات فلا ميراث لهن فيه، قال: قلت: فالثياب؟ قال: الثياب لهن: قال: قلت: كيف صار ذا ولهن الثمن والربع مسمى؟ قال: لأن المرأة ليس لها نسب ترث به إنما هي دخيل عليهم، وإنما صار هذا هكذالئلا تتزوج المرأة فيجئ زوجها وولد قوم آخرين فيزاحم قوما في عقارهم ".

(من لا يحضره الفقيه جلد 4 ص 255)

اس روایت کا اردو ترجمہ

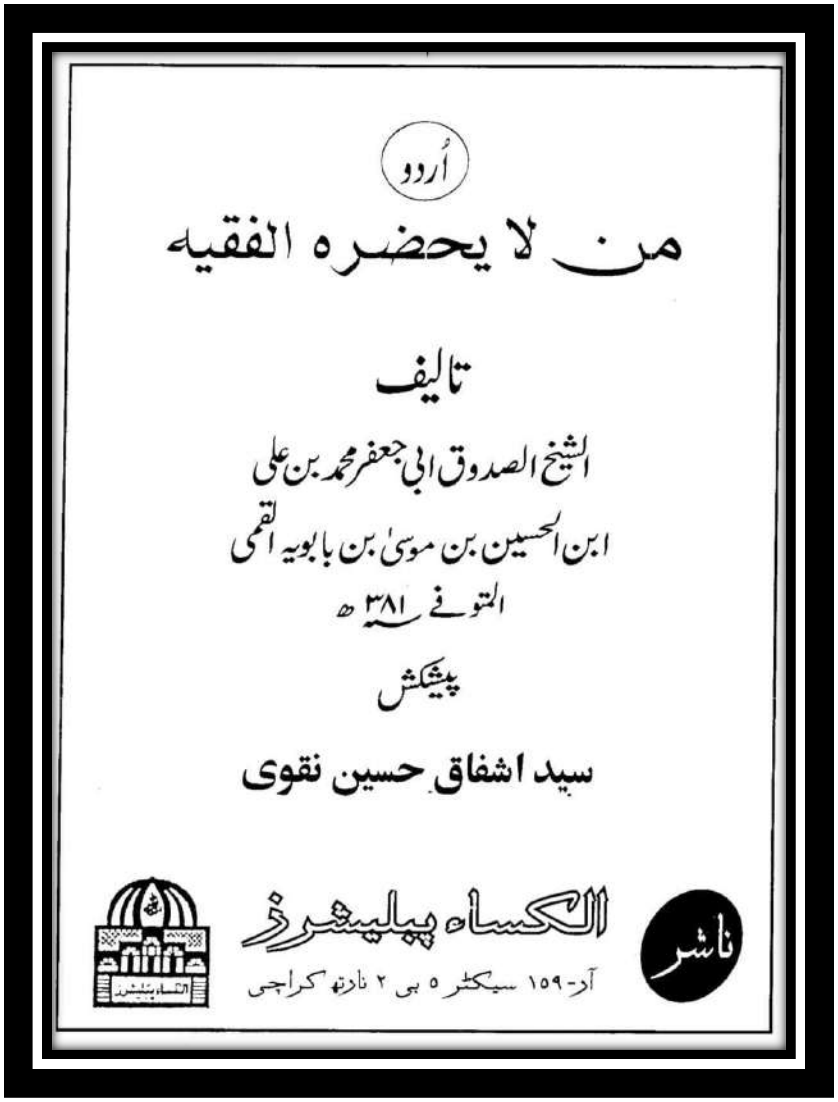

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی

ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی

المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

اس کا لڑکا مرگیا تو اس کی ماں کے لئے ایک سدس اور اس کی لڑکی کے لئے نصف اور جو باقی ہے وہ ان دونوں پر ان کے نصاب کے مطابق رد کر دیا جائے گا اور اس کی بہن کے لئے کچھ نہیں ہے۔

اور اگر کوئی مجوسی اپنی ماں سے نکاح کرے اور اس سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہو اس کے بعد وہ اپنی بہن سے نکاح کرے اور اس سے بھی ایک لڑکا اور لڑکی پیدا ہو اس کے بعد وہ مجوسی مرجائے تو اس کی ماں کے لئے ایک سدس اور جو باقی ہے وہ اس کے لڑکے اور اس کی لڑکی دونوں کے درمیان مرد کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک کے حساب سے تقسیم کر دیا جائے گا اور اگر اس مجوسی کی ماں ان سب کے مرنے کے بعد مرجائے تو مال متروکہ کل کا کل اس لڑکی کے لئے ہوگا اور باقی سب لوگ ساقط ہو جائیں گے۔

باب: میراث کے متعلق نادر احادیث

(۵۷۴۶) حماد بن عیسیٰ نے ربعی بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنجناب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص مرجائے تو اس کی تلوار، اس کا مصحف، اس کی انگوٹھی، اس کی کتابیں، اس کے ہر وقت استعمال کی چیزیں، اس کا لباس یہ سب اس کے بڑے لڑکے کا ہے اور اگر سب سے بڑی اولاد لڑکی ہے تو پھر اولاد ذکور (لڑکوں) میں جو سب سے بڑا ہو اس کے لئے ہے۔

(۵۷۴۷) حماد بن عیسیٰ نے شعیب بن یعقوب سے انہوں نے ابی بصیر سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مرنے والا مرجائے تو تلوار، اس کے ہر وقت کے استعمال کی چیزیں، اس کا لباس اس کے سب سے بڑے لڑکے کے لئے ہے۔

(۵۷۴۸) علی بن حکم نے ابان احمر سے انہوں نے میسّر سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجناب علیہ السلام سے عورتوں کے متعلق دریافت کیا کہ میراث میں ان کے لئے کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کے لئے پختہ اینٹیں، عمارت، شہتیر اور بانس کی قیمت ہے لیکن زمین اور غیر منقولہ جائیداد تو ان میں ان کے لئے کوئی میراث نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اور کپڑے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کپڑے ان کے لئے ہیں۔ میں نے عرض کیا یہ چیزیں ان کے لئے کیسے ہو گئیں جبکہ ان کے لئے آٹھواں حصہ اور چوتھا حصہ مقرر ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس لئے کہ عورت کا کوئی نسبی رشتہ نہیں ہے جس سے وہ میراث پائے یہ تو ان لوگوں میں آکر داخل ہو گئی ہے اور یہ اس لئے اس طرح ہوا تاکہ اگر عورت کسی سے نکاح کرے تو اس کا شوہر یا دوسری قوم کی اولاد آئے اور ان کی غیر منقولہ جائیداد میں مزاحمت کرے۔

ان تمام حقائق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فدک کا فیصلہ نبی کریم ﷺ خود فرما چکے تھے۔ اہل تشیع اہل سنت کی احادیث سے نامکمل عبارات دکھا کر اور اپنی ہی کتب میں موجود واضح حقائق چھپا کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔

میرے الزامی جوابات کا رد کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو ایک اور موقعہ دیتا ہوں کہ کل مزید تحقیق کر کے آئیں اور اپنی تحریر کے الف پر میرے وضاحت طلب نکات کا علمی رد کریں تا کہ اس کے بعد ہم سیدنا علی کے متعلق گفتگو شروع کریں۔ اگر آپ کا علمی رد کل بھی نہ آیا تو پھر مزید گفتگو نہیں کی جائے گی۔ اللہ حافظ۔

شیعہ مناظر: جی محترم۔ کمال کر دیا آپ نے پڑی سے اتنے دور نکل گئے اب آپ کے لئے واپس آنا بھی سخت ہو گا لیکن میرے آپ کو واپس لانا بہت آسان ہے۔ آپ مدعی بن گئے جبکہ طئے یہ ہوا تھا، آپ مدعا علیہ۔ خیر آپ کو میں اصل موضوع اور بحث کی ترتیب سے ہٹنے نہیں دوں گا لیکن آپ کے ایک دو الزامی سوال کے جواب دے دیتا ہوں تا کہ دوسرے دوست کہیں آپ کے جذباتی اور تقریباً غیر علمی باتوں سے یہ فکر نہ کریں کہ میرے پاس جواب نہیں۔

شیعہ مناظر دلشاد کے پاس واقعی الزامی جوابات کا کوئی علمی رد نہیں تھا بلکہ کسی دوست نے اسے پرسنل میں ایسے اسکینز بھیج دئے جن میں عورت کو زمین کی وراثت ملنے کا کوئی ذکر تک نہیں تھا۔سادہ لوح عوام کو شیعہ اسی طرح گمراہ کرتے ہیں ۔ اہل سنت کتب سے غلط مطالب نکالتے ہیں اور اپنی شیعہ کتب کے متعلق بھی غلط بیانی سے باز نہیں آتے!مناظروں میں شیعہ کتب سے کوئی بھی کام کی بات دکھانا ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا!

عورت کو وراثت نہ ملنے کا مسئلہ اور آپ کے دلائل کا جواب {یہ جواب پہلے کسی بندے کو دیا تھا}

کیا آپ اپنے مدمقابل کی بات سنتے اور دیکھتے بھی ہیں یا ایک ٹیپ ریکارڈ کی طرف پہلے سے طے شدہ اشکال اور ذہنیت کو ہی خالی کرتے رہتے ہو؟ آپ لوگوں نے جس روایت کو بہانا بنا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ شیعہ کتابوں میں عورتوں کے لیے وراثت ثابت نہیں ہے لہذا جناب زہرا کے لیے شیعہ کتابوں کے مطابق عورت ہونے کے ناطے زمین کی وراثت نہیں تو فدک کا مطالبہ کیسے؟ جواب دیا تھا۔ **یہ روایت میاں بیوی کی وراثت سے متعلق باب کی ہے نہ باپ بیٹی سے متعلق موضوع اور باب کی**، وہ جس روایت کو آپ لوگوں نے سند کے طور پر پیش کیا اور اس کے بعد والی 10 روایتوں پر سرسری نگاہ کرنے والا ایک معمولی آدمی بھی سمجھ لیتا ہے کہ **اس روایت میں نساء سے مراد زوجہ ہے**۔ شیخ کلینی آپ سے زیادہ شیعہ روایات اور ائمہ اہل بیت کی احادیث اور تعلیمات سے واقف ہے۔ اس نے جن 11 روایات کو ایک باب میں جمع کیا تو اس کو یہ تو معلوم کہ یہاں مراد زوجہ کی وراثت ہے لیکن اس بے چارے کے ذہن میں بات نہیں آئی تھی بعد میں کچھ شیعہ مخالفین ڈوبتے کو تنکے کا سہارے والی بات کے مرتکب ہوں گے۔ عرض کیا تھا قرینہ کے ساتھ ایک لفظ نساء بیوی کے لیے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ جیسے نساء النبی۔ جناب ضیاء صاحب اتنی بھی بچگانہ حرکتیں نہ کریں دوسرے آپ پر ہنسیں گے۔ معذرت۔ اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہیں تو اصول کافی کی اسی جلد میں اسی باب سے کچھ اوپر فہرست کا مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ کسی نے یہ اسکین پکڑا کر آپ جیسے لوگوں کے ساتھ کیا دھوکے بازی کی ہے۔ اس سے کچھ اوپر بیٹی کی وراثت کے باب میں موجود احادیث پر نظر کریں ہم یہاں بیٹی کی وراثت اور حقوق کی بات کر رہے ہیں، جناب عائشہ اور جناب حفصہ کی وراثت کی بات نہیں کر رہے ہیں، انہیں تو سب کچھ مل گیا تھا۔

باقی۔ العلماء ورثۃ الانبیاء والی حدیث۔ کافی کی روایت بحث سند سے قطع نظر، یہ بتاتی ہے کہ انبیاء کرام کی دو حیثیتیں ہیں، ایک معنوی اس حساب سے انکا ترکہ درہم و دینار نہیں ہے بلکہ علم ہے اور اسکو ہر وہ شخص لے سکتا ہے جو علم کے راستے میں نکلے۔ کوئی زیادہ کوئی کم اور جیسا کہ روایت کے سیاق کو دیکھے تو صاف ظاہر ہے انبیاء کی طرف سے علماء کو وراثت میں مالی وراثت کی نفی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے انبیاء کو علم ہی وراثت میں ملنا ہے اب اس کا بیٹی کی وراثت سے کیا تعلق اور پیغمبر اکرم کی دوسری حیثیت ایک باپ، یا شوہر کی ہے۔ اس حساب سے انکے ماترک کے وارث آپ کی اولاد اور دوسرے ورثا ہیں۔ لہذا حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے بھی اپنی زندگی میں اس کا مطالبہ کیا اور اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام اور جناب عباس نے بھی مطالبہ کیا ہے۔ یہ جیسا کہ آپ نے بیان کیا صحیحین میں بھی ذکر ہوئی ہے اور یہ بھی قابل توجہ ہے کیونکہ اگر اس روایت کا وہی مفہوم ہو جو آپ نکالنا چاہتے ہیں تو ہم یہ بھی جواب دے سکتے ہیں کہ جو بھی روایات قرآن کے خلاف ہوں ہم ان روایات کو نہیں مانتے اور یہی ائمہ اہل بیت کا دستور ہے۔ اب کیا آپ بھی ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں؟ معذرت موبائل کی میموری فل ہونے کی وجہ سے کچھ دیر ہوگئی۔

اب آتے ہیں آپ کے اس ادعا کی طرف کہ میں نے ترتیب کے خلاف بات کی ہے اور پہلے سے طے شدہ ترتیب سے ہٹ کر بات کی ہے۔ انتہائی معذرت کے ساتھ جناب ممتاز صاحب آپ کو یاد ہے ہم نے اصل موضوع اور بحث کے مراحل کو ترتیب دینے کے لئے کتنی بحثیں کی۔ یہ آپ ہیں جو اصل ترتیب سے ہٹ کر اسی میری طرف سے رد شدہ تجویز کے مطابق مجھ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

> *اللہ کی پناہ! شیعہ مناظر سے جس تحریر اور ترتیب پر مناظرہ طئے ہوا تھا اس ترتیب کو خود اپنی مرضی سے رد کرچکے تھے!!!*

جناب میں آپ کو ایسا کرنے نہیں دوں گا۔ میں نے اصل مدعا اور اس کی دلیل پیش کی اور یہ ثابت کر دیا کہ شیعہ جو کہتے ہیں وہ اہل سنت کی کتابوں میں ہیں۔ آپ نے اتنا کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کی یہ راوی کا گمان اور شیعوں کی خیانت ہے۔ جبکہ ایسا ہرگز نہیں یہ سب آپ کی صحیحین کی باتیں ہیں اور میں نے یہ ثابت کر دیا۔ اب آپ چاہیں یا نہ چاہیں، بحث دوسرے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ جب آپ نے کہا یہ راوی کا گمان ہے تو یہ آپ کا اقرار بھی تھا کہ ہماری کتابوں میں ہیں تو صحیح لیکن راوی کی غلطی ہے، اس پر میں نے آپ کے اعتراض کے بعض جواب دِیے ہیں۔ میں نے دوسرے مرحلے کے بھی دلائل آپ کو پیش کئے ہیں کیونکہ جب آپ کے ہی علماء نے اس اندراج کو قبول نہیں کیا ہے اور اصل ناراض ہونے کا اقرار کیا ہے اور اس پر اگر صحیحین سے نکل کر گفتگو کرنا چاہیں تو آپ کے دس کے مقابلے میں میں 30 شاہد پیش کروں گا۔ دل تو چاہتا ہے اور بھی لکھوں لیکن۔ معذرت۔

آج کا ٹائم تو ختم ہوا ہے۔ آپ اگر جواب دینا چاہتے ہیں تو دے دینا میں کل 3 بجے جواب دوں گا۔ الزام تراشی اور جذاباتی باتوں کے ذریعے اصل بحث کی ترتیب کو خراب کرنے کی کوشش نہ کرنا۔

معذرت۔ کیونکہ ممتاز صاحب نے ابھی لکھنا شروع نہیں کیا ہے لہذا دو باتیں اور۔ انہوں نے کل کی بحث میں بار بار یہ سوال اٹھایا کہ کسی کا ناراض ہونا۔ لفظ، چہرے۔ تو مختصر جواب: عمل سے بھی ناراضگی ثابت ہوتی ہے، جیسا کہ جناب فاطمہ ع نے عملا اس کا اظہار کیا۔ جہاں تک زہری پر الزام تراشی ہے تو اس کا ایک جواب یہ بھی ہے۔ زہری نے گزرے ہوئے ایک واقعے کی خبر دی ہے۔ وہ بھی حضرت عائشہ تک صرف ایک واسطے کے ساتھ اور وہ بھی اسلام کی اتنی اہم شخصیات حضرت ابو بکر اور حضرت زہرا کے بارے میں۔ اس اہم خبر کو آپ بڑی آسانی سے راوی کے وہم و گمان پر محمل کرتے ہو۔

کیاوہ کوئی وہمی شخص تھے؟ یا حضرت ابو بکر کی نسبت کوئی دشمنی رکھتے تھے؟ ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ ابن زھری تابعین میں سے تھے، یعنی ابھی بہت سارے لوگ موجود تھے جو اس واقعے کے شاہد تھے لہذا دوسروں نے بغیر تحقیق اور سوچ بچار کے ابن زہری کے وہم وگمان کو کیوں نقل کیا؟

یہی تو اصل نکتہ سمجھنے کا ہے کہ اس واقعے کے بہت سارے لوگ شاہد تھے ، اگر سیدہ فاطمہ شدید ناراض ہوئیں تو صرف ایک راوی ابن شہاب کو کیسے علم ہوگیا؟ باقی ادوار کے لوگوں تک اسی ایک طرق کی چند روایات سے ناراضگی پہنچی ہے، اور ان روایات میں بھی سیدہ فاطمہ سے براہ راست ناراضگی بیان نہیں ہوئی!

اور جو سند میں نے بخاری سے پیش کی ہے اس میں اندارج کا سوال ہی نہیں، اب اتنی بڑی غلطی امام بخاری سے کیسے ہو سکتی ہے وہ بھی اتنے اہم مسئلہ میں! امام بخاری جو ہر اس بات کو نقل کرنے سے گریز کرتے ہیں جس میں اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت اور خلفا کی شان میں کوئی خلل پڑتا ہو۔ جس کی واضح دلیل حدیث غدیر جیسی متواتر حدیث کو بھی نقل نہ کرنا ہے۔ شب بخیر۔

سنی مناظر: میں نے آپ کے مدعا کے رد میں الزامی جواب دیا ہے۔ اس سے میں مدعی کیسے بن گیا۔ کیا میں نے کوئی نیا دعوی کر دیا ہے۔ اب آپ کا اخلاق و صبر برداشت سے باہر ہونا شروع ہو چکا ہے۔

1۔ اس باب میں عورت سے مراد صرف بیوی ہے اس کی تخصیص کسی شیعہ عالم سے ثابت کریں۔

2۔ دوسری بات وہ قرائن پیش کریں کہ اس باب کی تمام روایات میں عورت سے مراد بیوی ہے۔

3۔ شیخ کلینی کی عبارت پیش کریں کہ یہ باب بیوی کو غیر منقولہ ملکیت سے محروم کرنے کے لئے لکھا ہے۔

باب: ميراث الولد مع الزوج والمرأة والأبوين ٦٣
باب: ميراث الأبوين مع الزوج والزوجة ٦٤
باب: الكلالة ٦٥
باب: ميراث الإخوة والأخوات مع الولد ٦٥
باب: الجد ٧١
باب: الإخوة من الأم مع الجد ٧٣
باب: ابن أخ وجد ٧٣
باب: ميراث ذوي الأرحام ٧٨
باب: المرأة تموت ولا تترك إلا زوجها ٨١
باب: الرجل يموت ولا يترك إلا امرأته ٨٢
باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً ٨٣
باب: اختلاف الرجل والمرأة في متاع البيت ٨٤
باب: نادر ٨٥
باب: ميراث الغلام والجارية يزوجان وهما غير مدركين ٨٥
باب: ميراث المتزوجة المدركة ولم يدخل بها ٨٦
باب: في ميراث المطلقات في المرض وغير المرض ٨٦
باب: ميراث ذوي الأرحام مع الموالي ٨٧
باب: ميراث الغرقى وأصحاب الهدم ٨٨
باب: مواريث القتلى ومن يرث من الدية ومن لا يرث ٨٩
باب: ميراث القاتل ٩٠
باب: ميراث أهل الملل ٩٢
باب: آخر في ميراث أهل الملل ٩٢
باب: أن ميراث أهل الملل بينهم على كتاب الله وسنة نبيه ﷺ ٩٣
باب: من يترك من الورثة بعضهم مسلمون وبعضهم مشركون ٩٤
باب: ميراث المماليك ٩٤
باب: أنه لا يتوارث الحر والعبد ٩٦
باب: الرجل يترك وارثين أحدهما حر والآخر مملوك ٩٦
باب ٩٧
باب: ميراث المكاتبين ٩٧
باب: ميراث المرتد عن الإسلام ٩٨
باب: ميراث المفقود ٩٨
باب: ميراث المستهل ١٠٠
باب: ميراث الخنثى ١٠٠
باب: آخر منه ١٠١

سوال: اصول کافی میں اس باب کے اوپر یا نیچے کی فہرست میں کونسا باب زوجہ کے متعلق ہے؟ مزید یہ کہ اگر ایسا کوئی باب موجود بھی ہو تو یہ اس بات کی دلیل کیسے ہے کہ دوسرا باب بھی زوج کے متعلق ہی ہے؟

آپ کی یہ تاویل بھی نہایت کمزور ہے کہ **علماء کو انبیائے کرام کی وراثت میں درھم و دینار نہیں ملتے!**

اس فرمان نبوی ﷺ میں واضح طور پر درھم و دینار کی نفی اور علم کی وراثت کا ذکر ہے۔ نبی ﷺ کو یہ کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا کسی نبی یا کسی بھی انسان کی مالی وراثت اس کے رشتہ داروں کے علاوہ بھی دوسروں کو کبھی ملی ہے؟ اگر ایسا دستور ہوتا تو پھر بات سمجھ میں آتی کہ نبی نے علماء کو اپنے مال ملکیت دینے سے منع کر دیا ہے، لیکن یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ اس لئے اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نبی دین کا علم ہی چھوڑ کر جاتے ہیں۔ **دنیا کا مال ملکیت یعنی درھم و دینار کی نفی کے الفاظ حقیقی ورثاء کے لئے ہیں۔** علماء کو تو نبی کا مال ملکیت کسی بھی حیثیت سے نہیں مل سکتا۔ یہ ایک غیر منطقی بات ہے اور غلط تاویل۔

انبیائے کرام کی میراث نہیں ہوتی۔ یہ فرمان نبوی ﷺ متفق علیہ بین الفریقین ہے اور قرآن کے خلاف ہرگز نہیں ہے۔ فی الوقت یہ نکتہ زیر بحث نہیں ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ نبی کی میراث پر ہم قرآن کی روشنی میں بھی گفتگو کریں تاکہ آپ کو دکھاؤں کہ اہل تشیع اگر نبی کی وراثت کے قائل ہیں تو قرآن کے مطابق نبی کے کون کون سے ورثاء کو باغ فدک سے حصے ملنے چاہئیں!

میں آپ کو آپ کی تحریر کے اسکرین شاٹ دکھا کر آپ کو الف پر گفتگو کے لئے محدود کرتا آرہا ہوں، آپ بار بار تحریر کے اگلے حصے کی طرف جانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ دلائل تک پیش کر چکے ہیں، جبکہ میں نے انہیں مکمل پڑھا بھی نہیں ہے، کیونکہ آپ کو فی الحال شرط 5 کے تحت میری وضاحتوں کے جوابات دینے

ہیں۔ کل تک کا وقت آپ کے پاس ابھی بھی ہے۔ آپ نے جس طرح اپنا مدعا بات کرنے کی کوشش کی ہے، وہ ایک مثال سے سمجھاتا ہوں۔

فرعون کے الفاظ قرآن میں!

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى (۲۴)

میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں (ف۲۹)

(AL-NAZIA'T - 79:24)

اب یہ الفاظ دکھا کر کوئی یہ استدلال پیش کرے کہ قرآن سے فرعون کا رب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اسے مکمل حقیقت بیان کی جائے تو پھر بھی وہ بضد ہو کہ نہیں پہلے یہ تسلیم کرو کہ قرآن میں فرعون کو رب تسلیم کیا گیا ہے یا نہیں!

یہ الفاظ تو واقعی قرآن میں موجود ہیں! لیکن کیا ہم اس نامکمل بات کا جواب دیکر کوئی نتیجہ نکال سکتے ہیں!؟

ہرگز نہیں۔ جب تک مکمل بات نہ سمجھی جائے، قرائن، سیاق وسباق کو مکمل نہ سمجھا جائے، کسی نتیجے پر پہنچنا صریح گمراہی ہوگی۔ اس طرح کی کئی مثالیں قرآن میں موجود ہیں۔ نماز کے قریب نہ جاؤ! وغیرہ وغیرہ

آپ کا بار بار اصرار بھی کچھ اسی طرح کا ہے کہ بس اقرار کرو کہ صحیحین میں ناراضگی کے الفاظ ہیں، پھر عوام کے آگے ڈھنڈورہ شروع! دیکھو جو شیعہ کہتے ہیں وہ ثابت کر دیا!! جبکہ مکمل حقیقت شیعوں کو سمجھنے کی توفیق ہی نہیں ملتی، سیاق وسباق دیکھتے نہیں ہیں بلکہ سُنی وشیعہ کتب کی کئی صحیح احادیث بھی تسلیم نہیں کرتے۔

آپ جب تک میرے پوچھے گئے سوالوں کے علمی جواب نہیں دیں گے، اگلے مرحلے پر گفتگو شروع نہیں ہوگی۔ شرائط قبول کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس پر عمل بھی کیا جائے گا۔ گروپ ممبرز آپ کی طرف سے مایوس ہورہے ہوں گے۔ آپ بار بار اپنی تحریر کے ب پر احادیث رکھ کر غلطی کررہے ہیں۔ جب پہلے سے طئے ہے کہ ایک ایک نکتہ کلیئر کرکے آگے بڑھا جائے گا تو آپ کیسے دوسرے مرحلے میں داخل ہورہے ہیں۔ آپ اپنی تحریر کے پہلے مرحلے کے الف میں ہی پھنس گئے ہیں۔

ابھی تو قرآن کی روشنی میں میراث نبوی پر بھی حقائق پیش کرنے ہیں۔ ایسے آپ کو معافی نہیں ملے گی۔

میں علمی گفتگو ہمیشہ ادب واخلاق سے ہی کرتا ہوں لیکن اگر سامنے والا علمی رد نہ کرے اور وقت ضایع کرے تو پھر گفتگو کرنے سے پرہیز کرتا ہوں۔ مجھے بتائیں کہ آپ کی کس بات یا وضاحت کا میں نے جواب نہ دیا ہو۔ آپ کو بھی میری باتوں اور وضاحتوں کے جواب دینے پڑیں گے۔ مزید گفتگو اسی شرط پر ہوگی۔

اگر واقعی سیدہ ناراض ہوتیں تو کئی طرق سے بیان کرنے والے کئی راوی اس واقعے کو بیان کررہے ہیں، آخر کیا وجہ ہے کہ دوسرے کسی راوی سے ایسے الفاظ مروی نہیں ہیں۔ سنی وشیعہ کتب سے امام زہری کی تینوں باتوں کا رد بھی ہوجاتا ہے۔ ناراضگی کا رد، سیدہ سے شیخین کی ملاقات، جنازے کی خبر کا ملنا وغیرہ۔ اگر یہ خبر اتنی اہم اور سچی ہے تو بسم اللہ کریں اور میری وضاحتوں کا علمی رد لائیں۔ اب تک کی گفتگو میں مندرجہ ذیل نکات کی وضاحت آپ سے مطلوب ہے۔ ہمارے درمیان طئے شدہ شرائط میں شرط نمبر 5 کو پڑھ لیجئے گا، اس کے مطابق ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنی باتوں کے جوابات دینے کے پابند ہیں۔

دوبارہ اپنے اشکالات پیش کررہا ہوں۔ ان تمام اعتراضات کا ترتیب سے علمی رد کریں۔

سیدہ فاطمہ کے مطالبہ فدک کا تعین کریں کیونکہ آپ کا مدعا براہ راست صحیحین کی روشنی میں ہے۔

1۔ کیا اہل سنت کے ہاں سیدہ کی طرف سے مطالبہ فدک بطور میراث نبوی کو اہل تشیع بھی تسلیم کرتے ہیں؟

2۔ اگر اہل تشیع تسلیم نہیں بھی کرتے تو صحیحین میں موجود اتنی واضح حقیقت عوام سے چھپاتے کیوں ہیں؟ آپ نے اپنی تحریر میں اس واقعے کو بیان کرنے میں خیانت کیوں کی ہے؟ سیدہ کا مطالبہ بیان کرنے کے بعد خلفاء کا عذر / مجبوری بیان کیوں نہیں کی گئی؟ کیا یہ براہ راست شان نبوت میں گستاخی نہیں ہے؟

3۔ کسی بھی صحیح روایت کے متن سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کو ثابت کریں۔

<u>(الف) سیدہ فاطمہ کے وہ الفاظ جن سے ناراضگی ثابت ہو رہی ہو۔</u>

<u>(ب) سیدہ فاطمہ کے چہرے یا جسمانی تاثرات سے ناراضگی کا بیان ہونا۔</u>

4۔ راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی بھی طرق سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کا بیان ہونا کسی اور راوی کے گمان سے ثابت کریں۔

5۔ دلیل دیں کہ اہل تشیع کے ہاں صحیح روایت میں راوی کا گمان من و عن قبول کیا جاتا ہے۔

6۔ آپ نے فدک کے واقعے پر تحریر لکھ کر تاثر دیا کہ سیدہ کو فدک نہ دیکر ظلم کیا گیا! جبکہ وہ اہم نکتہ جس کی بنیاد پر ہی فیصلہ ہوا، اسے عوام سے کیوں چھپایا؟

کل ان وضاحتوں کے جوابات سے گفتگو شروع کر سکتے ہیں تو آجایئے گا۔ مجھے انتظار رہے گا۔ اللہ حافظ

کل کا ٹائم بتادیں مہربانی ہو گی۔ کل جمعہ کا دن ہے۔ چار بجے گفتگو شروع کریں گے۔ ان شاء اللہ

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ ظاہر آپ نے جو طریقہ کار اپنایا ہے اور بحث کے سارے مراحل کو ایک ساتھ چھیڑنے کی کوشش کی ہے لہذا مناسب یہی لگتا ہے کہ میں ایک ساتھ ساری بحثوں کا جواب دوں۔ لہذا آپ جس وقت میرے مطالب کا جواب دینا چاہیں، دے سکتے ہیں۔ آپ کو میرے مطالب میں غور کرنے اور ان کے جواب لکھنے میں آسانی بھی ہو گی اور جیسا کہ رات کی گفتگو سے صاف ظاہر تھا کہ آپ میرے مطالب کے ایک حصے کو لے کر اسی کا جواب دیتے رہے مطالب کے باقی حصوں کی طرف آپ نے اشارہ تک نہیں کیا۔

میں نے مکمل جواب تیار کیا ہے یہ سب پہلے اور دوسرے مرحلے سے متعلق ہے تیسرے مرحلے سے متعلق نہیں ہے۔ صبر اور حوصلے سے مطالعہ کرنے اور پھر علمی جواب دینے کی توقع رکھتا ہوں۔

(سنی مناظر نے امام زہری پر کوئی اعتراض ہی نہیں کیا تھا!! بس جو پرسنل میں آیا، شیعہ مناظر دلشاد نے مناظرے میں کاپی پیسٹ کردیا)

امام زہری کے بارے آپ کے اعتراضات کا جواب دیکھیں۔

پہلا حصہ **۱-امام زہری کا اھل سنت کے ہاں مقام**

امام محمد بن مسلم المعروف ابن شہاب زہری رحمہ اللہ حدیث کے ثقہ امام تھے اور شام و حجاز کے کبار محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ امام ابن سعد فرماتے ہیں محدثین کا کہنا ہے کہ امام زہری ثقہ محدث تھے حدیث، علم اور روایت کثرت سے کرنے والے تھے۔ فقیہ اور جامع تھے۔

{تہذیب التہذیب}

بے شمار ائمہ محدثین نے ان کی توثیق کی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " الفقیہ الحافظ متفق علی جلالتہ وحفظہ واتقانہ "وہ فقیہ و حافظ تھے ان کی جلالت و اتقان پر اتقان اور حفظ ہے۔ تقریب

اب یہاں دیکھیں آپ جیسے لوگ اس کو گمان کرنے والا سمجھتے ہیں جبکہ آپ کے مایہ ناز علماء اس کے اتقان، دقت نظری، قوی حافظہ اور ان کی جلالت پر سب اتفاق نظر رکھتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے جس کے اتقان پر سب کا اتفاق ہو آپ اسے ایک غیر ذمہ دار آدمی کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ آپ اپنے معتبر علماء کے مقابلے میں کھڑے ہیں اور شیعوں کا بہانہ بنا کر اپنے علماء کی باتوں کو غیر معتبر کہنے کی کوشش میں ہے اور یہ اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہے۔

2- یہ بھی عرض چکا ہوں اتنے مرتبہ والے راوی کو گمان کرنے والا کہہ کر آرام سے نکل جانا آسان نہیں یہ صحاح ستہ کے معتبر راوی اور خاص کر امام بخاری کے نزدیک اتنا معتبر راوی ہے کہ ہزار کے قریب احادیث اس سے نقل کی ہیں۔ اب یہ اتنا غیر ذمہ دار آدمی ہو تو اس کی روایتوں کا اعتبار بھی خطرے میں پڑ جائے گا کیونکہ یہاں واضح سی بات ہے کہ امام زہری یا جھوٹی نسبت دے رہا ہے یا سچی نسبت۔ اگر نسبت جھوٹی ہو تو اس کے ثقہ ہونا ثابت نہیں ہو گا جبکہ اہل سنت اس کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ اگر اس کی یہ نسبت سچی ہو تو بات ختم۔ مرضی آپ کی جس شق کو اختیار کرنا ہے کر لینا۔

3- یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ جس چیز کو آپ اب زہری کا گمان کہہ رہے ہیں، اس کو آپ کے ہی بڑے بڑے علماء نے قبول کیا ہے اور جناب فاطمہ سلام اللہ کی ناراضگی اور رنجش کا اعتراف کیا ہے۔ چند نمونے۔

الف: یہ ابن حجر عسقلانی کا نظریہ دیکھنا کہ جو صحیح بخاری کے سب سے بڑے شارح ہیں۔

فتح الباري- تعليق ابن باز (7/ 494):

لأنها لما غضبت من رد أبي بكر عليها فيما سألته من الميراث رأى علي أن يوافقها في الانقطاع عنه. قوله: "فلما توفيت استنكر علي وجوه الناس، فالتمس مصالحة أبي بكر ومبايعته، ولم يكن يبايع تلك الأشهر" أي في حياة فاطمة.

ب: بدر الدين العينى نے عمدة القاري شرح صحيح البخاري (17/ 258):

(فَأبى أَبُو بكر) ، أَي: امْتنع. قَوْله: (فَوجدت) ، أَي: غضِبت، من الموجدة. وَهُوَ الْغَضَب۔

ج: ابن بطال نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے:

أجاز أكثر العلماء الدفن بالليل... ودفن عليٌّ بن أبى طالب زوجته فاطمة ليلاً، فَرَّ بِهَا من أبى بكر أن يصلى عليها، كان بينهما شيء.

اکثر علماء نے جنازہ کو رات میں دفن کرنے کو جائز قرار دیا ہے اور علی بن ابی طالب نے اپنے زوجہ فاطمہ کا جنازہ رات کو دفن کیا تاکہ ابو بکر ان پر نماز نہ پڑھ سکے چونکہ ان دونوں (فاطمہ اور ابو بکر) کے درمیان کوئی اختلاف تھا۔

إبن بطال البكري القرطبي (متوفاي449هـ)، شرح صحيح البخاري، ج 3، ص 325

د : المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم (5/ 261):

له : ((فأبى أبو بكر أن يدفع إلى فاطمة شيئًا ، فوجدت فاطمة على أبي بكر في ذلك ، فهجرته ، فلم تكلمه)) ؛ لا يظن بفاطمة رضي الله عنها أنها اتهمت أبا بكر فيما ذكره عن رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم ـ ، لكنها عظم عليها ترك العمل بالقاعدة الكلية ، المقررة بالميراث ، المنصوصة في القرآن ، وجوّزت السهو والغلط على أبي بكر ـ

<u>مندرجہ بالا کچھ نمونے ہیں جنہوں نے اس غضب، خفاء اور رنجش کو واضح طور پر قول کیا ہے اور آپ کی طرح راوی کا گمان کہہ کر اس کو نہیں ٹھکرایا ہے</u> لہذا آپ کو معلوم ہونا چاہئے جناب فاطمہ سلام علیہا کی ناراضگی کے معاملے میں یہ صرف امام زہری کا نظریہ نہیں ہے بلکہ آپ کے بڑے بڑے علماء کا نظریہ ہے اگر میں اس سلسلے میں آپ کو مزید حوالے دوں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ بعض بدگمانی کرنے والے لوگوں کے ساتھ اکیلے کھڑے ہیں اور اپنے ہی بزرگ علماء سے اظہار برائت کرنے میں مصروف ہیں۔

لہذا جو سوالات آپ نے شیعوں کے بارے میں اس بہانے اٹھائے ہیں وہ سب آپ کے بزرگ علماء سے کریں اور جو اعتراض آپ اس بہانے شیعوں پر کرتے ہیں وہ سب آپ کے علماء پر بھی۔

دوسرا حصہ: یہ کہنا کہ امام زہری کے علاوہ کسی اور راوی نے اس کو نقل نہیں کیا ہے لہذا یہ ان کا اپنا گمان ہے

پہلا جواب: جناب دوسروں کا ذکر نہ کرنا مصلحت اندیشی کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی نے ذکر نہ کیا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ذکر کرنے والے کو مجرم ٹھرائے۔ یہ تو کوئی قانون نہیں۔ جناب حقیقت چھپانے والا مجرم ہوتا ہے حقیقت کو بیان کرنے والا مجرم نہیں ہوتا۔ اب آپ دیکھیں ایک نمونہ جس روایت میں امیر المومنین ع کا خلفاء کے بارے نظریہ بیان ہوا ہے اور جناب خلیفہ دوم کے بقول حضرت علی ع اس معاملے میں خلیفہ اول اور دوم کو کاذب، غادر سمجھتے تھے۔ {اور آپ اس کے جواب دینے سے بار بار} دوسروں نے اس کو نقل کیا ہے لیکن امام بخاری نے کذا وکذا کہہ کر ان الفاظ کو ذکر نہیں کیا ہے اب کیا اسی بہانے دوسروں کو گمان کرنے والے اور گمان نقل کرنے والے کہا جا سکتا ہے؟ کیا معلوم دوسرے راویوں نے بھی امام بخاری کی طرح حقیقت کو چھپانے کے لئے اس حصے کو نقل ہیں کیا ہو اور نقل نہ کرنے لئے بہانہ بھی بہت ہے۔ اب امام زہری حقیقت پسندی سے لے کر حقیقت کو بیان کرے تو یہ مجرم؟

دوسرا جواب: جیسا کہ بیان ہوا آپ کے ہی بڑے بڑے علماء نے اس پر اعتماد کر کے اس روایت کے مضمون کو بھی قبول کیا ہے۔

تیسرا جواب: صحاح میں کتنی ایسی روایتیں ہیں جس کے بعض حصے کو بعض نے نقل کیا ہے بعض نے نقل نہیں کیا ہے تو کیا اس وجہ سے ذکر کرنے والے کو گمان کرنے والا کہا جائے گا؟ خود اسی روایت کے نقلوں کا ایک نمونہ:

المعجم الكبير (22/ 398):

994 - حدثنا الحسن بن علي المعمري ثنا محمد بن حميد الرازي ثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن إسحاق عن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبي قال : قالت عائشة أن فاطمة عاشت بعد رسول الله صلى الله عليه و سلم ستة أشهر۔

اب یہاں دیکھیں۔ امام طبرانی۔ اس حدیث کے اسی حصے کو جناب عائشہ کی حدیث کہہ کر نقل کر رہا ہے جس کو آپ لوگوں کے بقول امام زہری کے اندراج کا حصہ ہے۔ حدیث کے باقی حصے کو نقل نہیں کر رہا۔

سنن البيهقى (2/ 93):

7146- وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهَا فِى قِصَّةِ الْمِيرَاثِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا عَلِىُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَيْلاً وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِىٌّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ

یہاں دقت کریں۔ امام بیہقی روایت کے اس حصے کو صحیح روایت کہہ کر نقل کر رہا ہے جس میں جناب فاطمہ ع کے جنازے میں جناب ابو بکر کو شرکت کی اجازت اور اطلاع نہیں دی گئی جبکہ آپ لوگوں کا خیال یہ ہے یہ سب راوی کا گمان ہے۔

چوتھا جواب: اگر اس سلسلے میں دوسرے شواہد کو سامنے رکھیں تو صاف ظاہر ہے کہ زہری نے جو نقل کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ مثلا نماز جنازے میں شرکت سے منع اور جناب خلیفہ کا آخری عمر میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ اپنے رویے پر اظہار پشیمانی۔ اس سلسلے میں کچھ باتیں "رضایت حاصل ہونے یا نہ ہونے" والے جواب میں پیش کروں گا۔

ایک نمونہ یہاں۔ الف: عبد الرزاق صاحب کتاب «المصنف» نے ایک اور معتبر روایت نقل کی ہے جس کے مطابق امیر المؤمنین علیہ السلام نے حضرت زھرا (سلام اللہ علیھا) کو راتوں رات دفن کیا تا کہ ابو بکر آپ پر نماز نہ پڑھنے پائے۔

6554 عبد الرزاق عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم دُفِنَتْ بِاللَّيْلِ، قَالَ: فَرَّ بِهَا عَلِيٌّ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ.

حسن بن محمد نے نقل کیا ہے کہ فاطمہ بنت رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو راتوں رات دفن کیا: علي [علیہ السلام] نے اس کام کو انجام دیا تا کہ ابو بکر حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کا جنازہ نہ پڑھنے پائے، کیونکہ ابو بکر اور فاطمہ کے درمیان کچھ ہوا تھا۔

الصنعاني، أبو بكر عبد الرزاق بن همام (متوفاي211هـ)، المصنف، ج 3، ص521،...

حقيق : حبيب الرحمن الأعظمي، دار النشر: المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة : الثانية 1403

ب: امام ابن قتیبہ دینوری نے تاویل مختلف الحدیث میں لکھا ہے:

وقد طالبت فاطمة رضي الله عنها أبا بكر رضي الله عنه بميراث أبيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما لم يعطها إياه حلفت لا تكلمه أبدا وأوصت أن تدفن ليلا لئلا يحضرها فدفنت ليلا.

فاطمہ (س) نے ابو بکر سے اپنے باپ کی میراث کا مطالبہ کیا ابو بکر نے قبول نہیں کیا تو فاطمہ (س) نے قسم کھائی کہ ابو بکر کے ساتھ بات نہیں کریں گی اور وصیت کی کہ انہیں رات کو دفن کیا جائے اور وہ (ابو بکر) ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔

الدينوري، أبو محمد عبد الله بن مسلم ابن قتيبة (متوفاي276هـ)، تأويل مختلف الحديث، ج 1، ص 300، تحقيق: محمد زهري النجار، ناشر: دار الجيل، بيروت، 1393هـ، 1972م.

فلحال یہی دو نمونے۔

تیسرا حصہ: جہاں تک اندراج کی بات ہے۔

پہلا جواب: جیسا کہ بیان ہوا یہ ادعا آپ کے ہی بڑے بڑے معتبر علماء کے نظریے کے خلاف ہے۔ حتی خود امام بخاری کہ جو آپ کے علماء کے نزدیک دقت نظری میں سب سے ماہر ہے۔ کیا اتنی مہارت کے باوجود امام بخاری اس نکتے کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔؟ کیا امام بخاری کو اس مسئلے کی اہمیت کا علم نہیں تھا؟ اپنی کسی کتاب میں اس کا ذکر نہیں کیا؟ کیا خیال ہے امام بخاری نے جو روایتیں نقل کی ہے ان پر امام کا ایمان نہیں تھا؟

دوسرا جواب: اندراج کہنے والوں نے بھی کوئی واضح دلیل نہیں دی ہے جو کچھ کہا ہے وہ ان کے اپنے گمان ہے لیکن اپنے گمان کی توجیہ کے لئے اس کو راوی کا گمان کہا ہے۔ لہذا گمان کہہ کر کسی کی بات کا گمان ہونا ثابت نہیں ہو گا اور جیسا کہ میں نے بار بار اس ادراج کی وضاحت اور اس کی اسناد پیش کرنے کے لئے کہا لیکن آپ نے گمان کہنے پر ہی اکتفاء کیا۔ اس کی اسناد اور اسناد کی وضاحت پیش نہیں کی۔

اب میں ایک نمونہ پیش کرتا ہوں۔ امام بدر الدین عینی کہتا ہے:

وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ. قَوْله: (وَعَاشَتْ) إِلَى آخِره، مدرج، وَذَلِكَ أَنه وَقع عِنْد مُسلم من طَرِيق أُخْرَى عَن الزُّهْرِيّ،۔

عمدة القاري شرح صحيح البخاري (17/ 258):

اب یہاں دیکھیں امام بیہقی کا یہ کہنا ہے کہ یہ اندراج عاشت کے بعد ہے۔

لہذا ان کی اس بات کو تسلیم کیا جائے تو بات بلکل واضح ہے کہ اس سے پہلے غضب یا وجدت کا جملہ ان کا اندراج نہیں ہے۔

لہذا امام بیہقی کے نزدیک بھی غضباک اور رنجش والی بات اصل حدیث کا حصہ ہے۔{ آپ کی مرضی اس کو امام بیہقی کا گمان کہیں}

تیسرا جواب: جیسا کہ بیان ہوا اندراج کہنے والے ایک تو اپنے بہت سے بڑے بڑے علماء کو گمان پر ایمان رکھنے والے کہہ رہے ہیں۔ مثلاً۔ بخاری کی اسی حدیث کو دیکھیں۔

3093 - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ » . فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - سِتَّةَ أَشْهُرٍ . قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - يَعْمَلُ بِهِ إِلاَّ عَمِلْتُ بِهِ ، فَإِنِّى أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ . فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِىٍّ وَعَبَّاسٍ ، فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم -كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِى تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِىَ الأَمْرَ . قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ . أطرافه 3712 ، 4036 ، 4241 ، 6726 - تحفة 10678

صحيح البخارى 57 - فرض الخمس ـ باب ١ باب فرض الخمس 3093

اب دقت کریں:

الف: اگر اندراج کو اگر غضبت سے جانا جائے تو حدیث ناقص رہ جاتی ہے۔

فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ » قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ۔

اب ایک تو یہاں پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد معاملہ کیا ہوا ذکر نہیں ہے۔ بات نامکمل۔

ب: فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم

ج: فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ۔ عربی ادبیات کے کسی طالب العم سے پوچھے کہ ھجرت کا "ف" جملے کے تسلسل کو بتانے کے لئے ہے یا تسلسل کو کاٹنے کے لئے ؟

د: فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍوَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم

یہاں بھی دقت کریں {وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ} یہ حصہ اگر ان لوگوں کے بقول اندراج کا حصہ ہے جبکہ ایک تو یہ اسی حدیث کا مربوط جملہ ہے اور سیاق کے اعتبار سے بلکل فٹ آتا ہے اور جیسا کہ پہلے نقل ہوا کہ امام طبرانی اور امام بیہقی وغیرہ نے اس کو یوں نقل کیا ہے:قالت عائشة أن فاطمة عاشت بعد رسول الله صلى الله عليه و سلم ستة أشهر۔یعنی جناب عائشہ کے کلام کا تسلسل ہے یہ راوی کا۔

ھ: اس حدیث کے اس حصے {قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ} میں دقت کریں تو یہ خود شاہد ہے کہ معاملہ ختم نہیں ہوا بلکہ {وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ} یعنی مطالبہ جاری رہا ختم نہیں ہوا، یہ آپ کسی عربی ادبیات سے معمولی آشنائی رکھنے والے سے بھی پوچھیں تو وہ آپ کو سمجھائے گا کہ جب "کان" "کانت" فعل مضارع کے ساتھ آئے تو یہ ماضی استمراری کا معنی دیتا ہے۔یعنی مطالبہ ختم نہیں ہوا بلکہ جاری رہا۔

اور جیسا کہ آپ کو امیر المومنین ع کے موقف کے سلسلے میں کئی اسناد پیش کر چکا ہوں کہ یہ آپ نے خلیفہ دوم کے دور تک جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مطالبے کو جاری رکھا۔اب آپ کے بقول معاملہ اسی {نحن معاشر الانبیاء] سے ہی ختم ہوا تھا تو کیوں مطالبہ جاری رہا۔؟؟لہذا اندراج کی نفی پر اور اندراج کہنے والوں کے گمان کے بطلان پر شواہد اسی حدیث اور اس سے باہر بہت زیادہ ہیں۔

ر: ادراج کے بارے میں ایک قابلِ غور نکتہ

جہاں کہیں بھی روایت میں " قال " آیا۔ اس کے بعد "غضبت " کے الفاظ صرف "معمر" کے طرق میں ہیں۔

باقی ہر طرق میں " قال " سے پہلے غضبت کے الفاظ ہیں۔ حتی کہ مسلم میں بھی قال سے پہلے فوجدت فاطمة علی ابی بکر کے الفاظ ہیں۔

اور مسند ابو بکر للمروزی میں یہی معمر کا طرق موجود ہے۔ جسمیں " قالت " کے الفاظ ہیں۔ لہذا معمر کے طرق میں اختلاف کے باعث اس طرق کو دوسروں طرق کی طرف رجوع کے لیئے لے جانا ہو گا۔ جس میں قال سے قبل ہی غضبت کے الفاظ ہیں۔ لہذا غضبت بی بی عائشہ کا کلام ہے۔ زہری کا نہیں۔ اس سلسلے میں یہ بھی قابل توجہ ہے۔ یہ قال ممکن ہے کسی اور راوی نے اضافہ کیا ہو یا نسخہ لکھنے والے کسی نے اضافہ کیا ہو۔ جیسا کہ بخاری کے نقل میں وہ قال موجود نہیں۔

چوتھا حصہ: آپ یہ کہہ کر جان نہیں چھڑا سکتا کہ یہ غضباک والی بات امام زہری کا گمان ہے اور ہم گمان کو تسلیم نہیں کرتے۔

پہلا جواب: جناب۔ مندرجہ بالا مطالب کی روشنی میں یہ واضح ہوا کہ یہ ان کی رائے ہے اور آپ کا گمان اور ان کی رائے میں بہت سے اہل سنت کے بزرگ علماء ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ کچھ نمونے پیش کر چکا ہوں کچھ نمونے "غضبناک ہونے یا نہ ہونے " کی دوسری بحث میں پیش کروں گا۔ اب ہم یہ بھی کہہ دیں تو بھی کافی ہے۔ جناب فاطمہ ع کی طرف سے حقوق کا مطالبہ کرنا اور اس مطالبہ کو رد کرنے کی وجہ سے آپ کا رنجیدہ ہونا، غضبناک ہو کر مکمل بائیکات کی حالت میں دنیا سے جانے کے شیعہ موقف میں اہل سنت کی معتبر روایت کے راوی سارے علماء کے نزدیک ثقہ اور بڑے فقیہ، حافظ، دقت نظرے رکھنے والے امام زہری اور

ان کی بات کی تائید کرنے والے اہل سنت کے بڑے بڑے علماء بھی شیعوں کے ساتھ شریک ہیں۔ لہذا جو کچھ اسی بہانے شیعوں کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں اور شیعوں پر اعتراض کرتے ہیں، ان سب کا رخ آپ کے امام زہری اور دوسرے بزرگ علماء کے خلاف بھی ہے۔ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ ادراج کہنے والے گمان کرنے والے بعض لوگوں کے ساتھ ہم عقیدہ ہونا ہے یا آپ کے بڑے بڑے علماء کے ساتھ ہم آپ کو مجبور نہیں کر سکتے لیکن آپ کو بھی اپنے آپ کو ایک اپنے گمان کی وجہ سے اہل سنت کے ترجمان ہونے اور اپنے نظریے کو سارے اہل سنت کا نظریہ کہنے کا حق نہیں۔

شرط 1 کی واضح خلاف ورزی

مناظروں میں لمبی تحاریر اور ایک ساتھ کئی روایات رکھنا ممنوع ہوتا ہے۔ شرط نمبر 1 کے مطابق دونوں مناظرین نے قبول کیا تھا کہ دوران مناظرہ مختصر جوابات اور ٹو دی پوائنٹ گفتگو کی جائے گی۔اس کے باوجود سنی مناظر نے شیعہ مناظر کو کہا کہ آپ ایک ایک اہل سنت عالم کی عبارت بمعہ اصل اسکینز کے ساتھ الگ الگ پیش کریں،ہم ان پر بات کرتے ہیں تاکہ حقیقت واضح ہو کہ انہوں نے شیعہ اعتراض کا رد کیا ہے یا شیعہ کی تائید کی ہے،کیونکہ اس طرح حقیقت کھل جاتی تھی اس لئے شیعہ مناظر راضی نہ ہوا اور اس طرح واضح ہوگیا کہ شیعہ دلشاد اہلسنت علماء کے حوالے سے بھی جھوتی باتیں کہہ رہا ہے۔

دوسرا جواب: آپ اس کو جھوٹی نسبت تو نہیں کہہ سکتے کیونکہ جناب امام زہری خلفاء کے عقیدت مند تھے۔ لہذا ان کو خراب کرنا ہے تو آپ کو یہ ثابت کرنا ہو گا کہ امام زہری شیعہ تھے اور خلفاء کے دشمن۔ اگر ایسا کریں گے تو آپ کی مشکلات میں اور اضافہ ہو گا۔ لہذا آپ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ واقعے کا عینی شاہد نہیں ہے لہذا یہ مرسل بات ہے۔ اب آپ کے علماء نے تابعین تو چھوڑے تابعین کے تابعین کے مرسل کو بھی

حجت مانا ہے۔لہذا آپ بے شک اپنے علماء کے قابل قبول اس قانون کو ٹھکرائے اور اپنے لئے حجت نہ مانئے لیکن یہ بھی نہ کہے میرا نظریہ سارے اہل سنت کا نظریہ ہے سب کو میری تقلید کرنی چاہیئے۔{انتہائی معزرت}

پانچواں حصہ: <u>غضبناک ہونا قابل انکار نہیں</u>

پہلا حصہ: آپ نے ایک فارمولہ بنایا، غضب ناک ہونے کے لئے۔اسی کے الفاظ اس کا چہرہ۔

پہلا جواب: جیسا کہ عرض ہوا کہ عمل سے بھی ناراض ہونے اور رنجیدہ ہونے کا اظہار کر سکتا ہے۔

الف: اگر جس طرح آپ نے صحیحین سے ہٹ کر دوسری کتابوں کا حوالہ دیا اگر میں بھی ایسا کروں تو آپ کو سیدہ کے الفاظ بھی دکھا سکتا ہوں لیکن **<u>فلحال اس کی کوئی ضرورت</u>** نہیں کیونکہ اس حدیث اور دوسری حادیث سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے عملا اس چیز کا اظہار کیا۔

پہلی بات مرسل روایت ضعیف روایت کی قسم ہے، کچھ شرائط کے بعد ہی قبول کی جاتی ہے۔ اس پر کئی دلائل دئے جاسکتے ہیں۔ دوسری بات امام زہری کی یہ روایت مرسل نہیں ہے ، اس روایت میں امام زہری نے جو اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے وہ درست نہیں ہے۔ شیعہ مناظر کو یہ علمی نکتہ بھی سمجھ نہیں آسکا۔ تیسری بات امام زہری کے اس گمان کے خلاف کئی دوسری روایات سنی و شیعہ معتبر کتب میں بھی موجود ہیں، اس لئے شیعہ مؤقف مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہے۔

سنی مناظر نے پوچھا کہ سیدہ فاطمہ سے عملآ ناراضگی ثابت کریں۔ شیعہ مناظر کا جواب فی الحال اس کی ضرورت نہیں!

جیسا کہ بیان ہوا یہاں کوئی اندراج نہیں ہے بلکہ یہ جناب عائشہ کی نقل کردہ حدیث ہے لہذا ممکن ہے نامحرم کے لئے انہوں نے اپنا چہرہ چھپایا لیکن امی عائشہ تو دیکھ سکتی ہے اور وہی اس کی راوی ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ نے یہ تینوں گمان بیان نہیں کئے۔ کیونکہ کسی روایت میں قالت کے بعد ناراضگی بیان نہیں ہوئی۔ کسی دوسرے طرق سے ناراضگی ثابت نہیں ہے۔ مزید یہ کہ سیدہ فاطمہ کی شیخین سے آخری ایام میں ملاقات ہونا سیدہ عائشہ سے مخفی نہیں ہوسکتا اورجنازے کی خبرسے شیخین کی لاعلم رہنے والی بات بھی سیدہ عائشہ سے ممکن نہیں ہے کیونکہ تمام واقعات کے وقت وہ موقعہ پر موجود تھیں۔ سنی و شیعہ کتب سے یہ حقائق بھی ثابت ہیں۔

دوسرا جواب: جیسا کہ اس سلسلے کے دوسرے شواہد اور آپ کے علماء کے بیانات سے یہ بات واضح ہے کہ آپ ناراض ہوئیں اور اسی حالت میں دنیا سے چلی گئیں اور خلیفہ کو نماز میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ اس پر اگر آپ مجھ سے شاہد کا مطالبہ کریں تو میں گزشتہ شواہد کے علاوہ اور بھی آپ کے علماء کی تصریحات پیش کر سکتا ہوں۔

تیسرا جواب: جیسا کہ بیان ہوا کہ یہ اس راوی کا گمان نہیں ہے بلکہ آپ کے بہت سے علماء کا نظریہ بھی ہے اس سلسلے میں آپ کے علماء کے دو گروہ ہیں۔

الف: اصل غضباک ہونے کو قبول کرنے والے علماء: ان لوگوں نے اس غضبناک ہونے کی توجیہ اور تاویل کرنے کے ذریعے اس کو ایک عام سا سادہ مسئلہ بنا کر پیش کیا ہے۔ اب اس میں سے سے بعض علماء کے اقوال میں نے گزشتہ بحث میں پیش کی ہیں۔ اس کے اور بھی بہت سے نمونے میرے پاس موجود ہیں۔

غور فرمائیں! شیعہ دلشاد خود بھی اقرار کر رہا ہے کہ جن اہل سنت علماء نے غضبناک ہونا بیان کیا ہے وہ اس کے قائل ہی نہیں ہیں بلکہ اس کی توجیہ اور تاویل کی ہے۔ اس سے شیعہ کا مؤقف انہی کے جواب سے ہی باطل ہوا کہ اہل سنت علماء نے ناراضگی کو تسلیم کیا ہے! یعنی سنی مناظر درست کہتے رہے کہ اہل سنت علماء نے ناراضگی اور شیعہ اعتراض کا رد ہر جگہ بیان کیا ہے اور شیعہ مکر و فریب سے بیچ کے اقوال دکھا کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں!

ب: وہ علماء جنھوں نے اس غضباک ہونے کو بہانہ بنا کر جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شان میں توہین کی ہے۔ ان میں سر فہرست۔

الف: ابن تیمیہ: وہ آپ کی طرح اندراج بندراج کا ذکر نہیں کرتا بلکہ شیعوں کو جواب دینے کے بہانے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شان میں گستاخی کرتا ہے یہاں تک کہ ان کے اس کام کو دنیا پرستی اور نعوذ باللہ منافقانہ کام کہتا ہے۔ آپ اس لنک پر مراجعہ کر کے اس کے اسناد دیکھ سکتے ہو۔

https://www.valiasr-aj.com/urdu/shownews.php?idnews=1935

اصل نکتہ اور موضوع پر گفتگو کرنے سے فرار اور اہلسنت علماء کے اقوال کا ذکر کر کے گفتگو کو الجھانے کی کوشش!

ب: ابن کثیر دمشقی۔و ھی امراة من بنات آدم تاسف کما یسافون۔ **البدایۃ والنھایۃ ج۵ ص۲۸۹**۔

اگر فاطمہ زہراع ناراض ہو گئیں تو کیا ہوا وہ ایک عورت ہی تو ہے اولاد آدم سے اس کی ناراضگی عام اولاد آدم کی طرح ہے۔

شیعہ کتاب اصول کافی میں موجود ایک صحیح روایت میں امام معصوم کے قول سے براہ راست حضرت آدم علیہ السلام کا نام لکھ کر کفر کا اصول منسوب کیا گیا ہے! دوسری طرف شیعہ اہل سنت علماء کے اقوالات سے چند الفاظ دکھا کرعوام کو گمراہ کرتے ہیں کہ دیکھیں سنی علماء نے اہل بیت کی توہین کی ہے! الحمدللہ اہل سنت عقائد و نظریات قرآن و احادیث نبویﷺ کے مطابق ہیں۔

ابن عثیمین۔ابن تیمیہ کی پیروی میں اس کے ہم فکر ابن عثیمین مشہور سلفی مولوی کہتا ہے کہ نعوذ باللہ جناب زہرا اس معاملے کے وقت اپنی عقل کھو چکی تھیں۔

نسأل الله أن يعفو عنها. وإلا فأبوبكر ما استند إلي رأي، وإنما استند إلي نص، وكان عليها رضي الله عنها أن تقبل قول النبي صلي الله عليه وسلم «لا نورث ما تركنا صدقه» ولكن كما قلت لكم قبل قليل: عند المخاصمه لا يبقي للإنسان عقل يدرك به ما يقول أو ما يفعل، او ما هو الصواب فيه؛ فنسأ الله أن يعفو عنها، وعن هجره خليفه رسول الله.

لتعليق علیٰ صحيح مسلم، جلد ۹، صفحه ۷۸، شرح صحيح مسلم، جلد ۶، صفحه ۷۴۔

یہ چند ایک نمونے ہیں۔

ایک طرف علمائے اہل سنت کی عبارات سے غلط مطالب اور دوسری طرف اہل تشیع معتبر کتب میں موجود واضح روایات جن میں انبیائے کرام سمیت سیدنا علی، سیدہ فاطمہ سمیت کئی اہل بیت افراد کی شان میں گستاخی ثابت ہوتی ہے!

شیعہ اور اہل سنت کی تاریخ کا مطالعہ کریں اور اہل سنت کے علماء میں سے جن لوگوں نے اصل ناراضگی اور اختلاف کو قبول کرنے کے بعد خلیفہ اول کے موقف کو صحیح ثابت کرنے اور اس معاملے میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے موقف کو غلط اور انہیں قصوروار ثابت کرنے کے لئے کتابیں لکھیں اور مناظرے کیے ہیں اگر اسی فہرست میں ان علماء کو بھی شامل کریں تو ایک لمبی قطار بن جاتی ہے جس ابتدا اور انتہا کا تعین سخت ہے

شیعہ مناظر دلشاد کے دلائل کا لیول اور مضبوطی دیکھیں۔ گیارہ ہجری کے واقعہ پر صحیح روایات رکھنے کے بجائے اہل سنت علماء کے اقوالات سے اپنا مؤقف ثابت کر رہا ہے!اہل علم جانتے ہیں کہ علمائے کرام کی ذاتی آراء دوسرے قرائن کے بغیر قبول نہیں کی جاتیں!

ان سب نے اصل غضبناک ہونے کو قبول کیا ہے۔ اب ان میں سے بعض نے جناب فاطمہ علیہا السلام کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کی ہے بعض نے ان کو خطاکار کہہ کر ان کی شان میں گستاخی کی ہے لیکن غضبناک ہونے کو تسلیم کیا ہے، بر خلاف آپ کے اور اس طرح گمان کرنے والے بعض افراد کے لہذا امتاز قریشی صاحب حقیقت یہ ہے کہ اس غضبناک والے نظریے میں آپ جیسے بعض لوگ ہی تنہا رہ جاتے ہیں۔ اہل سنت کے بڑے بڑے محدثین اور شارحین اور مایہ ناز علماء کہ جن کے دستر خوان پر آپ بیٹھ کر نوالہ چن رہے ہیں وہ سب اس نظریے میں شیعوں کے ساتھ ہم عقیدہ ہے۔ آپ کو اپنی تنہائی مبارک ہو۔ اب آپ کو اندازہ ہو چکا ہو گا کہ آپ اہل سنت کے نظریے کے ترجمان نہیں ہیں۔

شیعہ مناظر کا دجل: جمہور اہل سنت علماء نے شیعہ اعتراض بیان کر کے اس کا رد بیان کیا ہے۔

آپ کا یہ ادعا کہ معاملہ ختم ہوا تو اور آپ خاموش ہو گئی تھیں:

جواب:

الف: جناب ایک تو پہلے بیان ہو چکا کہ اس سلسلے میں زہری کی روایت اور اس سلسلے کی دوسری روایتیں اور آپ کے علماء کی تصریحات کو سامنے رکھیں تو جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ عین حقیقت ہے {ناراض بھی ہوئی بائیکاٹ کی حالت میں خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والے سمجھ کر دنیا سے چلی گئیں۔}

هوشیار ! خبردار!

قارئین! اس وقت تک بس ایک راوی کے گمان اور علمائے اہل سنت کے کئی اقوالات کو توڑ مروڑ کر رکھ دینے کے بعد شیعه مناظر دلشاد یه ظاهر کرنے کی کوششوں میں ہیں که سیده فاطمه کا ناراض ہون اثابت ہوگیا ہے!! شیعه اسی طرح عوام کو بیوقوف بناتے ہیں!

اس سلسلے میں کچھ دوسرے شواہد کی طرف پھر اشارہ کرتا ہوں۔ جیسا کہ پہلے آپ سے عرض کیا تھا کہ ہماری گفتگو کا بنیادی محور صحیحین کی روایتیں ہیں اور اگر اس سے باہر نکلیں تو آپ کے کم از کم تیس کے برابر شواہد اپنے مدعا کی صحت پر پیش کر سکتا ہوں۔ اس سلسلے کی ایک اہم بات وہی جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مطالبہ جاری رہنا ہے {کانت تسال} اگر آپ کو جناب عائشہ کی یہ خبر پسند نہیں اور اس کو جناب عائشہ کا گمان کہہ کر اس کو رد کرنا چاہیں تو ہم آپ کو نہیں روکتے۔ **اسی سلسلے کی دوسری اہم بات، جناب امیر المومنین علیہ السلام**

نے خلیفہ کی طرف سے مذکورہ حدیث سے استدلال کے باوجود ان کے نظریے کو قبول نہیں کیا اور خلیفہ دوم کے دور میں بھی جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا وہی مطالبہ جاری رکھا۔

اس کی اسناد بھی آپ کو پہلے پیش کر چکا ہوں۔ اب اگر معاملہ ختم ہوا تھا تو تقریبا چار سال تک جناب امیر کا اسی مطالبے کو دہرانے کا کیا معنی ہے؟ آپ اگر جناب خلیفہ اول کے کہنے پر سب کچھ ختم ہوا تھا تو پھر کیوں خلیفہ دوم کے دور میں بھی کیوں یہ معاملہ ختم نہیں ہوا؟؟ کیوں خلیفہ دوم کے بقول، مولا علی نے اس معاملے میں خلفاء کو سخت انداز میں جھٹلائے؟ انہیں کاذب، غادر، آثم ظالم، فاجر۔ سمجھے؟؟

> *شیعہ مناظر نے یہ واقعہ اپنی تحریر کے ب میں بیان کیا تھا اور سنی مناظر الف پر گفتگو کر رہے تھے۔ شیعہ دلشاد نکتہ بہ نکتہ گفتگو کرنے کے بجائے اورفریق مخالف کے اشکالات کا علمی رد کرنے کے بجائے خود اپنی تحریر کے ترتیب پر گفتگو کرنے سے عاجز تھے!! اس لئے بار بار ب کی طرف بھاگ رہے تھے!*

لہذا جناب ممتاز صاحب حقیقت بنی سے کام لیں تو نہ جناب فاطمہ ع کا غضبناک ہونا قابل انکار ہے نہ اس معاملے میں انہیں اپنے حق سے محروم رکھنے والا سمجھنا اور مولا علی کی طرف سے انہیں جھٹلانا اور اب اس بحث کا جو لازمی نتیجہ ہے وہ یہ ہے کہ <u>اہل سنت والے اس معاملے میں شیعہ موقف کو رد نہیں کرتے بلکہ اپنی کتابوں میں موجود جناب فاطمہ زہرا ع اور مولا علی کے موقف کے مقابلے میں کھڑے ہیں اور خلفاء کو حق بجانب سمجھ کر ان دو عظیم ہستیوں کو جھٹلانے کی چکر میں ہے</u> لیکن کیونکہ اصحاب اور اہل بیت کے غلامی کا ادعا

اور چرچا زیادہ کرتے ہیں۔لہذا یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ہم ان ہستیوں کو خطاکار کہتے اور سمجھتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو چھپانے کے لئے شیعوں کی طرف منفی تبلیغات کارخ کرتے ہیں اور شیعوں کو برا بھلا کہہ کر حقیقت میں جناب فاطمہ ع اور مولا علی کے موقف کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اب یہ کام آپ کے بعض علماء نے کھل کر کیا اور بعض آپ جیسے لوگوں نے شیعوں کو خراب کرنے کے ذریعے۔

سوائے ڈرامہ بازی کے شیعہ دلشاد کے پاس کوئی علمی رد نہیں تھا!

یہ سب آج صبح تیار کیا ہے کسی کی تحریر کاپی نہیں کی۔ایک ساتھ نظم دیکر جمع کر کے دوستوں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ کے لئے ایک خصوصہ تحفہ، کیونکہ اگر pdf بنانا چاہیں تو آپ کی زحمت کو میں نے کم کیا ہے اور میں خود بھی ایسا کرنا چاہوں تو میرے لئے بھی آسانی ہے۔باقی آپ کے الزامی جواب کے جواب ویسے تو دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایک تو بیٹی کو میراث ملنے کا مسئلہ شیعوں کے ہاں قابل انکار نہیں۔ ہمارے کوئی مرتے ہیں تو اس کے ماترک ان کے بیٹے اور بیٹیوں میں تقسیم ہوتی ہے زمین ہو یا جو بھی۔لہذا ہمارے کسی بھی فقیہ نے ایسا فتوا نہیں دیا ہے جو آپ نے سمجھا ہے یا آپ کو سمجھایا گیا ہے کتاب میراث کا مطالعہ کرنے والا ایک انصاف پسند انسان ہر گز شیعوں کی طرف ایسی نسبت نہیں دے سکتا، ظاہرا آپ کو عربی نہیں آتی اسی لئے آپ نے اس باب کی احادیث کا مطالعہ نہیں فرمایا۔اسی طرح اس سے پہلے کے ابواب کی احادیث۔اتنا کہنا کافی ہے۔باقی حدیث نحن معاشر کے لئے ایک تصویر دیکھیں۔

۲۔ وذلک ان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا۔

ورث باب تفعیل سے ہے اور اَورث باب افعال سے ہے۔ مذکورہ عبارت میں لم یورثوا آیا ہے یہ خواہ باب افعال سے یا باب تفعیل سے ہو اس کو دو مفعولوں کی ضرورت ہے۔ اس کا ایک مفعول درہم و دینار مذکور ہے اور دوسرا کلام میں مقدر کرنا پڑے گا۔

اس میں دو احتمال ہیں۔ ۱۔ علماء ۲۔ احداً۔ اگر علماء مقدر کیا جائے تو معنی یہ ہو گا کہ انبیاء علماء کو درہم و دینار کے وارث نہیں بناتے۔ چونکہ مذکورہ کلام میں علماء ہی کا ذکر ہے لہٰذا اولیٰ یہ ہے کہ اسی کو مفعول دوم بنایا جائے۔

اور اگر احداً مقدر کیا جائے تو معنی یہ ہو گا کہ انبیاء کسی کو بھی درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے۔ یہ معنی بھی مطلق میراث مال کی نفی نہیں کرتا کیونکہ قانون ہے خاص کی نفی عام کی نفی پر دلالت نہیں کرتی لہٰذا درہم و دینار سے میراث کی نفی پر مال سے میراث کی نفی پر دلالت نہیں کرتی۔

۳۔ بعبارۃ اخریٰ

اگر درہم و دینار کا نبی کسی کو وارث نہیں بناتے تو اس کا یہ معنی کہ اگر کسی زمین کی آمدنی میں انبیاء کا حصہ ہو یا درہم و دینار کے علاوہ ان کا کچھ مال ہو تو ان کی اولاد اس کی وراثت سے بھی محروم ہو جائے گی۔ سیدہ زہراؑ سلام اللہ علیہا نے ابوبکر سے درہم و دینار کی میراث نہیں مانگی تھی بلکہ وہ جاگیریں جن میں نبی کریم ﷺ کا حصہ تھا اس کی میراث مانگی تھی۔

۴۔ وانما اورثوا احادیث من احادیثھم۔

اس کلام کی بھی انبیاء کے میراث مال کی نفی پر تینوں دلالتوں سے کوئی دلالت نہیں اور معنی بھی صاف ہے کہ اولاد انبیاء علماء ہونے کی حیثیت سے انبیاء کے علم کے وارث ہیں اور اولاد ہونے کی حیثیت سے ان کے مال کے وارث ہیں۔

کلمہ انما سے شاہ عبدالعزیز نے جو حصر سمجھا ہے وہ غلط ہے

بیانہ

حصر کی کئی اقسام ہیں:

۱۔ صفت کا موصوف پر حصر ۲۔ موصوف کا صفت پر حصر ۳۔ حصر اضافی

کچھ املائی غلیطیاں رہ گئیں ہیں در گذر فرمانا۔ کے ٹو کے دامن میں بسنے والوں سے ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔

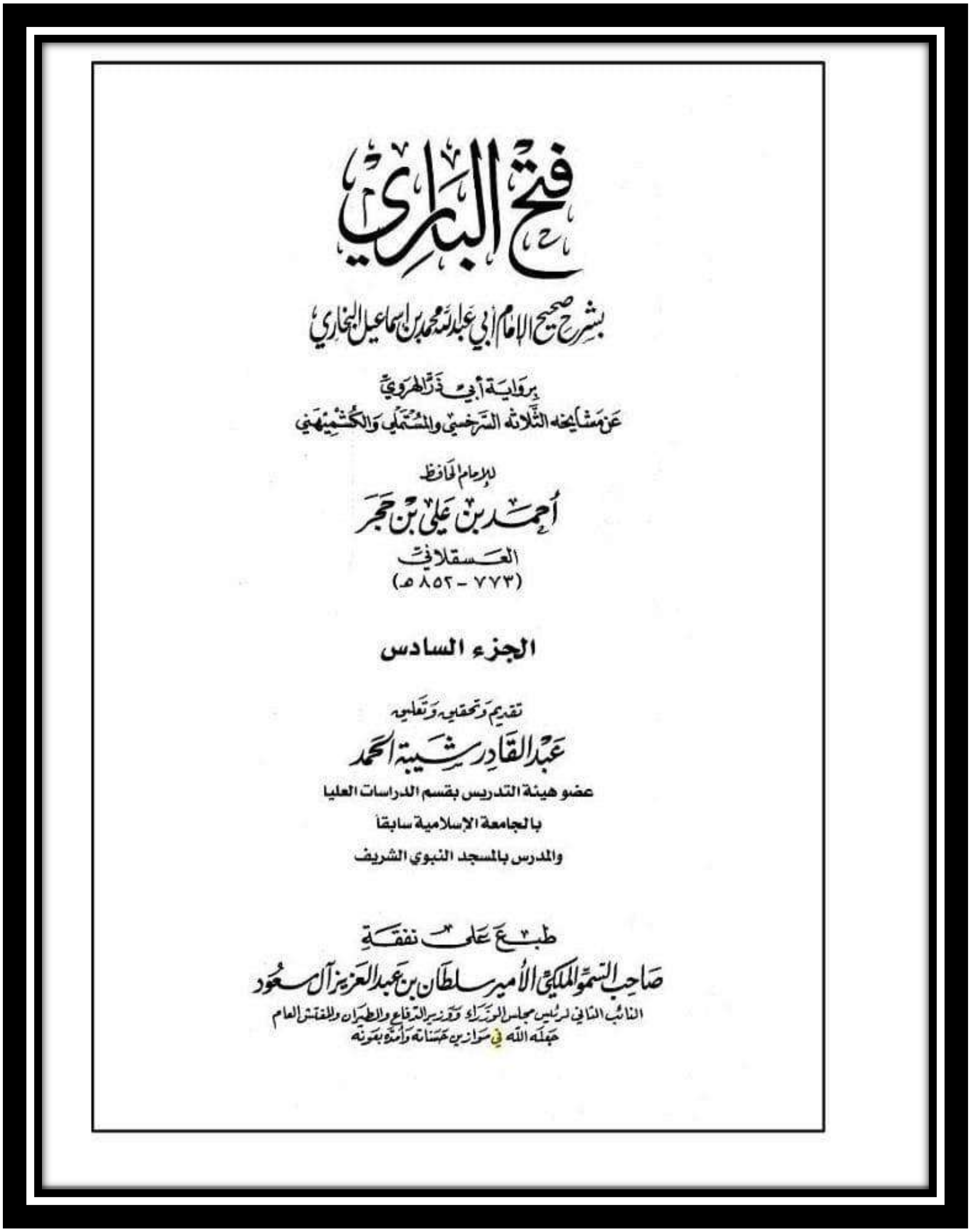

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

برواية أبي ذر الهروي

عن مشايخه الثلاثة السرخسي والمستملي والكشميهني

للإمام الحافظ

أحمد بن علي بن حجر

العسقلاني

(٧٧٣ - ٨٥٢ هـ)

الجزء السادس

تقديم وتحقيق وتعليق

عبد القادر شيبة الحمد

عضو هيئة التدريس بقسم الدراسات العليا

بالجامعة الإسلامية سابقا

والمدرس بالمسجد النبوي الشريف

طبع على نفقة

صاحب السمو الملكي الأمير سلطان بن عبد العزيز آل سعود

النائب الثاني لرئيس مجلس الوزراء ووزير الدفاع والطيران والمفتش العام

جعله الله في موازين حسناته وأمده بعونه

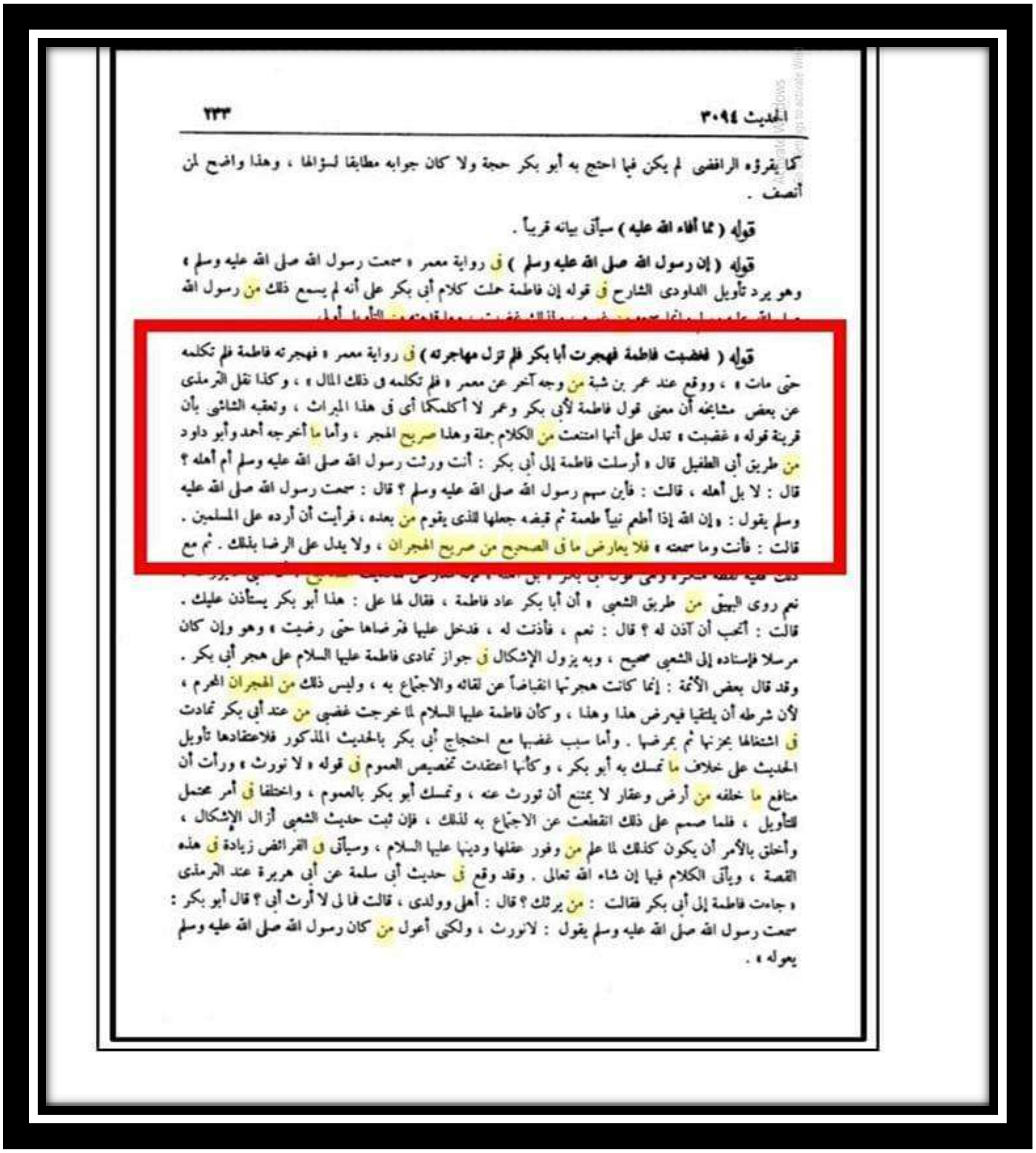

الحديث ٣٠٩٤ ٢٣٣

كما يقرؤه الرافضي لم يكن فيما احتج به أبو بكر حجة ولا كان جوابه مطابقا لسؤالها ، وهذا واضح لمن أنصف .

قوله (مما أفاء الله عليه) سيأتي بيانه قريباً .

قوله (إن رسول الله صلى الله عليه وسلم) في رواية معمر « سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم » وهو يرد تأويل الداودي الشارح في قوله إن فاطمة حلت كلام أبي بكر على أنه لم يسمع ذلك من رسول الله [illegible]

قوله (فغضبت فاطمة فهجرت أبا بكر فلم تزل مهاجرته) في رواية معمر « فهجرته فاطمة فلم تكلمه حتى مات » ، ووقع عند عمر بن شبة من وجه آخر عن معمر « فلم تكلمه في ذلك المال » ، وكذا نقل الترمذي عن بعض مشايخه أن معنى قول فاطمة لأبي بكر وعمر لا أكلمكما أي في هذا الميراث ، وتعقبه الشاشي بأن قرينة قوله « غضبت » تدل على أنها امتنعت من الكلام جملة وهذا صريح الهجر ، وأما ما أخرجه أحمد وأبو داود من طريق أبي الطفيل قال « أرسلت فاطمة إلى أبي بكر : أنت ورثت رسول الله صلى الله عليه وسلم أم أهله ؟ قال : لا بل أهله ، قالت : فأين سهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : « إن الله إذا أطعم نبياً طعمة ثم قبضه جعلها للذي يقوم من بعده ، فرأيت أن أرده على المسلمين . قالت : فأنت وما سمعته » فلا يعارض ما في الصحيح من صريح الهجران ، ولا يدل على الرضا بذلك . ثم مع [illegible]

ثم روى البيهقي من طريق الشعبي « أن أبا بكر عاد فاطمة ، فقال لها علي : هذا أبو بكر يستأذن عليك . قالت : أتحب أن آذن له ؟ قال : نعم ، فأذنت له ، فدخل عليها فترضاها حتى رضيت » وهو وإن كان مرسلا فإسناده إلى الشعبي صحيح ، وبه يزول الإشكال في جواز تمادي فاطمة عليها السلام على هجر أبي بكر . وقد قال بعض الأئمة : إنما كانت هجرتها انقباضاً عن لقائه والاجتماع به ، وليس ذلك من الهجران المحرم ، لأن شرطه أن يلتقيا فيعرض هذا وهذا ، وكأن فاطمة عليها السلام لما خرجت غضبى من عند أبي بكر تمادت في اشتغالها بحزنها ثم بمرضها . وأما سبب غضبها مع احتجاج أبي بكر بالحديث المذكور فلاعتقادها تأويل الحديث على خلاف ما تمسك به أبو بكر ، وكأنها اعتقدت تخصيص العموم في قوله « لا نورث » ورأت أن منافع ما خلفه من أرض وعقار لا يمتنع أن تورث عنه ، وتمسك أبو بكر بالعموم ، واختلفا في أمر محتمل للتأويل ، فلما صمم على ذلك انقطعت عن الاجتماع به لذلك ، فإن ثبت حديث الشعبي أزال الإشكال ، وأخلق بالأمر أن يكون كذلك لما علم من وفور عقلها ودينها عليها السلام ، وسيأتي في الفرائض زيادة في هذه القصة ، ويأتي الكلام فيها إن شاء الله تعالى . وقد وقع في حديث أبي سلمة عن أبي هريرة عند الترمذي « جاءت فاطمة إلى أبي بكر فقالت : من يرثك ؟ قال : أهلي وولدي ، قالت فما لي لا أرث أبي ؟ قال أبو بكر : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : لانورث ، ولكني أعول من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوله » .

بہت سی جگہوں پر تحریر میں نہیں کی جگہ ہیں کا لفظ ٹائیپنگ کی غلطی۔ سوری

نوٹ:شیعہ مناظر کے جوابات میں موجود بیشمار املائی غلطیوں کو درست کردیا گیا ہے اور حتی الامکان ان کے جوابات میں ان کے مؤقف کے مطابق ہی ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے۔

اگلا دن

سنی مناظر: السلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ گروپ ممبرز خاص طور پر شیعہ ممبرز اپنے مناظر کی روش ملاحظہ فرمائیں۔ کل ہماری گفتگو ختم ہونے کے بعد یہ طئے ہوا تھا کہ آج چار بجے باقائدہ گفتگو شروع کی جائے گی، لیکن میری غیر موجودگی میں فریق مخالف نے بے صبری اور جلد بازی کا مظاہرہ کیا اور پھر اتنی لمبی لمبی تحاریر رکھ کر عام ممبرز کو یہ دکھانے کی کوشش کی کہ وہ بہت زیادہ دلائل رکھتا ہے اور میرے وضاحت طلب نکات کا علمی رد کر چکا ہے!! حالانکہ میری کسی ایک بات کا بھی انہوں نے جواب نہیں دیا۔ اس کے علاوہ میں نے ان کے پہلے حصے پر تحقیق کی تو یہ واضح ہوا کہ شیعہ مناظر کی طرف سے وہی روش برقرار ہے اور نامکمل عبارات رکھ کر زبردستی اپنی بات منوانے کی بھونڈی کوششیں جاری وساری ہیں! تمام ممبرز غور وفکر کریں۔ میں پہلے دن سے جو وضاحتیں طلب کر رہا ہوں۔ ان کے جوابات شیعہ مناظر نے کہاں دیئے ہیں؟

1۔ سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک بطور میراث اہل تشیع مؤقف کہاں ہے؟

2۔ شیعہ مناظر نے اپنی تحریر میں سیدہ فاطمہ کا مطالبہ اور ناراضگی بیان کی تھی لیکن فرمان نبوی ﷺ جس پر فدک کا فیصلہ ہوا، اسے کیوں بیان نہیں کیا؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

3۔ وہ کونسی صحیح روایت ہے جس میں سیدہ سے ناراضگی کے الفاظ / چہرے یا جسمانی تاثرات بیان کئے گئے ہیں؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

4۔ راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی اور راوی کی روایت کہاں ہے جس میں سیدہ کی ناراضگی بیان ہوئی ہے؟

5۔ کیا اہل تشیع راوی کا گمان قبول کرتے ہیں؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

6۔سیدہ فاطمہ کو جو فرمان نبوی سنایا گیا وہ متفق علیہ بین الفرقین ہے۔اس کارد کہاں ہے؟

7۔الزامی جوابات میں عورت کی وراثت نہ ہونے پر زوجہ کہہ کر شیعہ مناظر نے اپنی صحیح روایت سے جان چھڑانے کی کوشش کی،اس پر میرے اشکالات کا جواب کہاں ہے؟

میں نے کونسا نیا طریقہ اپنایا ہے؟ آپ کی ہی تحریر کے پہلے مرحلے کے الف پر گفتگو کر تا رہا ہوں۔کوئی نئی بات نہیں کی۔کسی اور موضوع پر نہیں گیا۔پھر بھی آپ مطمئن نہیں ہو رہے۔۔کمال ہے!! مناظروں اور علمی مباحثوں میں ہمیشہ نکتہ بہ نکتہ گفتگو کی جاتی ہے اور اس طرح لمبے لمبے پیراگراف رکھنے سے پرہیز کیا جاتا ہے کیونکہ ایک ساتھ کئی حوالوں کا علمی رد کرنا کسی کے لئے بھی ممکن نہیں ہوتا! میں اس وقت شیعہ مناظر کے پہلے جواب کی حقیقت رکھ رہا ہوں تاکہ ممبرزان کی علمی لیول جان سکیں۔ان کی تمام تحریر پر تحقیق کرنا وقت کازیاں ہوگا۔

شیعہ مناظر کی طرف سے امام زہری کی توثیق

آپ نے جوابات کے ہر حصے کا عنوان بھی غلط دیا ہے۔میں نے امام زہری پر کب اور کہاں اعتراضات کئے ہیں جن کے آپ نے جوابات دینا شروع کر دئے ہیں۔آپ سے جو وضاحت طلب کی گئی ہیں ان کے جوابات تو آپ کے پاس ہیں نہیں باقی ادھر ادھر کی ہانک رہے ہیں۔کیا اہل سنت کے ہاں امام زہری ضعیف راوی ہے؟ لفاظی اور وقت ضایع کرنا کوئی آپ سے سیکھے!(اب آپ اخلاق کا درس دینا بھی شروع کریں گے ☺)

ایک جواب میں آپ نے تین علمائے اہل سنت کے اقوال پیش کئے ہیں۔علامہ ابن حجر عسقلانی،علامہ بدر العینی اور علامہ ابن بطال۔

آپ نے مطلوبہ کتب کے اسکینز پیش نہیں کئے بلکہ کتب کے حوالے بھی درست نہیں دئے، مجھے ان سب کو تلاش کرنے میں محنت کرنی پڑی۔

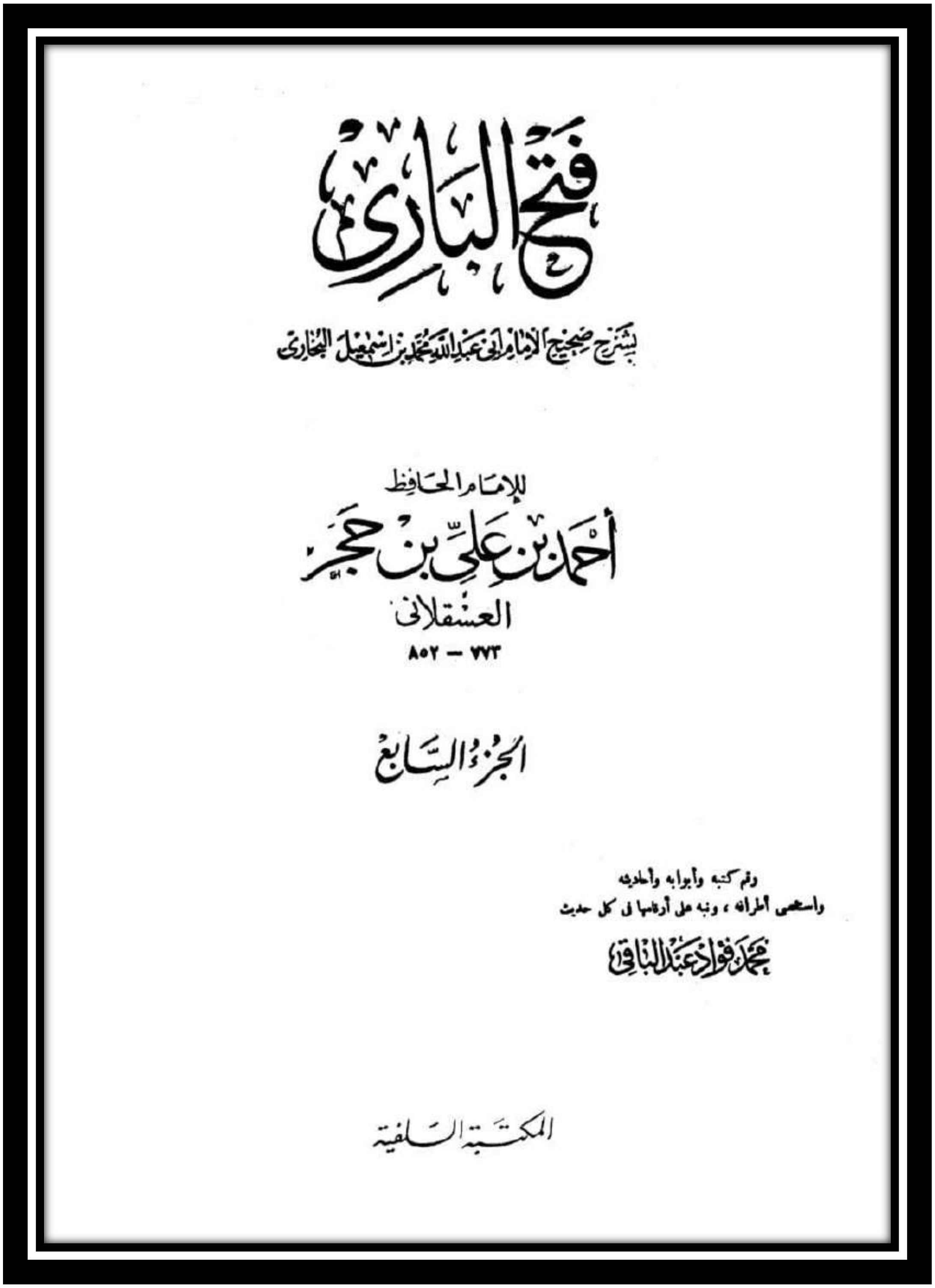

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

للإمام الحافظ

أحمد بن علي بن حجر

العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢

الجزء السابع

رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه

واستقصى أطرافه، ونبه على أرقامها في كل حديث

محمد فؤاد عبد الباقي

المكتبة السلفية

الثبت ، وقيل عاشت بعده سبعين يوما ، وقيل ثمانية أشهر ، وقيل شهرين جاء ذلك عن عائشة أيضا . وأشار البيهقى الى أن فى قوله «وعاشت الخ» إدراجا ، وذلك أنه وقع عند مسلم من طريق أخرى عن الزهرى فذكر الحديث وقال فى آخره «قلت للزهرى : كم عاشت فاطمة بعده : قال : ستة أشهر» وعزا هذه الرواية لمسلم ، ولم يقع عند مسلم هكذا بل فيه كما عند البخارى موصولا . والله أعلم . **قوله** (دفنها زوجها علىّ ليلا ، ولم يؤذن بها أبا بكر) روى ابن سعد من طريق عمرة بنت عبد الرحمن أن العباس صلى عليها ، ومن عدة طرق أنها دفنت ليلا ، وكان ذلك بوصية منها لارادة الزيادة فى التستر ، ولعله لم يعلم أبا بكر بموتها لأنه ظن أن ذلك لا يخفى عنه ، وليس فى الخبر ما يدل على أن أبا بكر لم يعلم بموتها ولاصلى عليها ، وأما الحديث الذى أخرجه مسلم والنسائى وأبو داود من حديث جابر فى النهى عن الدفن ليلا فهو محمول على حال الاختيار لأن فى بعضه «الا أن يضطر انسان الى ذلك» . **قوله** (وكان لعلى من الناس وجه حياة فاطمة) أى كان الناس يحترمونه إكراما لفاطمة ، فلما ماتت واستمر على عدم الحضور عند أبى بكر قصر الناس عن ذلك الاحترام لإرادة دخوله فيما دخل فيه الناس ، ولذلك قالت عائشة فى آخر الحديث «لما جاء وبايع كان الناس قريبا اليه حين راجع الامر بالمعروف» وكأنهم كانوا يعذرونه فى التخلف عن أبى بكر فى مدة حياة فاطمة لشغله بها وتمريضها وتسليتها عما هى فيه من الحزن على أبيها ﷺ ، ولأنها لما غضبت من رد أبى بكر عليها فيما سألته من الميراث رأى على أن يوافقها فى الانقطاع عنه . **قوله** (فلما توفيت استنكر علىّ وجوه الناس ، فالتمس مصالحة أبى بكر ومبايعته ، ولم يكن يبايع تلك الأشهر) أى فى حياة فاطمة . قال المازرى : العذر لعلى فى تخلفه مع ما اعتذر هو به أنه يكفى فى بيعة الامام أن يقع من أهل الحل والعقد ولا يجب الاستيعاب ، ولا يلزم كل أحد أن يحضر عنده ويضع يده فى يده ، بل يكفى التزام طاعته والانقياد له بأن لا يخالفه ولا يشق العصا عليه ، وهذا كان حال على لم يقع منه إلا التأخر عن الحضور عند أبى بكر ، وقد ذكرت سبب ذلك . **قوله** (كراهية ليحضر عمر) فى رواية الأكثر «لمحضر عمر» والسبب فى ذلك ما ألفوه من قوة عمر وصلابته فى القول والفعل ، وكان أبو بكر رقيقا لينا ، فكأنهم خشوا من حضور عمر كثرة المعاتبة التى قد تفضى الى خلاف ما قصدوه من المصافاة . **قوله** (لا تدخل عليهم) أى لئلا يتركوا من تعظيمك ما يجب لك . **قوله** (وما عسيتهم أن يفعلوا بى) قال ابن مالك : فى هذا شاهد على صحة تضمين بعض الأفعال معنى فعل آخر وإجرائه مجراه فى التعدية ، فإن عسيت فى هذا الكلام بمعنى حسبت وأجريت مجراها فنصبت ضمير الغائبين على أنه مفعول ثان ، وكان حقه أن يكون عاريا من «أن» لكن جىء بها لئلا تخرج «عسى» عن مقتضاها بالكلية . وأيضا فان «أن» قد تسد بصلتها مسد مفعولى حسبت ، فلا يستبعد مجيئها بعد المفعول الاول بدلا منه . قال : ويجوز جعل «ما عسيتهم» حرف خطاب والهاء والميم اسم عسى ، والتقدير ما عساهم أن يفعلوا بى ، وهو وجه حسن . **قوله** (ولم ننفس عليك خيرا ساقه الله اليك) بفتح الفاء من ننفس أى لم نحسدك على الخلافة ، يقال نفست بكسر الفاء أنفس بالفتح نفاسة ، وقوله «استبددت» فى رواية غير أبى ذر «واستبدت» بدال واحدة وهو بمعناه وأسقطت الثانية تخفيفا كقوله ﴿ فظلتم تفكهون ﴾ أصله ظللتم ، أى لم تشاورنا ، والمراد بالأمر الخلافة . **قوله** (وكنا نرى) بضم أوله ويجوز الفتح . **قوله** (لقرابتنا) أى لاجل قرابتنا (من رسول الله ﷺ نصيبا) أى لنا فى هذا الامر . **قوله** (حتى فاضت) أى لم يزل على يذكر رسول الله ﷺ حتى فاضت عينا أبى بكر من الرقة . قال المازرى : ولعل عليا أشار الى أن أبا بكر استبد عليه

اس نامکمل عبارت کے آگے پیچھے کی عبارت پر غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ علامہ عسقلانی نے اہل سنت موٴقف ہی بیان کیا ہے۔ میرے پاس وقت نہیں کہ تفصیل لکھ سکوں۔ عام ممبرز کے لئے اردو ترجمہ سے مکمل پیراگراف پیش کرتا ہوں۔

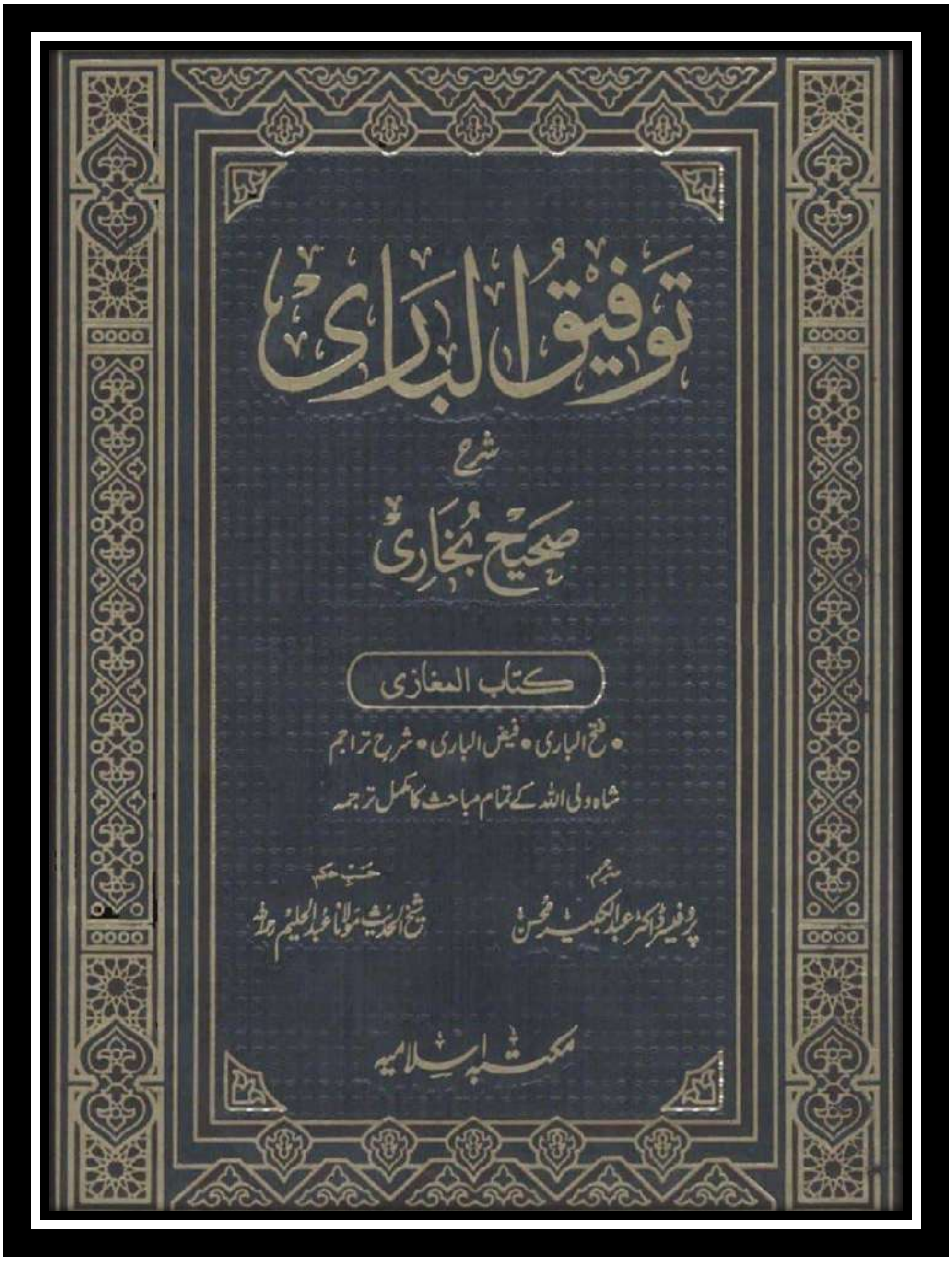

اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ .

(جلد چہارم کے ص: ۵۶۹ اور ص: ۵۷۳ میں مفصل ترجمہ موجود ہے)حدیث 4240أطرافه 3092، 3711، 4035، 6725- حدیث 4241أطرافه 3093، 3712، 4036، 6726 -

اس کی فرض الخمس میں شرح گزر چکی ہے یہاں کے سیاق میں کچھ ایسی عبارات ہیں جو وہاں نہ تھیں ان کی شرح آگے کی جاتی ہے۔(عاشت بعد النبی ﷺ سنة أشهر) یہی حضرت فاطمہ کے بارہ میں صحیح قول ہے ابن سعد نے واقدی سے دو طرق سے تین ماہ نقل کیا، مگر چھ ماہ ہی درست ہے کئی اور اقوال بھی ہیں، بیہقی نے اشارہ کیا ہے کہ حدیث کے اس جملہ (وعاشت الخ) میں ادراج ہے کیونکہ مسلم کی تخریج کردہ اسی حدیث کے آخر میں ہے، راوی کہتے ہیں میں نے زہری سے پوچھا حضرت فاطمہ آنجناب کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہیں؟ کہا چھ ماہ، ابن حجر کہتے ہیں انہوں نے یہ روایت مسلم کی طرف غلط طور پر منسوب کر دی ہے ان کے ہاں بھی بخاری کے سیاق کی طرح یہ بات موصولا مروی ہے۔

(ولم یؤذن أبابکر) ابن سعد نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے نقل کیا ہے کہ حضرت عباس نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی ان کا رات کو دفن کیا جانا متعدد طرق سے منقول ہے یہ دراصل حضرت فاطمہ کی وصیت تھی تا کہ زیادت فی التستر ہو ممکن ہے حضرت ابوبکر کو ذاتی طور پر اس لئے اطلاع نہ دی ہو کہ خیال کیا ہو انہیں اطلاع ہو چکی ہوگی روایت میں یہ مذکور نہیں کہ ابوبکر اس سے لاعلم رہے یا جنازہ میں حاضر نہ ہوئے ایک حدیث جسے مسلم، نسائی اور ابوداود نے حضرت جابر کے واسطہ سے تخریج کیا، میں رات کو تدفین سے نہی وارد ہے تو یہ حالتِ اختیار پر محمول ہے کیونکہ اس کے بعض طرق میں ہے:(إلا أن یضطر إنسان إلی ذلك) کہ ضرورۃً ایسا کیا جا سکتا ہے۔

(وکان لعلی من الخ) یعنی لوگ حضرت فاطمہ کی وجہ سے ان کا (نسبۃً زیادہ) احترام کرتے تھے ان کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر کے ہاں ان کا نہ آنا برقرار رہا تو لوگوں کے رویے اب تبدیل ہونا شروع ہوئے تا کہ وہ بھی بیعتِ عامہ میں شامل ہوں اس لئے آخرِ حدیث میں ہے کہ جب آخر کار بیعت کر لی تو لوگوں کو اس سے خوشی ہوئی قبل ازیں گویا اس وجہ سے محسوس نہ کرایا کہ وہ حضرت فاطمہ کی تیمارداری وتسلیہ میں مصروف رہتے ہیں تا کہ آنجناب کی وفات کے عظیم حادثہ کا غم وحزن ان سے ہلکا کریں اور ہمہ وقت انکی دل جوئی میں لگے رہیں پھر حضرت ابوبکر کے ساتھ وراثت کے مسئلہ میں ان کی کچھ ناچاقی بھی ہوگئی اس وجہ سے بھی علی کچھ دور رہے (پہلے گزرا کہ آخری ایام میں حضرت ابوبکر نے حضرت علی کے ہمراہ جا کر حضرت فاطمہ کی بیمار پرسی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کی)۔

(ولم یبایع تلك الأشهر) یعنی جب تک حضرت فاطمہ زندہ تھیں، مازری لکھتے ہیں حضرت علی کی اس بارے رائے یہ تھی کہ سبھی کا بیعت کرنا (یعنی شخصاً شخصاً) غیر مطلوب ہے یہی کافی ہے کہ اہلِ حَل وعقد نے بیعت کر لی ہے پھر اصل مطلوب تو اطاعتِ امیر، اس کے احکام کو بجالانا اور عدم مخالفت ہے دراصل لوگوں کو اصل اعتراض یہ تھا کہ وہ حضرت ابوبکر کی مجلس میں نہیں بیٹھتے اس کی وجہ ذکر کی جا چکی ہے (کہ حضرت فاطمہ کی تیمارداری میں مشغول رہتے تھے)۔

اس کے بعد علامہ بدر العینی نے بھی اعتراض لکھ کر لکھا ہے کہ ھجرت سے مراد اس معاملے میں دوبارہ بات نہیں کی۔

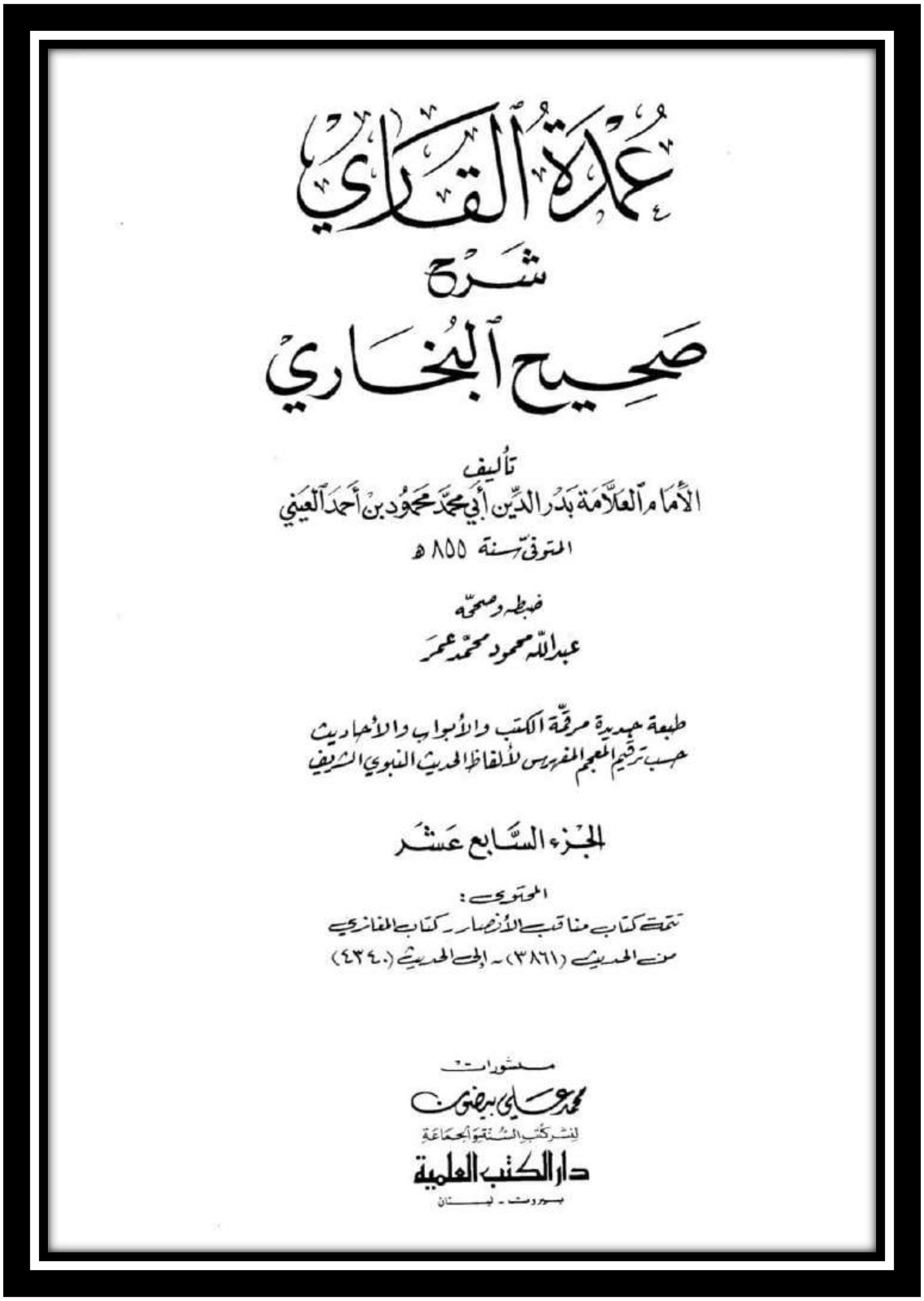
عمدة القاري
شرح
صحيح البخاري
تأليف
الإمام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني
المتوفى سنة ٨٥٥ هـ
ضبطه وصححه
عبد الله محمود محمد عمر
طبعة جديدة مرقمة الكتب والأبواب والأحاديث
حسب ترقيم المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي الشريف
الجزء السابع عشر
المحتوى:
تتمة كتاب مناقب الأنصار - كتاب المغازي
من الحديث (٣٨٦١) - إلى الحديث (٤٣٤٠)
منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

ولكن بينهما تفاوت في المتن بزيادة ونقصان.

قوله: «**مما أفاء الله عليه**» أي: مما أعطاه الله من أموال الكفار من غير حرب ولا جهاد، وأصله من الفيء وهو الرجوع، يقال: فاء يفيء فيئة وفيوء، كأنه كان في الأصل لهم فرجع إليهم، وأفاء، ثلاثي مزيد فيه. **قوله:** «**بالمدينة**»، وذلك من نحو أرض بني النضير حين أجلاهم، ومما صالح أهل فدك على نصف أرضها وكان النصف له، وما كان له أيضاً من أرض خيبر لكنه ما استأثر بها، بل كان ينفقها على أهله والمسلمين فصارت بعده صدقة حرم التملك فيها. **قوله:** «**فأبى أبو بكر**»، أي: امتنع. **قوله:** «**فوجدت**»، أي: غضبت، من الموجدة. وهو الغضب، وكان ذلك أمراً حصل على مقتضى البشرية ثم سكن بعد ذلك. والحديث كان مؤولاً عندها بما فضل عن ضرورات معاش الورثة. **قوله:** «**فهجرته**»، أي: هجرت فاطمة أبا بكر، رضي الله تعالى عنهما، ومعنى هجرانها انقباضها عن لقائه وعدم انبساط لا الهجران المحرم من ترك السلام. ونحوه. **قوله:** «**وعاشت**»، أي: فاطمة «**بعد النبي ﷺ، ستة أشهر**»، هذا هو الصحيح، وقيل: عاشت بعده سبعين يوماً، وقيل: ثلاثة أشهر، وقيل: شهرين، وقيل: ثماني أشهر، وقال البيهقي. **قوله:** «**وعاشت...**» إلى آخره، مدرج، وذلك أنه وقع عند مسلم من طريق أخرى عن الزهري، فذكر الحديث وقال في آخره: قلت للزهري: كم عاشت فاطمة بعده؟ قال: ستة أشهر. **قوله:** «**ليلاً**» أي: في الليل، وذلك بوصية منها لإرادة الزيادة في التستر. فإن قلت: روى مسلم وأبو داود والنسائي من حديث جابر في النهي عن الدفن ليلاً. قلت: هذا محمول على حال الاختيار لأن في بعضه: إلاَّ أن يضطر إنسان إلى ذلك. **قوله:** «**ولم يؤذن بها أبا بكر**» أي: ولم يعلم بوفاتها أبا بكر. **قوله:** «**وصلى عليها**» أي: صلى علي، رضي الله تعالى عنه، على فاطمة، وروى ابن سعد من طريق عمرة بنت عبد الرحمن: أن العباس صلى عليها. **قوله:** «**حياة فاطمة**»، لأنهم كانوا يعذرونه عن ترك المبايعة لاشتغاله بها وتسلية خاطرها من قرب عهد مفارقة رسول الله، ﷺ. **قوله:** «**تلك الأشهر**»، وهي الأشهر الستة، وقال المازري: العذر لعلي، رضي الله تعالى عنه، في تخلفه مع ما اعتذر هو به أنه يكفي في بيعة الإمام أن يقع من آحاد أهل الحل والعقد، ولا يجب الاستيعاب، ولا يلزم كل أحد أن يحضر عنده ويضع يده في يده، بل يكفي التزام طاعته والانقياد له بأن لا يخالفه ولا يشق العصا عليه، وهذا كان حال علي، رضي الله تعالى عنه، ولم يقع منه إلاَّ التأخر عن الحضور عند أبي بكر، رضي الله تعالى عنه.

قوله: «**كراهية لمحضر عمر**» أي: لأجل الكراهة لحضور عمر، رضي الله تعالى عنه، و: المحضر، مصدر ميمي بمعنى الحضور، ويروى: كراهية ليحضر عمر، أي: لأن يحضر، وذلك لأن حضوره كان يوجب كثرة المعاتبة والمعادلة، فقصدوا التخفيف لئلا يفضي إلى خلاف ما قصدوه من المصافاة. **قوله:** «**فقال عمر: لا والله لا تدخل عليهم وحدك**» لأنه توهم أنهم لا يعظمونه حق التعظيم، وأما توهمه ما لا يليق بهم فحاشاه وحاشاهم من ذلك. **قوله:** «**وما عسيتهم أن يفعلوا؟**» بكسر السين وفتحها أي: ما رجوتهم أن

اسی طرح ابن بطال کے حوالے میں در حقیقت رات میں تدفین کے جائز ہونے کی بحث کی گئی ہے اور حضرت ابو بکر صدیق, حضرت عمر فاروق اور سیدہ فاطمہ کی رات میں تدفین ہونا بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابو بکر کو خبر ملنے کی نفی سے یہ تھوڑی ثابت ہوتا ہے کہ انہیں سیدہ کی وفات کی اطلاع نہ تھی۔ اس پر سنی و شیعہ کتب سے قرائن موجود ہیں۔

54 - بَاب الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ لَيْلا

/ 74 - فيه: ابْن عَبَّاس، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ (صلى الله عليه وسلم) عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ، قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَكَانَ يسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: (مَنْ هَذَا ؟) فَقَالُوا: فُلانٌ، دُفِنَ الْبَارِحَةَ، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ. قال ابن المنذر: أجاز أكثر العلماء الدفن بالليل، فممن دفن بالليل أبو بكر الصديق، دفنه عمر بن الخطاب بعد صلاة العشاء، ودُفنت عائشة وعثمان بن عفان بالليل أيضًا، ودفن عليٌّ بن أبي طالب زوجته فاطمة ليلاً، فرًّ بِهَا من أبي بكر أن يصلى عليها، كان بينهما شيء۔

نام کتاب : شرح صحیح البخاری نویسنده : ابن بطال جلد : ۳ صفحه : ۳۲۵

إلى الثانية، بان عنده وظهر أن أم الصبى اختارت حياة ابنها، وكذلك بعث الله ملك الموت إلى موسى للابتلاء والاختبار. وقد أخبرنا نبينا (صلى الله عليه وسلم) أن الله تعالى لم يقبض نبيًا قط حتى يريه مقعده من الجنة ويخيره، فلا يجوز أن يؤمر ملك الموت بقبض روحه قبل أن يريه مقعده من الجنة، وقبل أن يخيره، والله ولى التوفيق. ومعنى سؤال موسى أن يدنيه من الأرض المقدسة، والله أعلم، لفضل من دفن فى الأرض المقدسة من الأنبياء والصالحين، فاستحب مجاورتهم فى الممات، كما يستحب جيرتهم فى المحيا، ولأن الفضلاء يقصدون المواضع الفاضلة، ويزورون قبورها ويدعون لأهلها. قال المهلب: إنما سأل الدنو من الأرض المقدسة ليسهل على نفسه، وتسقط عنه المشقة التى تكون على من هو بعيد منها من المشى وصعوبته عند البعث والحشر. قال غيره: ومعنى بعده منها (رمية بحجر) ليعمى قبره، لئلا يعبد قبره جهال أهل ملته، ويقصدونه بالتعظيم، والله أعلم، لأن النبى، (صلى الله عليه وسلم) ، أخبر أن اليهود تفعل ذلك بقوله: (لعن الله اليهود اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد يحذر ذلك) .

٥٤ - باب الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ لَيْلا

/ ٧٤ - فيه: ابْن عَبَّاس، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ (صلى الله عليه وسلم) عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ، قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَكَانَ يسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: (مَنْ هَذَا؟) فَقَالُوا: فُلانٌ، دُفِنَ الْبَارِحَةَ، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ. قال ابن المنذر: أجاز أكثر العلماء الدفن بالليل، فممن دفن بالليل أبو بكر الصديق، دفنه عمر بن الخطاب بعد صلاة العشاء، ودُفنت عائشة وعثمان بن عفان بالليل أيضًا، ودفن عليٌّ بن أبى طالب زوجته فاطمة ليلاً، فرَّ بِهَا من أبى بكر أن يصلى عليها، كان بينهما شىء،

نام کتاب : شرح صحیح البخاری نویسنده : ابن بطال جلد : ۳ صفحه : ۳۲۵

آپ کی تحریر میں میری وضاحت طلب نکات کے جوابات نہیں ہیں۔اہل علم کے نزدیک راویوں کے گمان کا غلط ہونا معیوب نہیں ہے۔جن علماء تک حقیقت نہ پہنچی انہوں نے یقین کیا لیکن آج کے دور میں تحقیق کر کے حقیقت تک پہنچنا مشکل نہیں ہے۔میں آپ کو قرآن سے دکھاتا ہوں کہ انبیائے کرام نے بھی مختلف مواقع پر غلط گمان کئے ہیں۔

انبیائے کرام کے گمان جو درحقیقت درست نہیں تھے۔(قرآن کریم کی روشنی میں)

1۔ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِی مِنْۢ بَعْدِیْ

(سیدنا موسٰی نے) کہا تم نے میرے بعد بُری میری جانشینی کی۔

(AL-ARAF - 7:150)

غور کریں۔کیا سیدنا ہارون علیہ السلام نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد بری جانشینی کی تھی؟

یا یہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا اپنا گمان تھا؟؟

2۔سبحن الذی سورہ الکھف : آیت 71

فَانْطَلَقَا ٭ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـئًا اِمْرًا ﴿۷۱﴾

ترجمہ: پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، خضر نے اس کے تختے توڑ دیئے، موسیٰ نے کہا کیا آپ اسے توڑ رہے ہیں کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں، یہ تو آپ نے بڑی (خطرناک) بات کر دی۔

غور کریں۔کیا واقعی سیدنا خضر علیہ السلام کشتی والوں کو ڈبونا چاہتے تھے؟؟

یا یہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا اپنا گمان تھا؟

3۔ سبحن الذی سورہ الکھف : آیت 74

فَانْطَلَقَا ٭ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

ترجمہ: پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک لڑکے کو پایا، خضر نے اسے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا کہ کیا آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ بیشک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔

غور کریں! سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس آیت میں حضرت خضر علیہ السلام پر ناحق قتل کرنے کا الزام لگا رہے ہیں!!

4۔ قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾

ترجمہ: کہنے لگے کہ بھائی میری داڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑیئے۔ میں تو اس سے ڈرا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کو ملحوظ نہ رکھا۔

(سورت طٰہٰ94)

غور کریں! حضرت موسی نے اپنی قوم کی گمراہی کا ذمہ دار حضرت ھارون علیہ السلام کو سمجھ کر ان سے زبانی و جسمانی جھگڑا کر دیا۔

ان تمام مثالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ظن یا گمان درست اور غلط ہو سکتا ہے اور یہ کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ ایک اندازہ ہے، جس پر کوئی پکڑ نہیں کیونکہ گمان کرنے والے کی نیت نیک ہوتی ہے۔

الحمدللہ۔۔ قرآن کریم کی نصوصِ صریحہ کے ساتھ یہ ثابت ہوگیا کہ ایک نبی جو سُنی وشیعہ کے ہاں بالاتفاق معصوم عن الخطاء ہے اور وہ نبی اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ بھی رہا ہے اس کے باوجود اس کا گمان خلافِ حقیقت ہو سکتا ہے تو ایک ایسا بندہ جو نہ معصوم عن الخطاء ہے اور نہ ہی روایات بیان کرنے میں محتاط ہے بلکہ مدلس ہے اور وہ واقعہ کے وقت موجود بھی نہیں ہے، بلکہ اس وقت تو پیدا ہی نہیں ہوا تھا، اسکا وہ گمان جو دوسرے قرائن سے رد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ روایت بھی منقطع ہو، خبر آحاد ہو اور کوئی بھی دوسرا راوی ایسی بات روایت نہ کر رہا ہو تو ایسی روایت سنیوں کو زبردستی منوانا اس بات کی دلیل ہے کہ سنیوں سے زیادہ روئے زمین پر کوئی مظلوم نہیں۔

ایک مختصر تحقیق

صحیح بخاری کی ایک حدیث پیش کرتے ہوئے استدلال پیش کیا گیا کہ

سیدہ فاطمہ حضرت ابو بکر صدیق سے مطالبہ فدک کو تسلیم نہ کرنے پر سخت ناراض تھیں اور آخر وقت تک ترک کلام کیا اور اسی لئے سیدہ کا جنازہ رات کو پڑھ کر تدفین کی گئی، حضرت ابو بکر کو اطلاع نہیں دی گئی۔

اس مکمل حدیث کو پڑھ کر اور سمجھ کر دوسری صحیح روایات کی روشنی میں اصل حقائق جانتے ہیں۔

Sahih Bukhari - 4240

کتاب:کتاب غزوات کے بیان میں

باب:غزوہ خیبر کا بیان

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ، وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ""لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ""، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي، وَاللَّهِ لَآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ، وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ، وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلىأَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا، فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا: أَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے ' البتہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں، اللہ کی قسم! جو صدقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا۔ جس حال میں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں میں بھی وہی طرز عمل اختیار کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زندگی میں تھا۔ غرض ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی دینا منظور نہ کیا۔ اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خفا ہو گئیں اور ان سے ترک ملاقات کر لیا اور اس کے بعد وفات تک ان سے کوئی گفتگو نہیں کی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے شوہر علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات میں دفن کر دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہیں دی اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب تک زندہ رہیں علی رضی اللہ عنہ پر لوگ بہت توجہ رکھتے رہے لیکن ان کی وفات کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اب لوگوں کے منہ ان کی طرف سے پھرے ہوئے ہیں۔ اس وقت انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا چاہا۔ اس سے پہلے چھ ماہ تک انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی پھر انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور کہلا بھیجا کہ آپ صرف تنہا آئیں اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لائیں ان کو یہ منظور نہ تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ آئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ کی قسم! آپ تنہا ان کے پاس نہ جائیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے میں تو اللہ کی قسم! ضرور ان کی پاس جاؤں گا۔ آخر آپ علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کو گواہ کیا ' اس کے بعد فرمایا ہمیں آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے ' سب کا ہمیں اقرار ہے جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی ریس بھی نہیں کی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی (کہ خلافت کے معاملہ میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے تھے (کہ آپ ہم سے مشورہ کرتے) ابوبکر رضی اللہ عنہ پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گئی اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی مجھے اپنی قرابت سے صلہ رحمی سے زیادہ عزیز ہے۔ لیکن میرے اور لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق اور خیر سے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلہ میں جو راستہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دوپہر کے بعد میں آپ سے بیعت کروں گا۔ چنانچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر آئے اور خطبہ کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاملے کا اور ان کے اب تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے پیش کیا تھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس کا باعث ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور نہ ان کے فضل و کمال کا انکار مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عنایت فرمایا یہ بات ضرور تھی کہ ہم اس معاملہ خلافت میں اپنا حق سمجھتے تھے (کہ ہم سے مشورہ لیا جاتا) ہمارے ساتھ یہی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا۔ مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔ جب علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں یہ مناسب راستہ اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے خوش ہو گئے اور علی رضی اللہ عنہ سے اور زیادہ محبت کرنے لگے جب دیکھا کہ انہوں نے اچھی بات اختیار کر لی ہے۔

ایک منصف مزاج انسان کی یہ شان نہیں ہے کہ صرف ایک حدیث یا ایک طرق سے کوئی نتیجہ نکال کر خود فیصلہ کرلے۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ کسی بھی واقعے کو جانچنے کے لئے اس کے متعلق تمام صحیح روایات کو یکجا کیا جائے، تاکہ ہر ایک راوی کا انداز بیان سمجھتے ہوئے اصل واقعے سے مکمل آگاہی حاصل ہو سکے۔

سیدہ فاطمہ کی طرف سے حضرت ابو بکر صدیق سے مطالبہ فدک کی احادیث اور تاریخی روایات باسند کتب سے تقریباً 36 مقامات پر دریافت ہوئی ہیں۔

اَسماءِ کُتُب

(۱) المصنّف لعبدالرزاق میں (یک عدد) (۲) بخاری شریف میں (۵ عدد)

(۳) مُسلم شریف میں (۲ عدد) (۴) مُسند امام احمد میں (۵ عدد)

(۵) طبقات ابن سعد میں (۲ عدد) (۶) مُسند ابی عوانہ اسفرائینی میں (۳ عدد)

(۷) ترمذی شریف میں (۲ عدد) (۸) ابوداؤد شریف میں (۴ عدد)

(۹) نسائی شریف میں (یک عدد) (۱۰) المنتقٰی لابن جارود میں (یک عدد)

(۱۱) شرح معانی الآثار طحاوی میں (یک عدد) (۱۲) مشکل الآثار طحاوی میں (یک عدد)

(۱۳) السنن الکبرٰی للبیہقی میں (۶ عدد) (۱۴) تاریخ الامم والملوک لابن جریر طبری (یک عدد)

(۱۵) فتوح البلدان بلاذری میں (یک عدد)

ان مقامات میں مذکورہ واقعہ بعض جگہ مفصل ہے اور بعض جگہ مختصر بیان ہوا ہے۔ غور و فکر سے واضح ہوا ہے کہ تمام 36 مقامات میں سے گیارہ عدد روایات وہ روایات ہیں جن کی سند میں ابن شہاب زہری نہیں ہے۔ دوسرے صحابہ کرام مثلاً حضرت ابو ھریرہ، ابوالطفیل عامر بن واثلہ ام ہانی وغیرہم سے یہ روایات مروی

ہیں۔یعنی سیدہ عائشہ صدیقہ سے منقول نہیں ہیں۔غور طلب بات یہ ہے کہ یہاں کسی ایک مقام پر رنجیدگی و کشیدگی کا نام ونشان نہیں۔پچیس مقامات جن کی سند میں ابن شہاب الزہری موجود ہے،دوطرح کی روایات ہیں۔

1۔ایک صورت یہ ہے کہ سند میں زہری موجود ہونے کے باوجود مناقشہ نما الفاظ بالکل مفقود ہیں اور کشیدگی سیدہ فاطمہ کا کوئی تذکرہ نہیں،ایسے مقامات تقریباًنوعدد ہیں۔

2۔دوسری صورت یہ ہے کہ روایات میں وجد دوعدم تکلم وغیرہم منقول ہیں،ان مقامات کی ہر سند میں زہری موجود ہے۔تقریباًسولہ مقامات ہیں۔

تحقیق کے مطابق تقریباً16 مختلف مقامات پر اس اہم واقعے کو رنجیدگی سے بیان کیا گیاہے۔

جن روایات میں حضرت ابو بکر صدیق کا جواب سن لینے کے بعد سیدہ فاطمہ کا غضبناک ہو جانا،ناراض ہو جانا، حضرت ابو بکر کو چھوڑ دینا،کلام نہ کرنا وغیرہ مذکور ہے،ان تمام روایات میں "ابن شہاب الزہری" ہی اس واقعے کو آگے بیان کر رہا ہے۔

کافی تحقیق کے بعد بھی کوئی ایک روایت ایسی نہیں مل سکی جہاں سیدہ فاطمہ کی ناراضگی وہجران کا ذکر موجود ہو اور وہ روایت "ابن شہاب الزہری" کے بغیر کسی دوسرے راوی سے مروی ہو۔

کس قانون کے تحت ہم یہ کہتے ہیں کہ "ناراضگی سیدہ فاطمہ" اصل روایت میں "ابن شہاب الزہری" کا ظن (گمان) ہے۔

1۔ اگر واقعی سیدہ فاطمہ غضب ناک ہوئی ہوتیں تو اصل روایت میں بزبان خاتون جنت حضرت ابو بکر کے خلاف ایک دو جملے ضرور موجود ہوتے۔

اگر شیعہ بضد ہیں کہ اس حدیث سے سیدہ فاطمہ کا ناراض ہونا ثابت ہے تو سیدہ فاطمہ کی زبان مبارک سے ناراضگی کے وہ الفاظ دکھائیں۔ قیامت تک کوئی مائی کالال نہیں دکھا سکتا!

غور فرمائیں۔۔اس حدیث میں غضبت علی ابی بکر صدیق یا اسی قسم کے الفاظ کہیں بھی مذکور نہیں ہیں۔

اب میں صحیح بخاری کی مطالبہ فدک والی حدیث اور اس میں راوی ابن شہاب الزہری کے ظن یا گمان کو ثابت کرتا ہوں۔

۵۷ ۔ کتاب فرض الخمس

(۱) باب فرض الخمس

۳۰۹۲ ۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللّٰہ : حدثنا إبراھیم بن سعید، عن صالح، عن ابن شھاب قال: أخبرنی عروۃ بن الزبیر أن عائشۃ أم المؤمنین رضی اللّٰہ عنھا: أخبرتہ أن فاطمۃ رضی اللہ عنھا بنت رسول اللّٰہ ﷺ سألت أبا بکر الصدیق بعد وفاۃ رسول اللّٰہ أن یقسم لھا میراثھا، ما ترک رسول اللّٰہ ﷺ مما أفاء اللّٰہ علیہ. [أنظر: ۳۷۱۱، ۴۰۳۵، ۴۲۴۰، ۶۷۲۵]

۳۰۹۳ ۔ فقال لھا أبو بکر: إن رسول اللّٰہ ﷺ قال: ((لا نورث، ما ترکنا صدقۃ))، فغضبت فاطمۃ بنت رسول اللّٰہ ﷺ فھجرت أبا بکر فلم تزل مھاجرتہ حتی توفیت، وعاشت بعد رسول اللّٰہ ﷺ ستۃ أشھر. قالت : وکانت فاطمۃ تسأل أبابکر نصیبھا ما ترک رسول اللہ ﷺ من خیبر وفدک وصدقتہ بالمدینۃ. فأبی أبو بکر علیھا ذلک، وقال: لست تارکا شیئا کان رسول اللّٰہ ﷺ یعمل بہ إلا عملت بہ، فإنی أخشی إن ترکت شیئا من أمرہ أن أزیغ. فأما صدقتہ بالمدینۃ فدفعھا عمر إلی علی وعباس، فأما خیبر وفدک فأمسکھا عمر وقال: ھما صدقۃ رسول اللّٰہ ﷺ کانتا لحقوقہ التی تعروہ ونوائبہ، وأمرھما إلی من ولی الأمر. قال: فھما علی ذلک إلی الیوم قال أبو عبد اللّٰہ: اعتراک افتعلت من عروتہ فأصبتہ. ومنہ یعروہ واعترانی. [أنظر: ۳۷۱۲، ۴۰۳۶، ۴۲۴۱، ۶۷۲۶] [۱]

مسئلہ جاگیر فدک

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کی وفات کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ

---

[۱] وفی صحیح مسلم ، کتاب الجھاد والسیر، باب قول النبی لانورث ماترکنا فھو صدقۃ، رقم: ۳۳۰۴، وسنن النسائی ،کتاب قسم الفیئ، رقم ۴۰۷۲، وسنن أبی داؤد، کتاب الخراج والأمارۃ والفیئ، باب فی صفایا رسول اللّٰہ من الاموال، رقم: ۲۵۷۸، ومسند احمد، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، باب مسند أبی بکر الصدیق، رقم: ۲۵، ۵۶، ۷۴، ۱۶۶، وموطأمالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فی ترکۃ النبی ﷺ، رقم : ۱۵۷۷.

کی چھوڑی ہوئی میراث تقسیم کرنے کا سوال کیا۔ **"ماترک رسول اللہ ﷺ مما افاء اللہ علیہ"** جو کچھ ترکہ نبی کریم ﷺ نے اس مال میں سے چھوڑا ہے، جو اللہ ﷻ نے آپ کو بطور **"فئی"** عطا فرمایا تھا۔

"فقال لها أبو بكر" صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **"إن رسول اللہ ﷺ قال": ((لا نورث ماترکنا صدقة))** نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہماری وراثت کسی کو نہیں ملتی اور ہم کوئی میراث نہیں چھوڑتے، ہم نے جو کچھ چھوڑا، وہ سب صدقہ ہے۔ **"فغضبت فاطمة"** حضرت فاطمہؓ ناراض ہوگئیں اور انہوں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا یعنی ان سے بات چیت بند کردی۔ **"فلم تزل مهاجرته"** اور چھوڑا نہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی اور وہ نبی کریم ﷺ کے بعد چھ مہینہ زندہ رہیں۔

اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ اس پورے عرصہ میں انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بات چیت نہیں کی۔ یہ روایت یہاں اس طرح ہے اور بخاری میں دوسری جگہ ہے کہ **"فلم تكلمه حتى ماتت"** بات چیت نہیں کی، یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

اس سے عام طور پر یہ بات پھیلائی گئی ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے قطع تعلق کرلیا تھا اور انتقال کے وقت تک ان کے تعلقات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ٹھیک نہ تھے اور بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ یہاں تک کہ جب حضرت فاطمہؓ کی وفات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بتایا تک نہیں، خود نماز جنازہ پڑھ لی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی شریک نہ ہوئے۔

عام طور سے یہ ایک منظر ہے جو لوگوں میں مشہور ہے اور روایتوں سے سامنے آتا ہے، لیکن تحقیق یہ ہے کہ یہ بات سرے سے غلط ہے اور یہ جملہ کہ حضرت فاطمہؓ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے قطع تعلق کرلیا تھا، بات چیت کرنی چھوڑ دی تھی، درحقیقت یہ امام زہریؒ کا ادراج ہے، حضرت عائشہؓ کی اصل حدیث میں یہ حصہ نہیں ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ سنن بیہقی میں یہ روایت آئی ہے، اس میں صراحۃً بیچ میں **"قال"** کا لفظ موجود ہے۔ یعنی زہری نے کہا کہ **"فلم تكلمه حتى ماتت یا فهجرته حتى ماتت"** مرتے دم تک حضرت فاطمہؓ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے قطع تعلق رکھا، دوسری روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔

ایک روایت سے استدلال

ابن شاہین رحمہ اللہ کی **"کتاب الخمس"** میں روایت ہے کہ ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور جا کر اجازت طلب کی۔ جب اجازت مل گئی تو اندر تشریف لے گئے اور جا کر عرض کیا کہ شاید آپ کی طبیعت میں میری طرف سے خلش ہے، لیکن میں نے جو کچھ کیا وہ آپ ﷺ کے فرمان کے عین مطابق کیا اس بنا پر کیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اگر آپ کے پاس آنحضرت ﷺ کی طرف سے کوئی

وصیت ہے تو "فانت الصادقة" آپ سچی ہیں، میں اسی وقت اس سے دستبردار ہونے کو تیار ہوں، پھر حضرت فاطمہؓ راضی ہوگئیں۔[۲]

نیز بیہقی میں ہے کہ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو راضی کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ راضی ہوگئیں۔ یہ الفاظ روایت میں موجود ہیں۔[۳]

ابوداؤد میں ایک روایت ہے، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جب حضرت فاطمہؓ نے آکر یہ کہا کہ بتاؤ رسول اللہ کے وارث کون ہوں گے؟ تم ہو گے یا ان کے اقارب ہوں گے؟ تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ اقارب ہوں گے۔

حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ پھر مجھے میراث کیوں نہیں دیتے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ جل جلالہ کسی نبی کو کوئی چیز عطا فرماتے ہیں تو اس کے بعد وہ اس شخص کے تصرف میں ہوگی جو اس کا خلیفہ بنے۔

حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ **"لک وما سمعت"** آپ نے جو کچھ سنا ہے آپ کو اس پر عمل کرنے کا حق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ایک طرح سے صدیق اکبرؓ کے مؤقف کو تسلیم کرلیا۔

تمام روایات کو مدنظر رکھنے کے بعد جو بات میری سمجھ میں آتی ہے، وہ یہ ہے **"واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم"** کہ درحقیقت جس وقت صدیق اکبرؓ نے یہ بات فرمائی کہ حضور اقدس ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ جو اللہ جل جلالہ کسی نبی کو کوئی چیز عطا فرماتے ہیں، اس کے بعد اس کا والی اور متصرف اس کا خلیفہ ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہؓ خاموش ہوگئیں اور ان کو ایک طرح سے معذور قرار دیا۔

لیکن ایسا لگتا ہے کہ شاید ان کے ذہن میں یہ بات ہو کہ اس حدیث کی تفسیر اور تاویل مختلف ہوسکتی ہے، اس واسطے طبیعت میں تھوڑا سا تکدر برقرار رہا، لیکن وہ تکدر ہجران کی حد تک نہیں تھا کہ بات چیت کرنا چھوڑ دیں۔

جیسے دو مجتہدوں کے درمیان رائے کے اختلاف کی وجہ سے تکدر ہو جاتا ہے، اس قسم کا کچھ تھوڑا بہت تکدر برقرار رہا، جس کو بعد میں حضرت صدیق اکبرؓ نے جا کر دور کیا اور انہیں راضی کیا اور کہا کہ آپ تو حضور اقدس ﷺ کی صاحبزادی ہیں، ہر طرح سے آپ ﷺ کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں اور وہ راضی ہوگئیں۔

---

[۲] وقد ذكر في كتاب الخمس تاليف أبي حفص بن شاهين عن الشعبي : أن أبابكر قال لفاطمة :يابنت رسول الله ﷺ ماخير عيش حياة أعيشها وأنت علي ساخطة ؟ فان كان عندك من رسول الله ﷺ في ذلك عهد فانت الصادقة المصدقة المأمونة على ماقلت قال : فما قام أبو بكر حتى رضيت رضي .عمدة القاري ، ج: ١٠، ص: ٢٢٣.

[۳] سنن أبي داؤد ، كتاب الخراج و الإمارة و الفيء ، باب في صفايا رسول الله من الاموال ، رقم : ٢٥٧٤.

اس کے بعد حضرت فاطمہؓ بیمار ہوگئیں، اس وقت حضرت صدیق اکبرؓ دوبارہ گئے اور کہا کہ مجھ سے جو کچھ غلطی ہوئی آپ اسے معاف کردیں، ایسا نہ ہو کہ آپ دنیا سے اس حالت میں جائیں کہ میری طرف سے آپ کے دل میں کوئی کدورت ہو۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا: کوئی بات نہیں ہے، بات بالکل صاف ہوگئی ہے۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے پھر اپنی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو ان کے پاس بھیجا اور انہوں نے تیمارداری کی، یہاں تک کہ غسل بھی حضرت اسماء بنت عمیسؓ نے دیا۔

اب یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی اہلیہ تیمارداری کررہی ہیں، غسل دے رہی ہیں اور صدیق اکبرؓ کو اطلاع نہ ہو اور وہ نماز جنازہ نہ پڑھائیں، یہ ممکن نہیں ہے، لہٰذا ایسی جتنی روایات آئی ہیں سب میں گڑبڑ واقع ہوئی ہے اور یہاں امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت میں **"فهجوت ابا بكر"** یہ زہری رحمہ اللہ کا ادراج ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ کا ادراج

امام زہری رحمہ اللہ کا معاملہ یہ ہے کہ اگرچہ وہ حدیث میں ثقہ ہیں، لیکن محدثین کے ہاں ان کے بارے میں یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ وہ روایتوں میں اپنی طرف سے ایسی باتوں کا ادراج کردیتے ہیں جو روایت کا حصہ نہیں ہوتیں۔

علامہ سیوطی اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ نے "تدریب الراوی" اور "النکت علی ابن الصلاح" میں یہ بات صراحۃً بیان کی ہے کہ وہ اس طرح کا ادراج کرتے تھے اور محدثین ان کی اس بات پر نکیر کرتے تھے اور زہری رحمہ اللہ کا جو ارسال ہے وہ بھی **"أضعف المراسيل"** ہے۔ لہٰذا اس جملہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ [۲]

آگے کہتے ہیں **"وكانت فاطمة تسأل أبا بكر نصيبها مما ترك رسول الله من خيبر وفدك وصدقته بالمدينة"**۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صدیق اکبرؓ سے اپنا حصہ مانگ رہی تھیں جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا خیبر، **"فدک"** اور مدینہ طیبہ میں صدقہ کا مال۔

حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں کچھ اموال تھے۔ مدینہ منورہ سے بنو نظیر کو باقاعدہ جلاوطن کیا گیا تھا، ان کا چھوڑا ہوا مال فیئ کے حکم میں تھا اور فیئ میں امام کو اختیار ہوتا ہے، مجاہدین میں مال تقسیم نہیں ہوتا۔ اس میں کچھ حصہ نبی کریم ﷺ کا تھا اور کچھ حصہ آپ نے نوائب مسلمین کے لئے رکھ دیا تھا، کچھ حصہ آپ ﷺ کو خیبر میں ملا تھا۔

---

[۲] تدريب الراوي في شرح تقريب النووي، ص: ۳۳۸ و النكت على ابن الصلاح، ص: ۲۰۶، تكملة فتح الملهم، ج: ۳، ص: ۹۲.

بڑے بزرگ غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس سے ان کے عادل ثقہ ہونے پر کوئی حرف نہیں آتا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر کی ایک روایت حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ کے سامنے پیش کی گئی تو فرمایا

اما انہ یکذب ولکنہ نسی آؤ اخطا

ہاں وہ جھوٹ نہیں بولتے لیکن بھول گئے یا خطا کی۔

اگر علمائے اہل سنت کا دعوی ہوتا کہ صحیح بخاری کے راوی غلط فہمی سے منزہ ہیں، خطا سے پاک ہیں، لغزش سے مبرا ہیں تو واقعی **راوی کے گمان** والا جواب قابل سماعت نہ ہوتا۔ مگر اس قسم کا دعویٰ علمائے اہل سنت میں سے کسی نے نہیں کیا۔ پس یہ جواب صحیح ہے کہ اس حدیث میں راوی نے جو گمان پیش کیا ہے وہ درست نہیں ہیں۔

امام بخاری کے صحیح ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کتاب کے اندر جس قدر راوی ہیں وہ ثقہ ہیں، عادل ہیں، ضابط ہیں، کوئی ان میں وضاع نہیں اور نہ کوئی ان میں کذاب ہے۔ صحیح بخاری کے صحیح ہونے کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ قرآن پاک کی طرح صحیح ہے۔ اللہ عزوجل قرآن حکیم کے بارے میں فرماتے ہیں

ذالک الکتاب لاریب فیہ

یہ کتاب ایسی ہے جس میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں۔

معلوم ہوا کہ دنیا میں قرآن حکیم کے علاوہ کوئی کتاب اس شان کی نہیں۔

اہل سنت نے کبھی بھی اس قسم کا دعوی صحیح بخاری کے متعلق نہیں کیا۔ دوسری بات یہ کہ امام بخاری کی کتاب کے اندر کسی راوی کی غلط فہمی دریافت کر لینے سے کتاب کی شان کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔

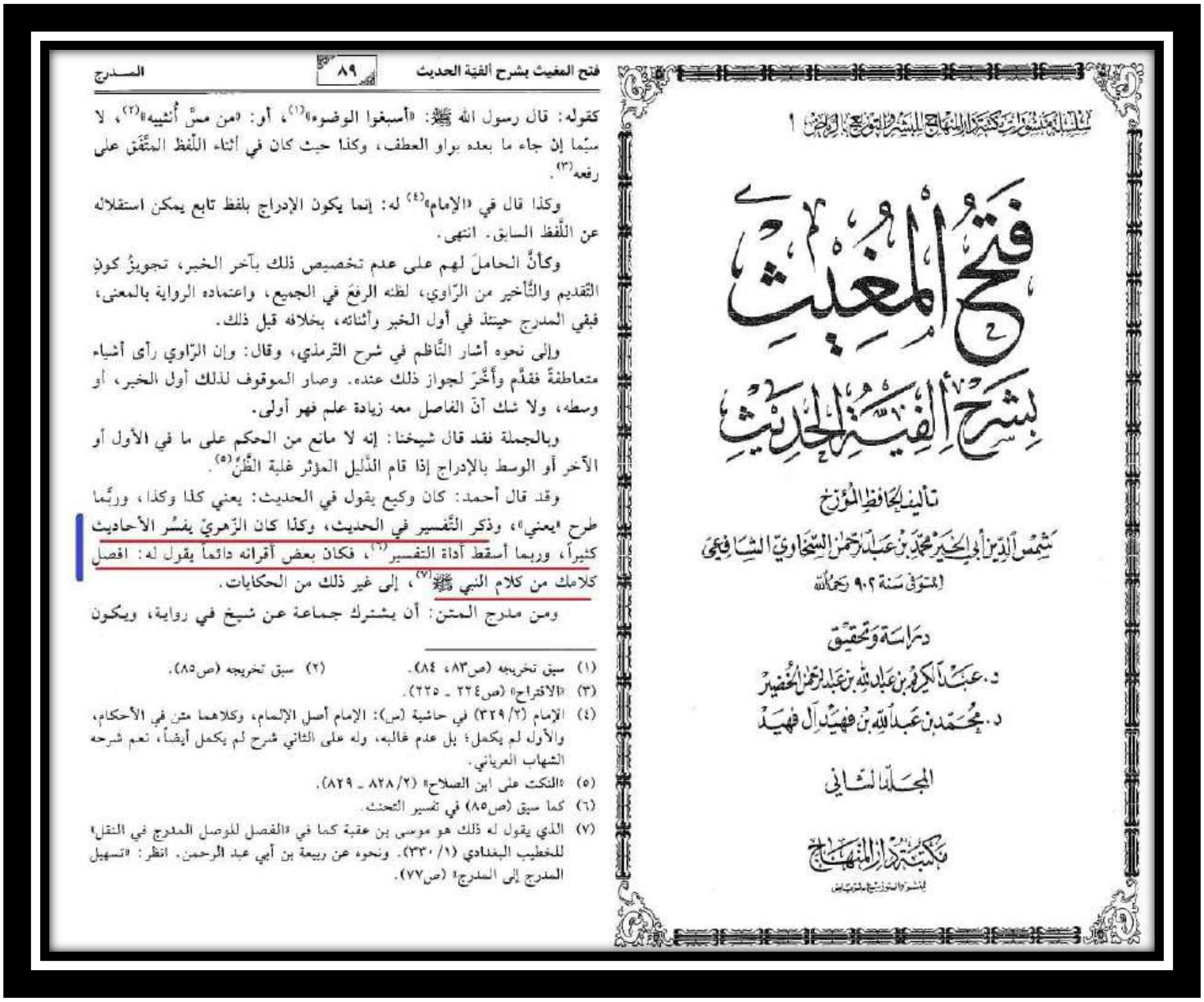

سلسلة منشورات مكتبة دار المنهاج للنشر والتوزيع بالرياض ١

فتح المغيث بشرح ألفية الحديث

تأليف الحافظ المؤرخ

شمس الدين أبي الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي الشافعي

المتوفى سنة ٩٠٢ رحمه الله

دراسة وتحقيق

د. عبد الكريم بن عبد الله بن عبد الرحمن الخضير

د. محمد بن عبد الله بن فهيد آل فهيد

المجلد الثاني

مكتبة دار المنهاج

للنشر والتوزيع بالرياض

فتح المغيث بشرح ألفية الحديث ٨٩ المدرج

كقوله: قال رسول الله ﷺ: «أسبغوا الوضوء»[١]، أو: «من مسّ أنثييه»[٢]، لا سيّما إن جاء ما بعده بواو العطف، وكذا حيث كان في أثناء اللّفظ المتّفق على رفعه[٣].

وكذا قال في «الإمام»[٤] له: إنما يكون الإدراج بلفظ تابع يمكن استقلاله عن اللّفظ السابق. انتهى.

وكأنّ الحاملَ لهم على عدم تخصيص ذلك بآخر الخبر، تجويزُ كونِ التقديم والتّأخير من الرّاوي، لظنه الرفعَ في الجميع، واعتماده الرواية بالمعنى، فبقي المدرج حينئذ في أول الخبر وأثنائه، بخلافه قبل ذلك.

وإلى نحوه أشار النّاظم في شرح الترمذي، وقال: وإن الرّاوي رأى أشياء متعاطفةً فقدّم وأخّرَ لجواز ذلك عنده. وصار الموقوف لذلك أول الخبر، أو وسطه، ولا شك أنّ الفاصل معه زيادة علم فهو أولى.

وبالجملة فقد قال شيخنا: إنه لا مانع من الحكم على ما في الأول أو الآخر أو الوسط بالإدراج إذا قام الدّليل المؤثر غلبة الظّنّ[٥].

وقد قال أحمد: كان وكيع يقول في الحديث: يعني كذا وكذا، وربّما طرح «يعني»، وذكر التّفسير في الحديث، وكذا كان الزّهريّ يفسّر الأحاديث كثيراً، وربما أسقط أداة التفسير[٦]، فكان بعض أقرانه دائماً يقول له: افصل كلامك من كلام النبي ﷺ[٧]، إلى غير ذلك من الحكايات.

ومن مدرج المتن: أن يشترك جماعة عن شيخ في رواية، ويكون

(١) سبق تخريجه (ص٨٣، ٨٤). (٢) سبق تخريجه (ص٨٥).
(٣) «الاقتراح» (ص٢٢٤ ـ ٢٢٥).
(٤) الإمام (٢/ ٣٢٩) في حاشية (س): الإمام أصل الإلمام، وكلاهما متن في الأحكام، والأول لم يكمل؛ بل عدم غالبه، وله على الثاني شرح لم يكمل أيضاً، نعم شرحه الشهاب العرياني.
(٥) «النكت على ابن الصلاح» (٢/ ٨٢٨ ـ ٨٢٩).
(٦) كما سبق (ص٨٥) في تفسير التحنث.
(٧) الذي يقول له ذلك هو موسى بن عقبة كما في «الفصل للوصل المدرج في النقل» للخطيب البغدادي (١/ ٣٣٠). ونحوه عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن. انظر: «تسهيل المدرج إلى المدرج» (ص٧٧).

امام زہری اصل حدیث میں اپنی طرف سے بھی اضافہ بطور تفسیر کر دیتے تھے تاکہ حدیث کی وضاحت ہو جائے، یہاں تک کہ ان کے ہم عصر علماء بھی امام زہری کو کہتے تھے کہ حدیث بیان کرتے وقت اضافہ نہ کرو یا کوئی فرق کرو۔ دوسری بات امام زہری کا اضافہ سو فیصد درست ہو یہ بھی ضروری نہیں ہے۔

اب میں شیعہ کتب سے دکھاتا ہوں کہ سیدہ فاطمہ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق کو خبر تھی یا نہیں؟

۲۴۹

سن کر ایک آہ حسرت ناک کھینچی۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی ہے جو پہلے اہل بیت سے ان سے ملحق ہوگا۔ وہ میں ہونگی۔ اے پسر عم والے انیس دل ہر غم پر صبر کرو۔ اور بقضائے حق تعالیٰ راضی رہو۔ بعد تم آپ ہی مجھے غسل دینا۔ اور رات ہی کو مجھے دفن کر دینا تاکہ غیر لوگ میرے جنازہ پر نہ آنے پائیں۔

ترکیب نعش زبانی اسماء بنت عمیسؓ ۔ کشف الغمہ میں اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے۔ جناب فاطمہؑ نے مرض وفات میں مجھ سے فرمایا۔ مجھے برا معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح عورتوں کے جنازہ کو اٹھاتے ہیں۔ اس لئے کہ تختہ کے اوپر رکھ کر کپڑا اوڑھا دیتے ہیں۔ اور اس سے جسم کا موٹا دبلا ہونا لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ اسماء نے کہا۔ اے دختر رسولؐ میں آپ کو ایک چیز دکھاؤں۔ جو میں نے حبشہ میں دیکھی۔ پس خرمہ کے درخت کی ہری لکڑیاں منگائیں اور تابوت بنا کر اس پر کپڑا ڈال دیا۔ جب فاطمہؑ نے ملاحظہ کیا۔ فرمایا یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اگر میت کو اس میں رکھیں مرد و عورت میں تمیز نہ ہوگی۔ پس فرمایا جب میرا انتقال ہو مجھے غسل دینا۔ اور کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا۔ جب جناب فاطمہؑ نے انتقال کیا۔ عائشہ آئی۔ اور چاہا کہ اندر مکان میں جائے۔ اسماء بنت عمیس نے نہ جانے دیا۔ عائشہ نے اپنے باپ ابوبکر سے شکایت کی۔ اور کہا۔ یہ زن حبشیہ مجھے دختر رسول کے پاس نہیں جانے دیتی اور فاطمہ کے لئے تابوت اس نے بنایا ہے۔ جب ابوبکر نے یہ پوچھا اس نے کہا۔ خود فاطمہ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کے پاس کسی کو نہ آنے دوں۔ اور اس تابوت کو زندگی میں ان کو دکھا چکی ہوں۔ بعد ملاحظہ حکم دیا ایسا ہی تابوت میرے لئے بھی بنانا۔ ابوبکر نے کہا جو کچھ فاطمہ نے کہا ہے اس کی تعمیل کرو۔ پس جناب امیرؑ اور اسماء بنت عمیس نے فاطمہؑ کو غسل دیا۔

وصایائے جناب فاطمہؑ ۔ کتاب روضۃ الواعظین وغیرہ میں ہے۔ جناب فاطمہؑ کے مرض ... روز گذر گئے۔ اس وقت جناب فاطمہؑ کو ان کی خبر وفات پہنچی سام الیمن اور ... اور لب ...

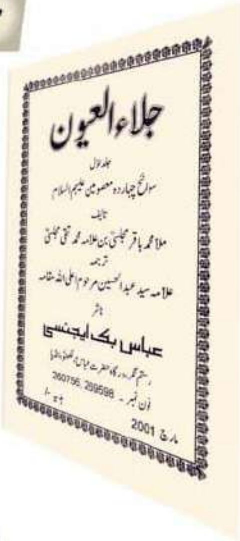

✅ سیدہ فاطمہ کی وفات کی خبر پورے مدینے کو ہوگئی تھی۔

❌ شیعہ کا یہ اعتراض بھی باطل ہے کہ خاتون جنت کا جنازہ خاموشی میں رات کے اندھیرے میں صرف حضرت علی نے پڑھا تھا۔

✅ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے نہ صرف تعزیت کی تھی بلکہ جنازہ میں شریک بھی ہوئے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیق رض کو نہ صرف سیدہ فاطمہ رض کی وفات کا علم تھا بلکہ کفن، غسل و تابوت کی بھی خبر تھی۔

حصہ ۳ سوم

بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

۲۱۰

آپ اپنے پدر بزرگوار کی وفات کے بعد صرف چالیس روز زندہ رہیں۔ جب آپ کے مرض میں شدت ہوئی تو آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور کہا:

اے ابنِ عم رسولؐ! اب میرا وقتِ آخر ہے میں وصیت کرتی ہوں کہ آپ میرے بعد امامہ سے شادی کریں، کیونکہ وہ میرے بچوں کے ساتھ مجھ جیسا برتاؤ کرتی ہے۔ دوسرے یہ کہ میرے لیے تابوت تیار کر دیں جس کی ساخت مجھ کو ملائکہ نے بتائی ہے۔ تیسری وصیت یہ ہے کہ میرے دشمن میرے جنازے پر نہ آئیں اور نہ میرے دفن میں شریک ہوں اور نہ میری نمازِ میت میں شامل ہوں۔

ابنِ عباس کا بیان ہے کہ جناب فاطمہ زہرا نے اسی دن وفات پائی۔ جیسے سن کر مدینہ کے مردوں اور عورتوں میں کہرام برپا ہو گیا اور لوگ اس طرح سراسیمہ و مضطر ہوئے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے روز مضطر ہوئے تھے۔ ابوبکر اور عمر، علیؑ کے پاس تعزیت کے لیے آئے اور بولے:

اے علیؑ! ہمارے آنے سے پہلے بنتِ رسولؐ کی نمازِ جنازہ نہ پڑھ لینا!

مگر جب رات ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام نے عباس و فضل، مقداد، سلمان ابوذر اور عمار کو بلایا اور جناب فاطمہ زہرا کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ اور اسی وقت دفن کیا۔

جب صبح ہوئی تو ابوبکر و عمر اور دوسرے لوگ بھی آپ کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے آئے۔

مقداد نے کہا کہ ہم نے تو ان کو شب کے وقت ہی دفن کر دیا۔

یہ سن کر عمر، ابوبکر کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ کیا میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ لوگ ایسا ہی کریں گے۔

عباس نے جواب دیا، فاطمہ زہرا کی وصیت تھی کہ اُن دونوں (تم دونوں) کو نمازِ جنازہ میں شریک نہ کرنا۔

عمر نے کہا، اے بنی ہاشم! تم لوگ اپنا پرانا حسد نہ چھوڑو گے اور یہ کینے تمہارے سینوں سے کبھی نہ جائیں گے۔ اچھا خدا کی قسم اب تو ہمارا ارادہ ہے کہ اُن کی قبر کھود کر اُن کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا، اے پسرِ صہاک! خدا کی قسم اگر تو نے اس کا ارادہ بھی کیا اور اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھا تو میں قسم توڑ دوں گا اور جس تلوار کو میں نے نیام میں رکھ لیا ہے، پھر اسے باہر نکال لوں گا اور پھر وہ نیام میں اُس وقت تک نہ جائے گی جب تک تیرا خون

شیعہ کی قدیم ترین کتاب
”سلیم بن قیس“

✅ سیدہ فاطمہ کی وفات کی خبر پورے مدینے کو ہوگئی تھی۔

❌ شیعہ کا یہ اعتراض بھی باطل ہے کہ خاتون جنت کا جنازہ خاموشی میں رات کے اندھیرے میں صرف حضرت علی نے پڑھا تھا۔

✅ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے نہ صرف تعزیت کی تھی بلکہ جنازہ میں شریک بھی ہوئے تھے۔

خاتونِ جنتؑ کی رحلت

ابن عباس کہتے ہیں کہ اس روز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے انتقال فرمایا۔ یہ سن کر مدینہ زن و مرد کے گریہ و بکاء اور آہ و فغاں سے کانپ اٹھا۔ اور لوگوں پر اس طرح دہشت طاری ہوگئی، جیسے اس دن طاری ہوئی تھی جس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس جہان فانی سے رخصت ہوئے تھے۔ پس ابوبکر و عمر نے آ کر علی مرتضیٰ علیہ السلام کو تعزیت دی اور کہنے لگے: اے ابوالحسن! آپ ہم سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دختر کی نماز جنازہ نہ پڑھیں۔ جب رات ہوئی تو علی مرتضیٰؑ نے عباس، فضل، مقداد، سلمان، ابوذر اور عمار کو بلایا۔ عباس نے نماز ادا کی۔ اور آپ نے دفن کر دیا جس میں سب شریک تھے۔

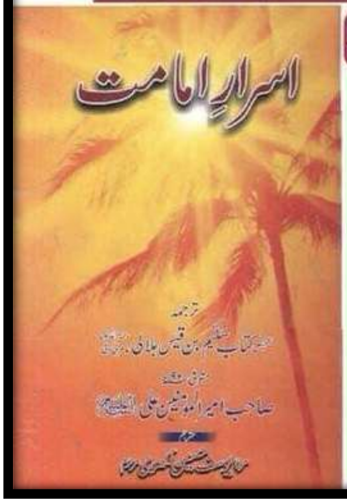

شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابوبکر کو سیدہ کی وفات کے متعلق خبر نہیں پہنچائی تھی، یعنی وہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کو معلوم ہی نہیں تھا کہ سیدہ وفات پا چکی ہیں۔!! جبکہ شیعہ کی قدیم ترین کتاب سلیم بن قیس میں اس کا رد موجود ہے۔

شیعہ کتاب حیات القلوب کے مطابق سیدہ فاطمہ نے نبی کریم سے وعدہ کیا تھا کہ میں کسی پر بھی غضب ناک نہیں ہو نگی۔

کچھ رافضی جاہل کہتے ہیں کے سیدہ سلام اللہ علیہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر غضب ناک اور یہ بات سیدہ کا اپنے وعدے کے خلاف ہے

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم | ۱۰۰ | تریسٹھواں باب۔ آنحضرتؐ کی وصیتیں اور تمام حالات

تھا۔ غرض وصیت نامہ جناب امیرؑ کے سپرد کیا۔ جناب امام موسیٰ کاظمؑ نے جب یہاں تک بیان فرمایا تو راوی نے پوچھا کہ اُس وصیت نامہ میں اور کیا تحریر تھا؟ امامؑ نے فرمایا خدا و رسولؐ کی سُنتیں تحریر تھیں۔ راوی نے پوچھا کیا اُس میں یہ بھی تحریر تھا کہ وُہ منافقین حضرت علیؑ کی خلافت غصب کریں گے؟ حضرتؑ نے فرمایا ہاں۔ شاید تم نے خدا کا یہ قول:۔ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝ (سورۃ یٰسین آیت ۱۲ پ ۲۲) نہیں سُنا ہے۔ یعنی "ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ اعمال وُہ پہلے بھیج چکے ہیں اور جو کچھ ان اعمال کا نتیجہ ہوگا ہم سب لکھے ہوں گے۔ اور ہم نے امام مبین میں تمام چیزوں کا احصا کردیا ہے"۔ امام مبین لوحِ محفوظ ہے یا امیرالمومنینؑ ہیں۔ پھر امامؑ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیرالمومنینؑ اور جناب فاطمہ صلوات اللہ وسلامہ علیہا سے فرمایا کہ آیا تم نے سمجھ لیا جو میں نے تم سے کہا اور قبول و منظور کیا کہ اُس پر عمل کرو گے۔ دونوں حضرات نے عرض کی ہاں یارسولؐ اللہ ہم نے قبول کیا جو قبول کرنے کا حق ہے اور صبر کریں گے اُن اُمور پر جو ہم پر دشوار ہوں گے اور غضب ناک نہ ہوں گے۔

کلینی نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جبرئیل امین خداوندِ عالمین کی جانب سے آنحضرتؐ کی وفات کی خبر لائے جس وقت آنحضرتؐ کو کوئی مرض نہ تھا تو حضرتؐ کے حکم سے منادی کی گئی اور لوگ جمع ہوئے۔ حضرتؐ نے مہاجرین و انصار کو حکم دیا کہ اپنے ہتھیار لگائیں۔ پھر حضرتؐ منبر پر تشریف لے گئے اور اپنی وفات کی خبر لوگوں کو سُنائی اور فرمایا کہ میں اُس کو خدا کی یاد دلاتا ہوں جو میرے بعد اُمت کا حاکم ہو کہ بلاشبہ وُہ مسلمانوں پر رحم کرے، اُن کے بُوڑھوں کو بڑا سمجھے، اُن کے کمزوروں پر مہربانی کرے، اُن کے عالموں کی تعظیم کرے اور اُن سب کو کوئی نقصان نہ پہنچائے جو اُن کی ذلت کا باعث ہو اور اُن کو فقیر نہ بنا دے جو اُن کے کفر کا سبب ہو اور اُن کے لیے (انصاف کا) دروازہ نہ بند کردے کہ اُن کے طاقت والے کمزوروں پر مسلط ہو جائیں، اور اُن کو کافروں کی سرحدوں میں زیادہ دنوں تک متعینات رکھے جو اُن کی نسلوں کے قطع ہونے کا سبب ہو۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسالت ادا کر دی اور تمہاری خیر خواہی بجا لایا لہٰذا تم سب گواہ رہو۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ یہ آخری کلام تھا جو آنحضرتؐ نے اپنے منبر پر فرمایا۔

کلینیؒ، ابن بابویہؒ، شیخ طوسیؒ، شیخ مفیدؒ اور اکثر محدثین خاصہ و عامہ نے بسند ہائے معتبر حضرت امام زین العابدینؑ، امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادق علیہم السلام وغیرہم سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسولِ خداؐ کی وفات کا وقت آیا اور آنحضرتؐ کی بیماری شدید ہوئی، حضرتؐ نے جناب امیرالمومنینؑ اور حضرت عباسؓ کو طلب فرمایا۔ حضرتؐ کے اصحاب مہاجرین و انصار سے مکان بھرا ہوا تھا۔ حضرتؐ نے امیرالمومنینؑ کی گود میں سر رکھ دیا۔ جناب عباسؓ حضرتؐ کے سامنے کھڑے تھے اور اپنی چادر کے گوشہ سے حضرتؐ کے مُنہ پر ہوا کر رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا اے عباسؓ اے رسولؐ کے چچا میری وصیت میرے گھر والوں اور میری بیویوں کے بارے میں قبول کرو اور میری میراث لے لو اور میرا قرض ادا کرو اور لوگوں سے میرے وعدوں کو پورا کرو اور مجھ کو بری الذمہ کردو۔ عباسؓ نے کہا یارسولؐ اللہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور آپ بوجہ عاطفت سے زیادہ مہربان اور ابرِ بہاری سے زیادہ عطا و بخشش کرنے والے ہیں میرا مال آپ کے وعدوں اور بخششوں کیلئے کافی نہ ہو گا آپ

آپ کے جوابات کسی کام کے نہیں ہیں کیونکہ وضاحت طلب نکات کے جوابات ہی آپ کو حق پر ثابت کر سکتے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ آپ قیامت تک جواب نہیں دے سکتے۔ میرے پاس آپ کی تحاریر سے بھی زیادہ تحاریر موجود ہیں۔ لیکن میں کاپی پیسٹ کے بجائے نکتہ بہ نکتہ بات کلیئر کرتا ہوں۔ آپ نے بھی یہی ارادہ ظاہر کیا تھا۔ **بدقسمتی سے آپ دوٹوک گفتگو نہیں کر سکے اور بار بار کاپی پیسٹ کرتے آرہے ہیں۔**

آپ نے شرائط پر بھی عمل نہیں کیا۔ وضاحت طلب نکات کے جواب بھی نہیں دیے۔ نکتہ کلیئر کرنے کے بجائے دوسرے حصے ب پر گفتگو کی کوششیں الگ کی ہیں۔ **طئے شدہ وقت سے پہلے یک طرفہ جوابات دیے اور وہ بھی اصل نکتے سے ہٹ کر ایسے اعتراضات کے جوابات دیے ہیں جو میں نے کیے ہی نہیں!**

آپ کے پاس آج رات تک ٹائیم ہے۔ میرے اہم سوالات کے علمی جواب دیں، بصورت دیگر گفتگو آج رات ختم کر دی جائے گی۔ دوطرفہ گفتگو اس وقت ہوتی ہے جب دونوں طرف سے ایک دوسرے کی باتوں کا رد کیا جاتا ہے اور وضاحتوں کے علمی جواب دیے جاتے ہیں۔ آپ نے میرے الزامی جوابات اور اپنی صحیح شیعہ روایات کو بھی ذاتی تاویلات سے اڑا دیا۔ میرے دلائل اور وضاحتوں کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اس طرح فضول وقت ضایع کرنے سے میں پرہیز کرتا ہوں۔ رات کو آپ کی طرف سے کوئی ڈھنگ کا جواب آیا تو یہ گفتگو جاری رہے گی ورنہ گفتگو اختتام کو پہنچ جائے گی۔ والسلام

شیعہ مناظر: واہ جی واہ۔ ممتاز صاحب۔ آپ کی چالاکی کو داد دیتا ہوں لیکن انتہائی معذرت کے ساتھ، آپ نے میرے مطالب کا بغور یا مطالعہ نہیں کیا ہے یا مطالعہ کیا تو پھر جہاں آپ کو ڈٹ کر جواب دینا چاہیے تھا ادھر کا آپ نے رخ بھی نہیں فرمایا ہے۔ جہاں جواب دینے کی کوشش کی ہے وہ تکراری باتیں ہیں جن کا

جواب میری اسی پوسٹ میں موجود ہے اور ان میں سے اکثر اسکین اور جوابات میرے حق میں ہیں لہذا مرحبا لنا صرنا۔

میں نے اب یہی مناسب سمجھا ہے کہ آپ کیونکہ مجھے ہی قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب دکھانے کی کوشش میں ہے جبکہ میں اپنے کئے ہوئے وعدے کے مطابق آگے بڑھ رہا ہوں اور اس پر دوسرے اہل سنت کے دو ایڈمن بھی گواہ ہیں۔ میں نے انتہائی فراخ دلی سے کام لے کر گروپ خود ہی بنایا لیکن سارے ایڈمن اہل سنت کے ہی رکھ دیے ہیں۔ اب میں آپ کو سابقہ گفتگو میں جو طے ہوا تھا وہ ایک بار پھر یاد دلاتا اور دکھاتا ہوں۔ میرے مدعا کی روشنی میں ہماری بحث تین مرحلوں پر مشتمل ہو گی۔

پہلا مرحلہ: جو شیعہ کہتے ہیں وہ صحیح سند آپ کی معتبر ترین کتابوں میں (خاص کر صحیحین میں) موجود ہیں۔

دوسرا مرحلہ: جناب زہرا نے واقعی معنوں میں مطالبہ کیا اور آپ ناراض ہوئیں اور مولی علی بھی ان کے ساتھ ہم عقیدہ تھا اور جناب فاطمہ اسی نظریے کے ساتھ دنیا سے گئیں (یہ باتیں خاص کر آپ کی صحیحین میں ہیں)

تیسرا مرحلہ: یہ ثابت کرنا ہے کہ حق جناب فاطمہ کے ساتھ تھا اور جناب خلیفہ نے آپ کا حق آپ کو نہیں دیا۔ مندرجہ بالا تین مراحل کے مطابق مرحلہ وار گفتگو ہو گی۔

محترم یہ پہلے مرحلے سے متعلق نہیں ہے بلکہ تیسرے مرحلے کی بحث ہے۔ جناب معاویہ سے یہ بحث اسی لیے نہیں ہو سکی تھی کیونکہ انہوں نے بھی تقریبا آپ جیسی تجویز دی تھی۔ میں یہ بحث ہی اسی لیے کر رہا ہوں تاکہ یہ سمجھا سکوں کہ اس بحث میں شیعوں پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں وہ سب اہل سنت کی صحیحین میں موجود ہیں۔ جیسا کہ میں نے تفصیلی مدعا میں بتایا ہے یہاں ایک اصل ہے ایک فرع۔ اصل یہ ہے کیا

مطالبہ ہوا تھا یا نہیں اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراضگی اور بائیکاٹ کی باتیں صحیحین میں صحیح سند ہیں یا نہیں؟

اب اگر پہلے مرحلے میں ان باتوں کا ہونا ہی ثابت نہ ہو تو پھر آگے فدک اور حقوق سے بحث اس میں فیصلہ حق ہونے یا نہ ہونے سے بحث کی باری ہی نہیں آتی۔ لہٰذا گزارش یہ ہے کہ میرے بیان کردہ مراحل اور مدعا کو ہاتھ نہ لگائیں۔ آپ کو واضح انداز میں کہتا ہوں۔ پہلے مجھے یہ ثابت کرنا ہے کہ جو شیعہ کہتے ہیں وہی باتیں صحیح سند آپ کی کتابوں میں ہیں۔ اب ان باتوں کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں اور غلطی سے آپ کی کتابوں میں یہ باتیں نقل ہوئی ہے یا واقعی میں ایسا ہی ہے تو یہ بعد کے مرحلے کی بحث ہے۔ آپ پہلے ہی مرحلے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش میں ہے کہ ان باتوں کی کوئی حقیقت نہیں جبکہ میں کہہ رہا ہوں پہلے مجھے یہ کلیئر کرنا ہے کہ یہ ساری باتیں صحیح سند آپ کی کتابوں میں ہیں اور یہ شیعوں کی باتیں نہیں ہیں بلکہ آپ کی کتابوں میں موجود صحیح سند باتیں ہیں۔ لہٰذا ان باتوں کی حقیقت ہونے یا نہ ہونے کی بحث دوسرے مرحلے کی بحث ہے اور پھر حقیقت ہونے کی صورت میں خلیفہ کے فیصلے کا حق ہونے یا نہ ہونے کی بحث سے تیسرے مرحلے کی بحث ہے۔ اگر میں یہ ثابت کروں کہ جو باتیں شیعہ کرتے ہیں وہ آپ کی ہی کتابوں میں ہیں تو اپ نے اگلے مرحلے میں یہ ثابت کرنا ہے یہ یہ باتیں جھوٹی ہیں۔ مثلاً غلطی سے نقل ہوئی ہیں یا ان کا یہ معنی نہیں ہے جو شیعہ کرتے ہیں۔

جو شیعہ کہتے ہیں وہ آپ کی کتابوں میں ہیں یا نہیں (پہلا مرحلہ) یہ باتیں سچی ہیں یا نہیں (دوسرا مرحلہ)

یاد رہے کہ شیعہ دلشاد کی تحریر میں الف اور ب کے تحت دو الگ واقعات بیان کئے گئے تھے اور اسی کے مطابق گفتگو طئے کی گئی تھی!

شیعہ کہتے ہیں جناب فاطمہ ع نے فدک اور اپنے دوسرے حقوق کا مطالبہ کیا جب خلیفہ نے دینے سے انکار کیا تو آپ ناراض ہوئیں اور بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں۔ امیر المومنین ع کا بھی یہی نظریہ تھا کہ جناب فاطمہ کو ان کا حق نہیں ملا اور اپ خلیفہ اول اور دوم کے استدلال کو رد کرتے انہیں جھٹلاتے تھے۔ کیا یہ باتیں صحیح سند اہل سنت کی کتابوں میں ہیں یا نہیں۔ یہ ہے پہلے مرحلے کی بحث۔ اگر آپ اسی کے مطابق گفتگو کرنا چاہتے ہو تو بسم اللہ کریں۔ میں رات دیر تک آن لائن نہیں ہو سکتا۔ یہ ساری باتیں اوپر میسیج کی ہے ۔اب مجھے بتائے میں نے کہاں پر اس کی خلاف ورزی کی ہے؟

میں نے انہیں مراحل کے مطابق آپ کو یہ ثابت کیا کہ جناب فاطمہ ع کا ناراض ہونا آپ کی صحیحین سے ثابت ہے اور آپ کے مایہ ناز علماء نے اس کی تصدیق کی ہے اور آپ کی تحقیق سے **پہلے کے علماء کی نسبت سے دیکھے تو اس کو امام زہری کا گمان کہہ کر سب کچھ اس کے گردن پر ڈالنے کی کوشش میری نگاہ میں غیر علمی اندازہے۔** میں نے ثابت کیا کہ آپ کے وہ علماء جو امام زہری کے ساتھ ہم عقیدہ ہیں ان کی نسبت سے گمان کہنے والے دو فیصد میں بھی نہیں ہے لہذا آپ کا کمال یہ ہے کہ آپ کے ان تمام علماء پر حقیقت پوشیدہ ہونے کا الزام اور اپنے کو ہی حقیقت شناس کہنا ان علماء کی شان میں توہین اور حقیقت پسندی کے خلاف ہے۔ امام زہری کے سلسلے میں آپ کے سارے اعتراضات کا میں نے ایک ایک کر کے جواب دیا ہے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں نے ان کا جواب نہیں دیا ہے تو بسم اللہ آپ اپنی تحریر کے ساتھ میری تحریر کو بھی شیئر کر دیں اور یہ اعلان کر دیں کہ شیعہ مناظر محمد دلشاد نے جواب نہیں دیا۔ آپ کو اعلان کرنے کی مکمل اجازت۔ آپ نے میرے مطالب میں سے دس فیصد کا بھی جواب نہیں دیا۔ پہلے سے بنائی ہوئی ذہنیت کے مطابق مجھ سے جواب طلبی کی امید آپ نہ رکھیں۔ **تیسرے مرحلے میں سب کچھ کلیئر کر دوں گا۔** آپ نے

مولا علی ع کے موقف کے بارے میں میرے سوالات کے آگے مسلسل خاموشی اختیار کی۔وجہ کیا ہے۔کیا وہاں بھی کسی کا اندراج تو نہیں؟؟

شیعہ مناظر کی ڈھٹائی دیکھیں، جبکہ جانتے بھی تھے کہ انہوں نے خود اپنی تحریر میں دوسرے حصے ب میں سیدنا علی کے متعلق لکھا تھا اور گفتگو الف پر ہو رہی تھی۔ شیعہ اسی طرح معصوم بن کر گمراہ کرتے ہیں۔

آپ نے جناب عائشہ کے اس قول کا جواب نہیں دیا(کانت فاطمہ تسال)ایسا تو نہیں اس کو ان کا گمان کہہ کر آگے نکل جائیں؟امام زہری کے بارے میں میرے جوابات آپ کو نظر آئے۔کس نے کہا امام زہری معصوم ہے،بات اس کی عصمت کی نہیں ہے۔باقیوں نے ذکر نہ کیا تو کیا امام زہری ذکر کرنے کی وجہ سے مجرم ٹھیرے گا۔اس سلسلے میں جو دوسرے شواہد پیش کیے وہ کسی کھاتے کے نہیں ہے۔سب کا جواب میرے اسی جواب میں موجود ہے۔میرے لیے ضروری نہیں ہے کہ آپ میری باتوں کو قبول کریں۔مجھے پہلے سے ہی معلوم ہے آپ کبھی نہیں مانیں گے۔میں آپ کے بہانے سامعین اور ناظرین پر حقیقت کو واضح کررہا ہوں۔**<u>میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اہل سنت کے بڑے بڑے علماء اس معاملے میں شیعوں کے ساتھ ہم عقیدہ ہیں۔</u>**لہذا اس طرح کا نظریہ رکھنا جرم ہے اور جہالت ہے تو آپ کے بڑے بڑے بھی اس جرم میں ہمارے ساتھ شریک ہیں اور آپ نے آرام سے یہ کہہ کر جان چھڑایا بزرگوں سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔

بڑے بزرگوں سے بھی غلطی ہوسکتی ہے امام زہری کے گمان کے غلط ہونے پر کہا گیا تھا۔باقی جمہور اہل سنت علماء ناراضگی سیدہ فاطمہ کا رد کرتے آ رہے ہیں۔ شیعہ مناظر دلشاد کے پاس ذاتی تاویلات اور باتوں کو گھمانا آتا تھا۔

یہ آپ کا اعتراف بھی ہے کہ ہمارے بزرگ بھی شیعوں کے ساتھ ہم عقیدہ تھے۔اس اعتراف کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سنی مناظر نے ایسا کوئی اعتراف کیا ہی نہیں تھا۔شیعہ مناظر اپنی مستی میں مست جھوٹ کے اوپر جھوٹ بول رہے ہیں!

جی بلکل صحیح بات ہے کہ آپ کے بزرگ اس عقیدے کی وجہ سے منافقت سے کام نہیں لیتے تھے بلکہ ان میں سے بعض واضح طور پر جناب فاطمہ کو خطاکار بھی مانتے تھے۔اب مجھے یقین ہوا کہ عربی آپ کو نہیں آتی، توفیق الباری کے ترجمہ پر جواب: یہاں آپ نے مجھے متہم کرنا چاہا لیکن آپ نے ایک اور حقیقت کا پردہ بھی چاک کیا، اس میں ترجمہ کرنے والے نے خیانت سے کام لیا ہے۔ارباب فہم خود ہی دیکھ لینا۔

شیعہ مناظر پورے مناظر میں خود کو عربی کا بڑا طرم خان سمجھتے رہے لیکن کئی جگھوں پر عربی عبارات کے تراجم اور استدلال کی وضاحت نہیں کی۔اب یہاں پر بھی موصوف توفیق الباری کے مترجم کو غلط کہہ رہے ہیں لیکن اس غلطی کی نشاندہی نہیں کر رہے۔ اتنی لمبی تحریریں لکھنے کا وقت تھا لیکن اصل بات لکھنے کا وقت نہیں تھا!ایسا کم ظرف مناظر شیعوں کو مبارک ہو۔

جی اگر آپ انصاف پسندی سے کام لیتے تو بخاری کی جس حدیث کو میں نے پیش کر کے اندراج کی نفی کی ہے، اس کو پیش کرتے اور یہ چالاکی نہ کرتے۔

جلاء العیون کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق کو سیدہ فاطمہ کی وفات کا علم تھا: شیعہ کہتے ہیں کہ جنازہ میں شرکت کی اطلاع نہیں دی کیونکہ جناب فاطمہ ع کی وصیت تھی۔ اب ان کے فوت ہونے کی خبر نہ ہونے کو کس نے کہا ہے؟ اگر کہا بھی ہو تو یہ بنیادی مسئلہ نہیں ہے۔

شیعہ مناظر دلشاد کا اقرار: حضرت ابوبکر صدیق کو سیدہ فاطمہ کی وفات کی خبر تھی۔ یعنی اہل تشیع اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ سیدہ فاطمہ کی وفات کی خبر انہیں نہیں تھی۔ مطلب امام زہری کا یہ گمان بھی غلط تھا کہ سیدہ فاطمہ کی وفات سے حضرت ابوبکر صدیق لاعلم تھے۔

بحار لانوار کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق کو سیدہ فاطمہ کی وفات کا علم تھا۔

جواب: بہت شکریہ۔۔ کم از کم شیعہ کتاب سے دلیل پیش کرتے وقت تیار شدہ اسکین کو مکمل مطالعہ کرتے۔

سلیم بن قیس کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق کو سیدہ فاطمہ کی وفات کا علم تھا۔

جواب: یہاں بھی پہلا نکتہ وہی ہے جو بیان ہوا، دوسرا نکتہ نشان کے بعد کے الفاظ بھی ملاحظہ کریں۔ یہاں بھی وہی سابقہ مطالب کے علاوہ اسکین تیار کر کے آپ کو دینے والے کی دغل بازی واضح ہے۔ ارباب انصاف

حیات القلوب کے مطابق سیدہ فاطمہ نے نبی ﷺ سے وعدہ کیا کہ حالات کیسے بھی ہوں میں کسی پر غضب ناک نہیں ہوں گی۔

جواب: جی اس کا ان کے اپنے حق کے نہ ملنے پر غضبناک ہونے سے دور کا بھی تعلق نہیں اور اس کے ذریعے سے آپ اپنے صحیحین میں موجود واضح مطالب پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔

فر بھا من ابی بکر ان یصلی علیہا کا ترجمہ بھی کرنا۔ مرحبالناصرنا

عمدہ القاری کا حوالا: جناب یہ حوالہ آپ کو یاد ہے تو امام زہری کی بات کو قبول کرنے کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے، نہ اس کے لیے جو آپ نے پیش کیا ہے۔ آپ کے جوابات بھی میری اپنی تحریر ہے۔ میں نے دوٹوک بات کی تھی اور اسی پر قائم ہوں۔ آپ کبھی امام زہری کو گمان کرنے والا خطار کار کہہ کر حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے کبھی اپنے بڑے بڑے علماء کو حقیقت سے جاہل کہہ کر اپنے بزرگوں کی ٹانگیں کھینچ رہے ہیں۔ جی آپ اپنی تحقیق جاری رکھیں۔

سنی مناظر نے کبھی ایسے الفاظ امام زہری اور علمائے اہل سنت کے لئے نہیں بیان کئے۔ شیعہ مناظر صریح جھوٹ اور دجل سے کام لے رہا ہے۔

لیکن اس اعتراف سے پیچھے نہ ہٹیں کہ آپ کے بزرگان بھی خطاء کی وجہ سے شیعوں کے ہم عقیدہ ہیں۔

میری طرف سے بات کلیئر ہے۔ آپ نے میری بحث کے دونوں مرحلوں کے دلائل کا کوئی علمی رد پیش نہیں کیا۔ بعض تکراری باتوں اور لفاظی۔ جذباتی باتوں کے ساتھ مجھے جواب دینے کی کوشش کی وہ بھی دس فیصد کا۔ اس کا حال بھی آپ نے اوپر دیکھ لیا۔

لہذا منطقی طور پر ہمیں بحث کے آخری مرحلے میں داخل ہونا چاہیے۔ میں مکمل اہل بیت علیہم السلام کے موقف سے دفاع کے لیے حاظر ہوں آپ بھی خلفاء سے دفاع کے لیے تیاری کر لیں۔ اب بحث اسی تسلسل کے ساتھ ہی آگے بڑھے گی۔ دوستوں سے معذرت۔

سنی مناظر: میں چالاکی دکھارہاہوں یا آپ اپنی تحریر کے پہلے مرحلے کے **الف** کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس کا فیصلہ ممبرز پر چھوڑتا ہوں۔ کس نے ڈٹ کر **الف** کے ہر ایک نکتے پر بحث کی ہے اور کس نے وضاحتوں کے جوابات دینے سے ٹال مٹول کی، یہ بھی ممبرز خود سمجھ سکتے ہیں۔

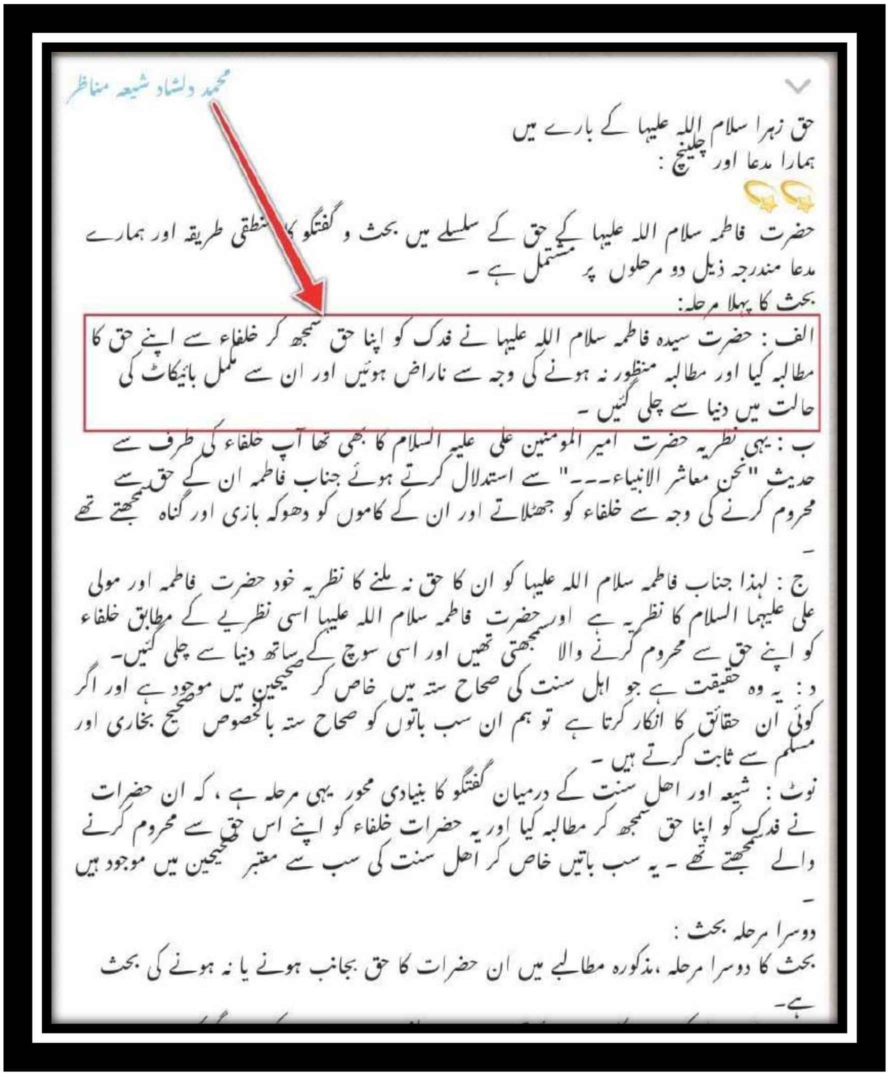

محمد دلشاد شیعہ مناظر

حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں
ہمارا مدعا اور چلینج :

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے ۔

بحث کا پہلا مرحلہ:

الف : حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں ۔

ب : یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث "نحن معاشر الانبیاء۔۔۔" سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ ان کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے ۔

ج : لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔

د : یہ وہ حقیقت ہے جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں خاص کر صحیحین میں موجود ہے اور اگر کوئی ان حقائق کا انکار کرتا ہے تو ہم ان سب باتوں کو صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت کرتے ہیں ۔

نوٹ : شیعہ اور اہل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے ، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے ۔ یہ سب باتیں خاص کر اہل سنت کی سب سے معتبر صحیحین میں موجود ہیں ۔

دوسرا مرحلہ بحث :

بحث کا دوسرا مرحلہ ،مذکورہ مطالبے میں ان حضرات کا حق بجانب ہونے یا نہ ہونے کی بحث ہے۔

آپ شرائط کے مطابق عمل نہیں کر رہے اور وضاحتوں کا جواب دیئے بغیر آگے بڑھ رہے ہیں۔ آپ نے گروپ بنایا ہے تو اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ اپنی مرضی چلائیں گے۔ شرائط کی پابندی اور اس پر عمل کرنے کے ہم دونوں پابند ہیں۔ میں اسی پہلے مرحلے پر گفتگو کرتے ہوئے کچھ بنیادی نوعیت کے سوال پوچھ رہا ہوں۔

1۔ شیعہ آدھی بات کیوں کہتے ہیں؟

2۔ شیعہ میراث کے مطالبے پر یقین رکھتے بھی ہیں یا نہیں؟

3۔ فدک کے مطالبے پر فیصلہ متفق علیہ حدیث نبوی ﷺ پر ہوا۔ اس کو پہلے مرحلے کے الف میں کیوں نہیں لکھا گیا؟

4۔ ناراضگی کو سیدہ فاطمہ کے اپنے الفاظ یا تاثرات سے کون ثابت کرے گا کیونکہ ہم تو ناراضگی کو تسلیم کرتے نہیں ہیں؟

5۔ کسی صحیح رایت میں راوی کے گمان کو شیعہ من وعن مانتے ہیں؟

6۔ انبیاء کی میراث پر شیعہ اپنی صحیح حدیث کو کس دلیل سے رد کرتے ہیں؟

7۔ عورت تو شیعہ کے ہاں غیر منقولہ جائیداد کی وارث نہیں بنتی۔ اس صحیح حدیث کا رد کون کرے گا۔؟

<u>دوسرا مرحلہ سیدنا علی کے متعلق ہے۔</u> جب پہلے مرحلے کو کلیئر کریں گے تو آگے بات بڑھے گی۔ کیا میرے سوالات موضوع سے باہر ہیں یا غیر ضروری ہیں جو پہلے دن سے آج تک آپ انہیں ہاتھ تک نہیں لگا رہے۔

میں اوپر فرعون کی مثال دیکر سمجھا چکا ہوں کہ آپ کچھ اس طرح بحث کر رہے کہ پہلے ہاں یا نہ میں جواب دیا جائے کہ **فرعون کا سب سے بڑا رب ہونا قرآن سے ثابت ہے کہ نہیں!** اس کے بعد کوئی اور بات ہوگی۔ جبکہ گڑبڑ شروع ہی اس پوائنٹ سے ہے کیونکہ نامکمل جملے کا جواب نہیں دیا جاتا۔

شیعہ مناظر دلشاد کی منطق اصل اور فرع

فرعون کا رب ہونا قرآن سے ثابت۔ اب فرع کا اچار ڈالیں گے۔ جب اصل ہی غلط ہو تو آگے کیا بات ہوگی۔ **آپ کے بیان کردہ مراحل میں کچھ اہم نکات کی کمی ہے۔** جب تک مکمل بات نہیں لکھیں گے کوئی اہل علم کس طرح گفتگو کر سکتا ہے۔ میرے سوالات کے جوابات اسی لئے آپ نہیں دے پا رہے کیونکہ وہ حقائق اگر دکھائیں گے تو حقیقت کھل جاتی ہے اور ایسا آپ چاہتے نہیں ہو۔

حق طلبی آدھا سچ دکھانے سے آتی تو فرعون بنص قرآن رب تسلیم کرنا پڑے گا۔ معاذ اللہ۔

میں بھی واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ آدھا سچ صحیح سند سے دکھانا انصاف نہیں ہے۔ عوام تک مکمل سچ پہنچائیں۔ صحیحین قرآن کی طرح لفظ لفظ سچ نہیں ہیں۔ راوی کے گمان غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ میں تو قرآن سے انبیاء کرام کے گمان بھی غلط ہونا دکھا چکا ہوں۔ آپ پتہ نہیں کس دنیا میں ہیں۔

میں آپ کی تحریر میں پہلے مرحلے کے الف کی کمزوریاں دکھا چکا ہوں۔ مطالبہ، فیصلہ اور رد عمل تو الف میں لکھ دیا ہے لیکن جس بنیاد پر فیصلہ ہوا!! اسے نہ لکھ کر اگر خیانت نہیں کی تو بتائیں کہ یہ کونسی ایمانداری ہے!

شیعہ جو کہتے ہیں وہ آدھا سچ ہوتا ہے۔ پورا سچ شیعہ کہیں گے تو پھر عوام گمراہ کیسے ہوگی!

شیعہ دلشادکی منطق اور گفتگو (طریقہ واردات)

1۔ قرآن کی آیت میں فرعون سب سے بڑا رب ہے کہ نہیں (پہلہ مرحلہ)

2۔ یہ بات سچی ہے کہ نہیں (دوسرا مرحلہ)

یہ ہے شیعہ تحریر کے پہلے مرحلے الف کی اصل حقیقت

شیعہ **فدک کا مطالبہ پھر خلیفہ کا انکار پھر رد عمل** تو عوام کو بتاتے ہیں لیکن یہ نہیں بتاتے کہ **خلیفے نے انکار فرمان نبوی ﷺ کے مطابق کیا اور ناراضگی صرف ایک طرق سے ایک راوی کا گمان ہے۔** کیا کوئی بیٹی مرحوم والد کی بات سن کر بھی دنیا کی ملکیت پر غضبناک ہو سکتی ہے۔ ہر گز نہیں یہ سیدہ فاطمہ کی شان کے خلاف ہے۔ **سیدنا علی کے نزدیک فدک حقدار کو ملنا چاہیے تھا تو اپنے چار سالہ دور میں پہلا کام یہی کرتے۔** جو خلیفہ اپنے خاندان کے حقوق حاصل نہ کر سکے وہ دوسروں کے حقوق کا محافظ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ بات بھی مولا علی کی شان کے خلاف ہے۔ میں پہلے دن سے نشاندہی کرتا آرہا ہوں۔ آپ آدھا سچ بتا کر اسی پر گفتگو کے لئے بضد ہیں۔ صحیحین میں موجود مکمل سچ کو زیر بحث لائیں تا کہ عوام حقائق جان سکیں۔

سیدہ فاطمہ کی ناراضگی ہماری صحیحین میں صرف ایک طرق سے اور صرف ایک راوی کے ذاتی گمان سے ثابت ہے۔ ہم ایسے گمان کو مختلف صحیح روایات سے رد کرتے ہیں۔ ہمارے علماء نے راوی کے گمان کا ذکر کر کے ہر جگہ اس کا رد ہی بیان کیا ہے۔ شیعہ ان علماء کے رد کو بیان نہیں کرتے بلکہ ان کی طرف سے شیعہ اعتراض بیان کرنے والے الفاظ دکھا کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں، در حقیقت آگے انہوں نے اس اعتراض کا رد بھی بیان کیا ہوتا ہے۔

ایک حقیقت

علمائے اہل سنت کے نزدیک سیدہ فاطمہ مطالبہ فدک کے بعد حضرت ابو بکر سے ناراض نہیں تھیں بلکہ سیدہ فاطمہ نے مرض وفات کے دوران حضرت ابو بکر صدیق سے ملاقات بھی کی تھی اور وہ حضرت ابو بکر صدیق سے راضی بھی تھیں۔

1۔ علامہ محدث دہلوی کا مؤقف:

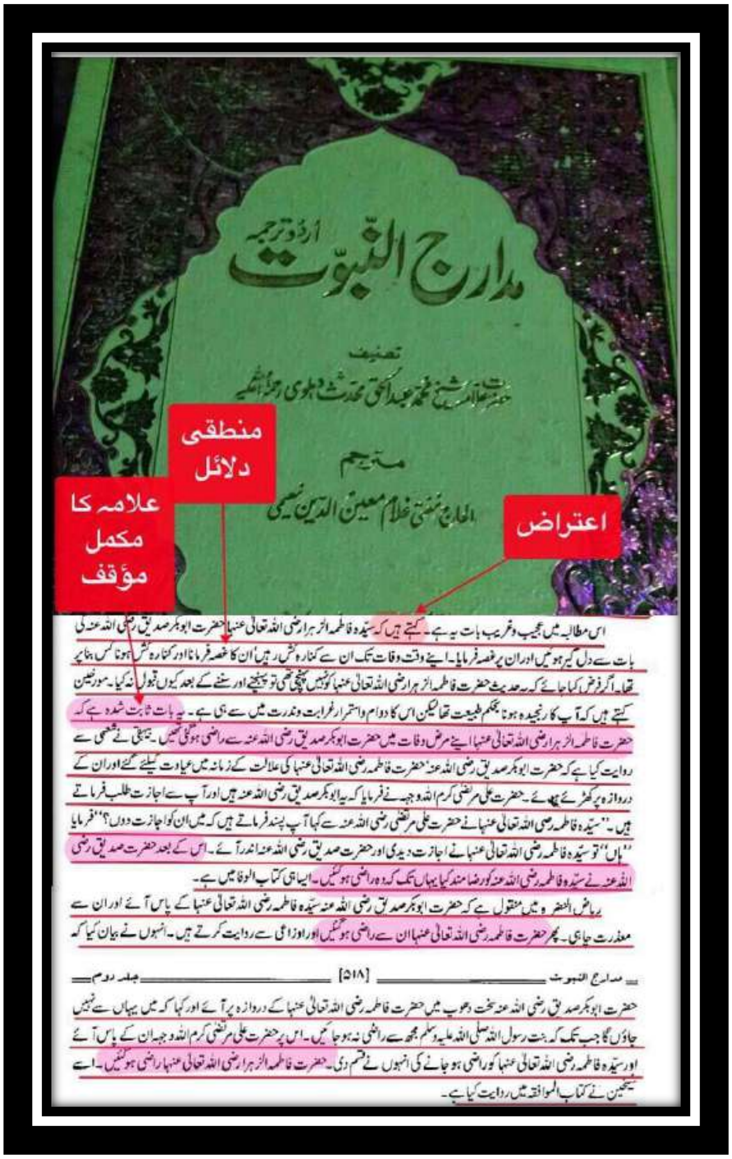

اس مطالبہ میں عجیب و غریب بات یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سے دل گیر ہوئیں اور ان پر غصہ فرمایا۔ اپنے وقت وفات تک ان سے کنارہ کش رہیں ان کا غصہ فرمانا اور کنارہ کش ہونا کس بنا پر تھا۔ اگر فرض کیا جائے کہ یہ حدیث حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا کو نہیں پہنچی تھی تو پہنچنے اور سننے کے بعد کیوں قبول نہ کیا۔ مورخین کہتے ہیں کہ آپ کا رنجیدہ ہونا بحکم طبیعت تھا لیکن اس کا دوام و استمرار غرابت و ندرت میں سے ہی ہے۔ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا اپنے مرض وفات میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہو گئی تھیں۔ بیہقی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی علالت کے زمانہ میں عیادت کیلئے گئے اور ان کے دروازہ پر کھڑے ہوئے۔ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ سے اجازت طلب فرماتے ہیں۔ "سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں ان کو اجازت دوں؟" فرمایا "ہاں" تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اجازت دیدی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اندر آئے۔ اس کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کو رضامند کیا یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئیں۔ ایسا ہی کتاب الوفا میں ہے۔

ریاض النضرہ میں منقول ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آئے اور ان سے معذرت چاہی۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا ان سے راضی ہو گئیں اور اوزاعی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ

مدارج النبوت ـــــ [۵۱۸] ـــــ جلد دوم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سخت دھوپ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے دروازہ پر آئے اور کہا کہ میں یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک کہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے راضی نہ ہو جائیں۔ اس پر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ان کے پاس آئے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو راضی ہو جانے کی انہوں نے قسم دی۔ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا راضی ہو گئیں۔ اسے بیہقی نے کتاب الموافقہ میں روایت کیا ہے۔

علامہ محدث دہلوی کے نزدیک سیدہ فاطمہ حضرت ابو بکر صدیق سے ناراض نہیں تھیں، اس عبارت میں واضح طور پر شیعہ اعتراض لکھ کر اس کا رد کیا گیا ہے۔

2۔ علامہ حلبی کا موقف

غور فرمائیں۔۔۔علامہ حلبی نے بھی صحیح بخاری میں راوی کا گمان لکھ کر اس کو رد کیا ہے۔

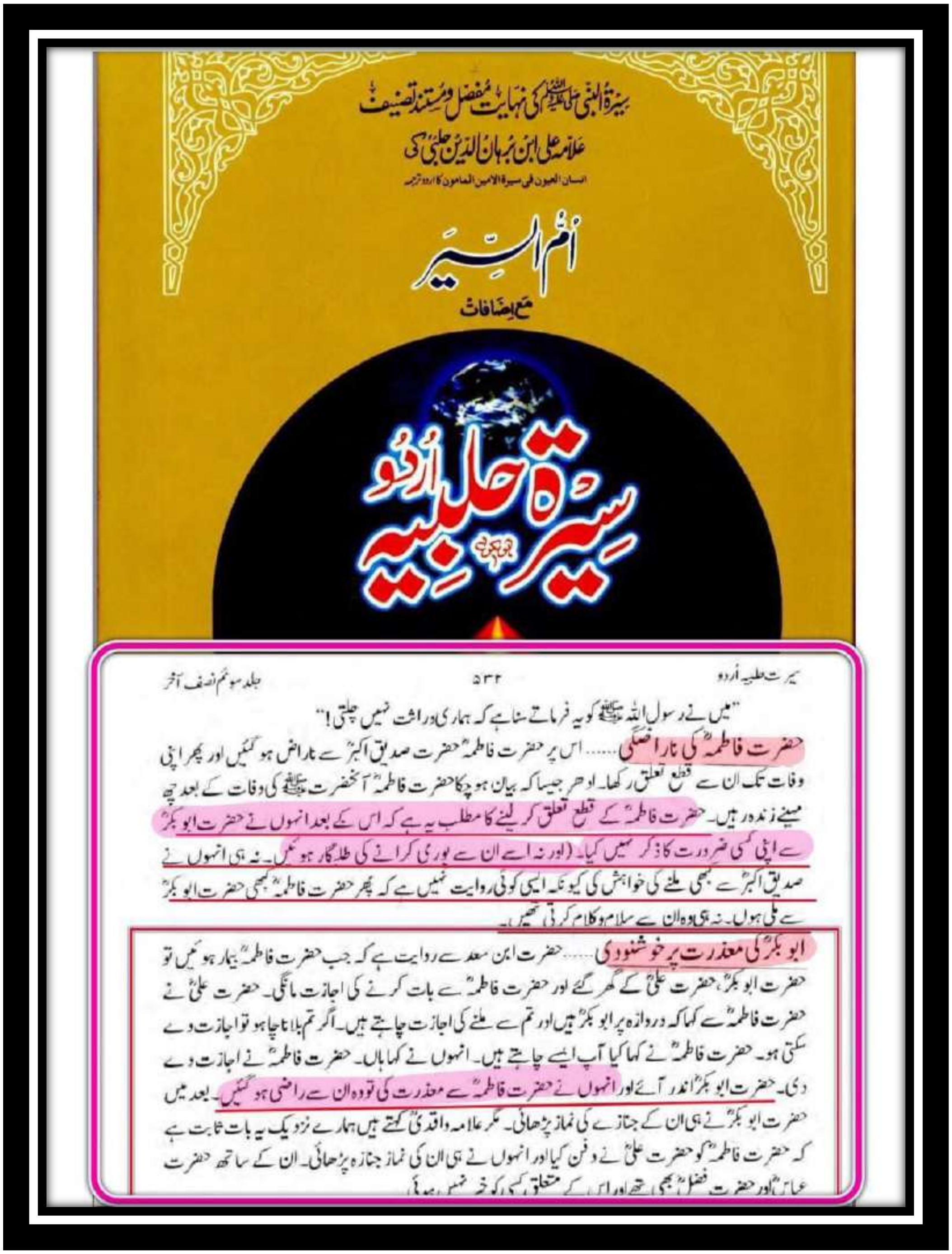

سیرت حلبیہ اُردو ۵۳۲ جلد سوئم نصف آخر

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہماری وراثت نہیں چلتی!"

حضرت فاطمہؓ کی ناراضگی...... اس پر حضرت فاطمہؓ حضرت صدیق اکبرؓ سے ناراض ہو گئیں اور پھر اپنی وفات تک ان سے قطع تعلق رکھا۔ ادھر جیسا کہ بیان ہو چکا حضرت فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد چھ مہینے زندہ رہیں۔ حضرت فاطمہؓ کے قطع تعلق کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے اپنی کسی ضرورت کا ذکر نہیں کیا۔ (اور نہ اسے ان سے پوری کرانے کی طلبگار ہوئیں۔ نہ ہی انہوں نے صدیق اکبرؓ سے کبھی ملنے کی خواہش کی کیونکہ ایسی کوئی روایت نہیں ہے کہ پھر حضرت فاطمہؓ کبھی حضرت ابو بکرؓ سے ملی ہوں۔ نہ ہی وہ ان سے سلام و کلام کرتی تھیں۔

ابو بکرؓ کی معذرت پر خوشنودی...... حضرت ابن سعد سے روایت ہے کہ جب حضرت فاطمہؓ بیمار ہوئیں تو حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ کے گھر گئے اور حضرت فاطمہؓ سے بات کرنے کی اجازت مانگی۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ دروازہ پر ابو بکرؓ ہیں اور تم سے ملنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ اگر تم بلانا چاہو تو اجازت دے سکتی ہو۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا کیا آپ ایسے چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت فاطمہؓ نے اجازت دے دی۔ حضرت ابو بکرؓ اندر آئے اور انہوں نے حضرت فاطمہؓ سے معذرت کی تو وہ ان سے راضی ہو گئیں۔ بعد میں حضرت ابو بکرؓ نے ہی ان کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ مگر علامہ واقدیؒ کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ نے دفن کیا اور انہوں نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کے ساتھ حضرت عباسؓ اور حضرت فضلؓ بھی تھے اور اس کے متعلق کسی کو خبر نہیں ہوئی

علامہ حلبی کا مکمل موقف

3۔علامہ عسقلانی کا مؤقف

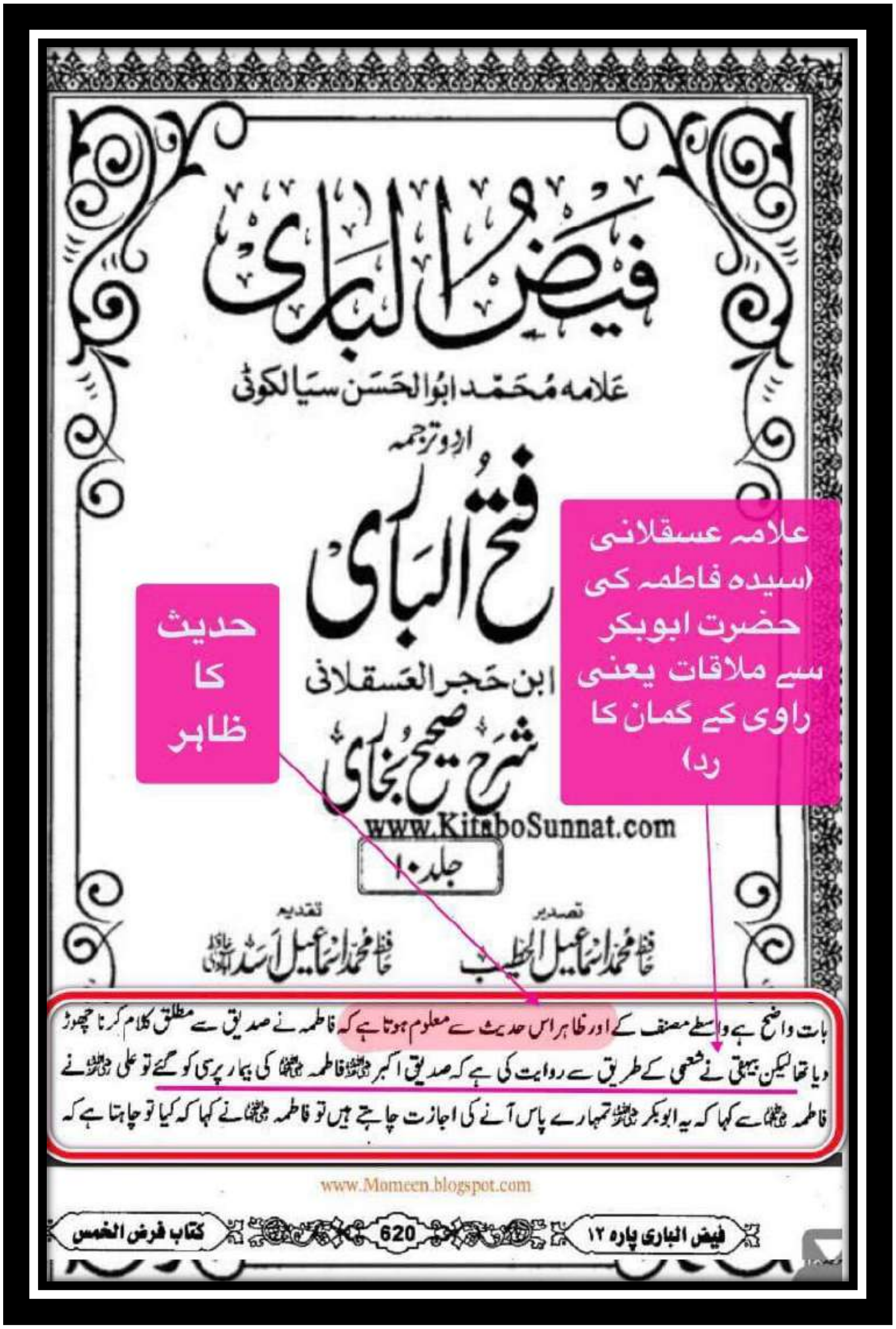

♦ علمائے اہل سنت کی اکثریت صحیح بخاری کی حدیث میں بیان کئے گئے راوی کے دونوں گمان سے متفق نہیں ہے، بلکہ انہوں نے تو ہر جگہ راوی کے گمان کو رد کیا ہے۔

شیعہ دلشاد کا جھوٹا الزام

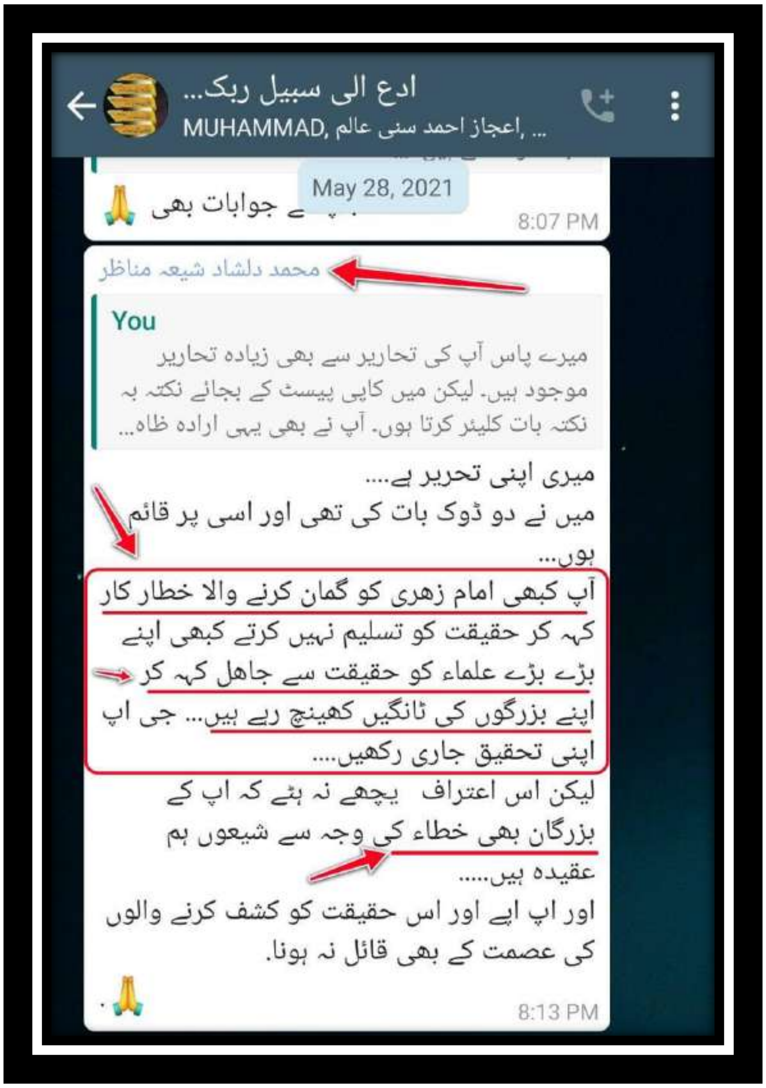

اسکرین شاٹ دکھائیں

جھوٹ بولتے ہوئے آپ کو شرم آنی چاہئے۔ (معذرت کے ساتھ) میں نے کہاں پر امام زہری کو خطاکار کہا ہے؟ اور کہاں اعتراف کیا ہے کہ اہلسنت بزرگان شیعہ کے ہم عقیدہ ہیں؟ اپنی تحریر اور میرے سوالات

سمجھ نہیں آرہے تو کسی سے مدد لے سکتے ہیں۔ میں جو پوچھ رہا ہوں اس کے جوابات دینے کے بجائے آپ علمائے اہلسنت کے اقوال سے خود کو حق پر ثابت کر رہے ہیں۔ یہ ہے آپ کی لیول ہے! ممبرز دیکھ لیں کہ شیعہ جب پھنس جائیں تو قرآن و احادیث چھوڑ کر دور نبوی اور گیارہ ھجری کا واقعہ اقوال علماء سے دکھا کر خود کو سچا ثابت کرتے ہیں۔

اعلان کر دیں: میں اعلان نہیں بلکہ مکمل پی ڈی ایف بنا کر عوام تک اصل حقائق پہنچاتا ہوں۔ آپ ٹینشن نہ لیں۔

مجھ سے جواب طلبی کی امید نہ رکھیں: مطلب شرائط منظور کر کے بھی آپ سے جواب طلبی کی امید نہ رکھی جائے۔ کمال کی بات لکھ دی ہے! پھر یہ بھی فرمارہے ہیں کہ تیسرے مرحلے میں کلیئر کر دوں گا۔ آدھا سچ عوام کو بتا کر کلیئر کیا کریں گے وہ بھی سب سمجھ سکتے ہیں۔ مولا علی کا واقعہ آپ نے خود اپنی تحریر میں دوسرے حصے (ب) میں لکھا ہے۔ پہلا حصہ چھوڑ کر اس پر گفتگو کیسے شروع ہو۔ جواب طلبی سے ہاتھ کھڑے کرنے کا اعلان آپ کر چکے ہیں۔ مزید کیا امید رکھی جائے۔

سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فرمان نبوی ﷺ کی وجہ سے قبول نہ ہوا، وقتی رنجش ایک فطری امر ہے لیکن اسے بڑھا چڑھا کر شیعہ سیدہ فاطمہ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک یہ معاملہ اسی وقت حل کر دیا گیا تھا۔ امام زہری کے علاوہ کسی اور طرق سے ناراضگی دکھانے کے بجائے آپ امام زہری کی توثیق اور اپنے تصوراتی اعتراضات کے جوابات دینے شروع ہو گئے ہیں۔

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا

وہ بات ان کو بہت ناگوار گذری ہے

آپ کی آدھی بات قبول کر کے مجھے اپنی آخرت خراب نہیں کرنی۔ بہانے کون کر رہا ہے اس کا فیصلہ بھی پڑھنے والے کر سکتے ہیں۔ اہل سنت علماء نے ناراضگی کو قبول نہیں کیا بلکہ ہر جگہ دفاع کا حق ادا کیا ہے۔ دوسری بات آپ نیچے کی لیول تک آ کر اپنا مؤقف کمزور کر چکے ہیں میں تو آپ کو اوپر کی لیول یعنی قرآن کریم تک لانا چاہ رہا تھا۔ گمان کا غلط ہونا قرآن سے نبیوں کے بھی دکھا چکا ہوں۔ جب معصوم بھی غلط اندازے لگا سکتے ہیں تو راوی سے غلط اندازے ممکن کیوں نہیں ہو سکتے۔؟

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

فتح الباری کا اسکین (پیج 115): اس کا استدلال کہاں لکھا ہے۔ آدھے سچ سے دین کی کوئی خدمت نہیں ہوتی۔

توفیق الباری اردو ترجمہ غلط ہے: نشاندہی کی نہیں بس الزام بازی شروع۔ وہ الفاظ اور درست ترجمہ بھی لکھتے تو شاید بات میں وزن ہوتا۔

شیعہ مناظر: جیو۔ ممتاز صاحب۔ میری مدد کا سلسلہ جاری رکھنا۔ مرحبالناصرنا۔ میں کل دوستوں کا وقت لوں گا۔

سنی مناظر: اندراج نہیں ادراج ہوتا ہے۔ یعنی خیالی بات / اندازہ / ظن / گمان۔ مجھے عربی نہ آنے کا طعنہ دے رہے ہیں خود کو اردو تک نہیں آتی۔

شیعہ کہتے ہیں سیدہ کے جنازے کی اطلاع نہیں دی: یہاں بھی شیعہ آدھا سچ کہتے ہیں۔ خبر اسے دی جاتی ہے جو لاعلم ہو۔ حضرت ابو بکر صدیق کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس دن رات سیدہ کی خدمت کرتی تھیں آخری

ایام بلکہ سیدہ کے غسل میں بھی شریک تھیں۔ اب کوئی کم عقل کہے گا کہ جس کی بیوی موقعہ پر موجود ہو اس کا شوہر لا علم رہ گیا! مدینہ اس دور میں بڑا شہر تھوڑی تھا۔ شیعہ جید علماء نے بھی تسلیم کیا ہے کہ نبی کی رحلت جیسا ماحول مدینے میں ہو گیا تھا اور شیعہ پھر بھی کہتے ہیں کہ کسی کو خبر نہ دی گئی اور رات کی خاموشی میں تدفین کر دی گئی۔ اللہ کی پناہ۔

۲۴۹

سن کر ایک آہ حسرت ناک کھینچی۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی ہے جو پہلے اہل بیت سے ان سے ملحق ہوگا وہ میں ہونگی۔ اے پسر عم والے انیس دل ہر غم پر صبر کرو۔ اور بقضائے حق تعالیٰ راضی رہو۔ بعد تم آپ ہی مجھے غسل دینا۔ اور رات ہی کو مجھے دفن کر دینا تاکہ غیر لوگ میرے جنازہ پر نہ آنے پائیں۔

ترکیب نعش زبانی اسماء بنت عمیس رض کشف الغمہ میں اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے۔ جناب فاطمہؑ نے مرض وفات میں مجھ سے فرمایا۔ مجھے برا معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح عورتوں کے جنازہ کو اٹھاتے ہیں۔ اس لئے کہ تختہ کے اوپر رکھ کر کپڑا اوڑھا دیتے ہیں۔ اور اس سے جسم کا موٹا دبلا ہونا لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ اسماء نے کہا۔ اے دختر رسولؐ میں آپ کو ایک چیز دکھاؤں۔ جو میں نے حبشہ میں دیکھی۔ پس خرمہ کے درخت کی ہری لکڑیاں منگائیں اور تابوت بنا کر اس پر کپڑا ڈال دیا۔ جب فاطمہؑ نے ملاحظہ کیا۔ فرمایا یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اگر میت کو اس میں رکھیں مرد و عورت میں تمیز نہ ہو گی۔ پس فرمایا جب میرا انتقال ہو مجھے غسل دینا۔ اور کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا۔ جب جناب فاطمہؑ نے انتقال کیا۔ عائشہ آئی۔ اور چاہا کہ اندر مکان میں جائے۔ اسماء بنت عمیس نے نہ جانے دیا۔ عائشہ نے اپنے باپ ابوبکر سے شکایت کی۔ اور کہا۔ یہ زن حبشیہ مجھے دختر رسول کے پاس نہیں جانے دیتی اور فاطمہ کے لئے تابوت اس نے بنایا ہے۔ جب ابوبکر نے یہ پوچھا اس نے کہا۔ خود فاطمہ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کے پاس کسی کو نہ آنے دوں۔ اور اس تابوت کو زندگی میں ان کو دکھا چکی ہوں۔ بعد ملاحظہ حکم دیا ایسا ہی تابوت میرے لئے بھی بنانا۔ ابوبکر نے کہا جو کچھ فاطمہ نے کہا ہے اس کی تعمیل کرو۔ پس جناب امیرؑ اور اسماء بنت عمیس نے فاطمہؑ کو غسل دیا۔

وصایائے جناب فاطمہؑ کتاب روضۃ الواعظین وغیرہ میں ہے۔ جناب فاطمہؑ کے مرض شدید ہونے پر چالیس روز گذر گئے۔ اس وقت جناب فاطمہؑ کو ان کی خبر وفات پہنچی۔ ام ایمن اور اسماء بنت عمیس سے جناب امیرؑ کو بلایا۔ اور کہا۔ اے ابن عم خبر وفات مجھے آسمان سے پہنچی۔ اور سفر میرا کوچ ہے۔ تم کو چند امور کی وصیت کرتی ہوں کہ دل میں رکھنا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ اے دختر رسول خدا جو چاہو وصیت کرو۔ یہ کہہ کر جناب امیر سرہانے بیٹھ گئے۔ اور مکان میں جو کوئی تھا۔ اس کو باہر کر دیا۔ اس وقت جناب سیدہؑ نے فرمایا۔ ابن عم تم نے ہرگز مجھے دروغ گو اور خیانت کرنے والی نہ پایا ہوگا۔ اور جس روز سے مجھ سے تم سے سابقہ پڑا ہوگا۔ میں نے تمہاری مخالفت نہیں کی۔ جناب امیرؑ نے فرمایا معاذ اللہ تم واناتر بخدا اور نیکو کار اور پرہیزگار تر اور کریم تر اور خدا سے خائف تر ہو۔ بھلا میں تم کو اپنی مخالفت کا الزام دے سکتا ہوں۔ واقعی مجھ پر تمہاری مفارقت بہت گراں ہے۔ لیکن یہ وہ چیز ہے۔ جس سے کسی کو چارہ نہیں۔ بخدا مجھ پر مصیبت مفارقت رسول خداؐ کو تم نے تازہ کیا۔ اور تمہاری وفات و جدائی مجھ پر عظیم

بحارالانوار میں آگے کی عبارت بھی دیکھیں: فریق مخالف کی کتاب سے تائید دکھاتے وقت اس اسکین کی تمام عبارات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ جو نکات شیعہ کتب سے دکھائے جا رہے ہیں ان کے بارے میں بھی جواب دینے کی زحمت کر لیا کریں! فدک سے جو حق نبی کریم اہل بیت کو دیتے تھے وہی حق حضرت ابو بکر صدیق بلکہ خلفائے راشدین کے دور میں باقائدگی سے اہل بیت کو ملتا رہا۔ اہل بیت وصول بھی کرتے رہے اور خرچ بھی کرتے رہے۔

فر بها من ابکی بکر ان یصل علیها :اس سے کیا ثابت ہو گا؟ کام کی بات لکھا کریں تا کہ جواب دیا جائے۔ میں آپ کی طرح ٹال مٹول نہیں کرتا۔ دوٹوک گفتگو کرتا ہوں۔

شیعہ مناظر دشاد کی طرف سے بار بار اہل سنت علماء کے اقوال بطور دلائل پیش کرنا: محترم۔ اوپر کی لیول پر آئیں۔ یہ معاملہ قرآن واحادیث سے حل ہو جاتا ہے۔ کہاں آپ اقوال علماء سے مدد لے رہے ہیں۔ **کیا علماء کے اقوال، قرآن واحادیث کے سامنے کوئی حیثیت رکھتے ہیں۔؟**

میرے جوابات اگر سمجھ نہیں آرہے تو معاف کر دیتا ہوں۔ لیکن اللہ کا واسطہ میرے سوالوں کے جوابات ہی دے دیں۔

شیعہ مناظر دلشاد کی غلط بیانی

میں نے کب کہا کہ امام زہری گمان کرنے والا خطاکار ہے اسکرین شاٹ رکھیں۔ لعنت اللہ علی اللکاذبین۔

گمان غلط بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ کوئی ایسی خطا نہیں جو گناہ ہو کیونکہ نیت نیک ہوتی ہے۔ اندازے غلط ہو جانے سے انبیاء کی عصمت پر بھی کوئی حرف نہیں آتا۔ اس بات کو دن میں کم از کم دس بار پڑھیں تا کہ آپ کی سمجھ شریف میں آسکے۔ ابھی تک صرف ایک بات کلیئر ہو سکی ہے کہ آپ سے جواب طلبی کی امید نہ رکھی جائے، علمی رد اور نامکمل باتیں کون کر رہا ہے یہ سب کے سامنے عیاں ہے۔

بحث اب آخری تیسرے مرحلے میں داخل کرتے ہیں: ایک بار پھر الف پر گفتگو مکمل کرنے کے بجائے بحث کو آگے بڑھانے کی کوشش!

میرا خیال ہے کہ ہم پہلے مرحلے کے الف پر تفصیلی گفتگو کر چکے ہیں۔ آخری فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑتا ہوں۔ آپ کی پوری تحریر کی اصل حقیقت اس گفتگو سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ

*شیعہ کہتے کیا ہیں (آدھا سچ)

اور دکھاتے کیا ہیں (اقوال علماء)

اور حقیقت کیا ہوتی ہے (قرآن اور سنی وشیعہ کی صحیح احادیث)۔

مزید گفتگو سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ آپ کے پاس میری وضاحتوں کے جوابات نہیں ہیں، اس لئے میں آپ کے جوابات کے بغیر گفتگو جاری رکھنے سے معذور ہوں۔ آخر میں جاتے جاتے ایک اوپن چیلینج کرتا ہوں۔

دنیائے شیعیت کو چیلینج

مسئلہ فدک (اہل تشیع کی صحیح روایات کی روشنی میں)

کوئی بھی شیعہ اہل علم صرف شیعہ روایات کی روشنی میں شیعہ مؤقف کا حق پر ہونا ثابت کرکے دکھادے۔

آپ چاہیں تو اسی طرح لمبی لمبی چھوڑتے رہیں۔ علمی رد تو آپ سے ہونا نہیں ہے۔ میری طرف سے گفتگو کا اختتام ہے۔ اللہ عزوجل ہم سب کو دین کی درست سمجھ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

شیعہ مناظر: ممتاز صاحب۔ یہ پہلا پھول اس لیے آپ کو دیا ہے کہ آپ نے میرے بہت سے کاموں کو آسان کر دیا اور اپنی تحریر اور اسکین کے ذریعے میرے موقف کو تقویت دی ہے۔ یہ پھول اس لیے پیش کر

رہاہوں کہ نفسیاتی ڈاکٹر کہتے ہیں کہ گلاب کی خوشبو دماغ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سکون کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح کوئی زود انزالی کا شکار ہو تو اس کی خوشبو سونگھنے سے اس کی مشکل حل ہو جاتی ہے اور بھی کئی فوائد ہے۔ جناب ممتاز صاحب آپ کو بہت شکریہ آپ نے اپنی تحریر اور انداز بیان کے ساتھ میرے کاموں کو آسان کر دیا۔ آپ نے حسب دستور تکراری باتوں سے بحث کے مراحل کو خراب کرنے کی کوشش اور میرے ٹھوس علمی جوابات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی لیکن الحمدللہ ہمارے سامعین اور ناظرین انصاف پسند ہیں مجھے بہت ساروں نے ان باکس میں اچھے پیغامات دئے اور یہ نصیحت کی آپ ہر صورت میں غیر علمی انداز میں اخلاق کے حدود کو پار کر کے الزام تراشی پر نہ اتریں کیونکہ اس سے بحث کا مزہ خراب ہو جاتا ہے، جی انشاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا اور اخلاقی اور نفسیاتی، علمی تینوں میدان میں اپنے دوستوں کے دل جیت لوں گا

ممتاز صاحب میں نفسیاتی دباو میں آنے والا نہیں ہوں، اچھی طرح جانتا ہوں کہ غیر علمی اور الزامی تراشی اور جذباتی بات کرنے والے سے کس طرح مجھے بحث کرنے ہے۔

ممتاز صاحب پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ممتاز میرا دشمن نہیں ہے مجھے اپنے موقف کا دفاع کرنا ہے لیکن علمی انداز میں اور اخلاقی حدود میں رہ کر۔ میں اس بحث میں خلفاء کی شان میں گستاخی نہیں کر رہا ہوں اور نہ ہی ان کو کافر مرتد، جہنمی ثابت کرنے کی چکر میں ہوں بلکہ وہی باتیں آپ کو اور اہل سنت کے دوستوں کو بیان کر رہا ہوں کہ جو آپ کی صحیحین میں ہیں اور جسے آپ آدھا سچ اور آدھا جھوٹ کہہ کر چھپانے کی کوشش میں ہے لیکن ممتاز صاحب حقیقت کافی حد تک واضح ہو چکی ہے جن کے لئے واضح نہیں تھی ان کے لئے بھی آپ نے واضح کر دی ہے لیکن آپ کو خود اس کی خبر نہیں۔ اصبر صبرا جمیلا۔ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ۔

آپ مجھ پر بحث اور اصلی موضوع سے نکلنے کا الزام نہ لگائیں۔ آپ نے اپنے ہی پیش کردہ قانون کی پاسداری نہیں کی۔ آپ میرے مدعا کے مفسر بن کر مجھ یہ سمجھا رہا ہے کہ آپ کا مدعا پہلے مرحلے میں کیا ہے۔ میں توضیح دے دے کر تھک چکا ہوں اور آپ کے ایڈمن اور دوسرے سامعین اس کے زندہ گواہ ہیں۔ کل بھی میں سابقہ گفتگو کے نمونے پیش کیے ہیں۔ ہاں مجھ اتنا گمان ہو رہا ہے کہ آپ کا شروع سے ہی ارادہ یہی تھا کہ مجھے اور دوستوں کو میرے مدعا کے مطابق بات کرنے کا وعدہ کر کے اصل اپنی پیش کردہ تجویز کے مطابق بات کرنے کی چکر میں تھے۔ جناب میں نے کہا تھا اس سلسلے میں میرا رویہ سخت ہے۔ میں آپ کے مشہور مناظر معاویہ کو داد دیتا ہوں انہوں نے گفتگو کے بعد صاف انکار کیا اور کہا آپ کے طریقے اور بنائے ہوئے مراحل کے مطابق گفتگو نہیں کروں گا لیکن ظاہر ہے آپ نے ان کی طرح صادقانہ رویہ اختیار نہیں کیا لیکن اس کا نقصان آپ کو ہوگا۔

میں سابقہ گفتگو سے مزید شواہد پیش کر رہا ہوں کہ آپ سے طئے کیا ہوا تھا اور آپ ابھی کیا مجھ پر الزام لگا کر اصل موضوع اور اس کی ترتیب میں تبدیلی لانے کی چکر میں ہیں۔ اب مجھ سے اپنے بیان کردہ قانون کے شق نمبر ۵ کا حق مجھ سے چھین رہے ہیں اور میری جگہ میرے مدعا کے مفسر بنے ہوئے ہیں۔

شیعہ مناظر نے اتنا بڑا پیراگراف لکھ لیا لیکن کام کی ایک بات بھی نہیں لکھی۔

آپ کے طریقہ کار عجیب ہے۔ جہاں آپ کو ڈٹ کر جواب دینا ہے اور جس سے آپ کے موقف کی کمزوری صاف ظاہر ہے وہاں آپ چپکے سے نکل جاتے ہیں جہاں ضروری سمجھ کر جواب دیتے ہیں وہاں بھی میرے حق میں اپنے ہی موقف کو کمزور کرنے والے جوابات دیتے ہیں اور ان سب کے باوجود للکارتے ہیں شیعہ ایسا

ہے شیعہ۔ یاللعجب۔ آپ شیعوں کو آدھا سچ آدھا جھوٹ والا کہہ رہے ہیں لیکن خود ہی اپنے ۵ فیصد سے کم سچ پر ناز کرتے ہیں۔ سارے اہلسنت علماء کو خطاء اور حقیقت سے دور کہہ کر ان کے دستر خوان کا حق ادا کر رہے ہیں۔ شیعہ پوری بات کرتے ہیں آپ آدھی کہہ رہے ہیں اور اس آدھی بات میں آپ کے ہی بزرگ علماء شیعوں کے ساتھ شریک ہیں لاجواب اسناد پہلے پیش کر چکا ہوں۔ تکرار کی ضرورت نہیں۔

سنی مناظر نے علمائے اہلسنت کو خطاء اور حقیقت سے دور ہرگز نہیں کہا!

میں نے صحیح بخاری کی پوری روایت لگا کر اپنے مدعا کو ثابت کیا لیکن آپ اپنے ایک گمان کو ہی لیے بیٹھے ہیں، جس کے گمان ہونے اور امام زھری کی بات کے صحیح ہونے کو میں علمی انداز میں ثابت کر چکا ہوں۔ ارباب فھم کل کی گفتگو کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

شیعہ میراث کے مطالبے پر یقین رکھتے ہیں اور آپ کے صحیحین سے بھی اس کے ٹھوس ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ شیعہ مخالفت میں جناب عائشہ اور خلیفہ دوم کی بات کو ان کا گمان کہہ کر رد کرنا چاہیں اور اپنے ہی محدثین اور بزرگ علماء کی ٹانگیں کھینچنا چاہیں تو ہم آپ کو نہیں روکتے۔ ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ سلف سے بغاوت کرنے والا اہل سنت کا ترجمان نہیں ہو سکتا۔

غور فرمائیں! شیعہ مناظر اپنی تحریر کے الف اور اس پر میرے سوالات سے کس چالاکی سے بھاگ رہا ہے!

فدک پر فیصلہ قرآن کی آیات کے خلاف ہے اسی وجہ سے جناب فاطمہ ع اور مولا علی ع نے قبول نہیں فرمایا۔ اگر بحث تیسرے مرحلے میں داخل ہو تو پھر میں آپ کو بتادوں گا۔ ہماری کتاب کی حدیث اور آپ کی کتابوں میں نقل کردہ حدیث میں آسمان اور زمین کا فاصلہ ہے۔ درھم و دینار علماء کو انبیاء سے وراثت میں نہ ملنا، بیٹی کو باپ کی زمین اور باقی حقوق سے محروم کرنے کی دلیل نہیں۔ الا صدقہ کا بھی ذکر نہ ہونا اسی بات کی دلیل ہے لہذا متفقہ حدیث کہنا حقیقت سے کھیلنا ہے۔ آپ کی حدیث کے مضمون کو تو خود خلیفہ دوم اور آپ کے بڑے بڑے مفسرین نے قبول نہیں کیا ہے لہذا متفقہ فیصلہ چہ معنی دارد تیسرے مرحلے میں آؤ مجھ سے بحث کرنے۔ ناراضگی کو ثابت کیا ہے۔ انصاف پسندی سے کام لیا کرو ایک ثابت شدہ بات کو چھپانے کے لیے سوال کا تکرار نہ کرو۔ راوی کا گمان اگر حقیقت پر مبنی ہو تو سب مانتے ہیں لیکن ثقہ راوی کی رائے کو گمان کہنا اور اس کے واقعے کے مطابق ہونے کے سارے شواہد سے چشم پوشی کرنا تعصب اور کٹ ہجتی کے سوا کچھ نہیں۔ جی قرآن سے بڑھ کر انبیاء کی وراثت ان کی اولاد تک منتقل ہونے پر کوئی ٹھوس دلیل؟؟ شیعہ کسی ایسی روایت کو مانتے ہی نہیں جو قرآن کے واضح حکم کے خلاف ہو۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا سیدہ کا مطالبہ صرف میراث کا نہ تھا لہذا مغالطہ سے پرہیز کریں۔

عورت (ماں، بیٹی) کو شیعہ مسلک میں زمین و غیر زمین کی وراثت ملتی ہے۔ (شیعہ مناظر)

بیٹی، ماں کو اگر آپ عورت مانتے ہیں تو شیعہ مسلک میں ان کو بھائی اور باپ کی طرف زمین اور غیر زمین سے وراثت ملتی ہے۔ ہماری ماں اور ہماری بیٹیاں تو ہم سے زمین اور وراثت میں لیتی ہے۔ دوستوں کی تسلی کے لیے ایک دو اسکین بھی دیتا ہوں۔ آپ کا یہ دعوی کہ شیعوں کے ہاں عورت کو وراثت میں زمین نہیں ملتی یہ

بلکل ایسا ہی ہے جیسا آپ لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے۔ معاف کرنا ہماری گلی کی بلیاں بھی اس الزام کو سن کر ہنستی ہیں۔

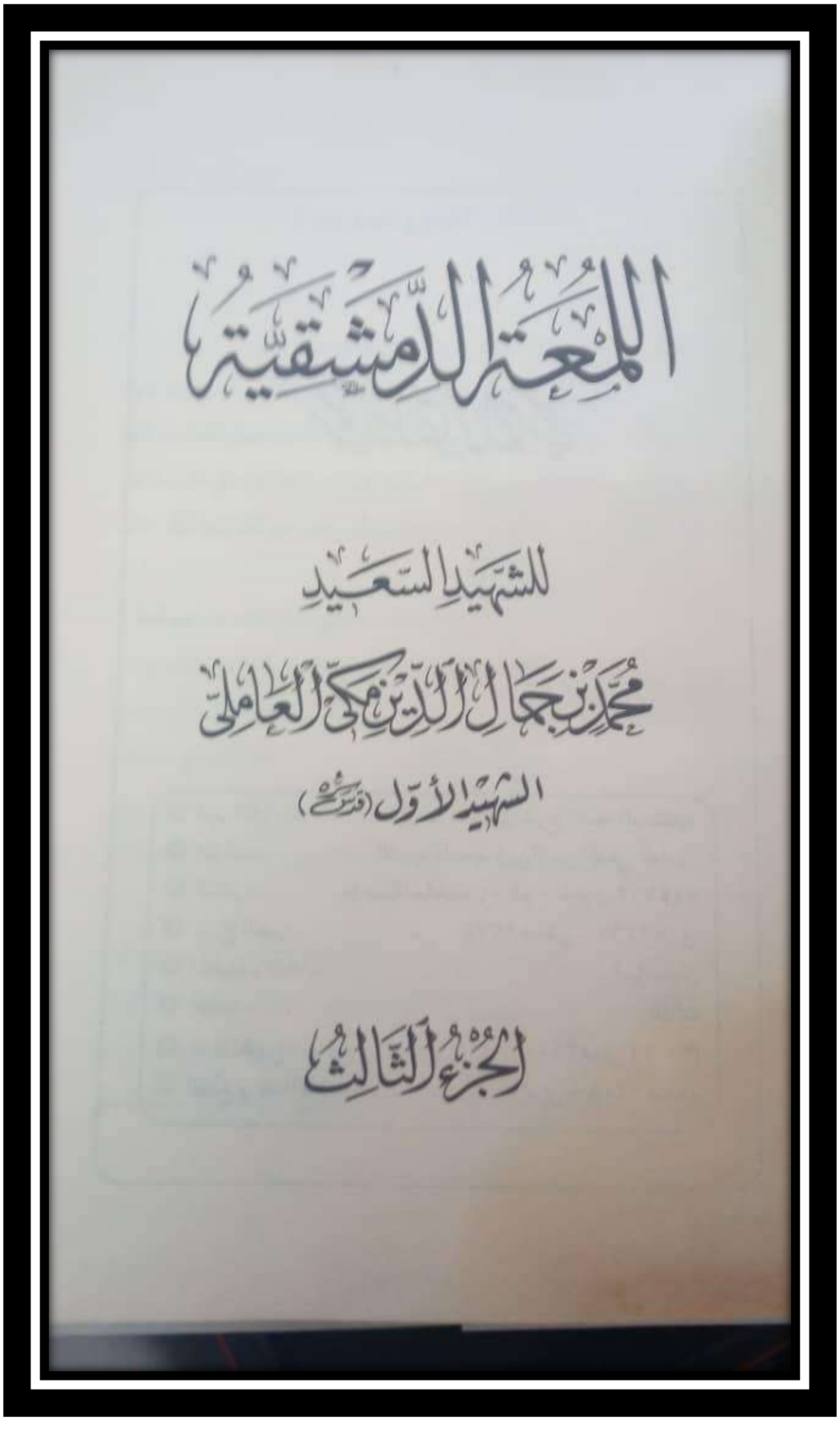

اللمعة الدمشقية

للشهيد السعيد

محمد بن جمال الدين مكي العاملي

الشهيد الأول (قدس سره)

الجزء الثالث

معاً، وهو ذو الفرض على تقدير الرد عليه.

ومن هذا التقسيم يظهر أن ذكر المصنف الأب مع من يدخل النقص عليهم من ذوي الفروض ليس بجيد، لأنه مع الولد لاينقص عن السدس، ومع عدمه ليس من ذوي الفروض. ومسألة العول مختصة بهم، وقد تنبه لذلك المصنف في الدروس فترك ذكره، وقبله العلامة في القواعد، وذكره في غيرها والمحقق في كتابيه. والصواب تركه.

مسائل خمس

(الاولى -إذا انفرد كل) واحد (من الأبوين) فلم يترك الميت قريباً في مرتبته سواه (فالمال) كله (له، لكن للأم ثلث المال بالتسمية) لأنه فرضها حينئذ كما مر (والباقي بالرد) أما الاب فارثه للجميع بالقرابة إذ لا فرض له حينئذ كما مر (ولو اجتمعا فللأم الثلث مع عدم الحاجب) من الاخوة (والسدس مع الحاجب والباقي) من التركة عن الثلث او السدس (للأب).

(الثانية -للابن المنفرد المال، وكذا للزائد) عن الواحد من الابناء (بينهم بالسوية وللبنت المنفردة النصف تسمية والباقي رداً وللبنتين فصاعداً الثلثان تسمية والباقي رداً. ولو اجتمع الذكور والاناث فللذكر مثل حظ الانثيين، ولو أجتمع مع الولد) ذكراً كان أم انثى متحداً أم متعدداً (الابوان فلكل) واحد منهما (السدس والباقي) من المال (للابن) إن كان الولد المفروض ابناً (او البنتين، او الذكور والاناث على ما قلناه) للذكر منهم مثل حظ الانثيين.

(ولهما) اي الابوين (مع البنت الواحدة السدسان ولها النصف والباقي) وهو السدس (يرد) على الابوين والبنت (أخماساً) على نسبة الفريضة فيكون جميع التركة بينهم اخماساً للبنت ثلاثة اخماس ولكل واحد منهما خمس، والفريضه حينئذ من ثلثين، لان أصلها ستة مخرج السدس والنصف ثم يرتقي بالضرب في مخرج الكسر الى ذلك.

هذا اذا لم يكن للام حاجب عن الزيادة على السدس (ومع الحاجب يرد) الفاضل

ـوسابع ـوهو المغايرة بين الحاجب والمحجوب. فلو كانت الأم اختاً لأب فلا حجب كما يتفق ذلك في المجوس، او الشبهة بوطء الرجل ابنته فولدها أخوها لابيها.

(الفصل الثاني: في السهام المقدّرة)

(في) بيان (السهام) المقدّرة (و) بيان (أهلها ـوهي في كتاب الله تعالى) ستة:

الأول: (النصف) وقد ذكر في ثلاثة مواضع. قال تعالى: ﴿وإن كانت ـيعني البنت ـواحدةً فلها النصفُ﴾ (١) ﴿ولكم نصفُ ما ترك أزواجكم﴾ (٢) ﴿وله أختٌ فلها نصفُ ما ترك﴾ (٣).

(و) الثاني: نصف النصف (و) هو (الربع) وهو مذكور فيه في موضعين أحدهما ﴿فلكم الربعُ مما تركن﴾ (٤) الثاني ﴿ولهنّ الربعُ مما تركتم﴾ (٥).

(و) الثالث: نصفه (و) هو (الثمن) ذكره الله تعالىٰ مرة واحدة في قوله تعالى: ﴿فلهنّ الثمنُ مما تركتم﴾ (٦).

(و) الرابع: (الثلثان) ذكره الله تعالىٰ في موضعين.

أحدهما في البنات قال: ﴿فإن كنّ نساءً فوق اثنتين فلهنّ ثلثا ما ترك﴾ (٧).

وثانيهما في الأخوات. قال تعالىٰ ﴿فإن كانتا اثنتين فلهما الثلثان مما ترك﴾ (٨).

(و) الخامس: نصفه وهو (الثلث) وقد ذكره الله تعالىٰ في موضعين أيضاً قال تعالى: ﴿فلأمّه الثلث﴾ (٩) وقال ﴿فإن كانوا ـأي أولاد الام ـأكثرَ من ذلك فهم شركاءُ في الثلث﴾ (١٠).

---

(١) النساء: الآية ١٠.
(٢) النساء: الآية ١٢.
(٣) النساء: الآية ١٧٥.
(٤) النساء: الآية ١٢.
(٥) النساء: الآية ١٢.
(٦) النساء: الآية ١٢.
(٧) النساء: الآية ١١.
(٨) النساء: الآية ١٧٥.
(٩) النساء: الآية ١١.
(١٠) النساء: الآية ١٢.

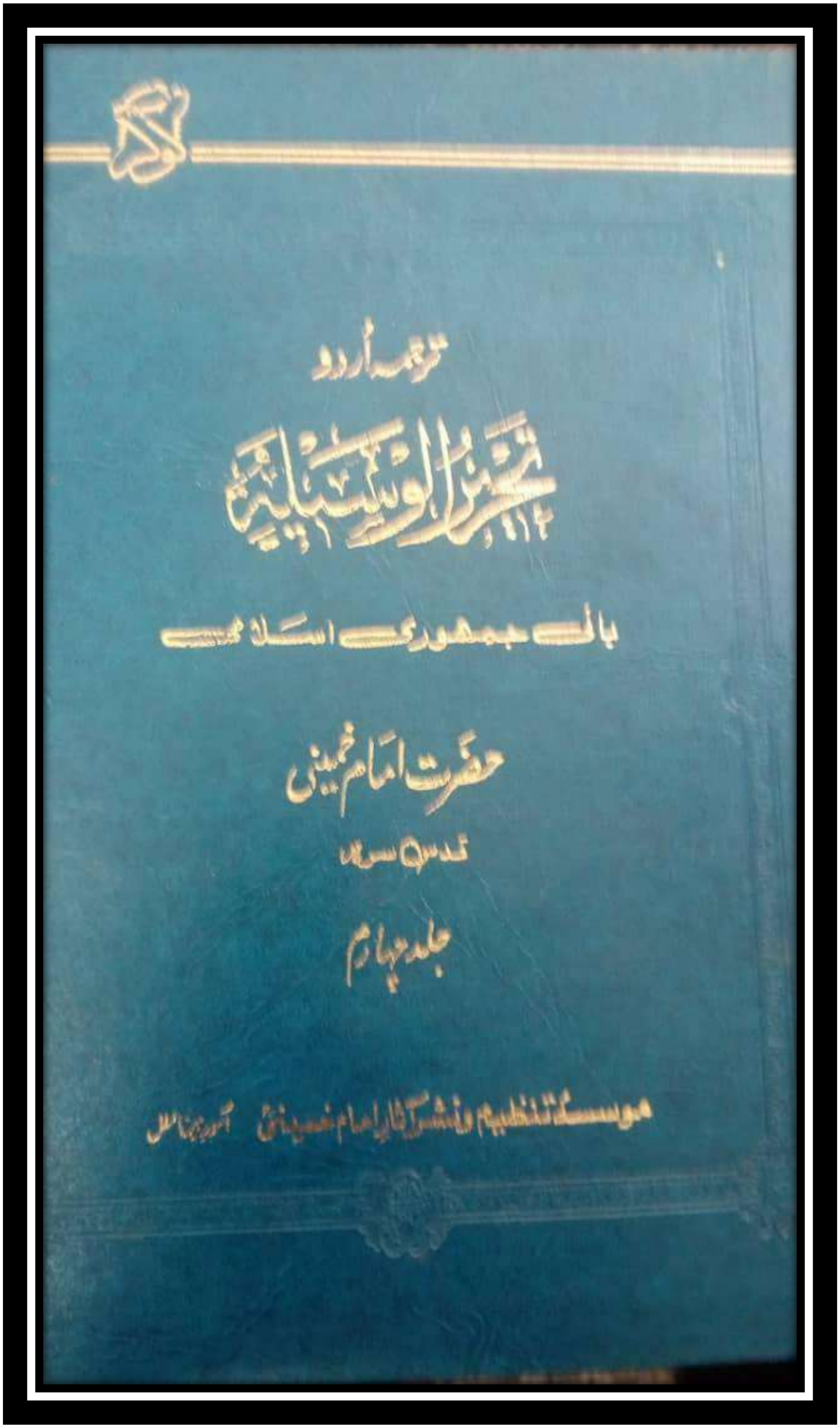
ترجمہ اردو
تحریر الوسیلہ
حضرت امام خمینی
قدس سرہ
جلد چہارم

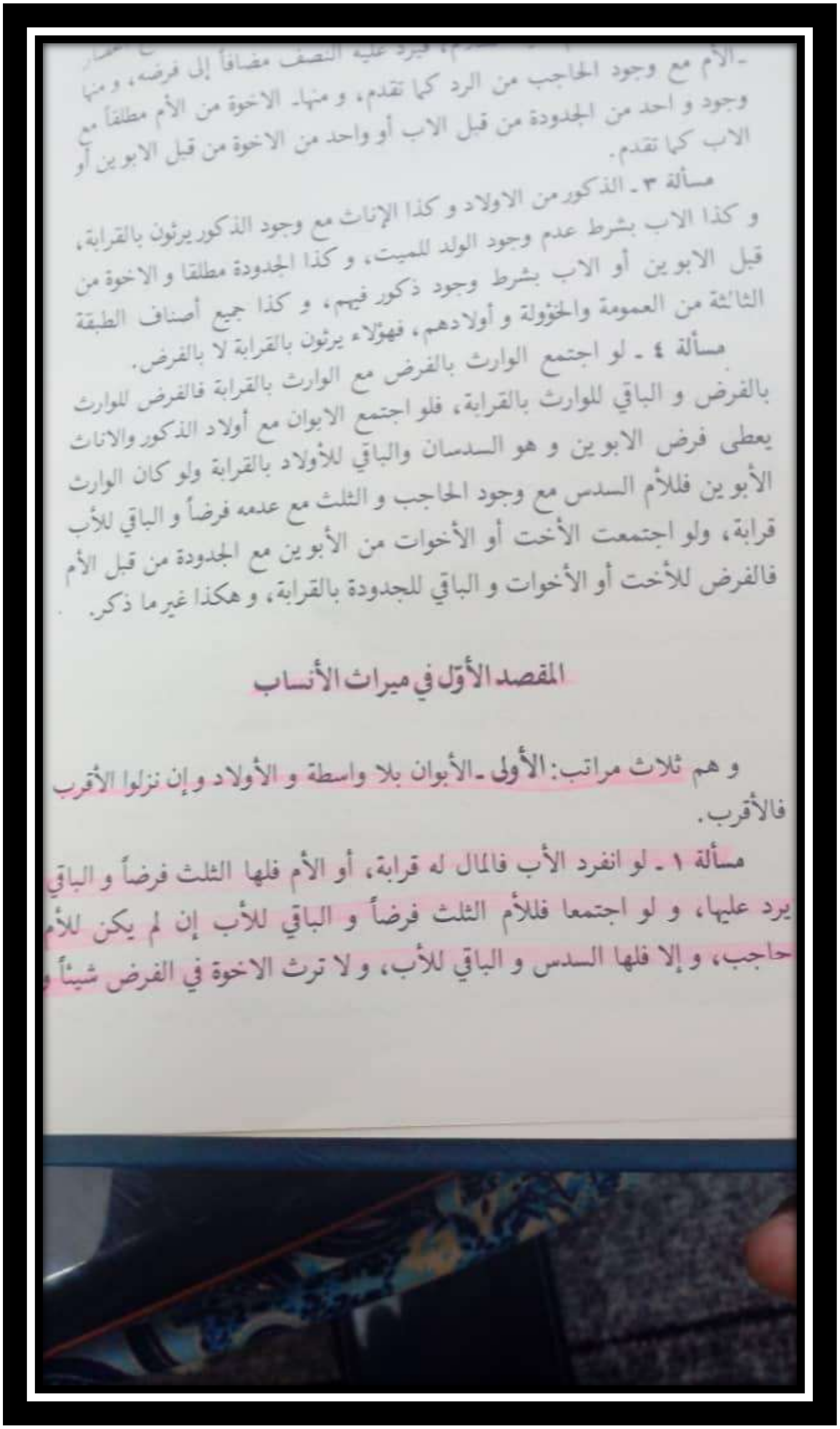
-الأم مع وجود الحاجب من الرد كما تقدم، و منها- الاخوة من الأم مطلقاً مع
وجود و احد من الجدودة من قبل الاب أو واحد من الاخوة من قبل الابوين أو
الاب كما تقدم.

مسألة ٣ - الذكور من الاولاد و كذا الإناث مع وجود الذكور يرثون بالقرابة،
و كذا الاب بشرط عدم وجود الولد للميت، و كذا الجدودة مطلقا و الاخوة من
قبل الابوين أو الاب بشرط وجود ذكور فيهم، و كذا جميع أصناف الطبقة
الثالثة من العمومة والخؤولة و أولادهم، فهؤلاء يرثون بالقرابة لا بالفرض.

مسألة ٤ - لو اجتمع الوارث بالفرض مع الوارث بالقرابة فالفرض للوارث
بالفرض و الباقي للوارث بالقرابة، فلو اجتمع الابوان مع أولاد الذكور والاناث
يعطى فرض الابوين و هو السدسان والباقي للأولاد بالقرابة ولو كان الوارث
الأبوين فللأم السدس مع وجود الحاجب و الثلث مع عدمه فرضاً و الباقي للأب
قرابة، ولو اجتمعت الأخت أو الأخوات من الأبوين مع الجدودة من قبل الأم
فالفرض للأخت أو الأخوات و الباقي للجدودة بالقرابة، و هكذا غيرما ذكر.

المقصد الأول في ميراث الأنساب

و هم ثلاث مراتب: **الأولى** - الأبوان بلا واسطة و الأولاد و إن نزلوا الأقرب
فالأقرب.

مسألة ١ - لو انفرد الأب فالمال له قرابة، أو الأم فلها الثلث فرضاً و الباقي
يرد عليها، و لو اجتمعا فللأم الثلث فرضاً و الباقي للأب إن لم يكن للأم
حاجب، و إلا فلها السدس و الباقي للأب، و لا ترث الاخوة في الفرض شيئاً و

إن حجبوا.

مسألة ٢ ـ لو انفرد الابن فالمال له قرابة، ولو كان أكثر فهم سواء ولو انفردت البنت فلها النصف فرضاً و الباقي رداً، و العصبة لا نصيب لها وفي فيها التراب، ولو كانت بنتان فصاعداً فلهما أو لهن الثلثان فرضاً و الباقي رداً، ولو اجتمع الذكور والإناث فالمال لهم للذكر مثل حظ الأنثيين.

مسألة ٣ ـ لو اجتمع الأولاد مع أحد الأبوين فان كان الولد بنتاً واحدة يردّ عليها النصف فرضاً و على أحد الأبوين السدس فرضاً و الباقي يردّ عليهما أرباعاً، ولو كان بنتين فصاعداً يردّ على البنات أربعة أخماس فرضاً ورداً و على أحد الأبوين الخمس فرضاً ورداً، ولو كان ذكراً سواء كان واحداً أو متعدداً لأحد الأبوين السدس فرضاً و الباق للولد.

مسألة ٤ ـ لو اجتمع الأولاد مع الأبوين فان كان الولد بنتاً واحدة و لم يكن لأم حاجب من الرد فثلاثة أخماس للبنت فرضاً ورداً و خمسان للأبوين مناصفة فرضاً ورداً، و إن كان للأم حاجب من الرد فالسدس لها و البقية ـسم بين البنت والأب أرباعاً فرضاً ورداً، و إن كان أنثى متعددة أو ذكراً ـحداً أو متعدداً أو إناثاً و ذكراناً فالسدسان للأبوين و البقية للأولاد تقسّم ـسم بالسوية مع وحدة الجنس، و للذكر ضعف الأنثى مع الاختلاف.

مسألة ٥ ـ لو اجتمع أحد الأبوين و أحد الزوجين فلأحد الزوجين نصيبه ـلى و الباقي لأحد الأبوين، للأب قرابة، و للأم فرضاً ورداً.

مسألة ٦ ـ لو اجتمع الأبوان وأحد الزوجين فلأحد الزوجين نصيبه الأعلى و الثلث من مجموع التركة مع عدم الحاجب، و السدس معه فرضاً، و الباقي ـب قرابة.

مسألة ٧ ـ لو اجتمع الأولاد مع أحد الزوجين فلأحدهما نصيبه الأدنى و ـ للأولاد متحداً أو متعدداً للذكر ضعف الأنثى.

مسألة ٨ ـ لو اجتمع أحد الأبوين و الأولاد و أحد الزوجين فلو كان الولد

یہ ان کا ترجمہ آپ کسی بڑے سے پوچھنا اردو ترجمہ نہیں دے رہا ہوں۔ اگرچہ ہمارے علماء ترجمے میں گڑبڑ ادراج نہیں کرتے۔

شیعہ مناظر دلشاد سے کوئی اپنا ساتھی بڑا ہاتھ کر گیا۔ اس بے چارے کو ایسے اسکینز تھما دئے جن میں عورت کو وراثت میں زمین ملنے کا دور دور تک کوئی ذکر ہی نہیں ہے! اسی لئے ترجمہ تک پیش نہیں کیا۔ شیعہ اسی طرح عوام کو گمراہ کرتے ہیں!

شیعہ یہ کیوں نہیں بتاتے کہ فدک کا فیصلہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق کیا گیا: تکرار مکررات۔

شیعہ تحریر کے الف کی کمزوریاں ثابت: آپ نے اپنے الف کو شاید ٹیڑھا کیا ہو۔ جو میرا مدعا اور میرے مدعا کی دلیل ہے وہ آپ کی طرف دیکھ کر تھک چکی ہے اور اس حسرت میں ہے کہ ممتاز صاحب کب گمان گمان کی رٹ چھوڑ کر حقیقت کی عینک لگاؤ گے۔

شیعہ تحریر کے الف میں آدھا سچ کیوں بیان ہوا ہے: آپ کا اپنا الف ہے میرا الف نہیں۔ فرضی مورچے پر حملہ کرنا عقلمندی نہیں۔ یہ صرف تربیت کے مرحلے میں ٹھیک ہے۔ میدان جنگ میں بیوقوفی ہے۔

شیعہ مناظر دلشاد کی طرف سے اپنی تحریر کے الف کو اپنا ماننے سے ہی انکار

قرآن سے فرعون کا رب ہونے کی مثال: قیاس مع الفارق..... اصطلاح سنی ہے؟ عاقل کے لیے اشارہ کافی ہے۔ مغالطہ کا علاج کرونا سے بھی سخت ہے۔

امام زہری پر اعتراضات کا اسکرین شاٹ:(ہنسنے والی ای موجی شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا)

اس مناظرے کی پی ڈی ایف بنے گی:جی بسم اللہ لیکن مناظر معاویہ کی طرح تحریف کر کے اضافات کے ساتھ۔شیعہ مناظر سے بیعت پر مناظرہ والی کہانی نہ دھرائیں۔آپ کریں یا نہ کریں میں تو بہت خوش ہوں میری تحریر تو ابھی۔۔

امام زہری گمان کرنے والا خطاکار کہاں لکھا ہے۔اسکرین شاٹ دکھائیں:میں نے بھی خطا کا معنی گناہ کار نہیں کیا۔

شیعہ مناظر نے جھوٹی بات سنی مناظر کی طرف منسوب کی، اسکرین شاٹ دکھا نہیں سکا اور جواب یہ دے رہا ہے کہ خطا کا معنی گنہگار نہیں ہے۔
سوال چنا جواب گندم

سنی مناظر:مزید وقت ضایع کئے بغیر نمبر ڈال کر میری وضاحتوں کے جواب دے دیں۔آخری موقعہ دے رہا ہوں۔میں اس کے بعد سیدنا علی والے حصے پر آؤں گا۔اصل مدعا پر آئیں۔کل سے آج تک کئی لوگ گروپ چھوڑ کر جا رہے ہیں صرف اس لئے کہ آپ پہلے دن سے میری باتوں کے جواب نہیں دے پا رہے۔

شیعہ مناظر:جی میرے الف، ب کے حساب سے بحث داخل ہو چکی ہے۔آپ چاہیں یا نہ چاہیں، لیکن آپ کا الف میراج ہے۔اس پر بحث ہونی ہے۔

سنی مناظر: نمبر ڈال کر الگ الگ جواب لکھنا شروع کریں۔ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔

شیعہ مناظر: اس سب کا جواب تیسرے مرحلے میں۔

سنی مناظر: تیسرے مرحلے کو ہی شروع کریں۔ اللہ کا واسطہ جواب دینا شروع کریں۔

شیعہ مناظر: ممتاز صاحب جواب مکمل کرنے دو، کل آپ نے پورا ٹائم لیا ہے، یہ اب میری باری ہے۔

سنی مناظر: اصل جواب میرے نکات کا جواب ہو گا۔ باقی وقت کا زیان۔ میرے نزدیک گفتگو ختم ہے۔

پھر بھی موقعہ دے رہا ہوں۔ نمبر ڈال کر الگ الگ جواب لکھنا شروع کریں۔ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔

شیعہ مناظر: ابھی صبر کرنا، جلدی بازی اچھی عادت نہیں۔ یہی تو آپ کی کوشش تھی۔ اس بحث کو پہلے مرحلے میں چھیڑنے کی لیکن میں نے کہا تھا اس کو تیسرے مرحلے میں۔

سنی مناظر: اصل جواب دیں۔ نمبر ڈال کر الگ الگ جواب لکھنا شروع کریں۔ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔

شیعہ مناظر: سیرت حلبیہ والے اسکین پر میں آپ کو داد دیتا ہوں۔ آپ نے میری مدد کی اور واضح کر دیا کہ ناراض ہونا تو ثابت ہے۔

سنی مناظر: دس بج گئے ہیں، اگر گیارہ بجے تک جوابات نہیں دئے تو میں گروپ چھوڑ دوں گا۔ داد نہیں چاہئے۔ میری وضاحتوں کے جواب کہاں ہیں؟

شیعہ مناظر: سیرت حلبیہ اسکین کی عربی پیش کرو پھر میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔

سنی مناظر: معاف کر دیا۔ **اصل نکات کے جواب دیں** یہ نقل قول ہے ان کا نظریہ یہ وہی ہے جو میں پیش کر چکا ہوں۔ تمام ممبرز غور و فکر کریں۔ میں پہلے دن سے جو وضاحتیں طلب کر رہا ہوں۔ ان کے جوابات شیعہ مناظر نے کہاں دیے ہیں؟

1۔ سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک بطور میراث اہل تشیع مؤقف کہاں ہے؟

2۔ شیعہ مناظر نے اپنی تحریر میں سیدہ فاطمہ کا مطالبہ اور ناراضگی بیان کی تھی لیکن فرمان نبوی ﷺ جس پر فدک کا فیصلہ ہوا، اسے کیوں بیان نہیں کیا؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

3۔ وہ کونسی صحیح روایت ہے جس میں سیدہ فاطمہ سے ناراضگی کے الفاظ / چہرے یا جسمانی تاثرات بیان کئے گئے ہیں؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

4۔ راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی اور راوی کی روایت کہاں ہے جس میں سیدہ کی ناراضگی بیان ہوئی ہے؟

5۔ کیا اہل تشیع راوی کا گمان قبول کرتے ہیں؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

6۔ سیدہ فاطمہ کو جو فرمان نبوی ﷺ سنایا گیا وہ متفق علیہ بین الفرقین ہے۔ اس کا رد کہاں ہے؟

7۔ الزامی جوابات میں عورت کی وراثت نہ ہونے پر زوجہ کہہ کر شیعہ مناظر نے اپنی صحیح روایت سے جان چھڑانے کی کوشش کی، اس پر میرے اشکالات کا جواب کہاں ہے؟

نمبر ڈال کر الگ الگ جواب لکھنا شروع کریں۔ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔

شیعہ مناظر: مدارج النبوت اسکین کا جواب: اصل ناراض ہونا ثابت ہوا یہ راوی کا گمان نہیں تھا لیکن بعد میں راضی ہونے والی بات کی سند ضعیف ہے لہٰذا ثابت بات کا رد ضعیف سند نہیں۔ مرحبالناصرنا

کیا فدک کا حق غصب ہوا: حقیقت سے دور۔

سنی مناظر: سب معاف کر دیا۔ اصل مدعا پر آئیں۔

شیعہ مناظر: فریق مخالف کی کتب سے تائید دکھاتے وقت اس پیج کی تمام عبارات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے: واضح تضاد۔ جو الزام مجھ پر لگاتے رہے، وہی خود بھی کرتے ہیں۔

سنی مناظر: اگر حقیقت سے دور ہے تو پھر آپ ہمیں حقیقت دکھائیں۔ میرے نکات کے جوابات لائیں۔ مجھے گیارہ بجے تک جواب چاہئیں۔ کوشش کریں۔

شیعہ مناظر: میں آپ کے کسی پیج والے مسیج کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔

سنی مناظر: کوئی نئی بات پوچھی بھی نہیں ہے۔ ٹینشن نہ لیں۔ آپ خود اپنی تحریر میں پھنس گئے ہیں۔ آپ کو براہ راست موضوع اور دعوی لکھ کر گفتگو کرنی چاہئے تھی۔ الف اور ب کے چکروں میں آپ پھنس چکے ہیں۔ اگر گفتگو کا شوق ہے تو ان چکروں سے باہر آئیں تاکہ یہ بہانہ بھی ختم ہو کہ تیسرا مرحلہ ہے اس لئے جواب نہیں دوں گا۔

شیعہ مناظر: آپ نے میری ایک املائی غلطی کی طرف اشارہ کیا اور طعنہ بھی دیا لیکن یہ ٹھیک ہے کہ میں نے ادراج کم لکھا ہے، اندراج زیادہ لکھا ہے {۔ آپ کا شکریہ} لیکن آپ نے مجھے اردو نہ جاننے کا طعنہ دے کر اپنے آپ کو بھی خراب کر دیا۔

لفظ ادراج اور اندراج لغت کے اعتبار سے ایک ہی معنی رکھتا ہے اور دونوں کا معنی داخل کرنا اور درج کرنے کے ہے، اب علم صرف کے اعتبار سے یہ ثلاثی مزید فیہ کا صیغہ ہے۔ میں نے باب انفعال میں لے جا کر اس کا استعمال کیا تو معنی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن میں نے کہیں بھی یہ نہیں دیکھا کہ ادراج کا معنی گمان کسی نے کیا ہو کہیں ایسا تو نہیں آپ لوگوں کی لغت کی کتاب بھی آپ کے سلف سے جدا ہو اور اس میں نئے کشفیات کا اضافہ کیا ہو؟؟ دقت کریں۔

حدیث مدرج: اس روایت کو کہتے ہیں جس میں بعض راویوں کا کلام بھی درج ہو اور یہ گمان کیا جائے کہ یہ حدیث کا جزو ہے۔ یعنی راوی کا کلام حدیث کے درمیان میں درج ہونے کی وجہ سے دوسروں کو یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ بھی روایت کا حصہ ہے۔ درج اور ادراج کا معنی گمان نہیں۔ درج اور ادراج کی وجہ سے گمان پیدا ہوتا ہے۔

ایک وضاحت

ادراج کی اصطلاحی معنی یہ ہے کہ راوی اپنا گمان، اندازہ یا تبصرہ روایت میں شامل کردے، روایت میں موجود اس ادراج کو محدثین ظن، اندازہ، گمان یا خیالی بات ہی کہتے ہیں۔سنی مناظر نے یہی مفہوم ادراج کا بیان کیا تھا جس پر شیعہ مناظر اچھلتا رہا کہ یہ غلط ہے۔

مدرج حدیث کی تعریف لغوی اعتبار سے: "مدرج"، ادراج کا اسم مفعول ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی چیز میں کچھ داخل کر دینا یا اس میں کوئی اور چیز ملا دینا۔ اصطلاحی مفہوم میں "مدرج" اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں تبدیلی کر دی گئی ہو یا متن میں کوئی بات اس طریقے سے داخل کر دی گئی ہو کہ اسے علیحدہ شناخت نہ کیا جا سکے۔

سنی مناظر نے ادراج کا اصطلاحی مفہوم بیان کیا جو محدثین کے ہاں عام رائج ہے کیونکہ ادراج درحقیقت ظن یا گمان کو ہی کہتے ہیں۔ بقول شیعہ مناظر ادراج کے معنی گمان نہیں اور ادراج کی وجہ سے گمان پیدا ہوتا ہے۔ یہ درست نہیں کیونکہ ادراج (وہ الفاظ) ہی دراصل گمان/ظن ہوتے ہیں۔

ایک اور تصحیح: لفظ اندراج اگرچہ ہم معنی لفظ ہے لیکن یہ اصطلاح عام استعمال نہیں کی جاتی۔

ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...
May 28, 2021
11:05 PM
محمد دلشاد شیعہ مناظر
جی اگر اپ انصاف پسندی سے کام لیتا ہے تو بخاری کی جس حدیث کو میں نے پیش کر کے اندراج کی نفی کی ہے...اس کو پیش کرتے...اور یہ چالاکی نہ ...
اندراج نہیں ادراج ہوتا ہے۔ یعنی خیالی بات/اندازہ/ظن/گمان۔
مجھے عربی نہ آنے کا طعنہ دے رہے ہیں خود کو اردو تک نہیں آتی۔
11:06 PM

ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...
May 29, 2021
10:15 PM
اپ نے ادراج ادراج کا اتنا رٹ لگایا بعد میں ادراج کی نفی پر میرے دلائل کا نہ جواب دیا نہ ...
یہاں تک کہ پتہ چلا اپ کو ادراج کے معنی کا بھی علم نہیں...
اب میں اپنے گزشتہ کے کچھ جوابات اپ کو دکھاتا ہوں اپ خود ہی دیکھنا جواب دیا تھا یا نہیں...
10:18 PM

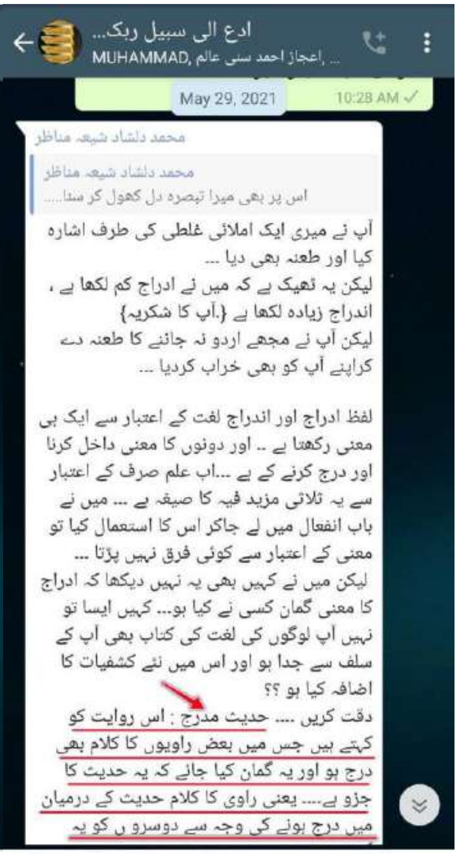
ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...
May 29, 2021
10:28 AM
محمد دلشاد شیعہ مناظر
محمد دلشاد شیعہ مناظر
اس پر بھی میرا تبصرہ دل کھول کر سنا......
آپ نے میری ایک املائی غلطی کی طرف اشارہ کیا اور طعنہ بھی دیا ...
لیکن یہ ٹھیک ہے کہ میں نے ادراج کم لکھا ہے ، اندراج زیادہ لکھا ہے {.آپ کا شکریہ}
لیکن آپ نے مجھے اردو نہ جاننے کا طعنہ دے کراپنے آپ کو بھی خراب کردیا ...

لفظ ادراج اور اندراج لغت کے اعتبار سے ایک ہی معنی رکھتا ہے .. اور دونوں کا معنی داخل کرنا اور درج کرنے کے ہے ...اب علم صرف کے اعتبار سے یہ ثلاثی مزید فیہ کا صیغہ ہے ... میں نے باب انفعال میں لے جاکر اس کا استعمال کیا تو معنی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں پڑتا ...
لیکن میں نے کہیں بھی یہ نہیں دیکھا کہ ادراج کا معنی گمان کسی نے کیا ہو... کہیں ایسا تو نہیں آپ لوگوں کی لغت کی کتاب بھی آپ کے سلف سے جدا ہو اور اس میں نئے کشفیات کا اضافہ کیا ہو ؟؟
دقت کریں .... حدیث مدرج : اس روایت کو کہتے ہیں جس میں بعض راویوں کا کلام بھی درج ہو اور یہ گمان کیا جائے کہ یہ حدیث کا جزو ہے.... یعنی راوی کا کلام حدیث کے درمیان میں درج ہونے کی وجہ سے دوسرو ں کو یہ

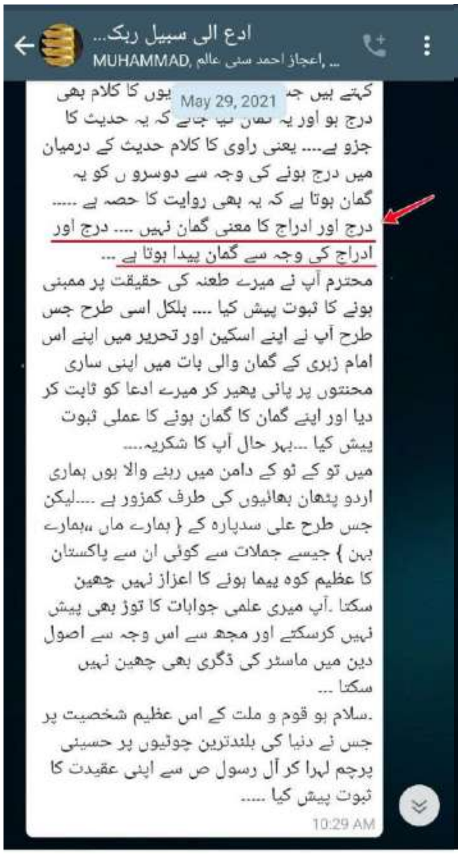
ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...
May 29, 2021
کہتے ہیں جس ... یوں کا کلام بھی درج ہو اور یہ گمان کیا جائے کہ یہ حدیث کا جزو ہے.... یعنی راوی کا کلام حدیث کے درمیان میں درج ہونے کی وجہ سے دوسرو ں کو یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ بھی روایت کا حصہ ہے .....
درج اور ادراج کا معنی گمان نہیں .... درج اور ادراج کی وجہ سے گمان پیدا ہوتا ہے ...
محترم آپ نے میرے طعنہ کی حقیقت پر ممبنی ہونے کا ثبوت پیش کیا .... بلکل اسی طرح جس طرح آپ نے اپنے اسکین اور تحریر میں اپنے اس امام زہری کے گمان والی بات میں اپنی ساری محنتوں پر پانی پھیر کر میرے ادعا کو ثابت کر دیا اور اپنے گمان کا گمان ہونے کا عملی ثبوت پیش کیا ...بہر حال آپ کا شکریہ.....
میں تو کے ٹو کے دامن میں رہنے والا ہوں ہماری اردو پٹھان بھائیوں کی طرف کمزور ہے ....لیکن جس طرح علی سدپارہ کے { ہمارے ماں ،،ہمارے بہن } جیسے جملات سے کوئی ان سے پاکستان کا عظیم کوہ پیما ہونے کا اعزاز نہیں چھین سکتا .آپ میری علمی جوابات کا توڑ بھی پیش نہیں کرسکتے اور مجھ سے اس وجہ سے اصول دین میں ماسٹر کی ڈگری بھی چھین نہیں سکتا ...
.سلام ہو قوم و ملت کے اس عظیم شخصیت پر جس نے دنیا کی بلندترین چوٹیوں پر حسینی پرچم لہرا کر آل رسول ص سے اپنی عقیدت کا ثبوت پیش کیا .....
10:29 AM

شیعہ مناظر: محترم آپ نے میرے طعنہ کی حقیقت پر مبنی ہونے کا ثبوت پیش کیا۔ بلکل اسی طرح جس طرح آپ نے اپنے اسکین اور تحریر میں اپنے امام زہری کے گمان والی بات میں اپنی ساری محنتوں پر پانی پھیر کر میرے ادعا کو ثابت کر دیا اور اپنے گمان کا گمان ہونے کا عملی ثبوت پیش کیا۔ بہر حال آپ کا شکریہ۔

میں تو کے ٹو کے دامن میں رہنے والا ہوں ہماری اردو پٹھان بھائیوں کی طرف کمزور ہے لیکن جس طرح علی سدپارہ کے {ہمارے ماں، ہمارے بہن} جیسے جملات سے کوئی ان سے پاکستان کا عظیم کوہ پیما ہونے کا اعزاز نہیں چھین سکتا۔ آپ میری علمی جوابات کا توڑ بھی پیش نہیں کر سکتے اور مجھ سے اس وجہ سے اصول دین میں ماسٹر کی ڈگری بھی چھین نہیں سکتے۔ سلام ہو قوم وملت کے اس عظیم شخصیت پر جس نے دنیا کی بلند ترین چوٹیوں پر حسینی پرچم لہرا کر آل رسول ص سے اپنی عقیدت کا ثبوت پیش کیا۔

سنی مناظر: املائی غلطیاں: یہ ذاتی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ دل پر نہ لیں۔ میرے جواب کو غور سے پڑھ لیتے، میں نے عربی نہ آنے کے شکوے پر اس کی نشاندہی کی تھی۔ میں ایسی باتیں درگذر کر دیتا ہوں۔

شیعہ مناظر: اب آپ کی مرضی، میں 3 بجے دیکھوں گا آپ نے کیا لکھا ہے۔ ابھی آپ کی مسلسل خلاف ورزی سے سخت ناراض ہوں۔ کل میں نے درمیان میں آپ کی کسی بات پر تبصرہ نہیں کیا تھا۔ دوستو۔ اللہ حافظ۔

سنی مناظر: میں گیارہ بجے گروپ چھوڑ دوں گا۔ آپ کی طرف سے دوٹوک جواب نہ آنے سے اور فضول وقت ضایع کرنے سے کئی لوگ نکل چکے ہیں اور میں بھی ان کا ہم خیال بن چکا ہوں۔ تمام گروپ ممبرز ملاحظہ کر سکتے ہیں جو تحریر شیعہ مناظر نے خود تحریر کی اسے جان بوجھ کر اس چالاکی سے لکھا کہ پہلے آدھا سچ قبول کروا کر اس پر ہی آگے گفتگو کروں گا اور اصل بنیادی باتیں جن پر فیصلہ ہوا، اسے زیر بحث ہی نہیں

لاؤں گا۔اس طرح عوام سمجھے گی کہ **فدک واقعی خلفاء نے غصب کیا اور اپنی جاگیریں مال و ملکیت بنالی لیکن سیدہ فاطمہ کو نہ دیا** حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ فدک کا فیصلہ خود نبی ﷺ کر کے گئے تھے۔ یہ حدیث دونوں مسالک کے اول درجے کی کتب میں صحیح حدیث کا درجہ رکھتی ہے۔ایسی حدیث کا انکار کوئی اہل علم کر ہی نہیں سکتا۔

ممبرز سوچ رہے ہوں گے کہ میں شیعہ مناظر کو آگے بڑھنے کیوں نہیں دے رہا تو اس کی وجہ یہی ہے کہ اس نے تحریر کے الف میں چار نکات لکھنے کے بجائے صرف تین نکات لکھ کر ایک اہم حقیقت چھپانے کی کوشش کی۔شیعہ مناظر دلشاد کو مندرجہ ذیل نکات ایمانداری سے تحریر میں لکھنے تھے۔

1۔سیدہ فاطمہ کی طرف سے فدک کا مطالبہ کرنا۔

2۔حضرت ابو بکر صدیق نے نبی کریم ﷺ کا فیصلہ سنایا۔

اس کے بعد جمہور اہل سنت علماء کے مطابق صرف ایک طرق اور ایک راوی امام زہری کے گمان کے مطابق

3۔سیدہ فاطمہ کی شدید ناراضگی

4۔ترک کلام اور بغیر اطلاع تدفین

تمام صحیح احادیث میں جہاں بھی فدک کا مطالبہ مذکور ہے وہاں نبی ﷺ کا فیصلہ بھی ساتھ ہی مذکور ہے جسے حضرت ابو بکر صدیق نے سنا کر اپنی مجبوری بتائی اور اپنی ساری جائیداد تک سیدہ کی خدمت میں پیش کر دی جبکہ چھتیس صحیح روایات میں سے صرف چند روایات میں ایک ہی طرق امام زہری سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی مذکور ہے۔

کیا خلفاء فدک کے چور تھے؟

یہ کیسے چور تھے کہ چوری کی چیز سے دنیا کا کوئی فائیدہ نہیں لیا، نہ مال ملکیت بنائی اور نہ ان کے بچوں کو بطور وراثت فدک ملا!

یہ کیسے چور تھے کہ فدک چوری بھی کیا اور پھر نبی کے طریقے پر اس کی آمدنی خرچ بھی کرتے رہے!

یہ کیسے عجیب چور تھے کہ آخرت تو خراب کر لی لیکن دنیا بھی حاصل نہیں کی!

ایسے مظلوم چور شاید ہی دنیا میں کہیں اور ہوں۔

جذباتی تحریریں لکھنا آسان ہے لیکن حقائق کی روشنی میں ان پر گفتگو کرنا بہت مشکل۔ الحمدللہ میں نے حتی الامکان کوشش کی کہ شیعہ مناظر اور تمام گروپ ممبرز تک اس تحریر میں چھپائے گئے وہ حقائق دکھاؤں جن سے اہل سنت موّقف کا حق پر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ شیعہ مر جائے گا لیکن کبھی بھی وہ حقائق عوام کو نہیں دکھائے گا۔

<u>صحیحین میں صرف ایک راوی کے گمان سے واقعی یہ ثابت ہے کہ سیدہ ناراض ہوئیں لیکن یہ بالکل اسی طرح ثابت ہے جس طرح قرآن سے ثابت ہے کہ</u>

1۔ حضرت موسیٰ نے حضرت ھارون سے کہا کہ تم نے میرے بعد بری جانشینی کی۔

2۔ جب حضرت موسیٰ نے حضرت خضر کو کہا کہ تم نے کشتی میں سوراخ کر کے برا کیا۔

3۔ جب حضرت موسیٰ نے حضرت خضر کو قاتل کہا۔

4۔جب حضرت موسی اپنے بھائی حضرت ھارون سے لڑ پڑے۔

اگر آدھی بات کسی کو بتائی جائے تو یہ سارے واقعات قرآن میں دیکھ کر گمراہ ہو جائے گا کہ نبی معصوم ہو کر بھی ایسا کیسے سمجھ سکتے ہیں؟

بالکل اسی طرح سیدہ فاطمہ کی خاموشی کو بعد کے صرف ایک راوی نے ناراضگی پر محمول کر کے غلطی کی کیونکہ ناراضگی خالص دلی کیفیت کا نام ہے جو انسان اپنے الفاظ و تاثرات اور عمل سے ظاہر کرتا ہے۔

جس طرح حضرت موسی کو عارضی غصہ آیا اور لڑائی بھی کر دی پھر جب مسئلہ کلیئر ہوا تو معاملہ رفعہ دفعہ ہو گیا، اسی طرح ممکن ہے کہ سیدہ کو بھی عارضی دلی رنجش ہوئی ہو جو بعد میں ختم ہو گئی کیونکہ اہل بیت کی شان یہ نہیں کہ مالی ملکیت پر عام انسانوں کی طرح ردعمل دکھائیں جبکہ نبی ﷺ کا فیصلہ بھی موجود ہو۔

میں نے کوشش کی کہ قرآن کی طرف شیعہ مناظر آئے تاکہ بعد از نبی فدک کا کون کون وراثت میں حقدار ہو سکتا ہے، یہ ہم آیات قرآنی سے دیکھتے لیکن حق طلبی کا دعوی کرنے اور اس کی کوشش کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔

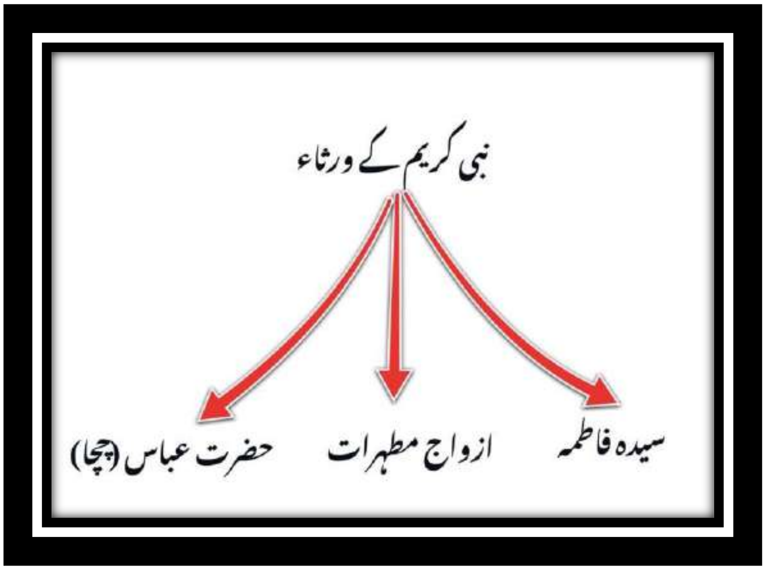

یہاں یہ حقیقت بھی بتادوں کہ اہل تشیع عام طور پر سیدہ فاطمہ کی طرف سے بطور میراث فدک طلب کرنے کو کیوں نہیں مانتے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی آیات سے واضح ہے کہ پیچھے چھوڑ دینے والے ورثاء میں کوئی ایک ملکیت کاوارث نہیں بنتا بلکہ ایک سے زیادہ ورثاء ہوں تو ہر ایک کے مقرر حصے اللہ کی طرف سے مخصوص کئے گئے ہیں۔اگر شیعہ دل پر پتھر رکھ کر فدک کو میراث نبوی تسلیم کرلیں تو پھر ازواج مطہرات اور نبی کے چچا حضرت عباس بھی فدک کے حقداروں میں شامل ہوجاتے ہیں!یہی معاملہ دور صحابہ میں بھی زیر بحث رہا اور پھر ہمیشہ کے لئے حل بھی کرلیا گیا ورنہ سیدنا علی اپنے چار سالہ دور میں اور سیدنا حسن بھی اپنے دور میں فدک کا حق حاصل کرسکتے تھے۔صدیقی فیصلے پر یہ سیرت اہل بیت کی مہر ایسی ہے جو قیامت تک لگی رہے گی۔

کچھ پرسنل میسیجز میں مشورے آرہے ہیں کہ گروپ نہیں چھوڑنا چاہئے۔شیعہ علمی بحث تو کرتے نہیں ہیں لیکن فریق مخالف گروپ چھوڑدے تو اسی کو دلیل بناتے ہیں کہ دیکھیں سنی بھاگ گیا۔ہم جیت گئے اور فتح کے شادیانے بجنا شروع۔اس لئے میں گروپ نہیں چھوڑرہا اور گفتگو کے اختتام تک موجود رہوں گا۔

تمام ممبرز غور وفکر کریں۔میں پہلے دن سے جو وضاحتیں طلب کررہا ہوں۔ان کے جوابات شیعہ مناظر نے کہاں دئے ہیں؟

1۔سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک بطور میراث اہل تشیع مؤقف کہاں ہے؟

2۔شیعہ مناظر نے اپنی تحریر میں سیدہ فاطمہ کا مطالبہ اور ناراضگی بیان کی تھی لیکن فرمان نبوی ﷺ جس پر فدک کا فیصلہ ہوا،اسے کیوں بیان نہیں کیا؟اس کا جواب کہاں ہے؟

3۔وہ کونسی صحیح روایت ہے جس میں سیدہ فاطمہ سے ناراضگی کے الفاظ / چہرے یا جسمانی تاثرات بیان کئے گئے ہیں؟اس کا جواب کہاں ہے؟

4۔راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی اور راوی کی روایت کہاں ہے جس میں سیدہ کی ناراضگی بیان ہوئی ہے؟

5۔کیا اہل تشیع راوی کا گمان قبول کرتے ہیں؟اس کا جواب کہاں ہے؟

6۔سیدہ فاطمہ کو جو فرمان نبوی ﷺ سنایا گیا وہ متفق علیہ بین الفرقین ہے۔اس کا رد کہاں ہے؟

7۔الزامی جوابات میں عورت کی وراثت نہ ہونے پر زوجہ کہہ کر شیعہ مناظر نے اپنی صحیح روایت سے جان چھڑانے کی کوشش کی،اس پر میرے اشکالات کا جواب کہاں ہے؟

اللہ حافظ وناصر

دنیائے شیعیت پر تاقیامت قرض

1۔سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک بطور میراث اہل تشیع مؤقف کہاں ہے؟

جواب------------

2۔شیعہ مناظر نے اپنی تحریر میں سیدہ فاطمہ کا مطالبہ اور ناراضگی بیان کی تھی لیکن فرمان نبوی ﷺ جس پر فدک کا فیصلہ ہوا،اسے کیوں بیان نہیں کیا؟اس کا جواب کہاں ہے؟

جواب---------------------

3۔وہ کونسی صحیح روایت ہے جس میں سیدہ سے ناراضگی کے الفاظ / چہرے یا جسمانی تاثرات بیان کئے گئے ہیں؟اس کا جواب کہاں ہے؟

جواب-------------------------

4۔راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی اور راوی کی روایت کہاں ہے جس میں سیدہ کی ناراضگی بیان ہوئی ہے؟

جواب-------------------

5۔کیا اہل تشیع راوی کا گمان قبول کرتے ہیں؟اس کا جواب کہاں ہے؟

جواب-----------------

6۔سیدہ فاطمہ کو جو فرمان نبوی ﷺ سنایا گیا وہ متفق علیہ بین الفرقین ہے۔اس کا رد کہاں ہے؟

جواب------------------

7۔الزامی جوابات میں عورت کی وراثت نہ ہونے پر زوجہ کہہ کر شیعہ مناظر نے اپنی صحیح روایت سے جان چھڑانے کی کوشش کی،اس پر میرے اشکالات کا جواب کہاں ہے؟

جواب----------------

شیعہ مناظر: عجیب کٹ حجتی کا آپ شکار ہیں جناب ممتاز صاحب، اللہ آپ کو اہل سنت کا مناظر کہنے والوں کی خیر ہو۔مجھے نہیں لگتا آپ حتیٰ میرے مطالب کو دیکھنے کی بھی جرات کرتے ہو۔جناب یہ تو آپ کا کمال ہے۔جس بحث کو تیسرے مرحلے میں چھیڑنا تھا،اس کو آپ پہلے مرحلے میں چھیڑنے کی چکر میں تھے لیکن آپ کو

معلوم ہونا چاہیے کہ آپ اس قسم کی نفسیاتی جنگ چھیڑیں گے تو اس میں میری مہارت آپ سے کئی گنا زیادہ ہے۔ آپ نے میرے اصل مدعا کو دیکھ کر سمجھ لیا کہ آگے کیا ہونے والا ہے لہٰذا فوراً میرے مدعا کی اپنی طرف سے تفسیر کرنے کی کوشش کی لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔

جناب والا۔ جب آپ نے میرے مدعا کو خراب کرنے کے لیے تمام مراحل کو ایک کرنے کی ناکام کوشش کی اور میرے مدعا پر پردہ ڈالنے کے لیے ہر طرف سے حملے شروع کئے تو میں نے مجبور ہو کر آپ کے غیر مربوط سوالوں میں سے اکثر کا جواب دیا بعض کا جواب بعد کے مرحلے سے تھا اس کا جواب نہیں دیا۔

> گفتگو من و عن شیعہ مناظر کی تحریر کی روشنی میں کی گئی۔ اسکرین شاٹ رکھ کر الف اور ب کے نکات بھی دکھادئے گئے کہ اسی ترتیب سے گفتگو کی جائے گی، اس کے باوجود شیعہ مناظر دلشاد آخر تک یہی رونا روتے رہے کہ گفتگو ان کی مرضی کے مطابق نہیں ہو رہی! اب اقرار بھی کر رہے ہیں کہ سنی مناظر نے انہیں نفسیاتی جنگ میں اتار دیا تھا اور ہر طرف سے حملے بھی کردئے تھے۔ جن دلائل کا شیعہ مناظر نے جواب دیا وہ بھی غلط اور ذاتی تاویلات کی مدد سے دیا۔

اب میں ان سب کا جواب دے دیتا تو آپ کیا کرتے پھر مجھ سے مناظرے کا جواز ہی ختم ہو تا، لہٰذا میں نے آپ کو اچھلنے کودنے کے لیے بعض غیر ضروری سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ آپ نے میرے ضروری اور بنیادی سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ جناب والا۔ حقیقت سب کے سامنے عیاں ہے۔ آپ دھواں پھیلا کر کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ آپ کا گروپ ہو تا تو کب سے دو چار سنا کر مجھے ریموو کر دیتے، جس طرح معاویہ نے خلافت کے مسئلہ میں بات چیت والے گروپ میں میرے ساتھ کیا تھا۔

اب سنیں....

1۔میرا دعوی تھا۔ کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیھامیراث اپنا حق سمجھتی تھیں۔انھوں نے میراث طلب کی۔ اور ابو بکر پر غضبناک رہیں۔

2۔مولا علیؑ بھی جناب سیدہ سلام اللہ علیھا کے مؤقف کے حامی تھے۔

یہ میں نے اہلسنت کی صحیح ترین روایات سے ثابت کیا۔اور ان روایات کے شارحین کے کلام سے اپنا مؤقف ثابت کیا۔ جبکہ مدِ مخالف ادراج کی رٹ لگاتے رہے اور کسی قاعدے سے اسے ثابت نہ کر سکے۔

3۔مدِ مخالف نے تشیع کی روایت الکافی کتاب العلم سے وراثت نہ ہونے کی روایت پیش کی۔لیکن اس میں ماترکناه صدقة کے الفاظ نہیں دکھاسکے۔جبکہ اسی الکافی میں ہے۔کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیھا رسول ﷺ کے مال کی وارث تھی۔اور یہ روایت کتاب المیراث میں ہے۔

4۔مدِ مخالف نے عورت کے زمین میں وراثت نہ ہونے کی روایت پیش کی۔جبکہ میں نے گزارش کر دی کہ عورت لفظ عام ہے۔اور بیٹی لفظ خاص ہے۔لہذا خاص پر عام کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔جبکہ اسی باب میں روایات میں تصریح موجود ہے کہ عورت سے مراد بیوی ہے۔اور میں نے علماء کے اقوال بھی پیش کر دیئے کہ عورت سے مراد بیوی ہے بیٹی نہیں ہے۔

5۔الحمدللہ مدِ مخالف باتیں دھراتے رہے اور ہماری ہی تائید میں حوالہ جات دیتے رہے کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیھا ابو بکر پر غضبناک تھیں۔

لہذا ہمارا دعوی ثابت ہوا۔

تیسرا جواب: جیسا کہ بیان ہوا اندراج کہنے والے، ایک تو اپنے بہت سے بڑے بڑے علماء کو گمان پر ایمان رکھنے والا کہہ رہے ہیں۔ مثلا۔ بخاری کی اسی حدیث کو دیکھیں۔

3093 - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ » . فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - سِتَّةَ أَشْهُرٍ . قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - يَعْمَلُ بِهِ إِلاَّ عَمِلْتُ بِهِ ، فَإِنِّى أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ . فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ ، فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم -كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِى تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِىَ الأَمْرَ . قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ .
أطرافه 3712 ، 4036 ، 4241 ، 6726 - تحفة 10678

صحیح البخاری 57 - فرض الخمس ـ باب ١ باب فرض الخمس 3093

اب دقت کریں: الف: اگر اندراج کو غضبت سے جانا جائے تو حدیث ناقص رہ جاتی ہے۔

فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ » قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ

یہاں پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد معاملہ کیا ہوا، اس کا ذکر نہیں ہے۔ بات نامکمل۔

اگر حدیث کے صرف یہ دو جملے لکھے جائیں گے تو واقعی بات نامکمل رہ جائے گی، لیکن حیدث میں صرف یہ دو جملے نہیں ہیں! شیعہ اکثر اسی طرح گمراہ کرتے ہیں۔ غور سے دیکھیں اوپر موصوف نے پوری حدیث پیش بھی کی ہے جس میں تفصیل سے واقعہ مذکور ہے یعنی حدیث نامکمل نہیں ہے۔ اس کے باوجود شیعہ دجل دیکھیں کہ نیچے دو جملے لکھ کر فرما رہے ہیں کہ حدیث نامکمل ہے۔

ب: فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ۔ عربی ادبیات کے کسی طالب علم سے پوچھیں کہ ھجرت کا "ف" جملے کے تسلسل کو بتانے کے لئے ہے یا تسلسل کو کاٹنے کے لئے؟

روایات میں راوی ادراج کرتے ہوئے تسلسل قائم رکھتے ہیں۔ راوی وقفہ ظاہر کر کے یہ بیان نہیں کرتا کہ اب میں ادراج بیان کر رہا ہوں!

ج: فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم

یہاں بھی دقت کریں{ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ }یہ حصہ ان لوگوں کے بقول ادراج کا حصہ ہے جبکہ ایک تو یہ اسی حدیث کا مربوط جملہ ہے اور سیاق کے اعتبار سے بلکل فٹ آتا ہے اور جیسا کہ پہلے نقل ہوا کہ امام طبرانی اور امام بیہقی وغیرہ نے اس کو یوں نقل کیا ہے:قالت عائشة أن فاطمة عاشت بعد رسول الله صلى الله عليه و سلم ستة أشهر یعنی جناب عائشہ کے کلام کا تسلسل ہے یہ راوی کا گمان نہیں جبکہ اس کو ادراج کہنے والوں نے راوی کی رائے کہا ہے{جیسا کہ امام بیہقی}

راوی کی رائے کو ہی ادراج کہتے ہیں۔

ھ: اس حدیث کے اس حصے{ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ } میں دقت کریں۔ آپ کسی عربی ادبیات سے معمولی آشنائی رکھنے والے سے بھی پوچھے تو وہ آپ کو سمجھائے گا کہ جب "کان" کانت " فعل مضارع سے پہلے آئے تو یہ ماضی استمراری کا معنی دیتا ہے یعنی مطالبہ ختم نہیں ہوا بلکہ جاری رہا اب یہ جاری رہا، راوی کا گمان نہیں ہے بلکہ جناب عائشہ کے کلام کا حصہ ہے کیونکہ{ قَالَتْ } یہ فعل ماضی کا

چوتھا صیغہ ہے یعنی مفرد موئنث غائب از مثال واوی اس کا معنی جناب عائشہ نے کہی۔ جناب زہری خنثی تو نہیں تھا کہ کبھی قال اس کے لئے استعمال ہو کبھی قالت۔ اب کیا ادراج کا بہانہ بنانے والوں کے لئے کوئی بہانہ ہے۔ اوپر جناب عائشہ خبر دے رہی ہے کہ حضرت فاطمہ ع اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے آئیں اور خلیفہ نے وہ حدیث سنائی {آپ کے بقول آپ راضی ہو کر چلیں گئیں تھی تو{ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ} کیوں؟ مطالبہ اگر ختم ہو گیا ہو اور جناب فاطمہ ع راضی ہو گئی تھیں تو پھر جناب عائشہ کیوں کہہ رہی ہے کہ آپ مطالبہ کرتی رہیں۔ یہ ادراج کی نفی ہر اس حدیث کے داخلی شواہد۔ اب دیکھیں صحیحین میں موجود ایک اور شاہد، جیسا کہ امیر المومنین ع کے موقف کے سلسلے میں کئی اسناد پیش کر چکا ہوں کہ یہ آپ نے خلیفہ دوم کے دور تک جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مطالبے کو جاری رکھا۔ اب آپ کے بقول معاملہ اسی{نحن معاشر الانبیاء}سے ہی ختم ہوا تھا تو کیوں مطالبہ جاری رہا؟؟

> *مطالبہ اسی ایک ملاقات میں جاری رہنے سے شیعہ مؤقف کی تائید نہیں ہوتی کیونکہ آخر میں فیصلہ نبیﷺ کے فرمان کی وجہ سے کیا گیا ہے۔*

ایک سند دوبارہ ملاحظہ کریں۔

خلیفہ دوم کہتا ہے: علی میرے پاس اپنی بیوی کی ان کے باپ سے میراث کا مطالبہ کرنے آئے۔

جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ ، وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا

صحیح البخاری کتاب النفقات ۔3 - باب حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ ۔۔ مسند أحمد (4/ 213): وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ ۔۔ حَدِيثُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، ۔۔۔۔۔ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ،

صحيح مسلم -- - كتاب الجهاد والسير -
باب 15 - بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ--

السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفيء--
--- (5 باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء --

شیعہ مناظر دلشاد کی مجبوری تھی کہ اپنی تحریر کے ب پر گفتگو موڑنے کی کوشش کرتا رہے کیونکہ اپنی تحریر کے الف پر سنی مناظر کے اشکالات و سوالات سے لاجواب ہوچکا تھا!

وجاءني هذا ـ يعني عليا ـ يسألني ميراث امرأته -- صحيح ابن حبان (14/ 575):

هذا - يعني عليا - يسألني ميراث امرأته من أبيها ------------- مصنف عبد الرزاق (5/ 471):

ثُمَّ جِئْتُمَانِي، جَاءَنِي هَذَا , يَعْنِي الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , يَسْأَلُنِي مِيرَاثَهُ مِنِ ابْنِ أَخِيهِ، وَجَاءَنِي هَذَا , يُرِيدُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , يَسْأَلُنِي مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا،------- --- السنن الكبرى للبيهقي (6/ 487

اب آگر آپ لوگ نہ مانیں تو نہ مانیں۔ جب مطالبہ منظور نہیں ہوا اور مسلسل مطالبہ کے باوجود انہیں کچھ بھی نہیں دیا۔فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا ـ صحيح البخاري (13/ 135): كتاب المغازى -- بَاب غَزْوَةِ خَيْبَرَ----- صحيح مسلم ـ كتاب الجهاد والسير - باب قول النبي ص (لا نورث ما تركنا فهو صدقة)

یعنی ایک طرف سے خلیفہ کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس سے آپ لوگوں کا خرچہ پانی دیتے تھے اور ساتھ ہی قسم کھائے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر عمل کروں گا اور پھر بعد میں کچھ بھی نہ دے تو کیا آپ راضی ہو کر انہیں دعا دیتی وہاں سے چلی گئی ہوں گی؟

کیا سیدہ فاطمہ کو غیب کی خبر تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق نے جب کہا کہ میں نبی ﷺ کی طرح تمام اخراجات ادا کرتا رہوں گا تو سیدہ کو علم ہوگیا کہ مستقبل میں ایسا نہیں ہوگا؟ اس لئے وہاں سے ناراض ہوکر چلی گئیں؟ یاد رہے کہ فدک کی آمدنی ہر ماہ نہیں آتی تھی بلکہ سالانہ اس آمدنی کا حساب کیا جاتا تھا اور سیدہ فاطمہ بعد از نبی چھ ماہ زندہ رہیں۔

اب یہ اس سلسلے کے بعض شواہد ہیں۔اگر ان تمام شواہد پر نظر کریں تو جناب زہری کا گمان بھی ہو تو بھی یہ گمان حق پر مبنی ہے۔یہاں تک یہ بات اظہر من الشمس ثابت ہے ناراضگی اور مطالبہ دونوں جاری رہے۔اب اگلی بات اسی حق نہ ملنے کے نظریے کے ساتھ دنیا سے جانا بھی خود بخود ثابت ہے۔{دقت کریں}

کیسے خود بخود ثابت ہے؟ ایک بیٹی اپنے مرحوم والدﷺ کا فرمان سن کرشدید ناراض نہیں ہوسکتی۔ عارضی رنجش ہونا الگ بات ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن مرتے دم تک شدید ناراضگی ممکن نہیں، یہراوی کا گمان ہے جو کہ درست نہیں ہے۔

اب اس کے بعد جنازے میں شرکت کی اجازت نہ دینا بھی اگر زہری کا گمان ہو تو بھی یہ بلکل درست گمان ہے۔عقلی طور پر بھی کوئی ایسے کو اپنایا اپنے ایسی عزیز کا جنازہ پڑھنے کی اجازت تو نہیں دیتے کہ جس نے اس کا حق نہیں دیا ہو۔

کیا عقل اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ جس شخص سے سیدہ فاطمہ اتنی شدید ناراضگی ہو اسی کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس سیدہ فاطمہ کی آخری ایام میں خدمت کرتی رہے اور غسل وغیرہ میں بھی مدد فرمائے۔؟کیا یہ اس بات کی قوی دلیل نہیں کہ حضرت ابوبکر اور سیدہ فاطمہ کی رضایت اس سے ثابت ہوتی ہے!؟ بیشک بغض کا کوئی علاج نہیں ہے۔

جیسا کہ اس سلسلے میں صحیح سند دوسری روایات بھی یہی کہتی ہیں اور اہل سنت کے مایہ ناز علماء نے بھی اسی کا اعتراف کیا ہے کہ جناب فاطمہ ع کے جنازے میں شرکت اور ان پر نماز کی خلفاء کو خبر تک نہ دی گئی۔اور واضح طور پر نقل ہوا ہے کہ یہ مخفی رات میں دفن ہونا جناب سیدہ کی وصیت کے مطابق تھا اور یہ سب خلفاء کو

جنازے میں شرکت سے دور رکھنے کے لئے تھا۔ اگر سند کی ضرورت ہے تو پیش کر سکتا ہوں اور اس سلسلے میں آپ لوگوں کی طرف سے جو سند پیش کی جاتی ہے سب کے ضعیف ہونے کو آپ کے علماء کے قلم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ جناب حتیٰ کہ ان کی قبر بھی مخفی رکھی گئی۔ کیا یہ خود ان کی صدائے احتجاج سننے کے لئے کافی نہیں؟ جنت کی عورتوں کی سردار رسول اللہ ﷺ کی سب سے پیاری بیٹی کا جنازہ اس حد تک مخفیانہ رات کو دفن ہونے پر غور کریں تو آپ کے لئے تاریخ کے بہت سے حقائق شاید کھل جائیں لہٰذا ادراج کی نفی پر اور ادراج کہنے والوں کے گمان کے بطلان پر شواہد اسی حدیث اور اس سے باہر بہت زیادہ ہیں۔ آپ کا سارا زور ادراج کو ثابت کرنے پر لگا رہا لیکن اس کو ثابت کرنے میں آپ بری طرح ناکام رہے ہیں اور آخر میں ادراج کا عجیب وغریب معنیٰ کر کے اس کا جنازہ بھی نکالا۔ جناب یقین مانیں اس کو ادراج کہنا خود ایک گمان ہے۔

گمان کا علاج یقینی دلائل کو تسلیم کرنا اور شبہات سے ہاتھ اٹھانا ہے۔

اوپر شیعہ مناظر تسلیم بھی کرچکا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو سیدہ کی وفات کا پہلے سے علم تھا، جسے پہلے سے علم ہو اس تک خبر نہیں پہنچائی جاتی۔ رات میں تدفین سیدہ کی وصیت کے مطابق ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی کی تدفین بھی رات کو ہی ہوئی تھی یہ کسی سے ناراضگی کی دلیل تھوڑی ہے۔شیعہ مناظر کے نزدیک اس کی ذاتی تاویلات یقینی دلائل کا درجہ رکھتی ہیں!

لہٰذا یہ بات ثابت ہوا کہ اگر راوی نے اس کو حدیث کا حصہ بنایا ہو تو بھی یہ حقیقت کے مطابق ہے اور جناب فاطمہ ع کا ناراض ہونا اور مطالبہ جاری رکھنا اور اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھ کر دنیا سے جانا اور نماز میں شرکت کی اجازت نہ دینا اور جناب امیر المومنین ع کا اسی وجہ سے خلفاء کو جھٹلانا ایک تاریخی حقیقت ہے جسے کوئی چھپا نہیں سکتا۔ جیسا کہ آپ کے سلف نے اسی حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ اب آپ کی مرضی اپنے اسلاف

سے بغاوت کریں اور ان پر وہی سوالات کریں جو آپ شیعوں سے کرتے ہیں ان پر وہی اعتراضات کریں جو آپ شیعوں پر اسی بہانے کرتے ہیں۔ اب آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ آپ کا تعلق نہ حنفی بزرگوں سے ہے نہ شافعی اور نہ مالکی اور حنبلی کی مشترکہ نسل ابن تیمیہ وغیرہ سے، لیکن ان سب کے باوجود اپنے آپ کو اھل سنت کا نمائندہ اور ترجمان کہہ کر شیعوں کو للکارنا تاریخ کا عجیب عجوبہ ہے۔

> غور فرمائیں! شیعہ مناظر یہ ظاہر کر رہا ہے کہ جو مؤقف وہ ثابت کرتا آ رہا ہے وہ مؤقف حنفی،شافعی، مالکی اور حنبلی بلکہ پوری اہل سنت کا بھی ہے! لاحول ولاقوت۔ شیعوں کو اللہ ہی سمجھے۔ ایسی ایسی لفاظی کرتے ہیں کہ اللہ کی پناہ

اب آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ آپ کے دلائل کا میں نے جواب نہیں دیا ہے تو باقی باتیں چھوڑ کر انہی چند مطالب کا علمی جواب دو اور اپنی فتح کا اعلان کرو۔

سنی مناظر: جواب کس سوال کا دے رہے ہیں؟ نمبر ڈال کر الگ الگ جواب دیتے جائیں۔ اس میں کیا مشکل ہے۔

شیعہ مناظر: میں رات کو جواب دوں گا، پہلے مطالعہ کریں، پھر تسلی سے جواب لکھنا۔ ادھر ادھر جانے کی ضرورت نہیں۔

سنی مناظر: گفتگو ٹو دی پوائنٹ کیا کریں۔ میرے پاس تیس سے اوپر فدک پر تحقیقی کتب موجود ہیں۔ مطالعے کی ضرورت آپ کو ہے۔ سادہ سے سوال تین دن سے پوچھ رہا ہوں۔ جواب لکھ نہیں دے رہے۔

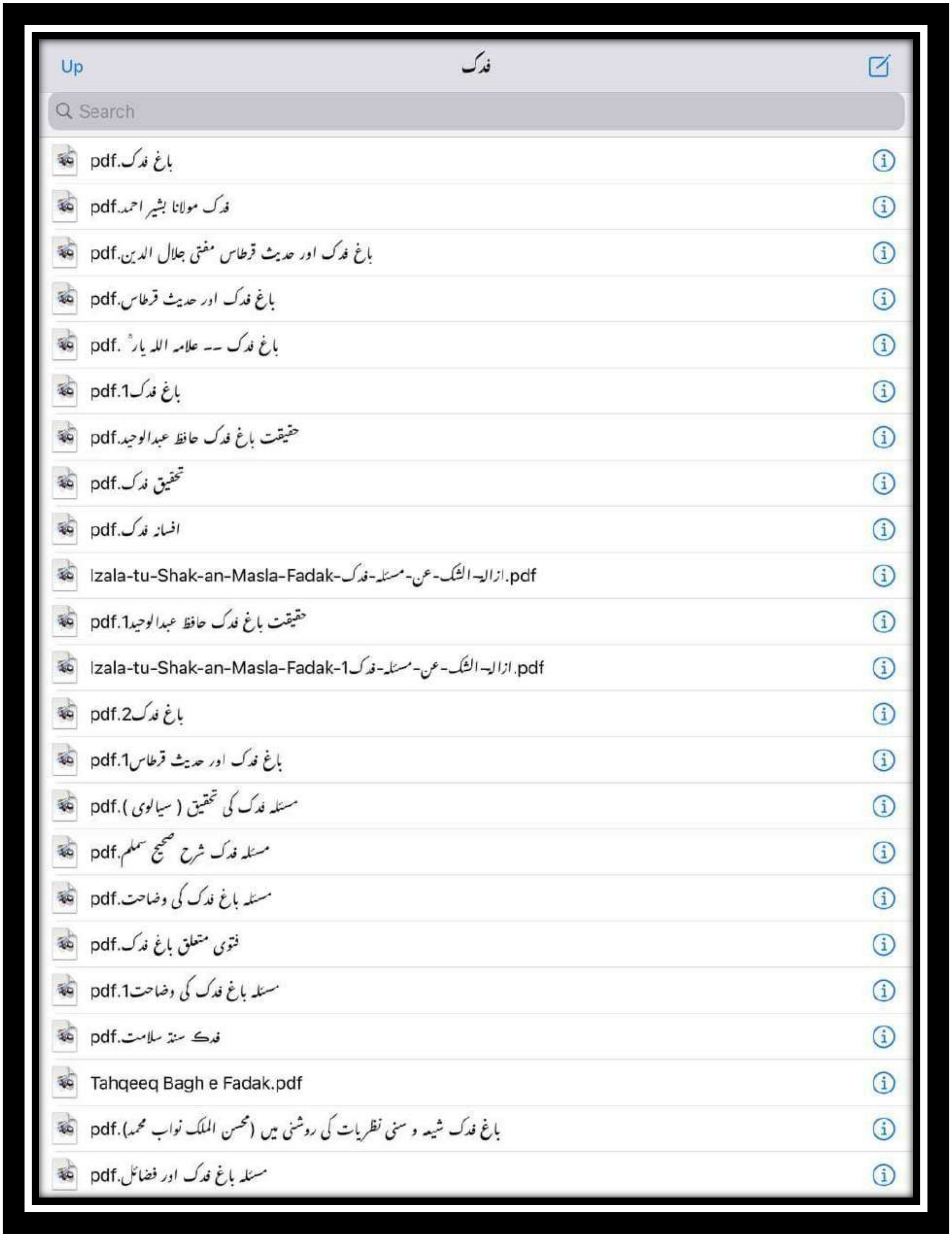
Up
فدک
Search
باغ فدک.pdf
فدک مولانا بشیر احمد.pdf
باغ فدک اور حدیث قرطاس مفتی جلال الدین.pdf
باغ فدک اور حدیث قرطاس.pdf
باغ فدک -- علامہ اللہ یارؒ .pdf
باغ فدک1.pdf
حقیقت باغ فدک حافظ عبدالوحید.pdf
تحقیق فدک.pdf
افسانہ فدک.pdf
Izala-tu-Shak-an-Masla-Fadak-ازالہ-الشک-عن-مسئلہ-فدک.pdf
حقیقت باغ فدک حافظ عبدالوحید1.pdf
Izala-tu-Shak-an-Masla-Fadak-1ازالہ-الشک-عن-مسئلہ-فدک.pdf
باغ فدک2.pdf
باغ فدک اور حدیث قرطاس1.pdf
مسئلہ فدک کی تحقیق (سیالوی).pdf
مسئلہ فدک شرح صحیح مسلم.pdf
مسئلہ باغ فدک کی وضاحت.pdf
فتوی متعلق باغ فدک.pdf
مسئلہ باغ فدک کی وضاحت1.pdf
فدک سنہ سلامت.pdf
Tahqeeq Bagh e Fadak.pdf
باغ فدک شیعہ و سنی نظریات کی روشنی میں (محسن الملک نواب محمد).pdf
مسئلہ باغ فدک اور فضائل.pdf

میں کبھی ذاتی تاویلات کا سہارہ نہیں لیتا۔ آپ تو اپنی صحیح روایات کا بھی دفاع نہیں کر پا رہے۔ ہماری روایات پر کیا تحقیق کی ہو گی! **گھوم پھر کر علمائے اہلسنت کے اقوال پر ہی آئیں گے۔** چلیں۔ ایک اور موقعہ دیتا ہوں۔ میرا چیلینج قبول کریں۔

صرف اہل شیع کی صحیح روایات سے فدک پر شیعہ مؤقف کو درست ثابت کر کے دکھائیں۔

1۔ کیا سیدہ کو قرآن کی آیات میراث کا علم نہ تھا جن کے مطابق ازواج اور چچا بھی نبی کے ورثاء میں شامل ہوتے ہیں؟ یہ تو آپ نے سیدہ فاطمہ کی شان میں گستاخی کر دی ہے۔

2۔ اگر مولا علی فدک کو سیدہ کا حق سمجھتے تھے تو اس حق کو حقداروں تک پہنچایا کیوں نہیں؟ شیعہ کتب کے مطابق خلیفہ کا فرض ہے کہ حقداروں کے حقوق دلوائے۔ آپ نے سیدنا علی پر بھی بہتان لگا دیا!

لن تنالوالبر سورہ النسآء : آیت 11

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوۡلَادِكُمۡ ۖ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ۚ فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَ اِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَ لِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِيۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمۡ وَ اَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَكُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے (۱) اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہاء ملے گا (۲) اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک لیے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے اگر اس میت کی اولاد ہو (۳) اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے (۴) ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے (۵) یہ حصے اس کی

وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے (۶) یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں بیشک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔

لَن تَنَالُوا ۴ ۱۳۳ اَلنِّسَآء ۴

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ
ہدایت کرتا ہے تم کو اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں، مرد کا (حصہ) برابر ہے دو عورتوں کے حصے کے پھر اگر ہوں (وارث)
نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا
صرف لڑکیاں ہی دو سے زیادہ تو ان کے لیے ہے دو تہائی پورے ترکے کا اور اگر ہو ایک ہی لڑکی تو اس کے لیے،
النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ
نصف (کل ترکے کا)۔ اور میت کے ماں باپ کے لیے، دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ہے چھٹا حصہ، ترکے میں سے اگر ہو میت کی
وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ
اولاد ۔ پھر اگر نہ ہو اس کی اولاد اور وارث بن رہے ہوں اس کے ماں باپ ہی تو اس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہے
فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا
پھر اگر ہوں میت کے بھائی بہن تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ (یہ حصے نکالے جائیں گے) بعد پورا کرنے وصیت کے جو کی ہو میت نے
أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ
اور (بعد ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو)۔ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد، نہیں جانتے تم کہ کون ان میں سے قریب تر ہے
لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ⑪
تمہارے نفع کے لحاظ سے، (یہ حصے) مقرر ہیں اللہ کی طرف سے۔ بے شک اللہ ہے ہر بات جاننے والا، بڑی حکمت والا ⑪

منزل ۱

اگر ہم مان بھی لیں کہ فدک نبی کریم کی ذاتی ملکیت تھا تو بنص قرآن نبی کے بعد تین ورثاء مدعی تھے۔

1۔ ایک سیدہ فاطمہ جن کا آیت میراث کی رو سے ۲/۱ حصہ بنتا تھا۔

2۔ دوسرے آپ کی بیویاں، جن کا ۸/۱ حصہ بنتا تھا۔

3۔ تیسرے آپ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ جن کا بطور عصبہ باقی یعنی ۸/۳ حصہ بنتا تھا۔

کیا ہم تصور کر سکتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ باقی ورثاء کو حصے دینے کے بجائے فدک صرف اپنے لئے حاصل کرنا چاہتی تھیں؟ کیا یہ قرآن کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

3۔ اصول کافی کی اس صحیح روایت کی نشاندہی کر دیں جس کے مطابق سیدہ نبی ﷺ کے مال کی اکیلی وارث تھیں، میں چیک کرتا ہوں۔ اگر ایسی کوئی روایت اگر ہو بھی تو یہ روایت قرآن کے خلاف ہونے کے باعث اسے آپ قبول کریں گے تو منکر قرآن ہو جائیں گے، آگے آپ جانیں اور آپ کا ایمان۔

4۔ عورت عام ہے تو اس سے آپ نے صرف زوجہ کس دلیل سے لیا ہے؟ کسی شیعہ عالم کا قول ہی دکھا دیں کہ یہ باب صرف زوجہ کے لئے ہے۔ جب تک نمبر ڈال کر جواب نہیں دیں گے میں قبول نہیں کروں گا۔ آپ میرے جواب ٹیگ بھی نہیں کرتے ہو، **جو اعتراض میں نے کئے ہی نہیں ان کے جواب بھی دینا شروع کر دیتے ہو۔** مجھے پتہ ہی نہیں چلتا کہ میری کس بات کا جواب آپ نے کہاں پر دیا ہے۔ میں صرف اپنے وضاحت طلب نکات دہرا تارہا ہوں اور یہ میرا حق ہے کہ آپ سے جواب طلب کروں جب تک آپ

جواب نہیں دیں گے گفتگو اگلے مرحلے تک نہیں پہنچ سکے گی۔ باقی جوابات پر کچھ نہیں کہوں گا سیدھا سیدھا نمبر ڈال کر ترتیب سے جواب لکھیں۔ اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ انتہائی معذرت کے ساتھ۔ ممتاز کی حالت اس کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی کی طرح لگ رہا ہے جو صرف بولینگ ہی کرتا ہے لیکن بد قسمتی سے کم رن ریٹ پر ساری وکٹیں گرنے کے بعد رن بنانے سے ناامید ہو کر وکٹ بچانے کے لیے کبھی گھٹنوں کا سہارا لیتا ہے کبھی پہلو، کبھی۔۔

جناب آپ نفسیاتی جنگ لڑنے کی کوشش نہ کریں اور سب کے سامنے یہ نہ کہیں کہ میری طرف سے جواب نہ ملنے کی وجہ سے دوست نکل رہے ہیں۔ جناب ذرا نگاہ کریں میرے جوابات کے بعد آپ کے جواب دیکھ کر آپ کے ہم مسلک دوست نکل گئے ہیں۔ ہمارے بعض دوست شروع میں کہہ رہے تھے یہ چالاک آدمی ہے احتیاط کرنا، بعض یہ سمجھ رہے تھے کہ میں شاید آپ کو جواب نہ دے سکوں لیکن جب میرے علمی جواب دیکھے اور آپ کی طرف سے تکراری سوال تو ہر روز مجھے داد دیتے ہیں اور میرے لیے دعا کرتے ہیں۔

آپ کا طریقہ انتہائی عجیب ہے نہ اپنی پوسٹوں اور اسکینز پر دقت کرتے ہیں نہ میرے جوابات کی طرف آپ کی توجہ ہے۔ آنکھیں بند کر کے سوالات اور شبہات شیئر کرتے رہتے ہو۔ جناب یہ کونسا علمی طریقہ ہے۔ کم از کم میرے آج کے مطالب کے ایک فیصد کا مجھے جواب دیتے، ناانصافی کی بھی حد ہوتی ہے آپ للکار کر اور شبہات پر شبہات پیش کر کے اپنے بے بسی کا اعلان فرما رہے ہیں۔ جناب ممتاز صاحب آپ بار بار یہ کہہ رہے ہو کہ میرے سوالات کے جواب۔ مجھے بتائے کونسا سوال؟ پھر میں آپ کو سابقہ گفتگو میں دکھادوں گا میں نے کیا جواب دیا ہے۔ آپ نے ادراج ادراج کا اتنا رٹ لگایا بعد میں ادراج کی نفی پر میرے دلائل کا جواب

ہی نہ دیا۔ یہاں تک کہ پتہ چلا آپ کو ادراج کے معنی کا بھی علم نہیں۔ اب میں اپنے گزشتہ کے کچھ جوابات آپ کو دکھاتا ہوں آپ خود ہی دیکھنا جواب دیا تھا یا نہیں۔

شیعہ میراث کے مطالبے پر یقین رکھتے ہیں اور آپ کے صحیحین سے بھی اس کے ٹھوس ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ شیعہ مخالفت میں جناب عائشہ اور خلیفہ دوم کی بات کو ان کا گمان کہہ کر رد کرنا چاہیں اور اپنے ہی محدثین اور بزرگ علماء کی ٹانگیں کھینچنا چاہیں تو ہم آپ کو نہیں روکتے۔ ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ سلف سے بغاوت کرنے والا اہل سنت کا ترجمان نہیں ہو سکتا۔ فدک پر فیصلہ قرآن کی آیات کے خلاف ہے اسی وجہ سے جناب فاطمہ ع اور مولا علی ع نے قبول نہیں فرمایا۔ اگر بحث تیسرے مرحلے میں داخل ہو تو پھر میں آپ کو بتادوں گا۔ ہماری کتاب کی حدیث اور آپ کی کتابوں میں نقل کردہ حدیث میں آسمان اور زمین کا فاصلہ ہے۔ درھم و دینار علماء کو انبیاء سے وراثت میں نہ ملنا۔ بیٹی کو باپ کی زمین اور باقی حقوق سے محروم کرنے کی دلیل نہیں۔ الا صدقہ کا بھی ذکر نہ ہونا اسی بات کی دلیل ہے لہٰذا متفقہ حدیث کہنا حقیقت سے کھیلنا ہے۔ آپ کی حدیث کے مضمون کو تو خود خلیفہ دوم اور آپ کے بڑے بڑے مفسرین نے قبول نہیں کیا ہے لہٰذا متفقہ فیصلہ چہ معنی دارد (**تیسرے مرحلے میں آؤ مجھ سے بحث کرنے**) ناراضگی کو ثابت کیا ہے۔ انصاف پسندی سے کام لیا کرو ایک ثابت شدہ بات کو چھپانے کے لیے سوالوں کا تکرار نہ کرو۔ راوی کا گمان اگر حقیقت پر مبنی ہو تو سب مانتے ہیں۔ لیکن ثقہ راوی کی رائے کو گمان کہنا اور اس واقعہ کے مطابق ہونے کے سارے شواہد سے چشم پوشی کرنا تعصب اور کٹ ہجتی کے سوا کچھ نہیں۔ جی قرآن سے بڑھ کر انبیاء کی وراثت ان کی اولاد تک منتقل ہونے پر کوئی ٹھوس دلیل ؟؟ شیعہ کسی ایسی روایت کو مانتے ہی نہیں جو قرآن کے واضح حکم کے خلاف ہو۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا سیدہ کا مطالبہ صرف میراث کا نہ تھا لہٰذا مغالطہ سے پرہیز کریں۔ بیٹی، ماں کو اگر آپ عورت مانتے ہیں تو شیعہ مسلک میں ان کو بھائی اور باپ کی طرف زمین اور غیر

زمین سے وراثت ملتی ہے۔ ہماری ماں اور ہماری بیٹیاں تو ہم سے زمین اور وراثت میں لیتی ہے۔ دوستوں کی تسلی کے لیے ایک دو اسکین بھی دیتا ہوں۔ آپ کا یہ دعوٰی کہ شیعوں کے ہاں عورت کو وراثت میں زمین نہیں ملتی یہ بلکل ایسا ہی ہے جیسا آپ لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے. معاف کرنا ہماری گلی کی بلیاں بھی اس الزام کو سن کر ہنستی ہیں.

واضح جواب...اپنے حصے کا مطالبہ کیا ہے....نہ پورے فدک کا۔

قارئین! شیعہ مناظر کے اس جواب پر غور و فکر کریں۔
بعد میں کئی بار اس کی وضاحت پوچھی جاتی رہی لیکن شیعہ مناظر
ڈھیٹ بنے رہے اور کھل کر دو ٹوک وضاحت نہ دے سکے۔

شیعہ مناظر کا اقرار کہ سیدہ نے پورے فدک کا مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ صرف اپنے حصے کا مطالبہ کیا تھا!

شیعہ مناظر:

(نوٹ: غیر متعلق لنکس اور شیعہ مناظر کی طرف سے گذشتہ جوابات کاپی پیسٹ کئے گئے جو کہ حذف کئے گئے ہیں)

https://www.valiasr-aj.com/urdu/shownews.php?idnews=1963

ایک اہم تحقیقی مقالہ۔اہل سنت کے اس سلسلے میں دلائل کا علمی رد۔یہ بھی میرا ترجمہ ہے۔آج مکمل کیا ہے۔

سنی مناظر: حسب سابق غیر ضروری جواب اور ٹائیم پاس کا طریقہ! آپ کی گفتگو میرے ساتھ چل رہی ہے، نئے آنے والوں کو پرسنل میں کاپی پیسٹ بھیجا کریں۔مجھ سمیت تمام ممبرز پہلے ہی آپ کے کاپی پیسٹ طرز عمل اور لمبی لمبی تحریروں سے بیزار ہیں۔جو نکات زیر بحث ہیں ان کے جوابات کون دے گا؟ غیر ضروری لنکس بھیجنے سے پرہیز کریں۔

میرا سادہ سا انداز گفتگو ہے۔میں شروع سے آپ کی تحریر کے پہلے مرحلے کے الف پر ہی بات کر تا رہا ہوں۔ ہم نے یہی طئے کیا تھا کہ ترتیب سے ہر نکتہ الگ الگ زیر بحث لایا جائے گا۔میری پوچھی گئیں وضاحتیں الف کے متعلق ہیں۔آپ انہیں کلیئر کرنے کے بجائے اگلے حصے پر جانے کی لاکھ کوششیں کریں میں واپس آپ آپ کو الف پر ہی لے آؤں گا کیونکہ میرے سوالات ابھی تک قائم ہیں اور ان کا علمی رد اور دوٹوک جوابات آپ کی طرف سے آ نہیں سکے۔!

آپ نے اقوال علماء کا سہارہ لیا تو میں نے تین علماء اہل سنت سے اسی حدیث کا دفاع اور اہل سنت مؤقف دکھادیا۔ عجیب بات ہے کہ علمائے اہلسنت کا جو قول آپ کے مطلب کا ہوا سے سر آنکھوں پر رکھتے ہیں باقی اقوال سب اپنی تاویل سے مسترد!

کیا واقعی شیعہ سیدہ فاطمہ کے مطالبہ میراث پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ تو آپ نے بہت بڑا انکشاف کیا ہے۔ اب کھل کر یہ اقرار بھی کریں کہ فدک پورا سیدہ فاطمہ کا حصہ نہیں تھا بلکہ سیدہ نے فدک کا صرف کچھ حصہ بطور میراث طلب کیا تھا۔

فدک پر فیصلہ کس قرآن کی آیت کے خلاف ہے؟ وہ آیت پیش کریں جس میں انبیاء کرام کی مالی وراثت کا ذکر آیا ہے۔

میں نے اہل تشیع کتب سے دو صحیح روایات پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ

1۔ انبیائے کرام کی مالی وراثت نہیں ہوتی۔ (یہ متفق علیہ بین الفریقین حدیث ہے)

2۔ عورت غیر منقولہ جائیداد کی وارث نہیں ہوتی۔ (اصول کافی امام معصوم کا صحیح قول)

آپ کو اس کا رد اپنی کتب سے کرنا تھا۔ پہلے آپ نے تاویل کرتے ہوئے کہا کہ اس قول سے مراد یہ ہے کہ علماء کو نبی کی مالی وراثت نہیں ملے گی۔ میں نے اس کا رد کیا کہ یہ غیر منطقی بات ہے کیونکہ علماء کا نبی کی مالی وراثت ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مالی وراثت تو صرف قریبی رشتہ داروں کو ملتی ہے۔

اب آپ اصول کافی میں موجود صحیح قول امام معصوم کو اہل سنت حدیث (خلیفہ دوم) والی روایت سے رد کر رہے ہیں۔ حد ہے!!

مناظروں کا مسلمہ اصول ہے کہ ہر مسلک اپنے اوپر اعتراض کا رد اپنی ہی کتب سے کرتا ہے اس کے بعد الزامی جواب فریق مخالف سے دیا جاتا ہے۔

(باب ثواب العالم والمتعلم)

1 - محمد بن الحسن وعلي بن محمد، عن سهل بن زياد، ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعا، عن جعفر بن محمد الأشعري، عن عبد الله بن ميمون القداح، وعلي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن القداح، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا إلى الجنة وإن الملائكة لتضع أجنحتها لطالب العلم رضا به وإنه يستغفر لطالب العلم من في السماء ومن في الأرض حتى الحوت في البحر، وفضل العالم على العابد كفضل القمر على سائر النجوم ليلة البدر، وإن العلماء ورثة الأنبياء إن الأنبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ولكن ورثوا العلم فمن أخذ منه أخذ بحظ وافر.

اصول کافی جلد 1 ص 18,19

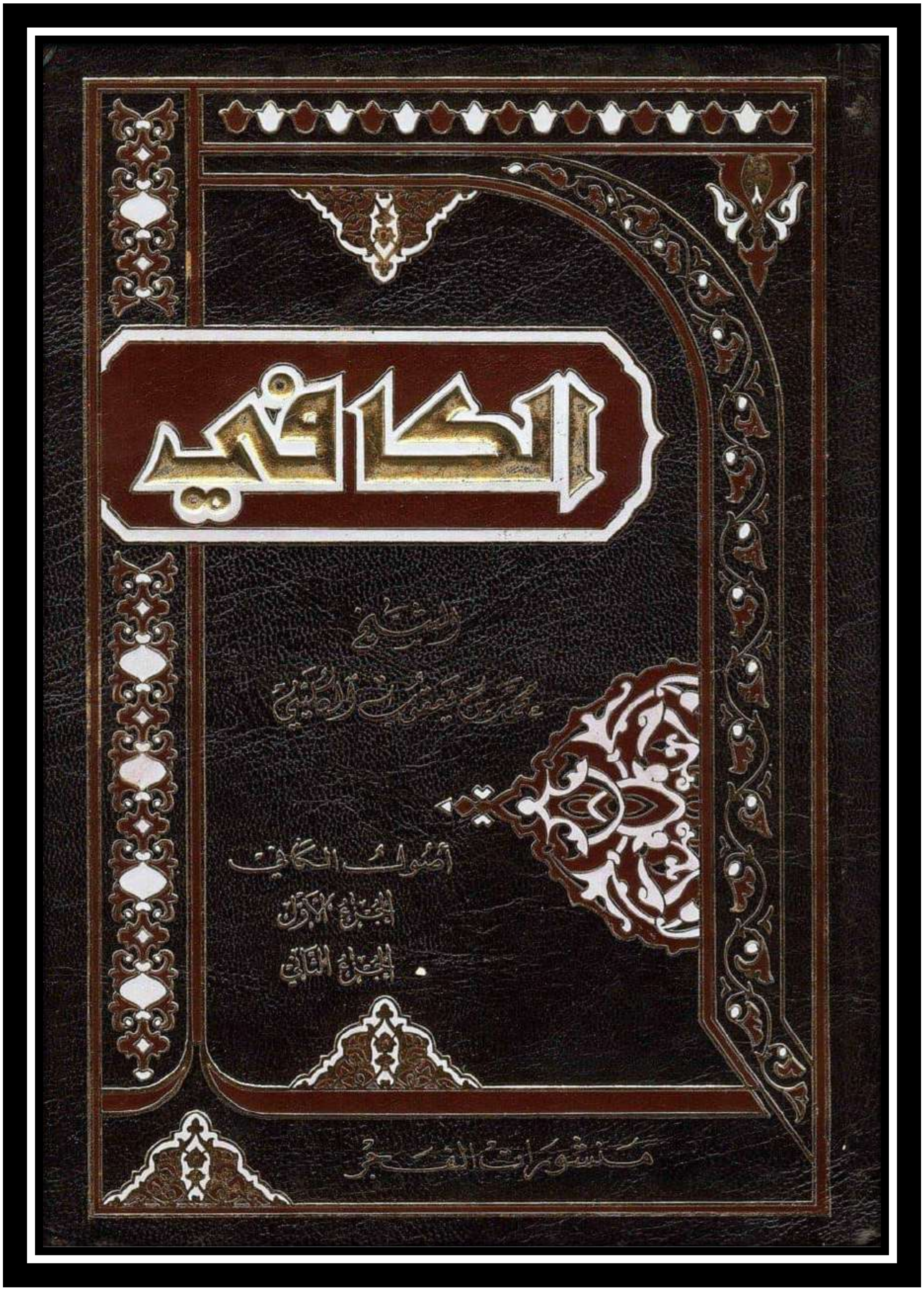
الكافي
الشيخ
محمد بن يعقوب الكليني
أصول الكافي
الجزء الأول
الجزء الثاني
منشورات الفجر

٤ - باب ثَوَابِ الْعَالِمِ والْمُتَعَلِّم

١ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ ومُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ،

١٩ كتاب فضل العلم

جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ؛ وعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَطْلُبُ فِيهِ عِلْماً سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقاً إِلَى الْجَنَّةِ وإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِهِ، وإِنَّهُ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمَاءِ ومَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، وفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُوم لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً ولَا دِرْهَماً ولَكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ».

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الَّذِي يُعَلِّمُ الْعِلْمَ مِنْكُمْ لَهُ أَجْرٌ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَعَلِّمِ ولَهُ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ، وعَلِّمُوهُ إِخْوَانَكُمْ كَمَا عَلَّمَكُمُوهُ الْعُلَمَاءُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ عَلَّمَ خَيْراً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ عَلَّمَهُ غَيْرَهُ يَجْرِي ذَلِكَ لَهُ؟ قَالَ: إِنْ عَلَّمَهُ النَّاسَ كُلَّهُمْ جَرَى لَهُ، قُلْتُ: فَإِنْ مَاتَ؟ قَالَ: وإِنْ مَاتَ.

٤ - وبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَلَّمَ بَابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ ولَا يُنْقَصُ أُولَئِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً. ومَنْ عَلَّمَ بَابَ ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهِ ولَا يُنْقَصُ أُولَئِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئاً.

٥ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوهُ ولَوْ بِسَفْكِ الْمُهَجِ وخَوْضِ اللُّجَجِ. إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وتَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَانِيَالَ أَنَّ أَمْقَتَ عَبِيدِي إِلَيَّ الْجَاهِلُ الْمُسْتَخِفُّ بِحَقِّ أَهْلِ الْعِلْمِ، التَّارِكُ لِلِاقْتِدَاءِ بِهِمْ، وأَنَّ أَحَبَّ عَبِيدِي إِلَيَّ التَّقِيُّ الطَّالِبُ لِلثَّوَابِ الْجَزِيلِ، اللَّازِمُ لِلْعُلَمَاءِ، التَّابِعُ لِلْحُلَمَاءِ، الْقَابِلُ عَنِ الْحُكَمَاءِ.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وعَمِلَ بِهِ وعَلَّمَ لِلهِ، دُعِيَ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ عَظِيماً فَقِيلَ: تَعَلَّمَ لِلهِ وعَمِلَ لِلهِ وعَلَّمَ لِلَّهِ.

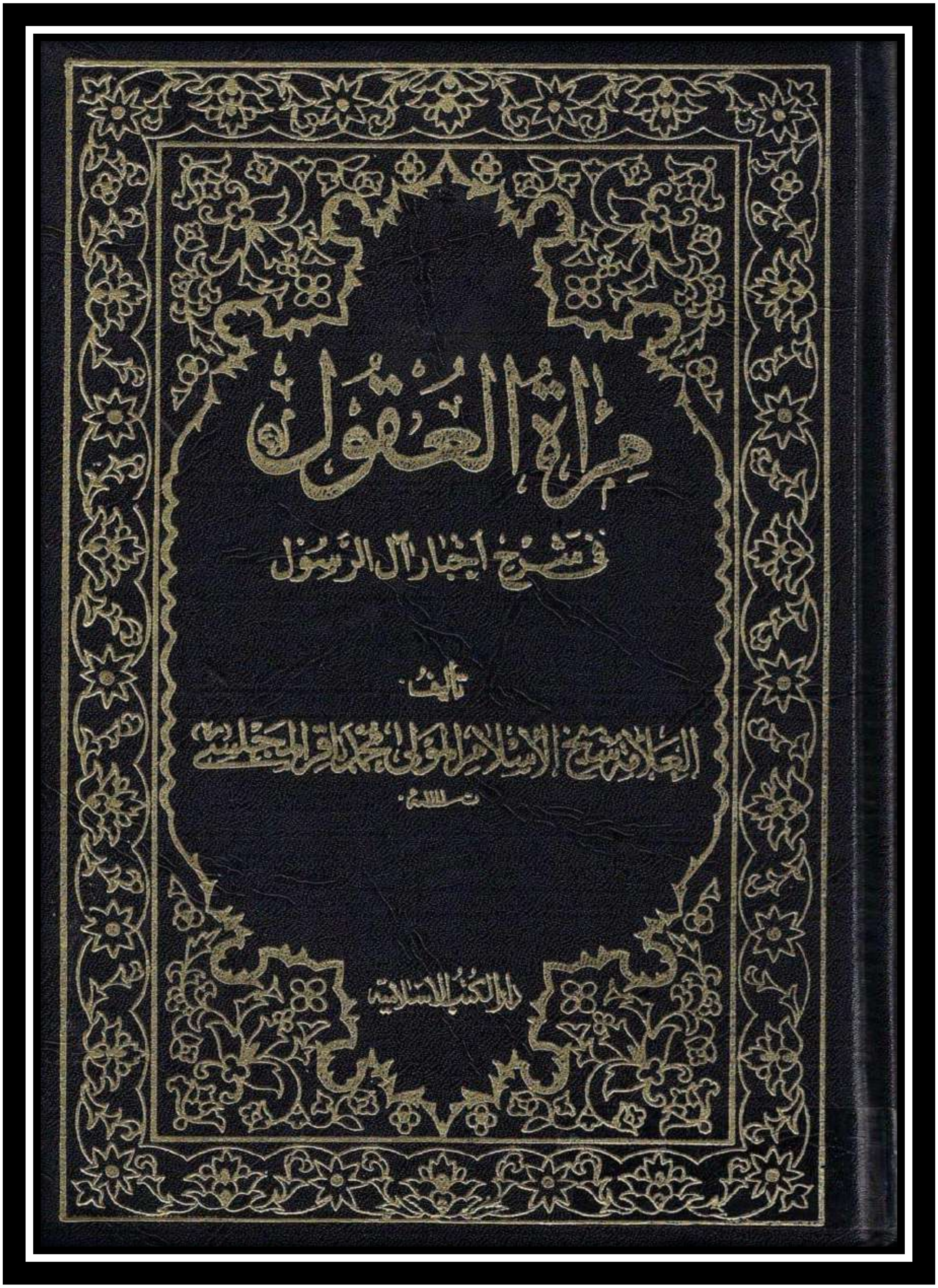
مرآة العقول
في شرح أخبار آل الرسول
تأليف
العلامة شيخ الإسلام المولى محمد باقر المجلسي
دار الكتب الإسلامية

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمد ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي حمزة الثمالي قال : قال لي أبوعبدالله عليه السلام : اغدُ عالماً أومتعلماً أوأحبّ أهل العلم ، ولاتكن رابعاً فتهلك ببغضهم .

٤ ـ عليّ بن ابراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن جميل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول يغدوا النّاس على ثلاثة أصناف : عالم ومتعلّم وغثاء .

باب ثواب العالم و المتعلم

١ ـ محمد بن الحسن وعليّ بن محمد ، عن سهل بن زياد ، ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن جعفر بن محمد الأشعريّ ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ؛

الحديث الثالث مجهول .

قوله عليه السلام اغد عالماً . . . أي كن في كل غداة إمّا عالماً أوطالباً للعلم وإن لم تكن كذلك فأحبّ العلماء فانّ حبّك لهم سيدعوك إلى التعلّم منهم ، ولاتبغضهم فانّ بغض العلماء سبب للهلاك في نفسه ، وايضاً يصير سبباً لترك السؤال عنهم والتعلّم منهم ، وبذلك تستقرّ في الجهالة ، وتكون من الهالكين ، وقوله : فتهلك ببغضهم إضافة إلى المفعول ، ويحتمل الاضافة إلى الفاعل أي من لم يحبّ العلم وأهله يبغضهم العلماء وهوسبب لهلاكك ، وقيل : يحتمل أن يكون المراد بالمتعلّم من يكون التعلّم كالصنعة له ، و من لم يكن عالماً من الله ولامتّخذاالتعلّم صنعة له وأحبّ أهل العلم يأخذ منهم ، ويدخل في المتعلّم بالمعنى الأعمّ ولايخفى بعده .

الحديث الرابع صحيح على الأظهر .

والمراد بالمتعلم هناماهو أعمّ ممّا ذكر في الخبر السابق كمالايخفى .

باب ثواب العالم و المتعلم

الحديث الاول له سندان : الأول مجهول ، والثاني حسن اوموثق لايقصران عن الصحيح .

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام مفخر قدر مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَغْدُو النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ عَالِمٍ وَمُتَعَلِّمٍ وَغُثَاءٍ، فَنَحْنُ الْعُلَمَاءُ وَشِيعَتُنَا الْمُتَعَلِّمُونَ، وَسَائِرُ النَّاسِ غُثَاءٌ.

۴۔ جمیل سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ عالم، متعلم اور بیہودہ کار۔ پس ہم علم ہیں ہمارے شیعہ متعلم اور باقی سب بیہودہ کار۔

بَابُ ثَوَابِ الْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَطْلُبُ فِيهِ عِلْماً سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقاً إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِهِ وَإِنَّهُ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلَكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

باب پنجم (۵)
ثواب عالم و متعلم

۱۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرتا ہے اللہ اس کو جنت کی راہ سے چلاتا ہے اور ملائکہ اپنے پر دل کو طالب علم کے لئے بچھاتے ہیں کیونکہ وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور آسمان اور زمین کے رہنے والے حتیٰ کہ دریا

کی مچھلیاں طالبعلم کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

اور فرمایا کہ عالم دین کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں چھوڑ گئے اپنی امت کے لئے درہم و دینار، بلکہ چھوڑتے ہیں علم دین کو۔ پس جس نے اس کو حاصل کیا، اس نے بڑا نصیبہ پایا۔

توضیح۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نظام سرمایہ داری قائم کرنے دنیا میں نہیں آتے بلکہ علم دین کی تعلیم کے لئے دنیا میں آتے ہیں جو مال خمس ان کے اور ان کی اولاد کے بسر اوقات کے لئے مخصوص کیا ہوتا ہے وہ انبیاء کے بعد ان کی اولاد کو ورثہ میں پہنچتا ہے تاکہ وہ ذلت کی زندگی بسر نہ کریں اور دوسروں کے محتاج بن کر اپنی خودداری اور اپنے روحانی اقتدار کو نہ کھو بیٹھیں ہمارے رسول نے جو ترکہ چھوڑا وہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تھا اگر حدیث لانورث وانورث کو صحیح تسلیم کیا جائے تو رسول نے اپنے باپ کے ترکہ سے ان کی کنیز ام ایمن کو کیسے ورثہ میں پایا اور رسول کے ورثہ میں ازواج نے مکانات کیسے حاصل کئے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الَّذِي يُعَلِّمُ الْعِلْمَ مِنْكُمْ لَهُ أَجْرُ مِثْلِ أَجْرِ الْمُتَعَلِّمِ وَلَهُ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ وَعَلِّمُوهُ إِخْوَانَكُمْ كَمَا عَلَّمَكُمُوهُ الْعُلَمَاءُ.

۲۔ ترجمہ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک وہ جو تعلیم دیتے ہیں علم کی تم میں سے ان کا اجر ویسا ہی ہے جیسا طالب علم کا ہے اور اس کے لئے فضل خداوندی ہے پس جنھوں نے علم حاصل کیا صاحبان علم سے اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دی جیسا کہ تم کو علماء نے تعلیم دی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ عَلَّمَ خَيْراً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ عَلَّمَهُ غَيْرَهُ يَجْرِي ذَلِكَ لَهُ؟ قَالَ: إِنْ عَلَّمَهُ النَّاسَ كُلَّهُمْ جَرَى لَهُ، قُلْتُ: فَإِنْ مَاتَ، قَالَ: وَإِنْ مَاتَ.

آپ نے اپنی اس صحیح روایت اور قول امام معصوم کی تاویل کچھ اس طرح کی تھی۔

باقی ---- العلماء ورثۃ الانبیاء ----------------- والی حدیث ------
کی روایت بحث سند سے قطع نظر، یہ بتاتی ہے کہ انبیاء کرام کی دو حیثیتیں ہیں ایک معنوی اس حساب سے انکا ترکہ درہم و دینار نہیں ہے بلکہ علم ہے اور اسکو ہر وہ شخص لیے سکتا ہے جو علم کے راستے میں نکلے۔ کوئی زیادہ کوئی کم۔ ------------ اور جیساکہ روایت کے سیاق کو دیکھے تو صاف ظاہر ہے انبیاء کی طرف سے علماء کووراثت میں مالی وراثت کی نفی ہوئی ہے ---- ظاہر ہے ابیاء کو علم ہی وراثت میں ملنی ہے ---- اب اس کا بیٹی کی وراثت سے کیا تعلق -----
اور پیغمبر اکرم کی دوسری حیثیت ایک باپ، یا شوہر کی ہے ۔ اس حساب سے انکے ما ترک کے وارث آپ کی اولاد اور دوسرے ورثا ہیں ۔
لہذا حضرت زہرا سلام اللہ علیہا بھی اپنی زندگی میں اس کا مطالبہ کیا اور اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام اور جناب عباس نے بھی مطالبہ کیا ہے ۔ یہ جیسا کہ آپ نے بیان کیا صحیحین میں بھی ذکر ہوئی ہے ----- اور یہ بھی قابل توجہ ہے کہ کیونکہ اگر اس روایت کا وہی مفھوم ہو جو اپ نکالنا چاہتے ہیں تو ہم یہ بھی جواب دے سکتے ہیں کہ جو بھی روایات قرآن کے خلاف ہو ہم اس روایت کو نہیں مانتے اور یہی ائمہ اھل بیت کا دستور ہے----------- اب کیا آپ بھی ایسا کرنے کے لئے تیار ہے ؟؟

11:24 PM

میں نے اس کمزور تاویل کارد کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ اہل تشیع کے ہاں بھی یہی ثابت ہے کہ انبیائے کرام کی مالی ملکیت نہیں ہوتی۔

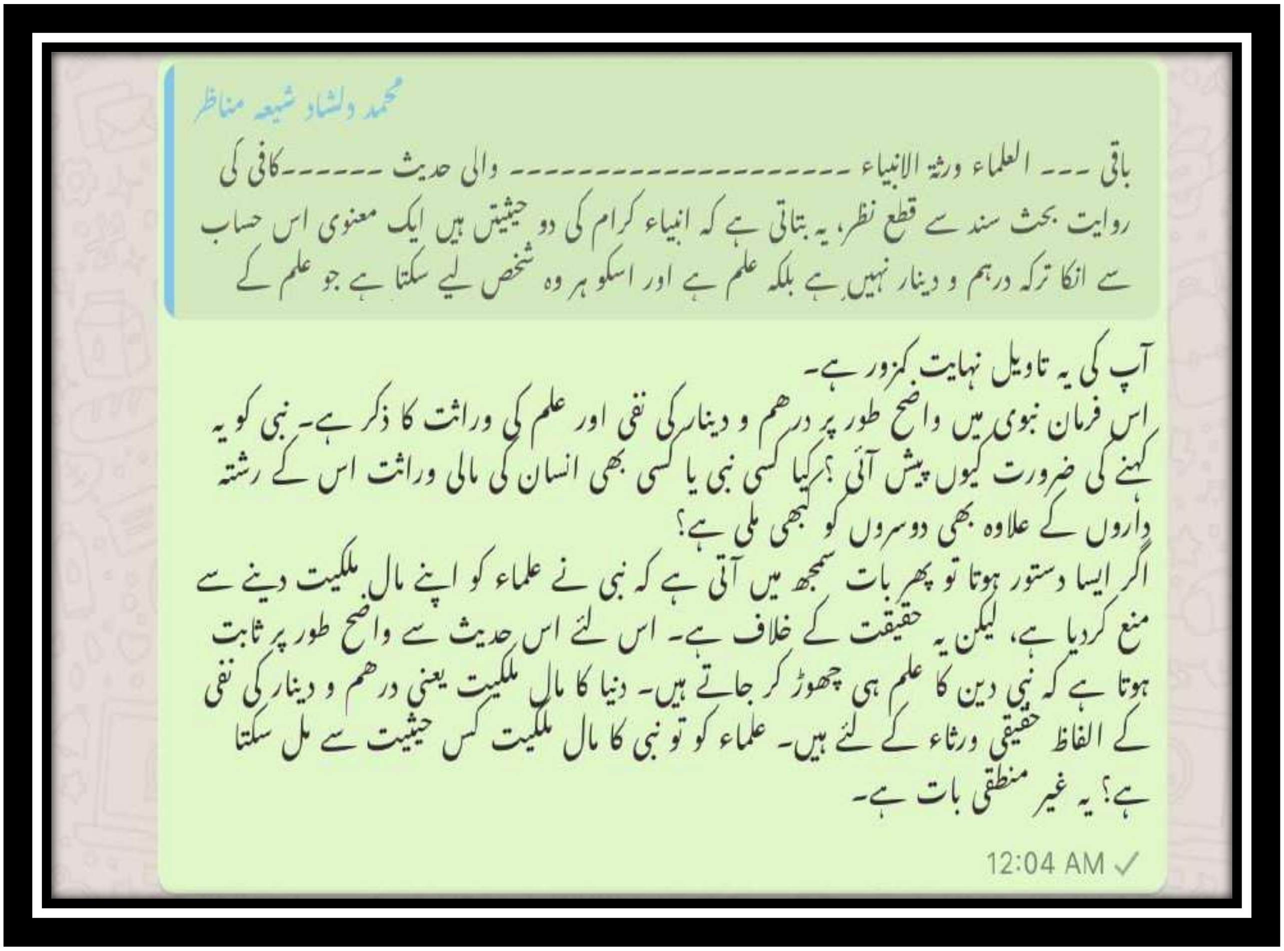

محمد دلشاد شیعہ مناظر

باقی ---- العلماء ورثۃ الانبیاء ------------------ والی حدیث ------کافی کی روایت بحث سند سے قطع نظر، یہ بتاتی ہے کہ انبیاء کرام کی دو حیثیتیں ہیں ایک معنوی اس حساب سے انکا ترکہ درہم و دینار نہیں ہے بلکہ علم ہے اور اسکو ہر وہ شخص لیے سکتا ہے جو علم کے

آپ کی یہ تاویل نہایت کمزور ہے۔
اس فرمان نبوی میں واضح طور پر درھم و دینار کی نفی اور علم کی وراثت کا ذکر ہے۔ نبی کو یہ کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟کیا کسی نبی یا کسی بھی انسان کی مالی وراثت اس کے رشتہ داروں کے علاوہ بھی دوسروں کو کبھی ملی ہے؟
اگر ایسا دستور ہوتا تو پھر بات سمجھ میں آتی ہے کہ نبی نے علماء کو اپنے مال ملکیت دینے سے منع کردیا ہے، لیکن یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ اس لئے اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نبی دین کا علم ہی چھوڑ کر جاتے ہیں۔ دنیا کا مال ملکیت یعنی درھم و دینار کی نفی کے الفاظ حقیقی ورثاء کے لئے ہیں۔ علماء کو تو نبی کا مال ملکیت کس حیثیت سے مل سکتا ہے؟ یہ غیر منطقی بات ہے۔

12:04 AM ✓

آپ کے پاس اس قول معصوم کا نہ علمی رد ہے اور نہ مناسب تاویل۔ اور یہ ممکن بھی نہیں ہے۔ **یہ دوٹوک قول امام ہے جس سے پورا مسئلہ ہی حل ہو جاتا ہے۔** اس کے بعد آتے ہیں عورت کی غیر منقولہ وراثت نہ ہونے پر اصول کافی کے اس باب پر جس کا رد آپ مدرسے کی کتب سے کرنے لگے ہیں۔

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجُهَا مِنَ الْقُرَى وَالدُّورِ وَالسِّلَاحِ وَالدَّوَابِّ شَيْئاً وَتَرِثُ مِنَ الْمَالِ وَالْفُرُشِ وَالثِّيَابِ وَمَتَاعِ الْبَيْتِ مِمَّا تَرَكَ وَيُقَوَّمُ النَّقْضُ وَالْأَبْوَابُ وَالْجُذُوعُ وَالْقَصَبُ فَتُعْطَى حَقَّهَا مِنْهُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَبُكَيْرٍ؛ وَفُضَيْلٍ؛ وَبُرَيْدٍ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام مِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِنْ تَرِكَةِ زَوْجِهَا مِنْ تُرْبَةِ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ إِلَّا أَنْ يُقَوَّمَ الطُّوبُ وَالْخَشَبُ قِيمَةً فَتُعْطَى رُبُعَهَا أَوْ ثُمُنَهَا إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مِنْ قِيمَةِ الطُّوبِ وَالْجُذُوعِ وَالْخَشَبِ.

٤ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الْأَرْضِ شَيْئاً.

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنَ الطُّوبِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الرِّبَاعِ شَيْئاً قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ شَيْئاً؟ فَقَالَ لِي: لَيْسَ لَهَا مِنْهُمْ نَسَبٌ تَرِثُ بِهِ وَإِنَّمَا هِيَ دَخِيلٌ عَلَيْهِمْ فَتَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ دَاخِلٌ بِسَبَبِهَا.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ؛]أ[وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الدُّورِ شَيْئاً وَلَكِنْ يُقَوَّمُ الْبِنَاءُ وَالطُّوبُ وَتُعْطَى ثُمُنَهَا أَوْ رُبُعَهَا، قَالَ: وَإِنَّمَا ذَاكَ لِئَلَّا يَتَزَوَّجْنَ النِّسَاءُ فَيُفْسِدْنَ عَلَى أَهْلِ الْمَوَارِيثِ مَوَارِيثَهُمْ.

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ لِلْمَرْأَةِ قِيمَةُ الْخَشَبِ وَالطُّوبِ كَيْلَا يَتَزَوَّجْنَ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَوَارِيثِ مَنْ يُفْسِدُ مَوَارِيثَهُمْ.

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ يَزِيدَ الصَّائِغِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ النِّسَاءِ هَلْ يَرِثْنَ الْأَرْضَ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ يَرِثْنَ قِيمَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَرْضَوْنَ بِذَا، فَقَالَ: إِذَا وُلِّينَا فَلَمْ يَرْضَوْا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّوْطِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَقِيمُوا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّيْفِ.

وترث من المال والفرش والثياب ومتاع البيت ممّا ترك ويقوّم النقض والابواب والجذوع والقصب فتعطى حقّها منه

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اذينة ، عن زرارة ؛ و بكير ؛ وفضيل ؛ وبريد ؛ ومحمّدبن مسلم ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام منهم من رواه عن أبي عبدالله عليه السلام ومنهم من رواه عن أحدهما عليهما السلام أنّ المرأة لاترث من تركة زوجها من تربة دار أو أرض إلّا أن يقوّم الطوب والخشب قيمة فتعطى ربعها أو ثمنها إن كان لها ولد من قيمة الطوب والجذوع والخشب .

٤ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ؛ ومحمّدبن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لاترث النساء من عقار الأرض شيئاً .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليٍّ بن الحكم ، عن العلاء ، عن محمّدبن مسلم قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : ترث المرأة من الطوب ولاترث من الرباع شيئاً قال : قلت : كيف ترث من الفرع ولاترث من الأصل شيئاً ؟ فقال لي : ليس لها منهم نسب ترث به وإنّما هي دخيل عليهم فترث من الفرع ولاترث من الأصل ولا يدخل عليهم داخل بسببها .

٦ ـ عليٌّ بن ابراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن زرارة ؛

وقال في مصباح اللّغة: النقض: مثل قتل وحمل: ما تساقط فعل بمعنى مفعول، واقتصر الأزهري على الضمّ قال: النقض: اسم لبناء المنقوض إذا هدم، وبعضهم يقتصر على الكسر ويمنع الضم والجمع نقوض .

الحديث الثالث : حسن .

والطوب بالضم الأجر بلغة أهل مصر ذكره الجوهري .

الحديث الرابع : حسن .

الحديث الخامس : ضعيف على المشهور .

الحديث السادس : حسن .

اس دلیل کے رد میں آپ نے یہ کہا کہ یہ پورا باب بیوی (زوجہ) کے متعلق ہے اور نساء سے مراد بیوی ہے۔

کیا اپ اپنے مدمقابل کی بات سنتے اور دیکھتے بھی ہے یا ایک ٹیب ریکارڈ کی طرف پہلے سے شدہ اشکال اور ذھنیت کو ہی خالی کرتے رہتے ہو..؟
آپ لوگوں نے جس روایت کو بہانا بنا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ شیعہ کتابوں میں عورتوں کے لیے وراثت ثابت نہیں ہے...لہذا جناب زہرا کے لیے شیعہ کتابوں کے مطابق عورت ہونے کے ناطے زمین کی وراثت نہی تو فدک کا مطالبہ کیسے...؟؟
جواب دیا تھا
یہ روایت میاں بیوی کی وراثت سے متعلق باب کی ہے نہ باپ بیٹی سے متعلق موضوع اور باب کی....

وہ جس روایت کو اپ لوگوں نے سند کے طور پر پیش کی اور اس کے بعد والی 10 روایتوں پر سرسری نگاہ کرنے والا ایک معمولی آدمی بھی سمجھ لیتا ہے کہ اس روایت میں نساء سے مراد زوجہ ہے ..
شیخ کلینی آپ سے زیادہ شیعہ روایات اور ائمہ اہل بیت کی احادیث اور تعلیمات سے واقف ہے....
اس نے جن 11 روایات کو ایک باب میں جمع کیا تو اس کو یہ تو معلوم کہ یہاں مراد زوجہ کی وراثت ہے...

....
لیکن اس بےچارے کے ذھن میں بات نہیں آئی تھی بعد میں کچھ شیعہ مخالفین ڈھوبتے کو تنکہ کا سہارے والی بات کے مرتکب ہوں گے....

...
عرض کیا تھا قرینہ کے ساتھ ایک لفظ نساء بیوی کے لیے بھی استعمال ہوسکتا ہے....
جیسے نساء النبی....
جناب ضیاء صاحب اتنا بھی بچہ گانہ حرکتیں نہ کریں دوسرے اپ پر سنیں گے.....
.......🙏🙏

11:10 PM

میں نے اصول کافی کی فہرست بھیج کر کہا کہ اگر کوئی باب اوپر یا نیچے بیوی کے متعلق ہو بھی تو اس سے یہ باب بیوی کے لئے مخصوص کیسے سمجھا جائے؟ پھر میں نے آپ کو موقعہ دیا کہ چلیں اس طرح ثابت کریں۔

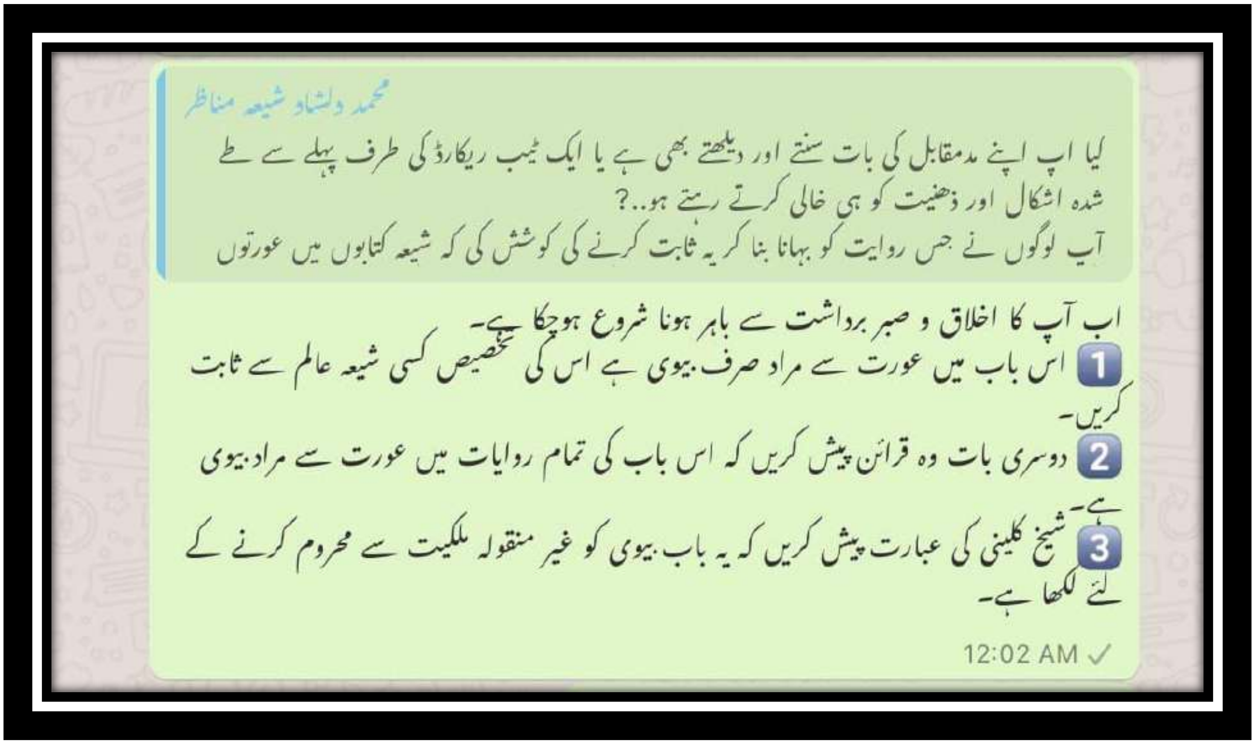

یہ ان نکات کا مختصر پسمنظر تھا جو ابھی تک زیر بحث ہیں۔

آج آپ نے مدرسے کی کتب سے دھندلے عکس رکھ کر اپنا علمی رعب جھاڑنے کی کوشش کی ہے اور یہ مغرورانہ انداز اختیار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ **ترجمہ نہیں کروں گا** حالانکہ مناظرے ہمیشہ عام لوگوں تک حق پہچانے کی غرض سے کئے جاتے ہیں اور عوام کی اکثریت عربی نہیں سمجھتی۔ مناظر اپنی دلیل کی وضاحت دینے کا پابند بھی ہوتا ہے لیکن آپ پہلے بھی اسی طرح بغیر استدلال کے عکس رکھتے رہے ہو۔ میں نے ان عکس کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے پھر بھی الفاظ سمجھنے سے قاصر ہوں۔

اللمعة الدمشقية

للشهيد السعيد

محمد بن جمال الدين مكي العاملي

الشهيد الأول (قدس سره)

الجزء الثالث

سماً، وهو ذو الفرض على تقدير الرد عليه

ومن هذا التقسيم يظهر أن ذكر المصنف الأب مع من يدخل النقص عليهم من ذوي الفروض ليس بجيد، لأنه مع الولد لاينقص عن السدس، ومع عدمه ليس من ذوي الفروض، ومسألة العول مختصة بهم، وقد تنبه لذلك المصنف في الدروس فترك ذكره، وقبله العلامة في القواعد، وذكره في غيرها والمحقق في كتابيه. والصواب تركه.

مسائل خمس

(الاولى ـ إذا انفرد كل) واحد (من الأبوين) فلم يترك الميت قريباً في مرتبته سواه (فالمال) كله (له. لكن للأم ثلث المال بالتسمية) لأنه فرضها حينئذ كما مر (والباقي بالرد) أما الاب فارثه للجميع بالقرابة إذ لا فرض له حينئذ كما مر (ولو اجتمعا فللأم الثلث مع عدم الحاجب) من الاخوة (والسدس مع الحاجب والباقي) من التركة عن الثلث أو السدس (للأب).

(الثانية ـ للابن المنفرد المال، وكذا للزائد) عن الواحد من الابناء (بينهم بالسوية وللبنت المنفردة النصف تسمية والباقي رداً وللبنتين فصاعداً الثلثان تسمية والباقي رداً. ولو اجتمع الذكور والاناث فللذكر مثل حظ الانثيين. ولو أجتمع مع الولد) ذكراً كان أو انثى متحداً أم متعدداً (الابوان فلكل) واحد منهما (السدس والباقي) من المال (للابن) إن كان الولد المفروض ابناً (او البنتين. او الذكور والاناث على ما قلناه) للذكر منهم مثل حظ الانثيين.

(ولهما) اي الابوين (مع البنت الواحدة السدسان ولها النصف والباقي) وهو السدس (يرد) على الابوين والبنت (أخماساً) على نسبة الفريضة فيكون جميع التركة بينهم أخماساً للبنت ثلاثة اخماس ولكل واحد منهما خمس، والفريضة حينئذ من ثلاثين، لان أصلها ستة مخرج السدس والنصف ثم يرتقي بالضرب في مخرج الكسر الى ذلك

هذا اذا لم يكن للام حاجب عن الزيادة على السدس (ومع الحاجب يرد) السدس

اس عکس میں کہاں بیان ہوا ہے کہ عورت غیر منقولہ ملکیت کی وارث ہوتی ہے؟

اور یہ بات کس اصول سے امام معصوم کے اقوال کو بھی رد کر سکتی ہے؟

جبکہ میں واضح اصول کافی کی چار مضبوط روایات پیش کر چکا ہوں کہ عورت کو بطور ورثہ زمین نہیں ملتی۔

آپ نے کہا کہ مجھے عربی نہیں آتی اور روایات میں زوجہ کا لفظ موجود ہے۔ دوبارہ غور سے پڑھیں۔

چار اور چھ نمبر روایات میں واضح لکھا ہوا ہے کہ عورت زمین کی وارث نہیں ہوتی۔

اوپر توثیق بھی پیش کر چکا ہوں۔

كتاب المواريث ٨٣

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجُهَا مِنَ الْقُرَى وَالدُّورِ وَالسِّلَاحِ وَالدَّوَابِّ شَيْئاً وَتَرِثُ مِنَ الْمَالِ وَالْفُرُشِ وَالثِّيَابِ وَمَتَاعِ الْبَيْتِ مِمَّا تَرَكَ وَيُقَوَّمُ النَّقْضُ وَالْأَبْوَابُ وَالْجُذُوعُ وَالْقَصَبُ فَتُعْطَى حَقَّهَا مِنْهُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَبُكَيْرٍ؛ وَفُضَيْلٍ؛ وَبُرَيْدٍ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام مِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِنْ تَرِكَةِ زَوْجِهَا مِنْ تُرْبَةِ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ إِلَّا أَنْ يُقَوَّمَ الطُّوبُ وَالْخَشَبُ قِيمَةً فَتُعْطَى رُبُعَهَا أَوْ ثُمُنَهَا إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مِنْ قِيمَةِ الطُّوبِ وَالْجُذُوعِ وَالْخَشَبِ.

٤ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الْأَرْضِ شَيْئاً.

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنَ الطُّوبِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الرِّبَاعِ شَيْئاً قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ شَيْئاً؟ فَقَالَ لِي: لَيْسَ لَهَا مِنْهُمْ نَسَبٌ تَرِثُ بِهِ وَإِنَّمَا هِيَ دَخِيلٌ عَلَيْهِمْ فَتَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ دَاخِلٌ بِسَبَبِهَا.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ؛]أ[وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الدُّورِ شَيْئاً وَلَكِنْ يُقَوَّمُ الْبِنَاءُ وَالطُّوبُ وَتُعْطَى ثُمُنَهَا أَوْ رُبُعَهَا، قَالَ: وَإِنَّمَا ذَاكَ لِئَلَّا يَتَزَوَّجْنَ النِّسَاءُ فَيُفْسِدْنَ عَلَى أَهْلِ الْمَوَارِيثِ مَوَارِيثَهُمْ.

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ لِلْمَرْأَةِ قِيمَةُ الْخَشَبِ وَالطُّوبِ كَيْلَا يَتَزَوَّجْنَ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَوَارِيثِ مَنْ يُفْسِدُ مَوَارِيثَهُمْ.

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ يَزِيدَ الصَّائِغِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ النِّسَاءِ هَلْ يَرِثْنَ الْأَرْضَ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ يَرِثْنَ قِيمَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَرْضَوْنَ بِذَا، فَقَالَ: إِذَا وُلِّينَا فَلَمْ يَرْضَوْا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّوْطِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَقِيمُوا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّيْفِ.

اس کے بعد آپ نے مدرسے کی اسی کتاب سے یہ عکس بھی بھیجا ہے۔

ـ ١٩٠ ـ ﴿ اللمعة الدمشقية ﴾ الجزء الثالث

ـ وسابع ـ وهو المغايرة بين الحاجب والمحجوب. فلو كانت الأم اختاً لأب فلا حجب كما يتفق ذلك في المجوس، او الشبهة بوطء الرجل ابنته فولدها أخوها لابيها.

(الفصل الثاني: في السهام المقدّرة)

(في) بيان (السهام) المقدّرة (و) بيان (أهلها ـ وهي في كتاب الله تعالى) ستة.

الأول: (النصف) وقد ذكر في ثلاثة مواضع قال تعالى: ﴿وإن كانت ـ يعني البنت ـ واحدةً فلها النصف﴾ (١) ﴿ولكم نصفُ ماترك أزواجكم﴾ (٢) ﴿وله أختٌ فلها نصفُ ماترك﴾ (٣)

(و) الثاني: نصف النصف (و) هو (الربع) وهو مذكور فيه في موضعين أحدها ﴿فلكم الربعُ مما تركن﴾ (٤) الثاني ﴿ولهنّ الربُعُ مما تركتم﴾ (٥)

(و) الثالث: نصفه (و) هو (الثمن) ذكره الله تعالىٰ مرة واحدةً في قوله تعالى: ﴿فلهنّ الثمنُ مما تركتم﴾ (٦)

(و) الرابع: (الثلثان) ذكره الله تعالىٰ في موضعين

أحدها في البنات قال: ﴿فان كنَّ نساءً فوق اثنتين فلهنّ ثلثا ما ترك﴾ (٧)

وثانيها في الأخوات. قال تعالىٰ: ﴿فإن كانتا اثنتين فلهما الثلثان مما ترك﴾ (٨)

(و) الخامس: نصفه وهو (الثلث) وقد ذكره الله تعالىٰ في موضعين أيضاً قال تعالى: ﴿فلأمّه الثلث﴾ (٩) وقال ﴿فان كانوا ـ أي أولاد الام ـ أكثرَ من ذلك فهم شركاءُ في الثلث﴾ (١٠)

(١) النساء: الآية ١٠.
(٢) النساء: الآية ١٢.
(٣) النساء: الآية ١٧٥.
(٤) النساء: الآية ١٢.
(٥) النساء: الآية ١٢.
(٦) النساء: الآية ١٢.
(٧) النساء: الآية ١١.
(٨) النساء: الآية ١٧٥.
(٩) النساء: الآية ١١.
(١٠) النساء: الآية ١٢.

کافی غور سے پڑھنے کے باوجود **مجھے کہیں بھی عورت کے غیر منقولہ جائیداد کا وارث ہونے کے الفاظ نہیں مل سکے**۔ براہ کرم دوبارہ دونوں پیجز دوبارہ دیکھیں اور وضاحت سے سمجھائیں کہ آپ ان پیجز سے ثابت کیا کر رہے ہیں۔

اس کے بعد خمینی کی کتاب سے دو عربی عکس اور جان بوجھ کر اردو کا صرف ٹائٹل پیج پیش کر کے اپنی کم ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ روش صرف شیعوں کے ہاں پائی جاتی ہے۔ خیر۔ میں نے اس کتاب کو ڈاؤن لوڈ کیا اور عربی و اردو عبارات پر غور کیا تو پتہ چلا کہ **ان دونوں پیجز میں بھی عورت کے غیر منقولہ جائیداد یعنی زمین گھر وغیرہ کا وارث ہونا کہیں بھی مذکور نہیں ہے!!**

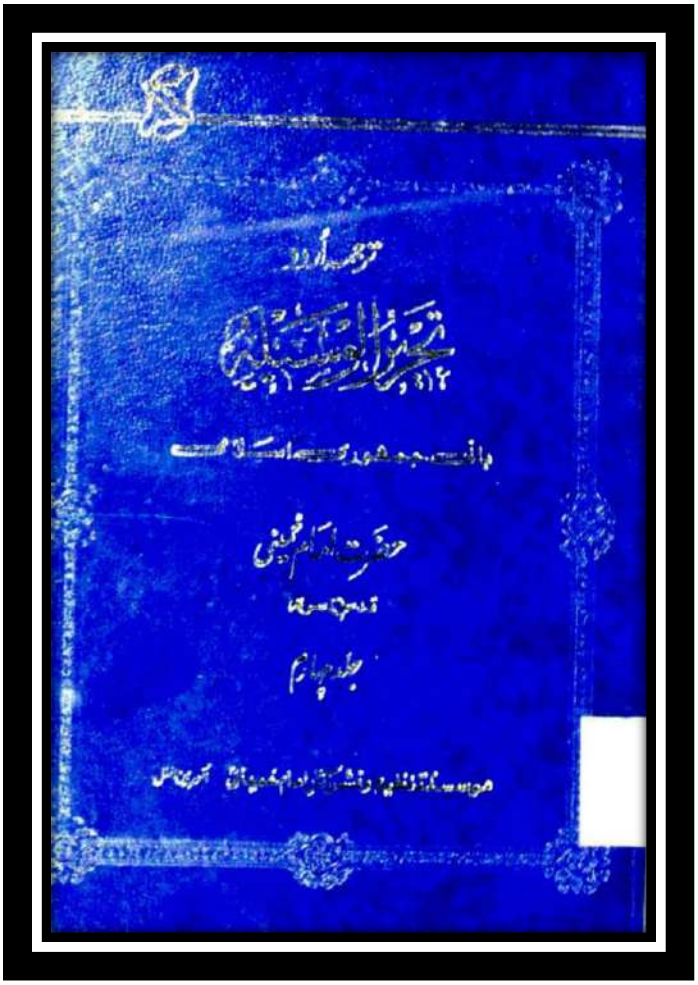

مطلقا، فتعطى فرضها و يردّ الباقي على غيرها من الطبقات حتى الامام عليه السلام، و منها- الزوج، فيعطى فرضه و يردّ الباقي على غيره إلا مع انحصار الوارث به و بالامام عليه السلام، فيردّ عليه النصف مضافاً إلى فرضه، و منها -الأم مع وجود الحاجب من الرد كما تقدم، و منها- الاخوة من الأم مطلقاً مع وجود و احد من الجدودة من قبل الاب أو واحد من الاخوة من قبل الابو ين أو الاب كما تقدم.

مسألة ٣ ـ الذكور من الاولاد و كذا الإناث مع وجود الذكور يرثون بالقرابة، و كذا الاب بشرط عدم وجود الولد للميت، و كذا الجدودة مطلقا و الاخوة من قبل الابو ين أو الاب بشرط وجود ذكور فيهم، و كذا جميع أصناف الطبقة الثالثة من العمومة والخؤولة و أولادهم، فهؤلاء يرثون بالقرابة لا بالفرض.

مسألة ٤ ـ لو اجتمع الوارث بالفرض مع الوارث بالقرابة فالفرض للوارث بالفرض و الباقي للوارث بالقرابة، فلو اجتمع الابوان مع أولاد الذكور والاناث يعطى فرض الابو ين و هو السدسان والباقي للأولاد بالقرابة ولو كان الوارث الأبو ين فللأم السدس مع وجود الحاجب و الثلث مع عدمه فرضاً و الباقي للأب قرابة، ولو اجتمعت الأخت أو الأخوات من الأبو ين مع الجدودة من قبل الأم فالفرض للأخت أو الأخوات و الباقي للجدودة بالقرابة، و هكذا غير ما ذكر.

المقصد الأوّل في ميراث الأنساب

و هم ثلاث مراتب: **الأولى** ـ الأبوان بلا واسطة و الأولاد و إن نزلوا الأقرب فالأقرب.

مسألة ١ ـ لو انفرد الأب فالمال له قرابة، أو الأم فلها الثلث فرضاً و الباقي يرد عليها، و لو اجتمعا فللأم الثلث فرضاً و الباقي للأب إن لم يكن للأم حاجب، و إلا فلها السدس و الباقي للأب، و لا ترث الاخوة في الفرض شيئاً و

اس عبارت کا اردو ترجمہ

مطلقاً بیوی ہے۔ چنانچہ اس کو اس کا معیّن حصّہ دیا جائیگا اور جو باقی بچے اس کو اس کے علاوہ دوسرے طبقات والوں کو" حتیٰ امام علیہ السلام کو" رداً دیا جائیگا۔ اور ان میں سے ایک شوہر ہے! چنانچہ اس کو اس کا معیّن حصّہ دیا جائیگا اور باقی ماندہ اس کے علاوہ (دوسروں) کو رداً دیا جائیگا مگر یہ کہ وارث صرف شوہر اور امام علیہ السلام ہوں تو اس صورت میں اسکے معیّن حصّے کے علاوہ نصف بھی بطور "رد" اسے دیا جائیگا۔
اور ان میں سے ایک ماں ہے جبکہ رداً اس کو کچھ ملنے سے حاجب (روکنے والا) موجود ہو جیسا کہ گذر چکا!
اور ان میں سے مطلقاً مادری بہن یا بھائی ہے جبکہ اس کے ساتھ پدری دادا یا دادی یا ماں باپ دونوں یا صرف باپ کی طرف سے بہن بھائیوں میں سے کوئی ایک موجود ہو جیسا کہ بیان ہو چکا ہے!

مسئلہ ۳: مذکر اولادیں اور اسی طرح مونث اولادیں جبکہ ان کے ساتھ مذکر موجود ہوں قرابت کی وجہ سے میراث پاتی ہیں۔ اور اسی طرح باپ بھی بشرطیکہ میّت کا فرزند نہ ہو۔ اور اسی طرح مطلقاً دادا یا دادی اور ماں باپ دونوں یا صرف باپ کی طرف سے بہن بھائی بشرطیکہ ان کے درمیان فرزند نرینہ موجود ہو! اور اسی طرح تیسرے طبقے کی تمام اصناف جیسے چچو چچے، پھوپھیاں، خالو، خالائیں اور ان کی اولادیں! یہ سب قرابت کی وجہ سے میراث پاتے ہیں نہ کہ فرض کی بناء پر!

مسئلہ ۴: اگر فرضاً وارث بننے والا قرابۃً وارث بننے والے کے ساتھ جمع ہو تو فرضاً وارث بننے والا اپنا فرض (معیّن حصّہ) لے گا اور باقی اسکو ملے گا جو قرابۃً وارث ہے۔ چنانچہ اگر والدین مذکر اور مونث اولادوں کیساتھ جمع ہوں تو والدین کا معیّن حصّہ، کہ جو دو سدس ہے۔ ان کو دیا جائیگا اور باقی قرابت کی بناء پر اولاد کو ملے گا۔ اور اگر وارث ماں باپ ہوں تو ماں کو چھٹا حصّہ حاجب ہونے کی صورت میں اور تیسرا حصّہ حاجب نہ ہونے کی صورتیں فرضاً ملے گا اور باقی ماندہ قرابۃً باپ کا ہوگا۔ اور اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے ایک بہن یا متعدد بہنیں، نانا یا نانی کے ساتھ جمع ہوں تو فرض (معیّن حصّہ) ایک بہن یا چند بہنوں کا ہوگا۔ اور باقی نانا یا نانی کا قرابت کی بناء پر ہوگا اور مذکورہ مثالوں کے علاوہ کا بھی یہی دستور ہے۔

پہلا مقصد: انساب کی میراث کے بارے میں

انساب کے تین مرتبے ہیں: پہلا مرتبہ والدین بلاواسطہ اور اولادیں چاہے اولاد در اولاد ہوں، قریب سے قریب تر کی رعایت کے ساتھ۔

مسئلہ ۱: اگر وارث تنہا باپ ہو تو سارا مال قرابۃً اسی کا ہے۔ یا صرف ماں وارث ہو تو اس کو ایک تہائی "فرضاً" اور باقی ماندہ رداً ملے گا، اور اگر ماں باپ دونوں ہوں۔ تو ایک تہائی بطورِ فرض ماں کا ہے اور باقیماندہ باپ کا! بشرطیکہ ماں کا حاجب نہ ہو۔

اور اگر حاجب ہو تو چھٹا حصّہ ماں کا اور باقی باپ کا ہوگا! اور فرض میں سے (میّت کے) بہن بھائی کچھ نہیں پائیں گے اگرچہ وہ حاجب بنیں گے!

إن حجبوا.

مسألة ٢ ـ لو انفرد الابن فالمال له قرابة، ولو كان أكثر فهم سواء ولو انفردت البنت فلها النصف فرضاً و الباقي رداً، و العصبة لا نصيب لها وفي فيها التراب، ولو كانت بنتان فصاعداً فلهما أو لهن الثلثان فرضاً و الباقي رداً، ولو اجتمع الذكور والإناث فالمال لهم للذكر مثل حظ الأنثيين.

مسألة ٣ ـ لو اجتمع الأولاد مع أحد الأبوين فان كان الولد بنتاً واحدة يردّ عليها النصف فرضاً و على أحد الأبوين السدس فرضاً و الباقي يردّ عليهما أرباعاً، ولو كان بنتين فصاعداً يردّ على البنات أربعة أخماس فرضاً ورداً و على أحد الأبوين الخمس فرضاً ورداً، ولو كان ذكراً سواء كان واحداً أو متعدداً فلأحد الأبوين السدس فرضاً و الباقي للولد.

مسألة ٤ ـ لو اجتمع الأولاد مع الأبوين فان كان الولد بنتاً واحدة ولم يكن للأم حاجب من الرد فثلاثة أخماس للبنت فرضاً ورداً و خمسان للأبوين بالمناصفة فرضاً ورداً، و إن كان للأم حاجب من الرد فالسدس لها و البقية تقسم بين البنت والأب أرباعاً فرضاً ورداً، و إن كان أنثى متعددة أو ذكراً واحداً أو متعدداً أو إناثاً و ذكراناً فالسدسان للأبوين و البقية للأولاد تقسّم بينهم بالسوية مع وحدة الجنس، وللذكر ضعف الأنثى مع الاختلاف.

مسألة ٥ ـ لو اجتمع أحد الأبوين و أحد الزوجين فلأحد الزوجين نصيبه الأعلى و الباقي لأحد الأبوين، للأب قرابة، و للأم فرضاً ورداً.

مسألة ٦ ـ لو اجتمع الأبوان وأحد الزوجين فلأحد الزوجين نصيبه الأعلى و للأم الثلث من مجموع التركة مع عدم الحاجب، و السدس معه فرضاً، و الباقي للأب قرابة.

مسألة ٧ ـ لو اجتمع الأولاد مع أحد الزوجين فلأحدهما نصيبه الأدنى و الباقي للأولاد متحداً أو متعدداً للذكر ضعف الأنثى.

مسألة ٨ ـ لو اجتمع أحد الأبوين و الأولاد و أحد الزوجين فلو كان الولد

اس عبارت کا اردو ترجمہ

مسئلہ ۲: اگر وارث تنہا بیٹا ہو تو سارا مال بعنوان قرابت اسی کا ہے۔ اور اگر کئی بیٹے ہوں تو سب برابر ہیں۔ لیکن اگر ایک بیٹی ہو تو نصف اس کو فرضاً اور باقی ردّاً ملے گا۔ عصبہ میت کا کوئی حصّہ نہیں اور ان کے منہ میں خاک! اور اگر دو بیٹیاں اور دو سے زیادہ ہوں تو ان دو کو یا زیادہ کو دو ثلث فرضاً اور باقی ماندہ مال ردّاً ملے گا۔ اور اگر مذکر و مونث جمع ہوں تو مال ان کا ہے۔ مذکر کا دوہرا اور مونث کا اکہرا حصّہ ہے۔

مسئلہ ۳: اگر اولاد ماں باپ میں سے کسی ایک کے ساتھ (وارث) ہو تو اگر وہ فرزند ایک بیٹی ہو تو آدھا حصّہ فرضاً اس کو اور ماں باپ میں سے ایک کو چھٹا حصّہ فرضاً دیا جائے گا اور باقی ماندہ مال ان دونوں کو چار چار کر کے ردّاً دیا جائے گا۔ اور اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو پانچ میں سے چار حصّے فرضاً اور ردّاً بیٹیوں کو دیے جائیں گے اور پانچواں حصّہ "فرضاً" اور "ردّاً" ماں باپ میں سے جو ایک ہو اس کو دیا جائے گا۔ اور اگر اولاد نرینہ ہو چاہے ایک ہو یا متعدد ہوں تو والدین میں سے جو ایک ہے اس کو چھٹا حصّہ فرضاً اور باقی مال اولاد کو ملے گا۔

مسئلہ ۴: اگر اولاد (میراث لینے میں) ماں باپ کے ساتھ ہو تو اگر وہ فرزند صرف ایک بیٹی ہو اور بعنوان ردّ ماں کو کچھ ملنے سے حاجب نہ ہو تو پانچ میں سے تین حصّے "فرضاً" اور ردّاً بیٹی کے ہوں گے اور دو حصّے بطور نصف، فرضاً و ردّاً ماں باپ کے ہوں گے۔ لیکن اگر (ردّاً کچھ ملنے سے) ماں کا حاجب موجود ہو تو چھٹا حصّہ اس کو ملے گا اور باقی مال چار ایک کے حساب سے بیٹی اور باپ کے درمیان "فرضاً و ردّاً" تقسیم ہو گا۔ اور اگر بیٹیاں متعدد ہوں یا ایک بیٹا ہو یا متعدد ہوں یا متعدد بیٹیاں اور بیٹے ہوں تو چھ حصّوں میں سے دو حصّے ماں باپ کے ہوں گے اور باقی مال اولاد کے درمیان برابر تقسیم کر دیا جائے گا اگر ان کی جنس ایک ہی ہو۔ لیکن اگر جنس میں اختلاف ہو تو مذکر کو مونث کے دو برابر ملے گا۔

مسئلہ ۵: اگر ماں باپ میں سے ایک اور میاں بیوی میں سے ایک (وراثت لینے میں) جمع ہوں تو میاں بیوی میں سے جو ایک ہو اس کو اس کا "نصیب اعلیٰ" اور باقی مال ماں باپ میں سے جو ایک ہو اس کو ملیگا۔ باپ کو قرابت کی بناء پر اور اگر ماں ہو تو اس کو فرضاً اور ردّاً ملے گا۔

مسئلہ ۶: اگر ماں باپ (دونوں) اور میاں بیوی میں سے ایک ایک ساتھ وارث ہوں تو میاں بیوی میں سے جو ایک ہو اس کو اس کا "نصیب اعلیٰ" اور ماں کو حاجب نہ ہونے کی صورت میں مجموع ترکہ کا ایک تہائی اور حاجب ہونے کی صورت میں چھٹا حصّہ فرضاً اور باقی مال قرابت کی بناء پر باپ کو ملے گا۔

مسئلہ ۷: اگر اولاد میاں بیوی میں سے کسی ایک کے ساتھ وارث ہو تو میاں بیوی میں سے ایک کو اس کا "نصیب ادنیٰ" اور باقی ماندہ مال اولاد کو ملے گا ایک ہو یا متعدد ہوں البتہ مذکر کو مونث کے دو برابر ملے گا۔

مسئلہ ۸: اگر والدین میں سے ایک اور اولاد اور میاں بیوی میں سے ایک وارث ہوں۔ تو اگر اولاد میں صرف ایک بیٹی ہو تو میاں بیوی میں سے اس ایک کا نصیب ادنیٰ ملے گا اور باقی مال کو دوسرے وارثوں

تمام گروپ **ممبر** ز شیعہ مناظر کی **اعلیٰ ظرفی اور حق طلبی** اور علمی انداز گفتگو پر غور کریں۔

انہیں ثابت کیا کرنا تھا اور وہ دکھا کیا رہے ہیں۔

اصول کافی میں ایک مستقل باب ہے کہ **عورت زمین کی وارث نہیں ہوتی**۔ اور ہمارے شیعہ مناظر قول معصوم کا رد اقوال شیعہ علماء سے کرنے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں۔ اللہ کی پناہ

کلینی نے ایک مستقل باب اس عنوان سے لکھا ہے۔۔!!
عورتوں کو غیر منقولہ مالِ وراثت میں سے کچھ بھی نہیں ملتا اس عنوان کے تحت اس نے متعدد روایات بیان کی ہیں۔

میرے دونوں دلائل بطور الزامی جواب ابھی تک شیعہ مناظر پر قرض ہیں۔ اب شیعہ مناظر کی آج کی لمبی تحریر پر آتا ہوں۔

1۔ اگر سیدہ فدک کو بطور میراث اپنا حق سمجھتی تھیں تو بقول آپ کے فدک کے کچھ حصے کی دعویدار تھیں یا پورا فدک سیدہ فاطمہ کا حق تھا؟ کھل کر وضاحت کیجئے گا۔

2۔ اگر سیدنا علی بھی فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق سمجھتے تھے تو پورا باغ فدک یا اس کا کچھ حصہ؟ اور اپنے دور حکومت میں وہ حق ورثاء تک کیوں نہیں پہنچایا؟ کھل کر جواب دیجئے گا۔

3۔ماترکناہ صدقہ کے الفاظ دکھانا ضروری نہیں ہیں۔انبیائے کرام کی مالی وراثت کا قرآن میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے اور عام وراثت کی آیات میں نبی شامل نہیں ہیں کیونکہ اس کی تخصیص سنی وشیعہ کی متفق علیہ احادیث سے ہو رہی ہے۔اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ نبی دنیا کی ملکیت چھوڑ کر نہیں جاتے۔نبی کو عام انسان کی طرح سمجھنا شان رسالت ﷺ کے خلاف ہے۔

4۔اصول کافی کی وہ روایت پیش کریں جس کے مطابق سیدہ فاطمہ رسول کے مال کی وارث تھی۔بقول آپ کے عورت لفظ عام ہے اور بیٹی لفظ خاص ہے لہذا خاص پر عام کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا تو محترم میراث کی آیات بھی عام ہیں جبکہ نبی خاص ہے لہذا آپ کی ہی منطق کے مطابق خاص پر عام کو دلیل بنانا درست نہیں ہے۔

دوسری بات عورت بیٹی ہو یا بیوی اس کے حقوق قرآن سے واضح ہیں تو پھر؟

5۔اصول کافی میں خلاف قرآن یہ باب کیوں اور آپ کے محدثین کی طرف سے چار روایات کی توثیق کیوں کی گئی ہے؟ بیوی ہو یا بیٹی اسے زمین کی وراثت ملنے سے محروم کرنا صریح خلاف قرآن نہیں ہے؟

میں صرف اپنے وہ سوال دہراتا رہوں گا جن کے جوابات نہیں دئے جا رہے بلکہ آج ان سوالات میں مزید اضافہ بھی ہو چکا ہے۔آپ کا دعوی ایک طرف تحریر کے پہلے مرحلے کا الف بھی ثابت نہیں ہو سکا۔

صرف آدھا سچ دکھا کر فرعون سب سے بڑا رب تھوڑی بن جائے گا۔معاذاللہ۔

آپ نے ذاتی تاویلات سے واضح غلط مطلب نکالنے کی کوشش کی ہے،جب روایت پوری راوی بیان کر رہا ہے تو تسلسل تو برقرار ہی ہو گا۔ادراج کرتے ہوئے جو اضافہ کیا وہ اندازہ درست بھی ہو،یہ لازم نہیں ہے۔

اصل پوائنٹ یہ ہے کہ ناراضگی کا راوی کو علم کیسے ہوا؟

روایت میں سیدہ سے ناراضگی کے الفاظ / تاثرات موجود نہیں ہیں۔ ظاہر ہے سیدہ پردے میں گئی ہوں گی، چہرے کے تاثرات دیکھنا بھی ممکن نہیں ہے۔ کیا راوی کو الہام ہو گیا، جبکہ یہی واقعہ کئی طرق سے کافی راویوں نے بیان کیا ہے۔ کسی اور کو یہ الہام کیوں نہیں ہوا۔ دوسری بات وقتی رنجش ہونا کوئی معیوب بات نہیں ہوتی۔ نبیوں سے بھی ثابت ہے۔ تیسری بات فیصلہ تو نبی ﷺ خود فرما گئے تھے تو بیٹی کا سخت ناراض ہونا سمجھنے سے سیدہ فاطمہ کی شان مجروح ہوتی ہے۔

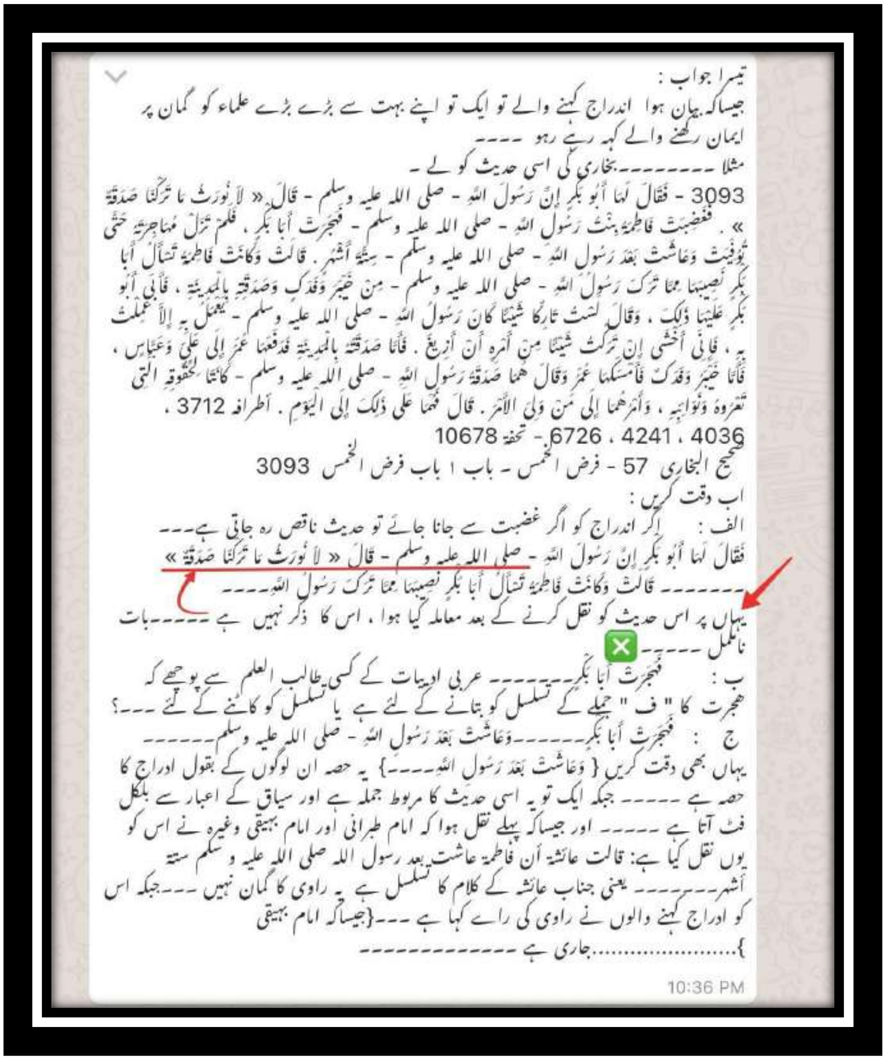

تیسرا جواب :
جیساکہ بیان ہوا اندراج کہنے والے تو ایک تو اپنے بہت سے بڑے بڑے علماء کو گمان پر ایمان رکھنے والے کہہ رہے رہو ----
مثلا --------بخاری کی اسی حدیث کو لے -
3093 - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ » . فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - سِتَّةَ أَشْهُرٍ . قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - يَعْمَلُ بِهِ إِلاَّ عَمِلْتُ بِهِ ، فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ . فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ ، فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الأَمْرَ . قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ . أطرافه 3712 ، 4036 ، 4241 ، 6726 - تحفة 10678
صحيح البخارى 57 - فرض الخمس - باب ١ باب فرض الخمس 3093
اب دقت کریں :
الف : اگر اندراج کو اگر غضبت سے جانا جائے تو حدیث ناقص رہ جاتی ہے---
فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ »
-------- قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ----
یہاں پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد معاملہ کیا ہوا ، اس کا ذکر نہیں ہے -----بات نامکمل ----
ب : فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ-------- عربی ادبیات کے کسی طالب العلم سے پوچھے کہ ھجرت کا " ف " جملے کے تسلسل کو بتانے کے لئے ہے یا تسلسل کو کاٹنے کے لئے ---؟
ج : فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ--------وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم------
یہاں بھی دقت کریں { وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ----} یہ حصہ ان لوگوں کے بقول ادراج کا حصہ ہے ----- جبکہ ایک تو یہ اسی حدیث کا مربوط جملہ ہے اور سیاق کے اعبار سے بلکل فٹ آتا ہے ----- اور جیساکہ پہلے نقل ہوا کہ امام طبرانی اور امام بیہقی وغیرہ نے اس کو یوں نقل کیا ہے: قالت عائشۃ أن فاطمۃ عاشت بعد رسول الله صلی الله علیه و سلم ستة أشهر------ یعنی جناب عائشہ کے کلام کا تسلسل ہے ۔ راوی کا گمان نہیں ---جبکہ اس کو ادراج کہنے والوں نے راوی کی رائے کہا ہے ---{جیساکہ امام بیہقی }........................جاری ہے -------------
10:36 PM

آپ پیچھے کی بات کو آگے سے ملا کر زبردستی اپنا مطلب تھونپ رہے ہیں۔اگر سچے ہیں تو کسی صحیح حدیث سے قالت کے بعد ناراضگی کے الفاظ دکھائیں۔آپ کو قال تو مل جائے گا لیکن قالت نہیں ملے گا کیونکہ **ناراضگی کے الفاظ مردراوی کے ہیں۔** کوشش کر کے دیکھیں۔

میں حق بات قبول کرنے والوں میں سے ہوں۔ایک واقعے کو صرف ایک طرق سے سمجھ کر کئی دوسری صحیح روایات کا انکار کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔خاص طور پر جب آخرت خراب ہونے کا خطرہ بھی ہو۔

حضرت ابو بکر نے براہ راست نبی ﷺ سے جو فرمان سنا اس پر عمل کرنا ہی عین حق تھا۔

اگر فدک ذاتی ملکیت بنایا جاتا تو شیعہ کی بات درست سمجھی جاسکتی تھی لیکن فدک بطور وراثت خلفائے راشدین کی اولاد کو ملا ہی نہیں۔یہ کیسی لالچ تھی کہ اپنا فائیدہ ہی نہ ہو!

میں اب بھی یہی گذارش کرتا ہوں کہ میرے وضاحت طلب نکات کے نمبر ڈال کر آسان الفاظ میں جواب دیں۔

1۔سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک بطور میراث اہل تشیع مؤقف کہاں ہے؟

جواب اہل تشیع قبول کرتے ہیں کہ کچھ حصہ طلب کیا۔

سوال: کیا سیدہ فاطمہ کو آیات میراث کا علم تھا؟ اگر ہاں تو پورا فدک ان کو ورثے میں کیسے دیا جاتا؟

جواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

2۔ شیعہ مناظر نے اپنی تحریر میں سیدہ فاطمہ کا مطالبہ اور ناراضگی بیان کی تھی لیکن فرمان نبوی ﷺ جس پر فدک کا فیصلہ ہوا، اسے کیوں بیان نہیں کیا گیا؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

جواب-------------------

3۔ وہ کونسی صحیح روایت ہے جس میں سیدہ فاطمہ سے ناراضگی کے الفاظ / چہرے یا جسمانی تاثرات بیان کئے گئے ہیں؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

جواب----------------------

4۔ راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی اور راوی کی روایت کہاں ہے جس میں سیدہ فاطمہ کی ناراضگی بیان ہوئی ہے؟

جواب------------------

5۔ کیا اہل تشیع راوی کا گمان قبول کرتے ہیں؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

جواب----------------

6۔ سیدہ فاطمہ کو جو فرمان نبوی ﷺ سنایا گیا وہ متفق علیہ بین الفرقین ہے۔ اس کا رد کہاں ہے؟ (آپ کی تاویلات کا رد کر دیا گیا ہے)

جواب-----------------

7۔ الزامی جوابات میں عورت کی وراثت نہ ہونے پر زوجہ کہہ کر شیعہ مناظر نے اپنی صحیح روایت سے جان چھڑانے کی کوشش کی، اس پر میرے اشکالات کا جواب کہاں ہے؟

جواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

8۔ اگر سیدہ فدک کو بطور میراث اپنا حق سمجھتی تھیں تو بقول آپ کے فدک کے کچھ حصے کی دعویدار تھیں یا پورا فدک سیدہ فاطمہ کا حق تھا؟ کھل کر وضاحت کیجئے گا۔

جواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

9۔ اگر سیدنا علی بھی فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق سمجھتے تھے تو پورا باغ فدک یا اس کا کچھ حصہ سیدہ کا حق تھا؟ اور اپنے دور حکومت میں سیدنا علی نے وہ حق اصل ورثاء تک کیوں نہیں پہنچایا؟ کھل کر جواب دیجئے گا۔

جواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

10۔ اصول کافی کی وہ روایت پیش کریں جس کے مطابق سیدہ فاطمہ رسول ﷺ کے مال کی اکیلی وارث تھیں۔

جواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

11۔ اصول کافی میں عورت کے زمین کا وارث نہ ہونے پر پورا باب کیوں لکھا گیا ہے اور آپ کے محدثین کی طرف سے چار روایات کی توثیق کیوں کی گئی ہے؟

بیوی ہو یا بیٹی اسے زمین کی وراثت ملنے سے محروم کرنا صریح خلاف قرآن نہیں ہے؟

12۔ فدک پر سنایا گیا فیصلہ قرآن کی کس آیت کے خلاف ہے؟ وہ آیت پیش کریں جس میں انبیاء کرام کی مالی وراثت کا ذکر آیا ہے۔

جواب---------

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ ایک مختصر جواب۔ جناب ممتاز صاحب جناب عائشہ کی قالت کانت فاطمة تسال ابا بکر اور امیر المومنین ع کی طرف سے بھی مطالبہ جاری رکھنے کے سلسلے میں میرے بنیادی سوال کا جواب میری طرف سے تحریری اور وائس کے طور پھر مسلسل دھرانے کے باوجود کیوں خاموش ہیں؟

آپ دوست احباب میرے کل کے مسیجز دیکھیں۔ میں نے عرض کیا تھا۔ اگر میں آپ سے سوال کرنے پر آؤں تو آپ کے لیے جواب دینا آسان نہیں ہو گا۔ آپ کی بحث سے اندازہ ہوتا ہے آپ شیعہ احادیث اور فقہ سے آشنائی نہیں رکھتے ہیں۔ جو احادیث انبیاء کرام کے میراث کی نفی میں آپ شیعہ منابع سے پیش کر رہے ہیں صرف اتنی توجہ کرتے کہ یہ کہاں پر ذکر ہوئی ہیں تو آپ اس طرح بات نہ کرتے، یہ روایات اگر ارث و میراث سے مربوط ہوتیں تو یہ میراث کے باب میں نقل ہوتیں نہ فضیلت علم کے باب میں، یہ علم کی اہمیت بتاتی ہیں۔ یہ گفتگو کا رائج طریقہ ہے جیسے کہا جاتا ہے علماء کا میراث علم ہے۔ ہنر مند کا میراث ہنر ہے۔ اور عورت کی میراث کے مسئلے میں قرآن کریم کی صریح آیت ہے

" يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَـٰدِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ ٱثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَٰحِدَةً فَلَهَا ٱلنِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا ٱلسُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُۥ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُۥ وَلَدٌ وَوَرِثَهُۥٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ ٱلثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُۥٓ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ ٱلسُّدُسُ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

اللہ تمھاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت فرماتا ہے، ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے، پس اگر لڑکیاں دو سے زائد ہوں تو ترکے کا دو تہائی ان کا حق ہے اور اگر صرف ایک لڑکی ہے تو نصف (ترکہ) اس کا ہے اور میت کی اولاد ہونے کی صورت میں والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر میت کی اولاد نہ ہو بلکہ صرف ماں باپ اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا، پس اگر میت کے بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا، یہ تقسیم میت کی وصیت پر عمل کرنے اور اس کے قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگی، تمہیں نہیں معلوم تمہارے والدین اور تمہاری اولاد میں فائدے کے حوالے سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے، یہ حصے اللہ کے مقرر کردہ ہیں، یقیناً اللہ بڑا جاننے والا، باحکمت ہے

An-Nisa : 11-4

پھر کوئی امام کیسے بیٹی کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کو ارث نہیں مل سکتا؟ پس جیسا کہ خود ان روایات میں بھی وضاحت ہے کہ مراد بیوی ہے اور تمام شیعہ فقہا کا بھی یہی قول ہے۔

امام تو بیوی کے متعلق بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے زمین کی وراثت نہیں ملے گی۔
شیعہ مناظر دوران گفتگو اپنی صحیح روایت اور قول امام معصوم کی یہ تاویل بھی کرچکے ہیں۔!دوسری بات کسی شیعہ فقیہ کا قول دکھا نے میں بھی شیعہ مناظر ناکام رہے۔ سنی مناظر نے امام معصوم کا قول دکھادیا اس کے باوجود شیعہ مناظر کا یہ مطالبہ قابل غور ہے کہ کسی شیعہ فقیہ کا قول بھی دکھاؤ!

آپ ایک شیعہ فقیہ بھی نہیں دیکھا سکتے ہیں کہ جس نے یہ فتوی دیا ہو کہ بیٹی کو عقار اور غیر عقار سے ارث نہیں ملتا ہے۔ اگر بالفرض محال ان روایات میں نساء سے مراد بیٹی بھی ہو تو شیعہ ان روایات کو نہیں مانتے ہیں کیونکہ اہل بیت علیہم السلام نے یہ فرمایا ہے کہ جو روایت قرآن مجید کے خلاف ہو تو اس کو دیوار سے مار دو۔

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجُهَا مِنَ الْقُرَى وَالدُّورِ وَالسِّلَاحِ وَالدَّوَابِّ شَيْئاً وَتَرِثُ مِنَ الْمَالِ وَالْفُرُشِ وَالثِّيَابِ وَمَتَاعِ الْبَيْتِ مِمَّا تَرَكَ وَيُقَوَّمُ النَّقْضُ وَالْأَبْوَابُ وَالْجُذُوعُ وَالْقَصَبُ فَتُعْطَى حَقَّهَا مِنْهُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَبُكَيْرٍ؛ وَفُضَيْلٍ؛ وَبُرَيْدٍ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام مِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِنْ تَرِكَةِ زَوْجِهَا مِنْ تُرْبَةِ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ إِلَّا أَنْ يُقَوَّمَ الطُّوبُ وَالْخَشَبُ قِيمَةً فَتُعْطَى رُبُعَهَا أَوْ ثُمُنَهَا إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مِنْ قِيمَةِ الطُّوبِ وَالْجُذُوعِ وَالْخَشَبِ.

٤ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الْأَرْضِ شَيْئاً.

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنَ الطُّوبِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الرِّبَاعِ شَيْئاً قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ شَيْئاً؟ فَقَالَ لِي: لَيْسَ لَهَا مِنْهُمْ نَسَبٌ تَرِثُ بِهِ وَإِنَّمَا هِيَ دَخِيلٌ عَلَيْهِمْ فَتَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ دَاخِلٌ بِسَبَبِهَا.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ؛]أ[وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الدُّورِ شَيْئاً وَلَكِنْ يُقَوَّمُ الْبِنَاءُ وَالطُّوبُ وَتُعْطَى ثُمُنَهَا أَوْ رُبُعَهَا، قَالَ: وَإِنَّمَا ذَاكَ لِئَلَّا يَتَزَوَّجْنَ النِّسَاءُ فَيُفْسِدْنَ عَلَى أَهْلِ الْمَوَارِيثِ مَوَارِيثَهُمْ.

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ لِلْمَرْأَةِ قِيمَةُ الْخَشَبِ وَالطُّوبِ كَيْلَا يَتَزَوَّجْنَ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَوَارِيثِ مَنْ يُفْسِدُ مَوَارِيثَهُمْ.

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ يَزِيدَ الصَّائِغِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ النِّسَاءِ هَلْ يَرِثْنَ الْأَرْضَ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ يَرِثْنَ قِيمَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَرْضَوْنَ بِذَا، فَقَالَ: إِذَا وُلِّينَا فَلَمْ يَرْضَوْا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّوْطِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَقِيمُوا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّيْفِ.

جناب دقت کرنا، پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ تھی اس باب کی ساری روایات ملاحظہ کرنا یہاں زوجہ کا لفظ آیا ہے۔ بنت، ام، اخت، جدہ کا نام کیوں نہیں؟ جناب کلینی پر اعتراض کرنے سے پہلے مندرجہ بالا سوال پر غور کریں۔ اس باب کو الگ سے یہاں چھیڑنے کی وجہ یہ ہے کہ بیوی کے مسئلے میں روایات بھی مختلف ہیں اور فقہاء کی آراء بھی لہٰذا اس قسم کی روایت کو یہاں سے انہوں الگ سے ذکر کیا ہے۔ اب اس سے تو ان کے فہم وفراست کی دلیل ہے۔

میں نے جو تصویریں کتابوں کی دی تھی وہ بیٹی کی وراثت سے متعلق ہیں کیونکہ بحث اسی میں ہے۔

شیعہ مناظر دلشاد

الزامی جوابات کا رد کرنے میں بھی ناکام!

سنی مناظر کی دلیل: اصول کافی میں موجود امام کا صحیح قول کہ اہل تشیع کے ہاں عورت زمین کی وارث نہیں ہوتی۔ شیعہ مناظر نے جو اسکینز پیش کیے ان میں عورت کو زمین بطور وراثت ملنے کا کوئی ذکر موجود نہیں تھا۔

سنی مناظر نے نشاندہی کی اور وہ عبارات دکھانے کا مطالبہ کیا تو شیعہ مناظر نے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ وہ اسکینز تو بیٹی کی وراثت کے متعلق ہیں! جبکہ اسے عورت یا بیٹی کو زمین کا وارث ہونا ثابت کرنا تھا۔! شیعہ اسی طرح سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔

اگر آپ کے پاس **تحریر وسیلہ** ہے تو اس کے چند صفحات بعد میں عورت یعنی بیوی کے ترکہ کی تصویر بھی نکال دیں تو حقیقت آپ پر اور دوسرے آپ جیسے لوگوں پر روشن ہو گی۔ اگر آپ کے پاس نہیں تو جس بندے نے آپ کو یہ تصویر بھیجی ہے اس سے کہنا۔ اگر نہیں تو میں خود ہی بھیجتا ہوں لیکن آپ کریں تو زیادہ اچھا ہو گا۔ ایک دو اسکین اور دیکھیں۔

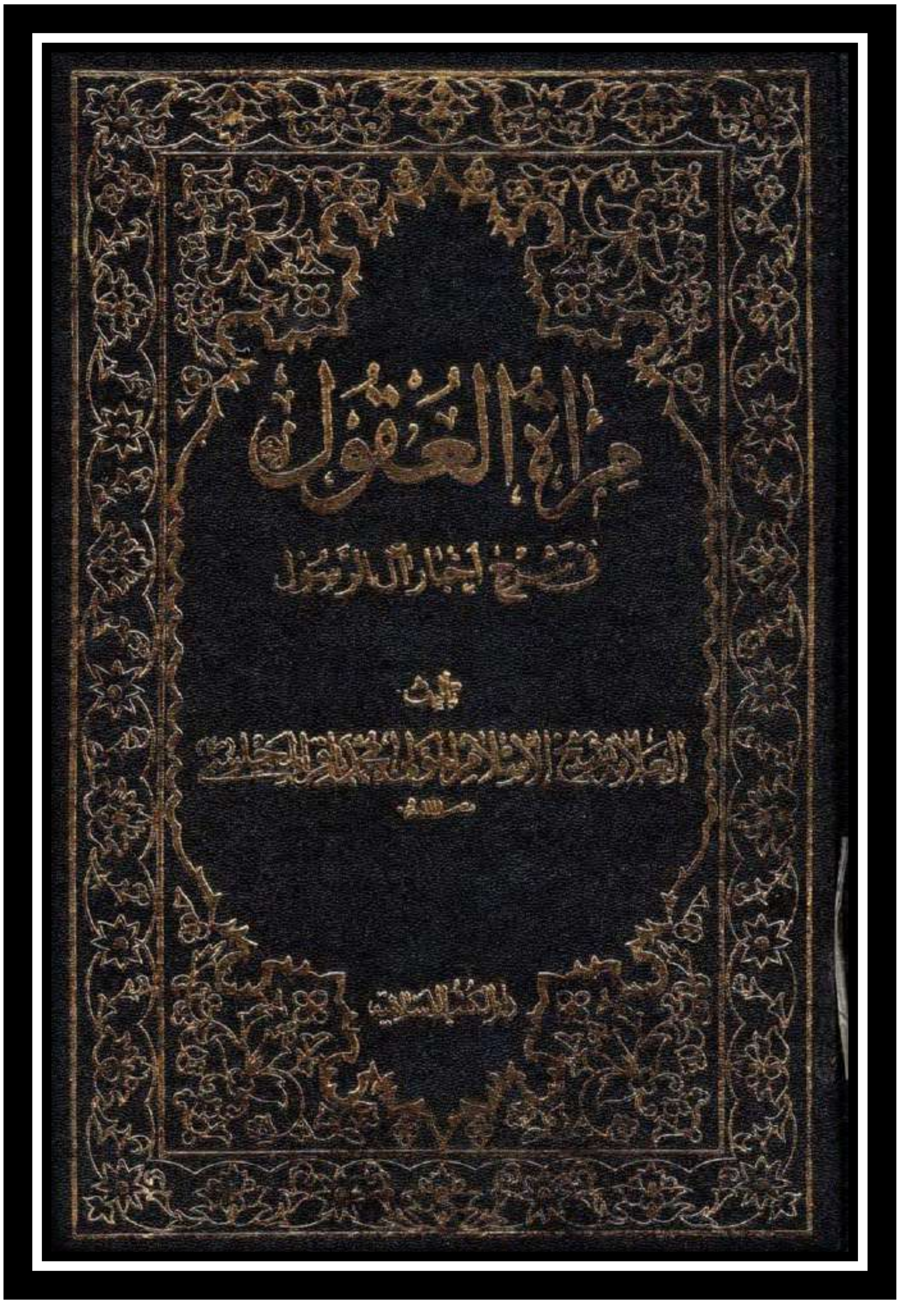

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن ربعي بن عبدالله عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا مات الرجل فللأكبر من ولده سيفه و مصحفه و خاتمه و درعه .

٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ بن عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا مات الرّجل فسيفه وخاتمه ومصحفه وكتبه ورحله ، وراحلته وكسوته لأكبر ولده ، فإن كان الأكبر ابنة فللأكبر من الذكور .

﴿ باب ﴾

☼(ميراث الولد)☼

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ورث عليٌّ عليه السلام علم رسول الله صلى الله عليه وآله وورثت فاطمة عليها السلام تركته .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن علي بن الحسن ، عن علي بن أسباط ، عن الحسن بن علي ابن عبدالملك حيدر ، عن حمزة بن حمران قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : من ورث رسول الله صلى الله عليه وآله ؟ فقال : فاطمة عليها السلام ورثته متاع البيت والخرثى وكلّ ما كان له .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ،

الحديث الثالث : مجهول كالصحيح .

الحديث الرابع : صحيح .

وفي القاموس : الرحل : مسكنك وما تستصحبه من الأثاث .

باب ميراث الولد

الحديث الاول : حسن .

الحديث الثاني : مجهول ، وفي النهاية الخرثى اثاث البيت ومتاعه .

الحديث الثالث : مجهول .

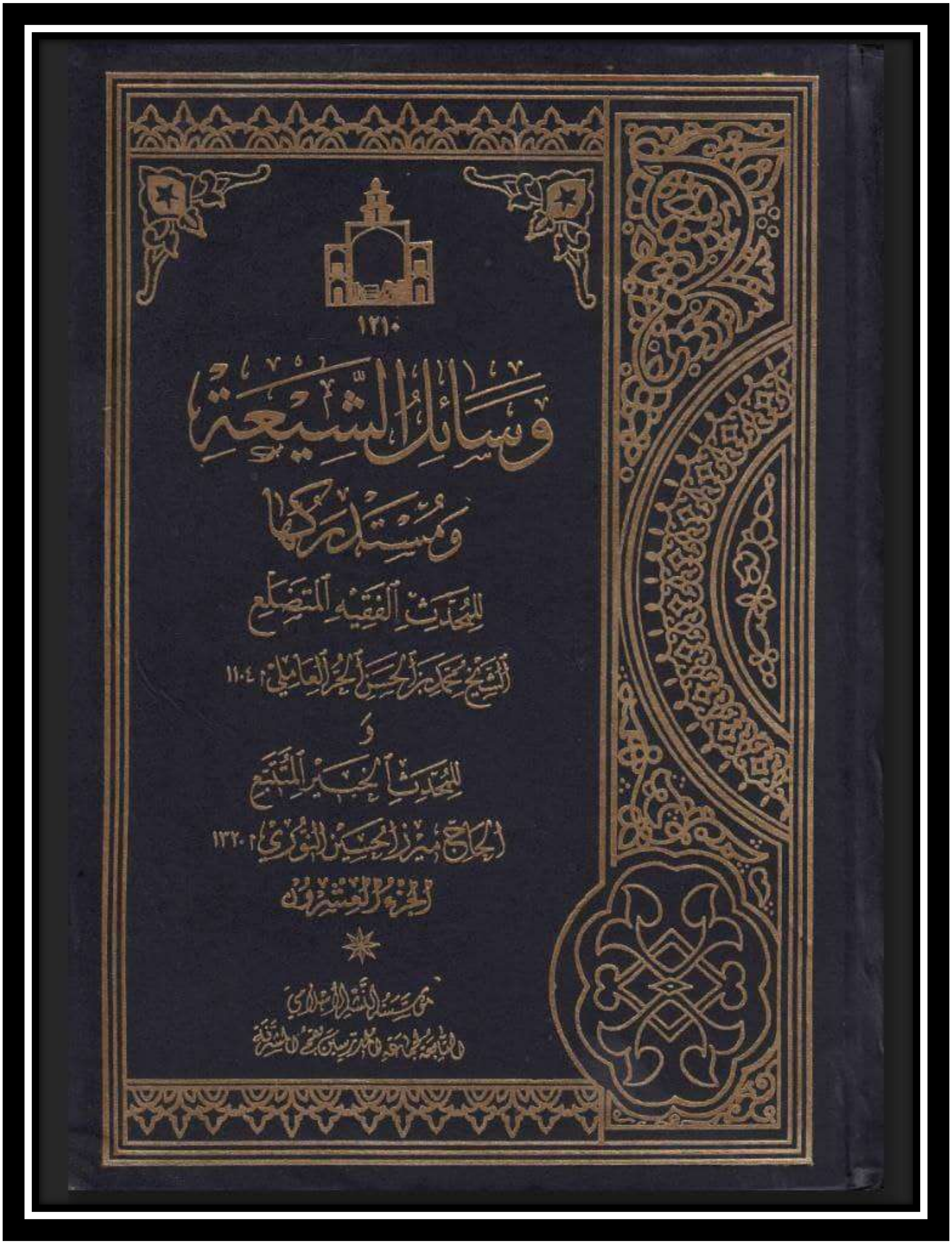
١٢١٠
وسائل الشيعة
ومستدركها
للمحدث الفقيه المتضلع
الشيخ محمد بن الحسن الحر العاملي ١١٠٤
و
للمحدث الخبير المتتبع
الحاج ميرزا حسين النوري ١٣٢٠
الجزء العشرون
مؤسسة النشر الإسلامي
التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

محمّد بن القاسم بن[1] الفضيل بن يسار البصري قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن رجل مات وترك امرأة قرابة، ليس له قرابة غيرها؟ قال: يدفع المال كلّه إليها[2].

أقول: وتقدّم ما يدلّ على ذلك عموماً[3].

٦

باب أنّ الزوجة إذا لم يكن لها منه ولد لا ترث من العقار والدور والسلاح والدوابّ شيئاً ولها من قيمة ما عدا الأرض من الجذوع والأبواب والنُّقض والقصب والخشب والطوب والبناء والشجر والنخل وأنّ البنات يرثن من كلّ شيء

١ ـ محمّد بن يعقوب، عن عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، وعن محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، وعن حميد بن زياد، عن ابن سماعة، جميعاً عن ابن محبوب، عن عليّ بن رئاب، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام: أنّ المرأة لا ترث ممّا ترك زوجها من القرى والدور والسلاح والدوابّ شيئاً، وترث من المال والفرش والثياب ومتاع البيت ممّا ترك، وتقوّم النُّقض[4] والأبواب والجذوع والقصب، فتعطى حقّها منه[5].

ورواه الشيخ بإسناده عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن محبوب، مثله[6].

٢ ـ وعنهم، عن سهل، [وعن محمّد، عن أحمد][7] عن عليّ بن الحكم، عن

المستدرك

١ ـ دعائم الإسلام: عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام، أنّهما قالا: لا ترث النساء من الأرض شيئاً إنّما تُعطى المرأة قيمة النقض[8]...

(١) في الاستبصار: عن.

(٢) التهذيب ٩: ٢٩٥/١٠٥٧، والاستبصار ٤: ١٥١/٥٦٩.

(٣) تقدّم في الباب ٣ من أبواب ميراث الأعمام والأخوال.

(٤) النُّقض: البناء المهدوم.

(٥) الكافي ٧: ١٢٧/٢.

(٦) التهذيب ٩: ٢٩٨/١٠٦٥، والاستبصار ٤: ١٥١/٥٧١.

(٧) ليس في المصدر.

٨ ـ دعائم الإسلام ٢: ٣٩٦ / ١٣٩٤.

الإستبصار ج

تهذيب الأحكام ج٩ ص٢٩٥

شناسه حديث : ٩٦٣٥٧

نشانى : تهذيب الأحكام , جلد٩ , صفحه٢٩٥

عنوان باب : الجزء التاسع > كِتَابُ اَلْفَرَائِضِ وَ اَلْمَوَارِيثِ > 27 - بَابُ مِيرَاثِ اَلْأَزْوَاجِ

معصوم : امام صادق (عليه السلام)

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ مَاتَ وَ تَرَكَ اِمْرَأَتَهُ قَالَ «اَلْمَالُ لَهَا» قُلْتُ اِمْرَأَةٌ مَاتَتْ وَ تَرَكَتْ زَوْجَهَا قَالَ «اَلْمَالُ لَهُ» .

الإستبصار ج۴ ص۱۵۲ — الوافي ج۲۵ ص

شناسه حديث : ۱۹۳۰۵۴

نشانى : تفصيل وسائل الشيعة إلى تحصيل مسائل الشريعة , جلد

عنوان باب : الجزء السادس و العشرون > كتاب الفرائض و المواريث > أَبْوَابُ مِيرَاثِ اَلْأَزْوَاجِ > 6 - بَابُ أَنَّ اَلزَّوْجَةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْهُ وَلَدٌ لاَ تَرِثُ مِنَ اَلْعَقَارِ وَ اَلدُّورِ وَ اَلسِّلاَحِ وَ اَلدَّوَابِّ شَيْئاً وَ لَهَا مِنْ قِيمَةِ مَا عَدَا اَلْأَرْضَ مِنَ اَلْجُذُوعِ وَ اَلْأَبْوَابِ وَ اَلنَّقْضِ وَ اَلْقَصَبِ وَ اَلْخَشَبِ وَ اَلطُّوبِ وَ اَلْبِنَاءِ وَ اَلشَّجَرِ وَ اَلنَّخْلِ وَ أَنَّ اَلْبَنَاتِ يَرِثْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

معصوم : امام صادق (عليه السلام)

وَ عَنْهُمْ عَنْ سَهْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ اَلْأَحْمَرِ قَالَ لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ عَنْ مُيَسِّرٍ بَيَّاعِ اَلزُّطِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلنِّسَاءِ مَا لَهُنَّ مِنَ اَلْمِيرَاثِ قَالَ لَهُنَّ قِيمَةُ اَلطُّوبِ وَ اَلْبِنَاءِ وَ اَلْخَشَبِ وَ اَلْقَصَبِ فَأَمَّا اَلْأَرْضُ وَ اَلْعَقَارَاتُ فَلاَ مِيرَاثَ لَهُنَّ فِيهِ قَالَ قُلْتُ: فَالْبَنَاتُ قَالَ اَلْبَنَاتُ لَهُنَّ نَصِيبُهُنَّ (مِنْهُ) قَالَ قُلْتُ: كَيْفَ صَارَ ذَا وَ لِهَذِهِ اَلثُّمُنُ وَ لِهَذِهِ اَلرُّبُعُ مُسَمًّى قَالَ لِأَنَّ اَلْمَرْأَةَ لَيْسَ لَهَا نَسَبٌ تَرِثُ بِهِ وَ إِنَّمَا هِيَ دَخِيلٌ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا صَارَ هَذَا كَذَا لِئَلاَّ تَتَزَوَّجَ اَلْمَرْأَةُ فَيَجِيءَ زَوْجُهَا أَوْ وَلَدُهَا مِنْ قَوْمٍ آخَرِينَ فَيُزَاحِمَ قَوْماً آخَرِينَ فِي عَقَارِهِمْ .

وَ رَوَاهُ اَلشَّيْخُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : نَحْوَهُ وَ كَذَا

الفقيه ج۴ ص۳۴۹ | تهذيب الأحكام ج۹ ص۳۰۰

شناسه حدیث : ۹۶۳۷۶

نشانی : تهذيب الأحكام , جلد۹ , صفحه۳۰۰

عنوان باب : الجزء التاسع > كِتَابُ اَلْفَرَائِضِ وَ اَلْمَوَارِيثِ > 27 - بَابُ مِيرَاثِ اَلْأَزْوَاجِ

معصوم : امام صادق (علیه السلام)

اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ اَلْمَلِكِ أَوِ اِبْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ هَلْ يَرِثُ مِنْ دَارِ اِمْرَأَتِهِ وَ أَرْضِهَا مِنَ اَلتُّرْبَةِ شَيْئاً أَوْ يَكُونُ ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ اَلْمَرْأَةِ فَلاَ يَرِثُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً فَقَالَ «يَرِثُهَا وَ تَرِثُهُ كُلَّ شَيْءٍ تَرَكَ أَوْ تَرَكَتْ» .

۱. «الحسین بن سعید عن فضالة عن ابان عن الفضل بن عبدالملک او ابن ابی یعفور عن ابی عبداللہ(ع) قال: سالته عن الرجل هل یرث من دار امراته وارضها من التربة شیئا او یکون ذلک بمنزلة المراة فلایرث من ذلک شیئا؟

فقال: یرثها و ترثه من کل شی ترک او ترکت.» [٦١]

«وسائل الشیعه »، ج 17/522، ح 1; «تهذیب الاحکام »، ج 9/300، ح 35; «من لایحضره الفقیه »، ج 4/394، ح 5753; «استبصار»، ج 4/154، ح 12.

یہاں موضوع باب کا عنوان سب پر دقت کرنا۔ بعض اختلافی روایت ذکر ہونے کی وجہ سے مکتب تشیع پر اور ان کے علماء پر اعتراض ہو سکتا ہے تو آپ کے ہاں کونسا فقہی باب ایسا ہے جہاں روایات مختلف نہ ہوں؟ وضو سے لے کر متعہ، تقیہ، قرآن میں تحریف، اصحاب کی ایک جماعت کا مرتد اور جہنمی ہونا۔ کیا اس وجہ سے ہم یہ کہیں اہل سنت والے قرآن کے خلاف سنت قطعیہ کے خلاف؟؟ جناب مغالطہ سے ہاتھ اٹھائیں۔ باقی آپ کے سوالوں کی فہرست کے مطابق Pdf بناتے وقت میری تحریر میں کسی سوال کا جواب نہ ملے تو لکھنا شیعہ مناظر نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اس کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔

میں بھی Pdf بنا کر آپ کو سب سے پہلے شیئر کروں گا وہاں چیک کرنا۔ اپنے بنائے ہوئے الف، ب اور میرے الف ب میں فرق نہ کریں گے تو علمی خیانت ہوگی۔ خاص کر سیدہ کی ناراضگی اور اس پر اٹھائے جانے والے سوالات آپ اپنے **ان علماء سے بھی پوچھ سکتے ہیں کہ اس مسئلے میں شیعوں کے ساتھ ہم عقیدہ ہیں۔**

آپ نے ادراج والے دو تین کے نام بتائے ہیں تو میں نے غیر ادراج والے علماء کی پوری فہرست آپ کے سامنے رکھ دی تھی اور یہ ثابت کیا تھا کہ آپ اور آپ کے ہم فکر اس مسئلے میں تنہا ہیں۔ ہم ذیل میں اس سلسلے میں کچھ سوالات اٹھاتے ہیں۔

کیا قرآن کی کوئی ایسی آیت دکھا سکتے ہیں کہ جس میں نبی کی بیٹی کو حق ارث سے محروم کرنے کا حکم آیا ہو؟ جبکہ ہم قرآن کی بہت سی آیت سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ انبیاء کی اولاد کو بھی وراثت ملتی ہے؟

جیسا کہ بہت سی تاریخی شواہد کے مطابق جناب فاطمہ اور امیر المومنین علیہما السلام کا بھی یہی موقف تھا اور آپ دونوں یہی کہتے تھے کہ قرآن میں واضح طور پر انہیں بھی وراثت ملنے کا حکم ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی قرآنی حکم کے خلاف بات نہیں کر سکتے۔ خلیفہ دوئم کے دور تک اسی مطالبے کو کیوں دہراتے رہے کیوں خلیفہ کو اس حدیث کے بہانے جناب زہرا سلام علیہا کو ان کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے کاذب، آثم، غادر کہتے اور سمجھتے رہے۔ کیا مولی علی نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث کو جھٹلا رہے تھے اور حکم پیغمبر کا انکار کر رہے تھے؟ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس حکم کو جن لوگوں کے لئے بیان کرنے کی ضرورت تھی، ان کو وہ حکم بتائے بغیر جن کو اس حکم کی ضرورت نہیں تھی ان کو وہ حکم بتا کر دنیا سے چلے گئے؟ خاص کر مولی علی اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کے لئے پیش آنے والے مسئلے کا حکم بتائے بغیر دنیا سے چلے گئے اور اسی وجہ سے انہیں ایسی چیز کا مطالبہ کرنا پڑا جو ان کا حق نہیں تھا اور

پھر یہ سارے مسائل پیش آئے؟ جبکہ سب کو معلوم ہے کہ ان دونوں سے زیادہ کسی اور کو نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شاگردی اور زیر تربیت رہنا نصیب نہیں ہوا۔ اب کیا یہ معقول بات ہے کہ اصحاب میں سے سب سے زیادہ دین شناس اور سب سے زیادہ قرآن اور سنت کی تعلیمات سے آگاہ ہستیوں کو اس حکم کا علم بھی نہ ہو اور لاعلمی کی وجہ سے ایسی چیز کا مطالبہ کریں جو ان کا حق نہ ہو؟

چلو جی اگر اس حدیث کے مطابق انبیاء کی اولاد کو وراثت نہیں ملتی تو کیا تاریخ میں کوئی ایسا نمونہ دکھا سکتے ہیں کہ کسی نبی کے مرنے کے بعد ان کی جائداد بیت المال کا حصہ بنی ہو اور فقیروں میں تقسیم ہوئی ہو اور ان کی اولاد کو اپنے باپ {نبی} کی وراثت سے محروم کیا ہو؟ کیا پوری تاریخ میں کوئی ایسا ایک نمونہ دکھا سکتے ہیں؟ **اگر ہم سے کہیں تو ہم بہت سے نمونے دکھا سکتے ہیں کہ نبی کے بعد ان کی اولاد ہی نبی کی میراث کے وارث بنے ہیں۔**

ایک حقیقت کو چھپانے کے لئے انبیاء کی پوری تاریخ اور قرآنی نص اور واضح دستورات کی مخالفت کیوں؟ اگر ان احادیث کا یہی معنی ہے جو آپ لوگ لیتے ہیں تو آپ کے بڑے بڑے مفسرین نے اس معنی کی مخالفت کیوں کہ اور قرآن میں انبیاء کی وراثت والی آیات میں وراثت مالی مراد ہونے کا نظریہ دیا؟؟

کیا آپ کو ان چیزوں کی خبر ہے؟ میں سند پیش کروں؟؟

آج کے لئے یہی چند سوالات کافی ہے۔ میں تین بجے تک آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔ التماس دعا دوستو۔

اللہ حافظ۔

سنی مناظر: السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ جو نکتہ پوچھا جائے اس پر کوئی جواب نہیں دیتے باقی جو آپ کو پیچھے سے فیڈ بیک دیا جائے وہ آگے گروپ میں بھیجنا شروع کر دیتے ہیں۔ (مجھے پتہ ہے آپ یہ بات تسلیم نہیں کریں گے لیکن میں آج اس بات کا ثبوت بھی دوں گا۔)

میں نے قالت کے بعد ناراضگی کے الفاظ ثابت کرنے کو کہا تھا، آپ نے دوبارہ سیدہ فاطمہ کی طرف سے مطالبہ فدک دکھانا شروع کر دیا ہے۔ اس کا ہم انکار نہیں کرتے، جو نکتہ ہمارے درمیان اختلاف کا باعث ہے اس پر کب گفتگو کریں گے؟

مجھے عربی نہیں آتی تو آپ تو عالم ہو، آپ کو اصل نکتہ سمجھ کر جواب دینے میں مشکل کیوں پیش آ رہی ہے۔

آپ کو کس نے سوالات پوچھنے سے روکا ہے؟ اس طرح دھونس جمانے سے بہتر ہے میری طرح سوالات کی فہرست بنالیں۔ اگر جواب نہ دوں تو پھر شوق سے سب کو بتاتے رہئے گا! اور اب تک کی گفتگو میں اپنے اس سوال کی نشاندھی بھی کر دیں جس کا جواب میں نے نہیں دیا، سوائے سیدنا علی کی حدیث کے، جو آپ نے خود اگلے حصے میں تحریر کی تھی۔ لیکن فکر نہ کریں، کل سے ہم پہلے مرحلے کے **ب** پر گفتگو شروع کریں گے تاکہ ممبرز مزید بور نہ ہوں اور یہ نہ سمجھیں کہ ہم اس حدیث کا دفاع نہیں کر سکتے۔

شیعہ مناظر کی طرف سے کاپی پیسٹ نہ کرنے والی شرط کی خلاف ورزی کا ثبوت اور من وعن کسی اور کی تحریر پیش کرنا!

اگلے پیج پر اسکرین شاٹ ملاحظہ فرمائیں۔

کیا ایک حدیث جس میں میراث کا ذکر ہو وہ کسی اور باب میں نقل ہو تو مسترد کی جاتی ہے؟

ایک ہی حدیث میں کئی موضوعات کا ہونا ممکن ہے، یہ محدث کا کام ہے کہ حدیث میں مختلف موضوع ہونے کی صورت میں کس موضوع کو اہمیت دے اور اسے کس باب میں شامل کرے، اہلسنت کے ہاں صحیحین میں

بھی اسی طرح ہے، لیکن اگر آپ کی یہ منطق مان لی جائے تو پھر جو احادیث صحیحین سے پیش کرتے آرہے ہیں ان کے باب بھی ذرا چیک کر لیں۔ **کیا وہ احادیث باب میراث میں ہیں؟** کیا اس منطق کو مان کر میں بھی آپ کی طرح انکار کر دوں کہ یہ احادیث میراث کے باب میں نہیں ہیں اس لئے میں نہیں مانوں گا؟ اللہ اللہ کریں محترم!!

پرسنل میں کوئی آپ کی مدد کر بھی رہا ہے تو اس کی باتیں مناظرے میں بھیجنے سے پہلے اپنی عقل بھی استعمال کر لیں، آج آپ نے طئے شدہ شرائط میں سے پہلی شرط کی بھی واضح خلاف ورزی کی ہے۔ ہمارے درمیان طئے تھا کہ ہم کاپی پیسٹ نہیں کریں گے۔ آپ سے دوبارہ گذارش ہے کہ شرائط قبول کی ہیں تو ان پر عمل بھی کریں۔

بالکل۔۔۔میرا اعتراض بھی یہی ہے اور میں ثابت کر چکا ہوں کہ اہل تشیع کتب اور ان کے علماء کا معیار کیا ہے! جو باتیں آج ایک بچہ بھی جانتا ہے، ان بنیادی باتوں سے شیعہ مجتہدین یا تو لاعلم تھے یا جان بوجھ کر قرآن کے خلاف روایات کی توثیق کرتے رہے جبکہ خود نبی کریم اور اہل بیت سے بھی مروی ہے کہ قرآن کے خلاف روایت مسترد کر دو، لیکن شیعہ مجتہدین اور محدثین نے اس قول امام معصوم پر بھی عمل نہیں کیا اور ان کی توثیق کرنے کی وجہ سے ایسی بیشمار صحیح روایات شیعہ کتب میں بھری پڑی ہیں جو قرآن کے خلاف ہیں! اس کا مطلب یہ ہوا کہ اہل تشیع کی ضعیف روایات ہوں یا صحیح روایات، خود اہل تشیع بھی انہیں تسلیم نہیں کرتے!

* اناللہ واناالیہ راجعون۔ *

رہی بات ان روایات میں بیوی کا ذکر ہے یا عورت کا! یہ فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑتا ہوں۔ دونوں صورتوں میں یہ **علامہ مجلسی کی توثیق شدہ روایات خلاف قرآن** ہیں! ایسے محدثین آپ کو ہی مبارک ہوں۔

میں آپ کو قول معصوم بمعہ توثیق دکھا کر چار صحیح روایات شیعہ کی سب سے معتبر کتاب اصول کافی سے دکھا چکا ہوں جو خود آپ بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ خلاف قرآن ہیں، مطلب شیعہ محدثین اور مجتہدین قرآن کے خلاف روایات کو صحیح قرار دیتے آرہے ہیں۔ یہ ہے اہل تشیع کی اصل حقیقت!! اس سے زیادہ حجت کیسے تمام کی جائے؟

قول معصوم کے آگے آپ شیعہ فقیہ کے فتویٰ پر عمل کرتے ہیں تو یہ آپ کی مجبوری ہے، اور عقیدہ امامت کا انکار بھی! کیونکہ آپ تو بعد از نبی ﷺ امام معصوم سے ہدایت لینے کا دعوی

کرتے ہو! اگر فقیہ کے فتووں پر ہی چلنا تھا تو اہل سنت کی صحیح احادیث نبوی ﷺ نے کیا قصور کیا ہے جو عین قرآن کے مطابق بھی ہیں!

٨٣ كتاب المواريث

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجُهَا مِنَ الْقُرَى وَالدُّورِ وَالسِّلَاحِ وَالدَّوَابِّ شَيْئاً وَتَرِثُ مِنَ الْمَالِ وَالْفُرُشِ وَالثِّيَابِ وَمَتَاعِ الْبَيْتِ مِمَّا تَرَكَ وَيُقَوَّمُ النَّقْضُ وَالْأَبْوَابُ وَالْجُذُوعُ وَالْقَصَبُ فَتُعْطَى حَقَّهَا مِنْهُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَبُكَيْرٍ؛ وَفُضَيْلٍ؛ وَبُرَيْدٍ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِنْ تَرِكَةِ زَوْجِهَا مِنْ تُرْبَةِ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ إِلَّا أَنْ يُقَوَّمَ الطُّوبُ وَالْخَشَبُ قِيمَةً فَتُعْطَى رُبُعَهَا أَوْ ثُمُنَهَا إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مِنْ قِيمَةِ الطُّوبِ وَالْجُذُوعِ وَالْخَشَبِ.

٤ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الْأَرْضِ شَيْئاً.

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنَ الطُّوبِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الرِّبَاعِ شَيْئاً قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ شَيْئاً؟ فَقَالَ لِي: لَيْسَ لَهَا مِنْهُمْ نَسَبٌ تَرِثُ بِهِ وَإِنَّمَا هِيَ دَخِيلٌ عَلَيْهِمْ فَتَرِثُ مِنَ الْفَرْعِ وَلَا تَرِثُ مِنَ الْأَصْلِ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ دَاخِلٌ بِسَبَبِهَا.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ؛]أ[وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الدُّورِ شَيْئاً وَلَكِنْ يُقَوَّمُ الْبِنَاءُ وَالطُّوبُ وَتُعْطَى ثُمُنَهَا أَوْ رُبُعَهَا، قَالَ: وَإِنَّمَا ذَاكَ لِئَلَّا يَتَزَوَّجْنَ النِّسَاءُ فَيُفْسِدْنَ عَلَى أَهْلِ الْمَوَارِيثِ مَوَارِيثَهُمْ.

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ لِلْمَرْأَةِ قِيمَةُ الْخَشَبِ وَالطُّوبِ كَيْلَا يَتَزَوَّجْنَ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَوَارِيثِ مَنْ يُفْسِدُ مَوَارِيثَهُمْ.

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ يَزِيدَ الصَّائِغِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ النِّسَاءِ هَلْ يَرِثْنَ الْأَرْضَ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ يَرِثْنَ قِيمَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَرْضَوْنَ بِذَا، فَقَالَ: إِذَا وُلِّينَا فَلَمْ يَرْضَوْا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّوْطِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَقِيمُوا ضَرَبْنَاهُمْ بِالسَّيْفِ.

میں نے شیعہ اصول اربعہ کی اول نمبر کی کتاب اصول کافی سے چار روایات پیش کر کے ان کی توثیق پیش کی ہے کہ **اہل تشیع کے ہاں عورت زمین کی وارث نہیں ہوتی**۔ اگر آپ متفق نہیں ہیں تو مندرجہ ذیل نکات کلیئر کریں۔

1۔ کیا یہ چاروں روایات قرآن کے خلاف نہیں ہیں؟ اگر ہاں تو علامہ مجلسی کے علم و عقل پر روشنی ڈالیں۔ اگر خلاف قرآن نہیں ہیں تو وضاحت کریں کہ کس طرح نہیں ہیں۔

2۔ کیا اس باب کا نام **أن النساء لا یرثن من العقار شیئاً** نہیں ہے۔ بالفرض یہ باب صرف بیوی کے متعلق ہوتا تو پھر بھی اس میں دوسری روایات کا ہونا ممکن ہے لیکن یہاں تو یہ باب بیوی کے متعلق ہی نہیں ہے تو پھر زبردستی کیوں منوا رہے ہیں؟

3۔ اصول کافی کے اسی پیج پر اوپر اور نیچے چار اور چھ نمبر روایات میں لفظ **زوجہ** دکھا دیں۔

کلینی کی فہم فراست یہ ہے کہ بیوی کے متعلق تمام روایات شامل کر کے باب کا نام **أن النساء لا یرثن من العقار شیئاً** رکھ دیا۔ کمال کا نام رکھا ہے۔ **صریح قرآن کے خلاف!** کیا کلینی بھی میراث پر آیات قرآنی سے نابلد تھا؟

اس جواب کے آخر میں آپ نے **تحریر وسیلہ** کی بات کی ہے۔ کل میں نے آپ کے بھیجے ہوئے عکس سے ان عبارات کی نشاندہی کرنے کا کہا تھا جن میں **عورت / بیوی کا غیر منقولہ جائیداد میں وراث ہونا** بیان کیا گیا ہو، آپ نے وہ عبارات دکھانے کے بجائے صرف یہ کہہ دیا کہ وہ بیٹی کی وراثت کے متعلق پیجز ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ زیر بحث نکتے کے علاوہ دوسرے نکات کیوں دکھانے لگتے ہو! کل بھی آخر میں آپ

نے سیدہ کا جنازہ حضرت ابو بکر صدیق نے نہیں پڑھایا تھا، اس پر تحقیق کا لنک رکھ دیا، حالانکہ ہم اس پر بات ہی نہیں کر رہے۔ آج بھی یہی روش بر قرار ہے۔

آپ نے اب کہا ہے کہ **تحریر وسیلہ** میں آگے بیوی کے ترکہ کا ذکر پڑھ کر سب پر حقیقت روشن ہو جائے گی۔ میں اس کتاب کے مزید چار پیجز صرف اردو ترجمہ بھیج رہا ہوں، حقیقت روشن کر سکتے ہیں تو بسم اللہ پڑھ کر دکھادیں، مجھے تو ہر پیج پر اندھیرا ہی اندھیرا نظر آرہا ہے کیونکہ کہیں بھی عورت یا بیوی کے متعلق یہ عبارت نظر نہیں آئی کہ **بطور ورثہ زمین بھی عورت کو دی جائے گی۔**

میں نے اصول کافی سے واضح الفاظ بمعہ توثیق دکھائے ہیں کہ امام نے دوٹوک کہا ہے کہ ***لا ترث النساء من عقار الارض شیئا*** اور ایک اور روایت میں ***لا ترث النساء من عقار الدور شیئا*** کے الفاظ ہیں۔

آپ سند پر اعتراض کر نہیں سکتے اور الفاظ کی تاویل ممکن نہیں ہے۔ کاش حق قبول کرنے کی توفیق ہی مل جائے۔ اللہ پاک ہم سب کو ہدایت دے۔ آمین۔

تحریر وسیلہ کے وہ پیجز جن کی فرمائش شیعہ مناظر نے کی اور دعوىٰ بھی کیا کہ ان پیجز سے حقیقت روشن ہوجائے گی۔ شیعہ مناظر کو پرسنل میں پتہ نہیں کون جاہل الٹے سیدھے مشورے بھیجتا رہا اور دلشاد صاحب بغیر تصدیق کئے مناظرے میں اس کے جوابات کاپی پیسٹ کر کے شیعیت کا جنازہ نکالتے رہے!!

کے مابین چار ایک کے حساب سے تقسیم کردیا جائیگا۔ اس طرح کہ ایک چوتھائی ماں باپ میں سے ایک کو اور باقی بیٹی کو ملے گا۔ اور اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں۔ تو اگر زوجین میں سے زوجہ موجود ہو تو اس کو اس کا "نصیب ادنیٰ" دے کر باقی مال کے پانچ حصے کرکے انہیں باقی وارثوں کے درمیان تقسیم کردیا جائے گا۔ لیکن اگر زوجین میں سے شوہر ہو تو اس کو اس کا "نصیب ادنیٰ" اور والدین میں سے جو ایک ہو اسکو چھٹا حصہ اور باقی مال ان دو یا زیادہ بیٹیوں کو ملے گا۔ اور اگر ایک مذکر اولاد یا متعدد ہوں یا متعدد مذکر و مونث اولادیں ہوں تو میاں بیوی میں سے ایک کو اس کا نصیب ادنیٰ اور اصل ترکے سے چھٹا حصہ ماں باپ میں سے ایک کو، اور باقی مال، باقی وارثوں کو ملے گا۔ اور جنس میں اختلاف ہونے کی صورت میں مرد کو عورت کا دو گنا ملے گا۔

مسئلہ ۹: اگر ماں باپ، اولاد اور میاں بیوی میں سے ایک وارث ہوں تو اگر اولاد میں صرف ایک بیٹی ہو تو اگر زوج ہو تو اس کو اس کا "نصیب ادنیٰ" اور ترکے کے چھ حصوں میں سے دو سدس ماں باپ کو اور باقی بیٹی کو ملے گا اور نقصان کی متحمل بھی بیٹی ہوگی۔ اور اگر زوجہ ہو تو اس کو اس کا نصیب ادنیٰ دیا جائیگا اور باقی مال باقی وارثوں کے درمیان پانچ حصے کر کے تقسیم کیا جائیگا بشرطیکہ ردّ کچھ لینے سے ماں کا حاجب نہ ہو۔ چنانچہ اگر حاجب ہو تو ماں کو سدس اور باقی مال کے چار حصے کرکے باپ اور بیٹی کے درمیان بانٹ دیا جائے گا۔ اور اگر اولاد دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو میاں بیوی میں سے ایک کو اس کا "نصیب ادنیٰ" اور اصل ترکے میں سے دو سدس والدین کو اور باقی مال بیٹیوں کو ملے گا اور نقصان بھی ان پر ہی عائد ہوگا۔ اور اگر اولاد میں ایک یا چند بیٹے یا متعدد بیٹے یا بیٹیاں ہوں تو میاں بیوی میں سے ایک کو اس کا "نصیب ادنیٰ" اور ماں باپ کو اصل ترکے میں سے دو سدس، اور باقی اولاد کو، بیٹوں کو بیٹیوں کے دو گنا کے حساب سے ملے گا۔

چند امور!

پہلا امر:۔ اولاد کی اولاد، چاہے ان کا سلسلہ جہاں تک جائے۔ والدین کے ساتھ میراث کی تقسیم اور انکو نصیب اعلیٰ سے روک کر نصیب ادنیٰ لینے میں، اور انکے علاوہ دوسرے اقرباء کو میراث لینے سے روکنے میں اولاد کی قائم مقام ہوتی ہے۔ چاہے میت کے والدین موجود ہوں یا نہ! اور ان میں سے پہلی پشت بعد والی پشت پر مقدم ہے۔

دوسرا امر:۔ اولاد میں سے ہر ایک جسکے ذریعہ سے میت کیساتھ قرابت رکھتا ہو۔ اسی کے حصے کا وارث ہوگا۔ چنانچہ بیٹی کا فرزند اپنی ماں کے حصے کا وارث ہوگا چاہے بیٹا ہو یا بیٹی! اور وہ حصہ نصف ہے اگر فرزند تنہا ہو یا میت کے والدین اسکے ساتھ ہوں! اور اس فرزند کے مرد ہونے کی صورت میں باقی مال بطور ردّ اسے ملے گا جیسا کہ اگر اس کی ماں موجود ہوتی تو اس کو ملتا! اور بیٹے کا فرزند اپنے باپ کے حصے کا وارث ہوگا، چاہے بیٹا

ہو یا بیٹی! چنانچہ اگر وہ فرزند تنہا ہو تو سارا مال اسی کو ملے گا۔ لیکن اگر اس کے ساتھ "صاحبان فرض" ہوں تو جو ان کے حصّوں سے بچے وہ اس کا ہوگا۔

تیسرا امر: اگر بیٹے کی اولاد اور بیٹی کی اولاد ایک ساتھ وارث ہوں تو بیٹے کی اولاد کو دو تہائی کہ جو ان کے باپ کا حصّہ ہے ملے گا اور بیٹی کی اولاد کو ایک تہائی کہ جو ان کی ماں کا حصّہ ہے اور ان کے میاں بیوی میں سے کسی ایک کے موجود ہونے کی صورت میں اسے اسکا نصیب ادنیٰ ملے گا اور باقی مال مذکورہ رشتہ داروں کا ہوگا اس طرح کہ دو تہائی بیٹے کی اولاد کا اور ایک تہائی بیٹی کی اولاد کا!

چوتھا امر: بیٹی کی اولاد بیٹے کی اولاد کی مانند ہیں اگر ایک ہی جنس سے ہوں! چنانچہ مال کو آپس میں برابر تقسیم کریں گے۔ لیکن جنس میں اختلاف کی صورت میں بیٹے کو بیٹی کا دو گنا ملے گا۔

پانچواں امر: بڑے بیٹے کو اس کے باپ کے ترکے میں سے اسکے بدن کے کپڑے، انگوٹھی، تلوار اور قرآن حبوہ کے عنوان سے ملیں گے۔

مسئلہ ۱: بیٹوں میں جو سب سے بڑا بیٹا ہو کہ جس سے بڑا کوئی بیٹا نہ ہو حبوہ اسی کے لئے مخصوص ہے اور اگر بڑے بیٹے متعدد ہوں مثلاً دونوں کا سن ایک ہی ہو اور ان دونوں سے بڑا کوئی بیٹا نہ ہو تو حبوہ کو ان کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا۔ اور اسی طرح اگر دو سے زیادہ ہوں! اور اگر بیٹا ایک ہی ہو تو حبوہ اسی کو دیا جائے گا۔ اور اسی طرح اگر اس کے ساتھ بیٹی ہو چاہے وہ اس سے سن میں بڑی ہی ہو!

مسئلہ ۲: کپڑوں میں فرق نہیں کہ وہ استعمال شدہ ہوں یا پہننے کے لئے سلے گئے ہوں! چاہے ان کو استعمال نہ کیا ہو! اور ایک یا متعدد جوڑے ہونے میں بھی فرق نہیں۔ جیسا کہ تلوار، انگوٹھی اور قرآن، اگر استعمال شدہ ہو یا استعمال کے لئے ہو۔ کے ایک یا متعدد ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مسئلہ ۳: تلوار کے علاوہ کوئی اور ہتھیار اور سواری کا جانور اور اس کی زین اقویٰ یہ ہے کہ حبوہ میں شمار نہیں ہوتے۔ لیکن مصالحت کر لینے کی احتیاط اس مورد میں نہایت ہی مطلوب ہے۔

مسئلہ ۴: اگر "حبوہ" یا اس کا کچھ حصّہ ترکے میں نہ ہو تو اس کی قیمت نہیں دی جائے گی۔

مسئلہ ۵: حبوہ کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ترکے کا حصّہ ہو۔ چنانچہ اگر ترکہ صرف "حبوہ" میں منحصر ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ اسے بڑے بیٹے کو دیا جائے گا۔ لیکن احتیاط اچھی چیز ہے!

مسئلہ ۶: بڑے لڑکے کا بالغ ہونا ضروری نہیں اور اسی طرح اقویٰ یہ ہے کہ باپ کی موت کے وقت زندہ متولد ہونا بھی ضروری نہیں۔ چنانچہ حبوہ کو اسکے لئے الگ رکھا جائیگا جس طرح میراث میں سے اس کا حصّہ الگ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر باپ کے مرنے کے بعد زندہ متولد ہو تو "حبوہ" اسکو دیا جائیگا۔ لیکن اگر وہ بچہ بیٹی ہو یا بیٹا ہو مگر دنیا میں آنے سے پہلے مر جائے تو ظاہر یہی ہے کہ "حبوہ" موجودہ فرزندوں میں سے

سب سے بڑے فرزند کو دیا جاتا ہے! (اس کے علاوہ کسی کو نہیں۔ مسئلہ قابل غور ہے!)

مسئلہ ۷: اقوی یہ ہے کہ بیٹے کا عاقل اور ہوشیار ہونا شرط نہیں۔ اور اس کے شیعوں کے مخالف مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے نہ ہونے کے شرط ہونے میں تامل ہے۔ اگرچہ بعید نہیں ہے کہ اگر وہ حبوہ کا معتقد نہ ہو تو وہ اپنے اعتقاد کی پابندی کرے۔

مسئلہ ۸: میت کی تجہیز و تکفین اور اسکے قرضوں کو حبوہ کیساتھ ٹکراؤ کی صورت میں حبوہ پر مقدم کیا جائیگا۔ ٹکراؤ کی صورت یہ ہے کہ حبوہ کے علاوہ میت کا کوئی ترکہ نہ ہو یا حبوہ کے علاوہ جو ترکہ ہو وہ تجہیز و تکفین اور قرضوں کی ادائگی کے اخراجات سے کم ہو۔ اور ٹکراؤ نہ ہونے کی صورت میں کہ جب حبوہ کے علاوہ اسکا ترکہ کافی ہو تو بڑے بیٹے کے لئے احتیاط یہ ہے کہ حبوہ میں سے ان دونوں امور کے لئے نسبتاً کچھ (مقدار میں) خرچ کرے۔

مسئلہ ۹: اگر ترکہ میں سے کسی چیز کے بارے میں وصیت کرے تو جس چیز کی وصیت کی ہے اگر وہ حبوہ ہو تو وصیت نافذ ہوگی مگر یہ کہ (ترکہ کے) ایک تہائی سے زیادہ ہو! تو اس صورت میں بڑے بیٹے کی اجازت ضروری ہے۔ اور حبوہ کے بدلے میں ترکہ میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن اگر مطلق طور پر یا "حبوہ" اور غیر "حبوہ" کے بارے میں وصیت کرے تو اگر (ترکہ کے) ایک تہائی سے زیادہ کے بارے میں نہ ہو تو نافذ ہوگی۔ اور (وصیت کے) مطلق ہونے کی صورت میں اس کو تمام ترکے حتی "حبوہ" میں سے حساب کیا جائیگا۔ اور دوسری صورت میں حبوہ اور غیر حبوہ میں سے وصیت کے مطابق حساب ہوگا۔ لیکن اگر (وصیت ترکہ کے) ایک تہائی سے زیادہ میں ہو تو "حبوہ" میں (نافذ ہونے کے لئے) اس کے مالک کی اور غیر حبوہ میں تمام وارثوں کی اجازت ضروری ہے، اور اگر مقدار معلوم جیسے ایک ہزار یا کسر مشاع کے بارے میں وصیت کرے تو اسکا بھی یہی حکم ہے!

چھٹا امر:۔ میت کے والدین کے ہوتے ہوئے دادا، دادی یا نانا، نانی وارث نہیں ہو سکتے۔ لیکن مستحب ہے کہ اگر والدین میں سے ہر ایک کا حصہ اصل ترکے میں سے چھٹے حصے سے زیادہ ہو تو چھٹا حصہ اپنے والدین کو دے۔ چنانچہ اگر میت اپنے پیچھے والدین، دادا، دادی یا نانا نانی کو چھوڑ کر مرے تو اس کی ماں کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کو چھٹا حصہ بطور مساوی دے۔ جو اس کے حصے کا آدھا ہے، اور باپ کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کو اصل ترکہ کا چھٹا حصہ دے جو اس کے حصے کا چوتھا حصہ ہوتا ہے اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک موجود ہو تو چھٹا حصہ اس کا ہوگا۔

دوسرا مرتبہ:۔ بھائی اور ان کی اولادیں۔ جنکو کلالہ کہتے ہیں۔ اور اجداد بطور مطلق ہیں۔ (یعنی دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ) اور انمیں سے کوئی ایک بھی پہلے طبقے والوں میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے میراث نہیں پائیگا۔

مسئلہ ۱: اگر ماں باپ دونوں کے رشتے سے بھائی تنہا وارث ہو تو قرابت کی وجہ سے سارا مال اس کو ملے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ اسی طرح کا ایک بھائی یا چند بھائی ہوں تو میراث ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگی۔ اور اگر ان کے ساتھ اسی رشتے کی چند بہنیں یا ایک بہن ہو تو بھائی کو بہن کا دگنا دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲: اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے بہن تنہا وارث ہو تو آدھا مال فرضاً اور باقی مال قرابت کی بناء پر رداً اسی کو ملے گا۔ چنانچہ متعدد ہونے کی صورت میں دو تہائی کی فرضاً اور باقی مال کی قرابت کی بناء پر رداً حقدار ہوں گی۔

مسئلہ ۳: کلالۂ پدری، کلالۂ پدری و مادری نہ ہونے کی صورت میں: میراث میں ان کے قائم مقام ہوں گے۔ چنانچہ انفرادی اور اجتماعی صورت میں ان کا حکم وہی ہے جو کلالۂ پدری و مادری کا ہے۔ پس اگر بھائی منفرد ہو تو سارا مال اسی کا ہوگا۔ اور اگر متعدد ہوں تو (مال) سب کے درمیان مساوی تقسیم ہوگا۔ اور اگر ان کے درمیان عورت ہو تو مرد کو اس کا دو گنا ملے گا۔ لیکن اگر بہن تنہا ہو تو آدھا مال فرضاً اس کا ہوگا اور باقی "رداً" چنانچہ اگر وہ متعدد ہوں تو ان دونوں کو یا ان سب کو دو تہائی "فرضاً" اور باقی ماندہ مال رداً ملے گا۔

مسئلہ ۴: صرف پدری بھائی اور بہن، پدری و مادری بھائی بہنوں میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے میراث نہیں پائیں گے۔

مسئلہ ۵: اگر میراث پانے والے ماں کے فرزندوں میں سے تنہا فرزند وارث ہو تو چھٹا حصہ اس کو فرضاً اور باقی مال قرابت کی بناء پر رداً ملے گا چاہے بیٹا ہو یا بیٹی۔ لیکن اگر ان کی تعداد دو یا دو سے زیادہ ہو تو ان دو کو یا زیادہ کو تیسرا حصہ فرضاً اور باقی مال قرابت کی بناء پر ملے گا۔ اور مال ان کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا چاہے دو مختلف جنسوں کے ہوں۔

مسئلہ ۶: اگر بھائی متفرق ہوں۔ بعض صرف ماں کے رشتے سے اور بعض ماں باپ دونوں کی طرف سے تو جو ماں کی طرف سے قرابتدار ہو اس کے تنہا ہونے کی صورت میں چھٹا حصہ فرضاً اور متعدد ہونے کی صورت میں تیسرا حصہ فرضاً ملے گا اور مال ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگا چاہے ان کی جنسیں مختلف ہی ہوں۔ اور باقی مال اس کے لئے ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے قرابتدار ہو۔ چھ حصوں میں سے پانچ حصے یا دو تہائی ان کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا۔ اور ان کی جنسیں مختلف ہونے کی صورت میں مرد کو عورت کا دو گنا ملے گا۔

مسئلہ ۷: پدری و مادری بھائی بہنوں کے نہ ہونے اور پدری بہن بھائیوں کے مادری بہن بھائیوں کے ساتھ جمع ہونے کی صورت میں حکم وہی ہے جو سابقہ مسئلے میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ ان کے قائم مقام ہوں گے۔

مسئلہ ۸: اگر "جد" تنہا ہو تو سارا مال اسی کا ہوگا چاہے پدری ہو یا مادری ہو یا دونوں کی طرف سے ہو۔ اور اگر دادی تنہا ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔

مسئلہ ۹: اگر نانا یا نانی یا دونوں، دادا دادی یا دونوں کے ساتھ مل کر وارث ہوں تو ان میں سے جو ماں کی طرف سے قرابتدار ہیں ان کو تیسرا حصہ برابر اور جو باپ کی طرف سے ہوں ان کو دو تہائی مرد کو عورت کے دو گنا کے حساب سے ملے گا۔

مسئلہ ۱۰: اگر نانا اور نانی یا ان میں سے ایک مادری بہن بھائیوں کے ساتھ مل کر وارث ہو تو نانا مادری بھائی اور نانی مادری بہن کی مانند ہیں اور مال ان کے درمیان مطلقاً برابر تقسیم کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۱: اگر دادا اور دادی، نانا اور نانی یا ان میں سے کوئی ایک یا صرف دادا اور دادی، پدری بھائی بہنوں کے ساتھ ملکر وارث ہو تو دادا یا نانا پدری بھائی کی جگہ اور دادی یا نانی، پدری بہنوں کی جگہ ہوں گی۔ چنانچہ مَردوں کو عورتوں کا دُوگنا حصہ ملے گا۔

مسئلہ ۱۲: اگر پدری و مادری یا صرف پدری بہن بھائی، نانا یا نانی یا دونوں کے ساتھ مل کر وارث ہوں تو ترکے کا ایک تہائی حصہ نانا کا ہوگا اور متعدد ہونے کی صورت میں ان کے درمیان مطلقاً (یعنی مَرد ہوں یا عورتیں) برابر تقسیم کیا جائیگا۔ جبکہ دو تہائی بہن بھائیوں کا ہوگا۔ اور ان کے متعدد اور جنس میں مختلف ہونے کی صورت میں مَرد کو عورت کے حصّے کا دوگنا دیا جائے گا۔

البتہ اگر نانا نانی کے ساتھ ایک بہن ہو تو مال کا آدھا حصہ فرضاً بہن کا ہوگا اور ایک تہائی نانا نانی کا۔ جبکہ "سُدس" میں اشکال ہے اس اعتبار سے کہ آیا بطور ردّ چھٹے حصّے کو صرف بہن کو یا بہن اور نانا نانی دونوں کو دیا جائے گا؟ لہٰذا احتیاط ترک نہ کی جائے اگرچہ زیادہ رجحان اس میں ہے کہ تمام "فروض" کی طرح بہن کو دو ثُلث اور نانا نانی کو ایک ثُلث دیا جائے!

مسئلہ ۱۳: اگر دادا اور دادی میّت کے مادری بہن بھائیوں کے ساتھ مل کر وارث بنیں کو بھائی یا بہن کے تنہا ہونے کی صورت چھٹا حصہ بھائی یا بہن کو ملے گا اور متعدد ہونے کی صورت میں تیسرا حصہ ان میں برابر تقسیم ہوگا چاہے جنس مختلف ہو اور دونوں صورتوں میں باقی ماندہ مال دادا اور دادی، مَرد کو عورت کے حصّے کا دوگنا ملے گا۔

مسئلہ ۱۴: اگر پدری اور مادری بہن بھائی یا اگر دونوں کی طرف سے نہ ہو تو صرف پدری بہن بھائی، اور دادا، دادی، اور مادری بہن بھائی وراثت میں جمع ہو جائیں تو مادری بہن بھائی اگر ایک ہی ہو تو چھٹا حصہ اور اگر متعدد ہوں تو تیسرا حصہ مساوی طور پر پائیں گے اور باقی ماندہ مال پدری اور مادری یا صرف پدری بہن بھائیوں اور دادا اور دادی کو ملے گا چنانچہ مرد و عورت دونوں ہونے کی صورت میں مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا ملے گا۔

مسئلہ ۱۵: اگر پدری اور مادری یا صرف پدری بہن بھائی دادا، دادی اور نانا نانی کے ساتھ مل کر وارث ہوں تو تیسرا حصہ نانا یا نانی کا ہوگا اور ان کے متعدد ہونے کی صورت میں ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔ اور دو تہائی مال باقی وارثوں کو اس طرح ملے گا کہ مُرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا چنانچہ دادا کا حصہ بھائی اور دادی کا بہن کی مانند ہوگا۔

مسئلہ ۱۶: اگر نانا یا نانی اور پدری مادری یا صرف پدری بہن بھائی اور مادری بہن بھائی مل کر وارث ہوں تو تیسرا

ہر پیج کے بیچ میں عربی عبارات کے پیجز بھی ہیں لیکن وہ نہیں بھیج رہا کیونکہ اکثریت اردو سمجھتی ہے۔ ممبرز کو مکمل کتاب بھی بھیج دیتا ہوں۔ کوئی اللہ کا بندہ مکمل باب پڑھ کر بتادے کہ کہاں پر لکھا ہے کہ عورت کے ورثے میں زمین بھی ہوتی ہے کہ نہیں۔

نوٹ: سنی مناظر نے تحریر وسیلہ (خمینی) پوری کتاب بھی پی ڈی ایف میں ممبرز کے لئے بھیج دی تاکہ ڈاؤن لوڈ کر کے سب پڑھ سکیں اور حقیقت سب کے سامنے واضح ہو جائے۔

آپ کے پیش کردہ اسکینز پر بس اتنا ہی کہوں گا کہ اپنی پیش کردہ روایت کی توثیق قبول کرتے ہیں لیکن میری پیش کردہ 4 روایات کی توثیق قبول نہیں ہیں۔ واہ رے تیری حق طلبی اور منصف مزاجی!

عورت / بیوی زمین کی وارث نہیں ہوتی (چار صحیح روایات بحوالہ اصول کافی بمعہ توثیق مرآت العقول علامہ باقر مجلسی)

یہ اختلافی روایات ہرگز نہیں ہیں۔ آپ شیعہ مدرسوں کی کتب سے بھی دکھا نہیں پا رہے کہ عورت کو بطور وراثت زمین ملے گی۔ مجھے سنی و شیعہ کے ہاں اختلافی روایات کے ہونے کا انکار نہیں ہے لیکن یہ روایات اس وقت اختلافی ہوں گی جب

1۔ کسی امام کا صحیح قول ہو کہ عورت غیر منقولہ جائیداد کی وارث ہے۔

2۔ کسی جیّد شیعہ عالم کی تصریح کہ یہ قول امام فلاں فلاں قرائن سے قبول نہیں اور عورت غیر منقولہ جائیداد کی وارث ہے۔

میں سادہ سے سوالات اس لئے پوچھتا آرہاہوں کہ اس طرح آپ اپنے مؤقف کا دفاع کر سکتے ہیں، ذاتی تاویل ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔

آپ نے میرے کس سوال کا تشفی بخش جواب دیاہے؟ یہ آپ کو اپنے شیعہ بتائیں گے۔ پی ڈی ایف کی فکر نہ کریں۔ حق واضح ہو رہاہے یہی اصل مقصد ہے۔

یہ بھی آپ نے غیر علمی طریقہ اختیار کیا کہ ایک ساتھ لمبی لمبی تحاریر پیش کر کے پوری فہرست علماء کی رکھ دی تاکہ سامنے والا خاموش ہو جائے۔ اگر واقعی منصف مزاج ہیں تو ان میں سے کسی بھی ایک عالم کے قول پر ہم تفصیل سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ اہل سنت علماء نے اعتراض لکھ کر شیعوں کا رد بیان کیاہے، سیدہ فاطمہ کی وقتی رنجش کی نفی بھی لکھی ہے۔ کوئی ایک سُنی عالم شیعوں کے مؤقف سے متفق نہیں ہے۔

بطور مثال چیلینج کرتاہوں کہ اس فہرست سے صرف ایک عالم کو منتخب کریں۔ اس کا قول بمعہ اصل اسکین پیش کریں تاکہ اصل حقیقت سامنے لائی جاسکے۔

آپ کے حوالے بھی درست نہیں ہوتے، اسکینز آپ بہت کم پیش کر رہے ہیں اور جو کرتے ہیں ان کو الٹی ایسی کہ سمجھنا تو دور، پڑھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ جب تحقیق کی جائے تو اصل نکتہ بیان ہی نہیں کیا گیا ہوتا!! یہ تو حال ہے آپ کا۔ اب میں اتنا فارغ نہیں ہوں کہ اپنے دلائل کے اسکینز بھی تلاش کروں اور آپ کے حصے کے اسکینز بھی تلاش کروں اور پھر مطلوبہ عبارات بھی تلاش کرتا رہوں! آخر میں آپ یہ کہہ کر جان بھی چھڑائیں کہ **وہ تو بس میراث کے متعلق اسکینز تھے!!** پھر پیش کیوں کئے جب عورت کے لئے زمین کی وراثت کا ان میں ذکر ہی نہیں ہے۔ میرا وقت کیوں برباد کیا!؟

اپنا ہوم ورک پورا کر کے آیا کریں، اب تو وقت کی قید بھی ہٹادی ہے، جب چاہیں جواب دیں، مجھے کوئی جلدی نہیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ جواب علمی اور منطقی ہو اور اسی نکتے پر ہو جو زیر بحث ہو۔

قرآن میں نبی کی بیٹی کے مالی وراثت کا واضح حکم ہوتا تو حضرت ابو بکر کو فدک کی لالچ تھوڑی تھی، بغیر مطالبے کے پورا باغ فدک دے دیا جاتا۔

ہماری شرائط میں یہ طئے ہوا تھا کہ جو بات قرآن سے ثابت نہ ہو وہ صحیح احادیث سے ثابت کی جائے گی۔

آپ اہل سنت کی احادیث سمجھنے اور تسلیم نہ کرنے پر مجبور ہیں، لیکن حد یہ ہے کہ اپنی صحیح شیعہ روایت بھی تسلیم نہیں کر رہے۔ آپ قرآن سے نبی کی مالی وراثت کا ہونا ثابت کر کے دکھائیں۔ ان شاء اللہ علمی رد کر کے دکھاؤں گا۔ میں اوپر مالی وراثت نبوی کو عارضی تسلیم کرتے ہوئے کچھ سوالات بھی پوچھ چکا ہوں، بالفرض نبی ﷺ کی مالی وراثت ہوتی تو فدک پورا سیدہ فاطمہ کا حق بنتا ہی نہیں ہے، آپ اقرار بھی کر چکے ہیں کہ سیدہ نے **کچھ حصہ** طلب فرمایا تھا۔

جب پورا باغ فدک سیدہ فاطمہ کا حصہ ہی نہیں بنتا تو پھر صدیوں سے فتنہ فساد کیوں؟ کیا نبی کریم ﷺ کے دوسرے ورثاء ازواج مطہرات اور نبی کے چچا حضرت عباس کو فدک کے کچھ حصے دئے گئے تھے؟

یاد رہے کہ قرآن کے مطابق نبی ﷺ کی ملکیت کے حق داروں میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی سگی بیٹیاں (سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما) بھی تھیں، اگر خلفاء واقعی لالچی ہوتے تو یہ اچھا موقعہ تھا، کوئی روک ٹوک بھی نہیں، قرآن کی آیات میراث کے مطابق فدک کے حصے کرنا بھی ممکن تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ فدک کی آمدنی نبی ﷺ کی سنت کے مطابق خرچ کی جاتی رہی۔

اہل سنت تو کبھی بھی دنیاوی مال ملکیت نہ ملنے پر سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدہ حفصہ کو مظلوم نہیں کہتے۔

حقیقت یہی ہے کہ فدک کے اتنے سارے حصہ داروں کو نبی ﷺ کے فیصلے کے مطابق ملکیت کا حصہ نہیں ملا کیونکہ فیصلہ خود نبی ﷺ کا تھا، تکلیف صرف شیعوں کو ہے، غضب خدا کا یہ کھل کر اقرار بھی نہیں کرتے کہ **قرآن کے مطابق پورا باغ فدک اگر وراثت بھی ہو تو سیدہ کا حق نہیں بنتا!**

آج رات تک میرے تمام اشکالات اور سوالات کے جواب دینے کی کوشش کیجئے گا۔ کل سے یہ سوالات پوچھنے کا سلسلہ بھی بند کر دوں گا۔ کل سے آپ کی تحریر کے اگلے حصے سیدنا علی کا حضرت عمر فاروق سے مکالمہ والی حدیث پر تفصیل سے گفتگو شروع کریں گے۔ پھر ممبرز کو اس کے متعلق بھی حقائق دکھا کر بتاؤں گا کہ شیعہ کہتے کیا ہیں، دکھاتے کیا ہیں اور اصل حقیقت کیا ہوتی ہے۔ ان شاء اللہ

سوال: نبی ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور سیدنا علی کو حدیث لا نورث کیوں نہیں سنائی؟

جواب: اگر نبی ﷺ نے حدیث نہ سنائی ہوتی تو شیعہ کتاب اصول کافی میں نبی کی مالی وراثت کی نفی پر صحیح امام معصوم کا قول کہاں سے آ جاتا؟

فیصلہ سننے کا بعد سیدہ فاطمہ کی خاموشی رضامندی تھی، تھوڑی بہت رنجش فطری امر ہے، جسے سُنی و شیعہ روایات کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق نے سیدہ کی عیادت کرتے ہوئے دور بھی کر دیا تھا۔

میں اہلسنت اور اہل تشیع سے چند روایات بھی پیش کر دیتا ہوں تا کہ یہ ابہام بھی کلیئر ہو جائے۔

السنن الكبرى

للإمام

أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

المتوفى سنة ٤٥٨ هـ

تحقيق

محمد عبد القادر عطا

الجزء السادس

يحتوي على الكتب التالية

تتمة كتاب البيوع - الرهن - التفليس - الحجر - الصلح
الحوالة - الضمان - الشركة - الوكالة - الإقرار - العارية
الغصب - الشفعة - القراض - المساقاة - الإجارة - المزارعة
إحياء الموات - الوقف - الهبات - اللقطة - الفرائض - الوصايا
الوديعة - قسم الفيء والغنيمة

* * *

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عمر وقال: هما صدقة رسول الله ﷺ كانت لحقوقه التي تعروه ونوائبه وأمرهما إلى ولي الأمر فهما على ذلك إلى اليوم.

رواه البخاري في الصحيح عن عبد العزيز الأويسي، وأخرجه مسلم من وجه آخر عن إبراهيم بن سعد.

١٢٧٣٥ ـ أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، ثنا أبو عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ، ثنا محمد بن عبد الوهاب، ثنا عبدان بن عثمان العتكي بنيسابور، ثنا أبو ضمرة، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن الشعبي، قال: لما مرضت فاطمة رضي الله عنها أتاها أبو بكر الصديق رضي الله عنه فاستأذن عليها فقال علي رضي الله عنه: يا فاطمة هذا أبو بكر يستأذن عليك فقالت: أتحب أن آذن له قال: نعم فأذنت له فدخل عليها يترضاها وقال: والله ما تركت الدار والمال والأهل والعشيرة إلا ابتغاء مرضاة الله ومرضاة رسوله ومرضاتكم أهل البيت ثم ترضاها حتى رضيت.

هذا مرسل حسن بإسناد صحيح.

١٢٧٣٦ ـ أخبرنا أبو علي الروذباري، أنا محمد بن بكر، ثنا أبو داود، ثنا عبد الله بن الجراح، ثنا جرير، عن المغيرة، قال: جمع عمر بن عبد العزيز بني مروان حين استخلف فقال: إن رسول الله ﷺ كانت له فدك وكان ينفق منها ويعود منها على صغير بني هاشم ويزوج فيه أيمهم وإن فاطمة رضي الله عنها سألته أن يجعلها لها فأبى فكانت كذلك في حياة رسول الله ﷺ حتى مضى لسبيله فلما ولي أبو بكر رضي الله عنه عمل فيها بما عمل النبي ﷺ في حياته حتى مضى لسبيله فلما ولي عمر رضي الله عنه عمل فيها بمثل ما عملا حتى مضى لسبيله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزيز قال عمر بن عبد العزيز فرأيت أمراً منعه رسول الله ﷺ فاطمة ليس لي بحق وأنا أشهدكم أني قد رددتها على ما كانت يعني على عهد رسول الله ﷺ.

قال الشيخ: إنما اقطع مروان فدكا في أيام عثمان بن عفان رضي الله عنه وكأنه تأول في ذلك ما روي عن رسول الله ﷺ إذا أطعم الله نبياً طعمة فهي للذي يقوم من بعده وكان مستغنياً عنها بماله لجعلها لأقربائه ووصل بها رحمهم وكذلك تأويله عند كثير من أهل العلم وذهب آخرون إلى أن المراد بذلك التولية وقطع جريان الارث فيه ثم تصرف في مصالح المسلمين كما كان أبو بكر وعمر رضي الله عنهما يفعلان وكما رآه عمر بن عبد العزيز حين رد الأمر في فدك إلى ما كان.

واحتج من ذهب إلى هذا بما روينا في حديث الزهري وأما خيبر وفدك فامسكها

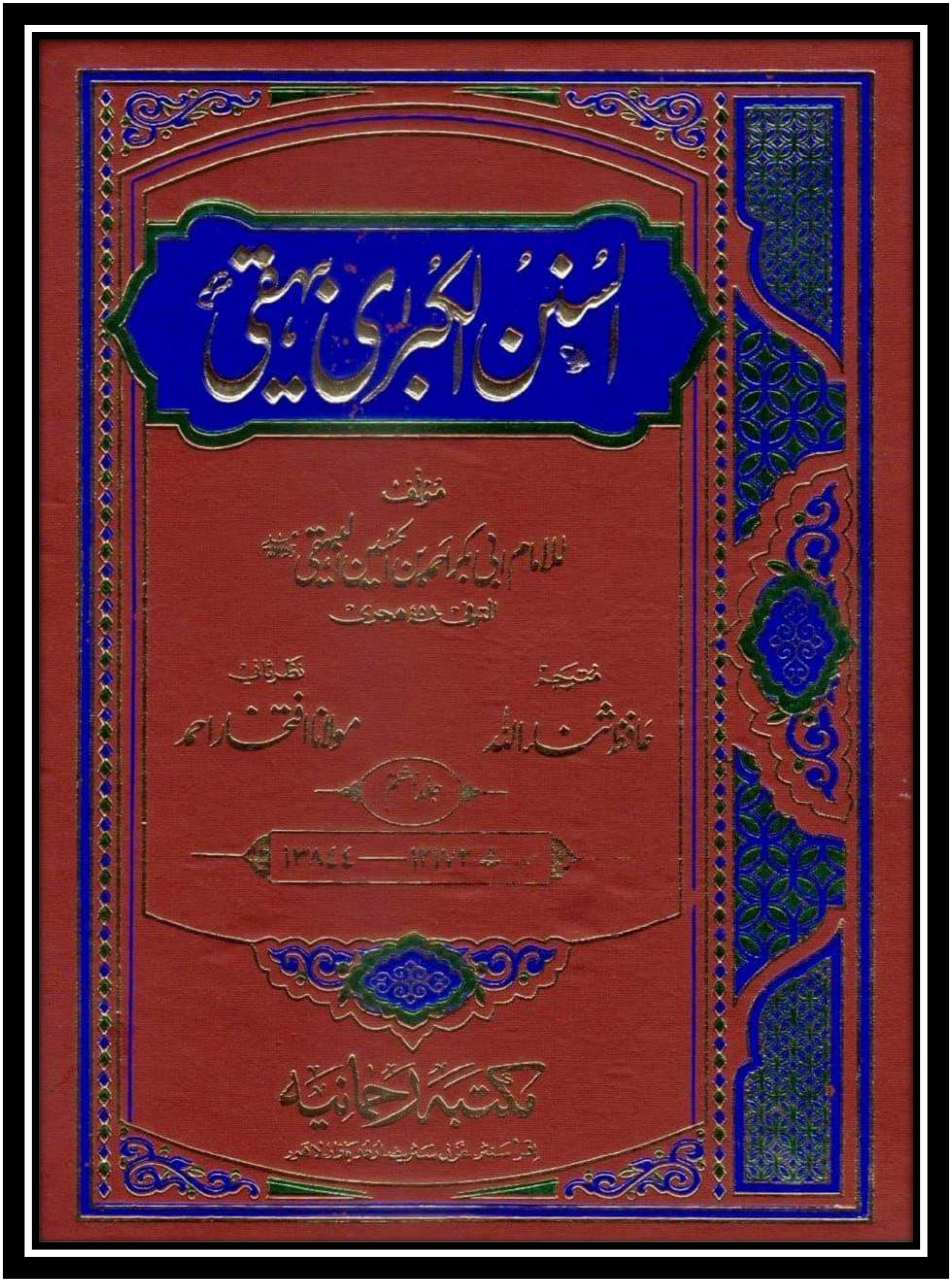
السنن الکبریٰ بیہقی
مترجم
حافظ ثناء اللہ
نظر ثانی
مولانا افتخار احمد
مکتبہ رحمانیہ

بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں تھیں۔ پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے ترکہ سے حصہ طلب کیا تھا۔ خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقات کا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کر دیا اور کہا: میں کوئی ایسا کام نہ چھوڑوں گا جسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے مگر میں بھی وہی کروں گا۔ میں ڈرتا ہوں کہ میں کوئی کام چھوڑ دوں کہ میں حق سے پھر جاؤں گا۔ رہا آپ ﷺ کا مدینہ کا صدقہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی اور عباس کو دے دیا تھا، پس علی اس پر غالب آ گئے اور فدک اور خیبر کو عمر نے روک رکھا تھا اور فرمایا: وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں، اس کے حق دار حوادثات ہیں اور ان دونوں کا معاملہ میری طرف ہے وہ دونوں آج تک ایسے ہی ہیں۔

(۱۲۷۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَتَكِيُّ بِنَيْسَابُورَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَمَّا مَرِضَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا فَاطِمَةُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكِ فَقَالَتْ : أَتُحِبُّ أَنْ آذَنَ لَهُ قَالَ : نَعَمْ فَأَذِنَتْ لَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَتَرَضَّاهَا وَقَالَ : وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ الدَّارَ وَالْمَالَ وَالأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ إِلاَّ لاِبْتِغَاءِ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَمَرْضَاةِ رَسُولِهِ وَمَرْضَاتِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ثُمَّ تَرَضَّاهَا حَتَّى رَضِيَتْ. هَذَا مُرْسَلٌ حَسَنٌ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

[صحیح]

(۱۲۷۳۵) شعبی کہتے ہیں: جب فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ اجازت مانگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فاطمہ! ابوبکر آئے ہیں، آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں، فاطمہ نے کہا: آپ پسند کرتے ہیں کہ اجازت دے دیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، پس فاطمہ نے اجازت دے دی۔ وہ فاطمہ کے پاس آئے اس کو راضی کیا اور کہا: میں نے نہیں چھوڑا، گھر، مال، اہل، خاندان مگر صرف اللہ کی رضا کے لیے اور رسول ﷺ کی رضا کے لیے اور تم اہل بیت کی رضا کے لیے۔ پھر اس کو راضی کیا، وہ راضی ہو گئیں۔

(۱۲۷۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ فِيهِ أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا وَلِيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ النَّبِيُّ -ﷺ- فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وَلِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلاَ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَاطِمَةَ لَيْسَ لِي بِحَقٍّ وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ

البداية والنهاية

السيرة النبوية

من كتاب الوفود - إلى أفراسه ﷺ ومراكبه

تأليف

الإمام الحافظ المؤرخ أبي الفداء إسماعيل بن كثير

٧٠١ - ٧٧٤ هـ

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

د. رياض عبد الحميد مراد

الشيخ عبد القادر الأرناؤوط | الدكتور بشار عواد معروف

الجزء الخامس

دار ابن كثير

دمشق - بيروت

رواية الجماعة لما رواه الصديق ٤١١

وَرِثَتْ رسولَ الله أم أهلُه ؟ فقال : لا بل أهلُه ، قالت : فأين سهم رسول الله ﷺ ؟ فقال أبو بكر : إني سمعت رسول الله ﷺ يقول : « إنّ الله إذا أطعَمَ نبياً طُعمةً ثمّ قبَضه جعلَهُ للذي يقومُ من بعْدِه » فرأيتُ أن أرُدّه على المسلمين . قال : فأنتَ وما سَمِعْتَ من رسول الله ﷺ . وهكذا رواه أبو داود ، عن عثمان بن أبي شيبة ، عن محمد بن فُضَيل به . ففي لفظ هذا الحديث غرابةٌ ونكارةٌ ، ولعلّه رُوِي بمعنى ما فَهِمَه بعضُ الرواة ، وفيهم مَنْ فيه تشيُّعٌ ، فلْيُعْلَمْ ذلك ، وأحسنُ ما فيه قولُها : أنتَ وما سَمِعْتَ من رسول الله ﷺ ، وهذا هو المظنونُ بها ، واللائقُ بأمرها وسيادتها وعلمها ودينها ، رضي الله عنها ، وكأنّها سألَتْهُ بعدَ هذا أن يجعلَ زوجَها ناظراً على هذه الصدقة ، فلم يُجِبْها إلى ذلك ، لما قدمناه ، فتَعَتَّبَتْ عليه بسبب ذلك وهي امرأةٌ من بناتِ آدم ، تأسف كما يأسفون ، وليست بواجبةِ العِصْمةِ مع وجودِ نصِّ رسولِ الله ﷺ ، ومخالفةِ أبي بكر الصديق ، رضي الله عنه وأرضاه ، وقد رُوِّينا عن أبي بكر رضي الله عنه : أنه ترضّى فاطمة وتلاينها قبل موتها فرضيت رضي الله عنها .

قال الحافظ أبو بكر البيهقي[8] : أخبرنا أبو عبد الله الحافظ[9] ، أنبأنا أبو عبد الله محمد بن يعقوب ، ثنا محمد بن عبد الوهاب ، ثنا عَبْدان بن عثمان العَتَكي بنيسابور ، أنبأنا أبو حمزة[10] ، عن إسماعيل بن أبي خالد ، عن الشعبي ، قال : لما مَرِضَتْ فاطمةُ أتاها أبو بكر الصّدّيقُ فاستأذَنَ عليها ، فقال علي : يا فاطمةُ هذا أبو بكر يَسْتأذنُ عليكِ . فقالت : أتحبُّ أن آذنَ له ؟ قال : نعم . فأذِنَتْ له فدخلَ عليها يترضّاها ، فقال : والله ما تركتُ الدارَ والمالَ والأهلَ والعشيرةَ إلا ابتغاءَ مَرْضاةِ الله ، ومرضاةِ رسولِه ، ومرضاتِكُمْ أهلَ البَيْتِ ، ثم ترضّاها حتى رَضِيَتْ . وهذا إسنادٌ جيدٌ قويٌّ ، والظّاهِرُ أنّ عامِراً[11] الشّعبي سَمِعَهُ من عليٍّ ، أو مِمَّنْ سَمِعَه من عليٍّ .

وقد اعترف علماءُ أهلِ البَيْتِ بصحّة ما حَكَم به أبو بكر في ذلك . قال الحافظ البيهقي[12] : أخبرنا

(٣) بعدها في المسند (أعلم) .
(٤) أبو داود (٢٩٧٣) .
(٥) ط : (وهذا هو الصواب والمظنون بها) وفي أ : (وهذا الصواب والمظنون بها) .
(٦) ط : (ولكنها) .
(٧) ط : (فعتبت) .
(٨) السنن الكبرى للبيهقي (٦/ ٣٠١) .
(٩) ليست عبارة (أخبرنا أبو عبد الله الحافظ) في ط .
(١٠) في سنن البيهقي : (أبو حمزة) .
(١١) ط : (أن عامر) خطأ .
(١٢) السنن الكبرى للبيهقي (٦/ ٣٠٢) .

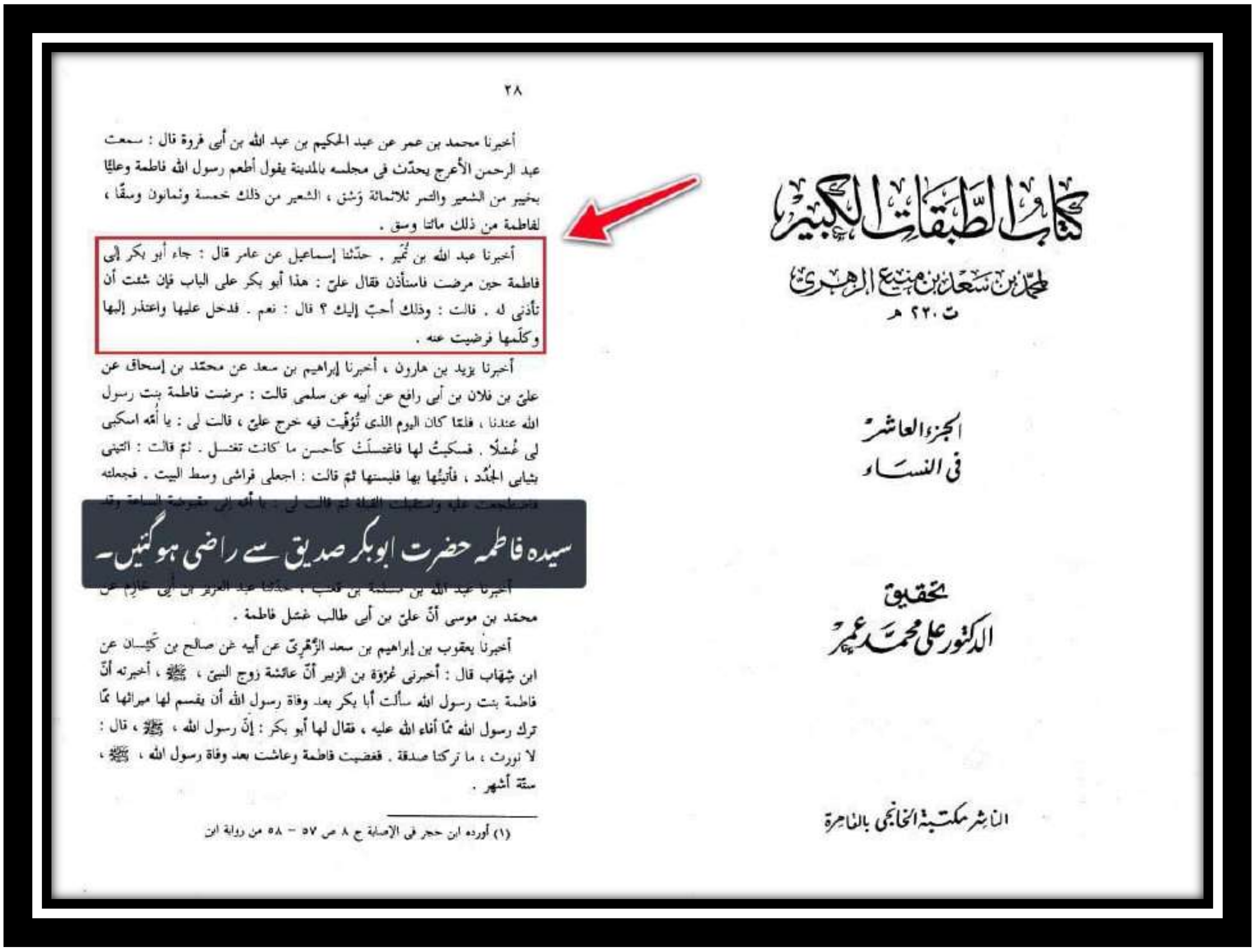

كتاب الطبقات الكبير

لمحمد بن سعد بن منيع الزهري

ت ٢٣٠ هـ

الجزء العاشر

في النساء

تحقيق

الدكتور علي محمد عمر

الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة

٢٨

أخبرنا محمد بن عمر عن عبد الحكيم بن عبد الله بن أبي فروة قال : سمعت عبد الرحمن الأعرج يحدّث في مجلسه بالمدينة يقول أطعم رسول الله فاطمة وعليًا بخيبر من الشعير والتمر ثلاثمائة وَسْق ، الشعير من ذلك خمسة وثمانون وسقًا ، لفاطمة من ذلك مائتا وسق .

أخبرنا عبد الله بن نُمير . حدّثنا إسماعيل عن عامر قال : جاء أبو بكر إلى فاطمة حين مرضت فاستأذن فقال عليّ : هذا أبو بكر على الباب فإن شئت أن تأذني له . قالت : وذلك أحبّ إليك ؟ قال : نعم . فدخل عليها واعتذر إليها وكلّمها فرضيت عنه .

أخبرنا يزيد بن هارون ، أخبرنا إبراهيم بن سعد عن محمّد بن إسحاق عن عليّ بن فلان بن أبي رافع عن أبيه عن سلمى قالت : مرضت فاطمة بنت رسول الله عندنا ، فلمّا كان اليوم الذي تُوُفّيت فيه خرج عليّ ، قالت لي : يا أمّه اسكبي لي غُسْلًا . فسكبتُ لها فاغتسلَتْ كأحسن ما كانت تغتسل . ثمّ قالت : ائتيني بثيابي الجُدُد ، فأتيتُها بها فلبستها ثمّ قالت : اجعلي فراشي وسط البيت . فجعلته [illegible]

[illegible] محمّد بن موسى أنّ عليّ بن أبي طالب غسّل فاطمة .

أخبرنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد الزُّهْرِيّ عن أبيه عن صالح بن كَيْسان عن ابن شِهَاب قال : أخبرني عُرْوَة بن الزبير أنّ عائشة زوج النبيّ ، ﷺ ، أخبرته أنّ فاطمة بنت رسول الله سألت أبا بكر بعد وفاة رسول الله أن يقسم لها ميراثها ممّا ترك رسول الله ممّا أفاء الله عليه ، فقال لها أبو بكر : إنّ رسول الله ، ﷺ ، قال : لا نورث ، ما تركنا صدقة . فغضبت فاطمة وعاشت بعد وفاة رسول الله ، ﷺ ، ستّة أشهر .

(١) أورده ابن حجر في الإصابة ج ٨ ص ٥٧ – ٥٨ من رواية ابن

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ
تصنيف
الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى
٧٤٨ھ - ١٣٧٤م
الجزء الثاني
حقق نصوصه ، وخرج أحاديثه ، وعلق عليه
شعيب الأرنؤوط
مؤسسة الرسالة

صدقة »⁽¹⁾ فوجدتْ عليه ، ثم تعلّلت⁽²⁾ .

روى إسماعيلُ بنُ أبي خالد ، عن الشعبي ، قال : لما مرضتْ فاطمةُ ، أتى أبو بكر فاستأذن ، فقال عليٌّ : يا فاطمةُ ، هذا أبو بكر يستأذنُ عليك . فقالتْ : أتُحِبُّ أن آذنَ له . قال : نعم .

ـ قلت : عملت السنة رضي الله عنها ، فلم تأذنْ في بيت زوجها إلا بأمره ـ

قال : فأذنتْ له . فدخلَ عليها يترضّاها ، وقال : والله ما تركتُ الدارَ والمالَ والأهلَ والعشيرةَ إلا ابتغاء مَرضاة الله ورسوله ومَرضاتكم أهلَ البيت . قال : ثم ترضّاها حتى رَضِيَتْ⁽³⁾ .

توفيت بعد النبي ﷺ بخمسة أشهر ، أو نحوها⁽⁴⁾ . وعاشت أربعاً أو خمساً وعشرين سنة . وأكثرُ ما قيل : إنها عاشت تسعاً وعشرين سنة . والأول

(١) أخرجه البخاري ٦/ ١٣٩ ، ١٤١ في فرض الخمس ، و٧/ ٢٥٩ في المغازي باب حديث بني النضير ، و١٢/ ٤ في أول الفرائض . ومسلم (١٧٥٩) في الجهاد والسير ، باب قول النبي ﷺ : « لا نورث ما تركناه صدقة » من طريق الزهري ، عن عروة بن الزبير ، عن عائشة أن فاطمة بنت رسول الله ﷺ : أرسلت إلى أبي بكر الصديق تسأله ميراثها من رسول الله ﷺ مما أفاء الله عليه من المدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر ، فقال أبو بكر : إن رسول الله ﷺ قال : « لا نورث ، ما

(٢) تعللت : أي تلهت عنه وتشاغلت .

(٣) أخرجه ابن سعد في « الطبقات » ٨/ ٢٧ ، وإسناده صحيح ، لكنه مرسل ، وذكره الحافظ في « الفتح » ٦/ ١٣٩ ، ونسبه إلى البيهقي وقال : وهو وإن كان مرسلاً فإسناده إلى الشعبي صحيح .

(٤) تقدم في حديث عائشة أنها توفيت بعده ﷺ بستة أشهر .

١٢١

مشہور شیعہ فاضل ابن میثم بحرانی نے اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ طبع قدیم جلد 35 صفحہ 543

قال انا لك ما لابيك قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ياخذ من فدك قوتكم و يقسم الباقي ويحمل منه في سبيل الله و لك على الله ان اصنع بها كما كان يصنع فرضيت بذلك واخذت العهد عليه به---- الخ

(صدیق اکبر نے فرمایا) کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فدک کی آمدنی سے آپ اہلبیت کا خرچ الگ کر لیتے تھے جو آپ کے لیے کافی ہوتا تھا باقی مساکین پر یا جہاد کی تیاری پر صرف کرتے تھے اور اللہ کی رضا کے لیے یہ آپ کا مجھ پر حق ہے کہ میں وہی طریقہ اختیار کروں گا جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے یہ سن کر فاطمہ راضی ہو گئیں اور ابو بکر سے ایسا کرنے کا عہد لیا پھر اپنے اپنے عہد میں اہل بیت کو اسی طرح سال کا خرچہ دیتے رہے ان کے بعد خلفاء نے بھی وہی طریقہ جاری رکھا حتیٰ کہ امیر معاویہ کا زمانہ آگیا۔

اسکینز اگلے پیج پر

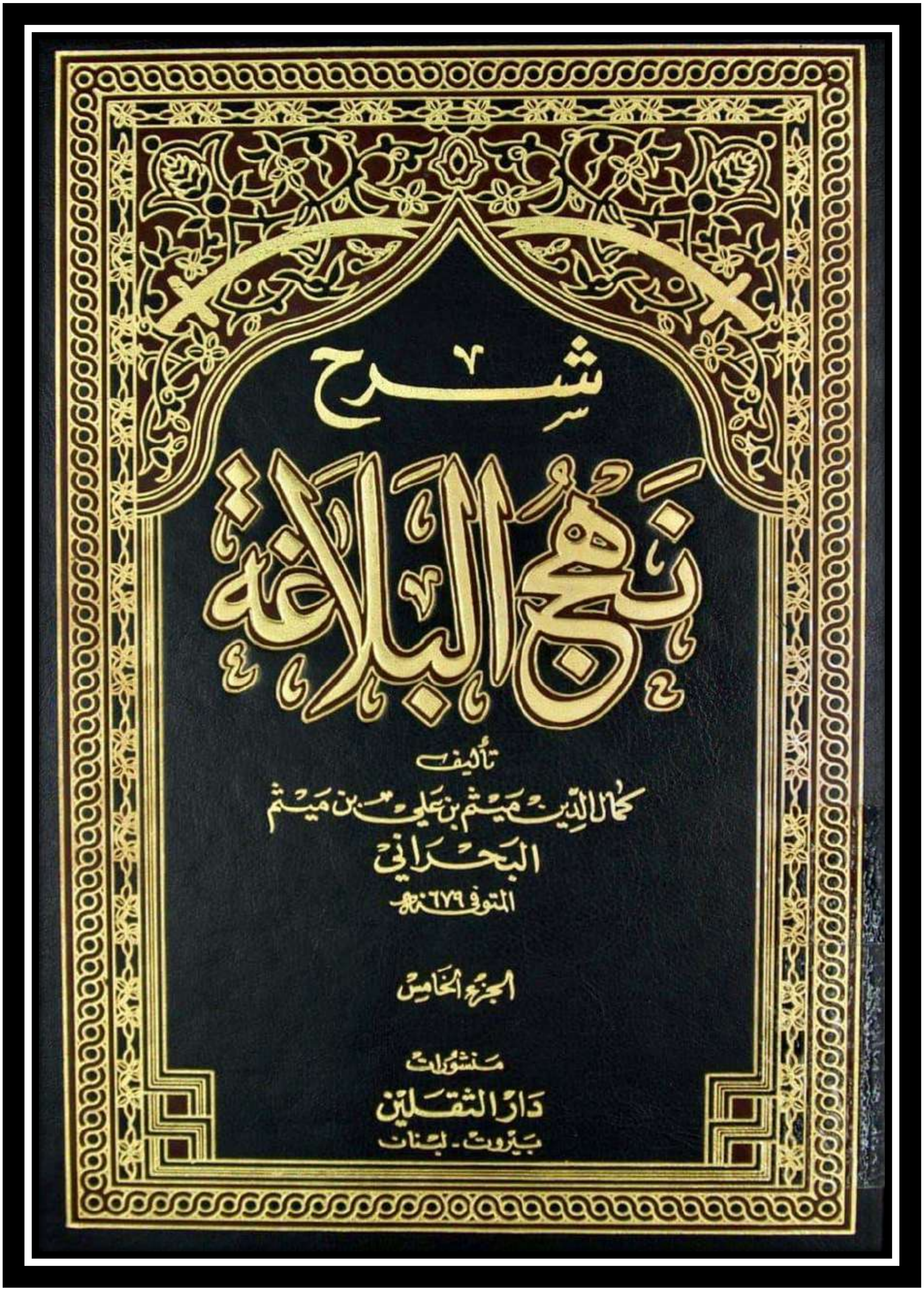
شرح
نهج البلاغة
تأليف
كمال الدين ميثم بن علي بن ميثم
البحراني
المتوفى ٦٧٩هـ
الجزء الخامس
منشورات
دار الثقلين
بيروت - لبنان

ولم تزل كذلك حتى حضرتها الوفاة فأوصت أن لا يصلي عليها فصلّى عليها العباس ودفنت ليلاً، وروي انه لما سمع كلامها حمد الله واثنى عليه وصلى على رسوله، ثم قال: يا خيرة النساء وابنة خير الآباء والله ما عدوت رأي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، ولا عملت إلاّ بأمره ، وإن الرائد لا يكذب أهله قد قلت فأبلغت وأغلظت فأهجرت فغفر الله لنا ولك أما بعد فقد دفعت آلة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ودابته وحذاه إلى علي عليه السلام ، وأما ما سوى ذلك فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : إنّا معاشر الأنبياء لا نورث ذهباً ولا فضة ولا أرضاً ولا عقاراً ولا داراً ولكنا نورث الإيمان والحكمة والعلم والسنة ، وقد عملت بما أمرني وسمعت . فقالت : إن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد وهبها لي .

قال : فمن يشهد بذلك . فجاء علي بن أبي طالب وأم أيمن فشهدا لها بذلك فجاء عمر بن الخطاب وعبد الرحمٰن بن عوف فشهدا أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقسمها . فقال أبو بكر : صدقت يا ابنة رسول الله وصدق علي وصدقت أم أيمن وصدق عمر وصدق عبد الرحمٰن ، وذلك أن لك ما لأبيك كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يأخذ من فدك قوتكم ويقسم الباقي ويحمل منه في سبيل الله ، ولك عليّ الله أن أصنع بها كما كان يصنع . فرضيت بذلك وأخذت العهد عليه به .

وكان يأخذ غلتها فيدفع إليهم منها ما يكفيهم . ثم فعلت الخلفاء بعده كذلك إلى أن ولّى معاوية فأقطع مروان ثلثها بعد الحسن عليه السلام . ثم خلصت له في خلافته وتداولها أولاده إلى أن انتهت إلى عمر بن عبد العزيز فردّها في خلافته على أولاد فاطمة عليها السلام قالت الشيعة : فكانت أول ظلامة ردّها . وقالت السنة : بل استخلصها في ملكه ثم وهبها لهم . ثم أخذت منهم بعده إلى أن انقضت دولة بني أمية فردها عليهم أبو العباس السفاح . ثم قبضها المنصور. فردها ابنه المهدي. ثم قبضها ولداه موسى وهارون. فلم تزل في ايدي بني العباس الى زمن المأمون فردها اليهم وبقيت الى عهد المتوكل فأقطعها عبد الله بن عمر البازيار، وروي أنه كان فيها إحدى عشرة نخلة غرسها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيده فكان بنو فاطمة يهدون ثمرها إلى

جب حضرت علی رضہ اور حضرت زبیر رضہ نے حضرت ابو بکر رضہ کی بیعت کرلی اور حالات پر سکوت ہو گئے تو اس کے بعد حضرت ابو بکر رضہ سیدہ فاطمہ الزہرا رضہ کے پاس آئے اور حضرت عمر رضہ کے لیے سفارش کی اور رضا کے طلبگار ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضہ ان پر راضی ہو گئی۔

شیعہ کتاب: بیت الاحزان عباس قمی صفحہ ۱۲۳

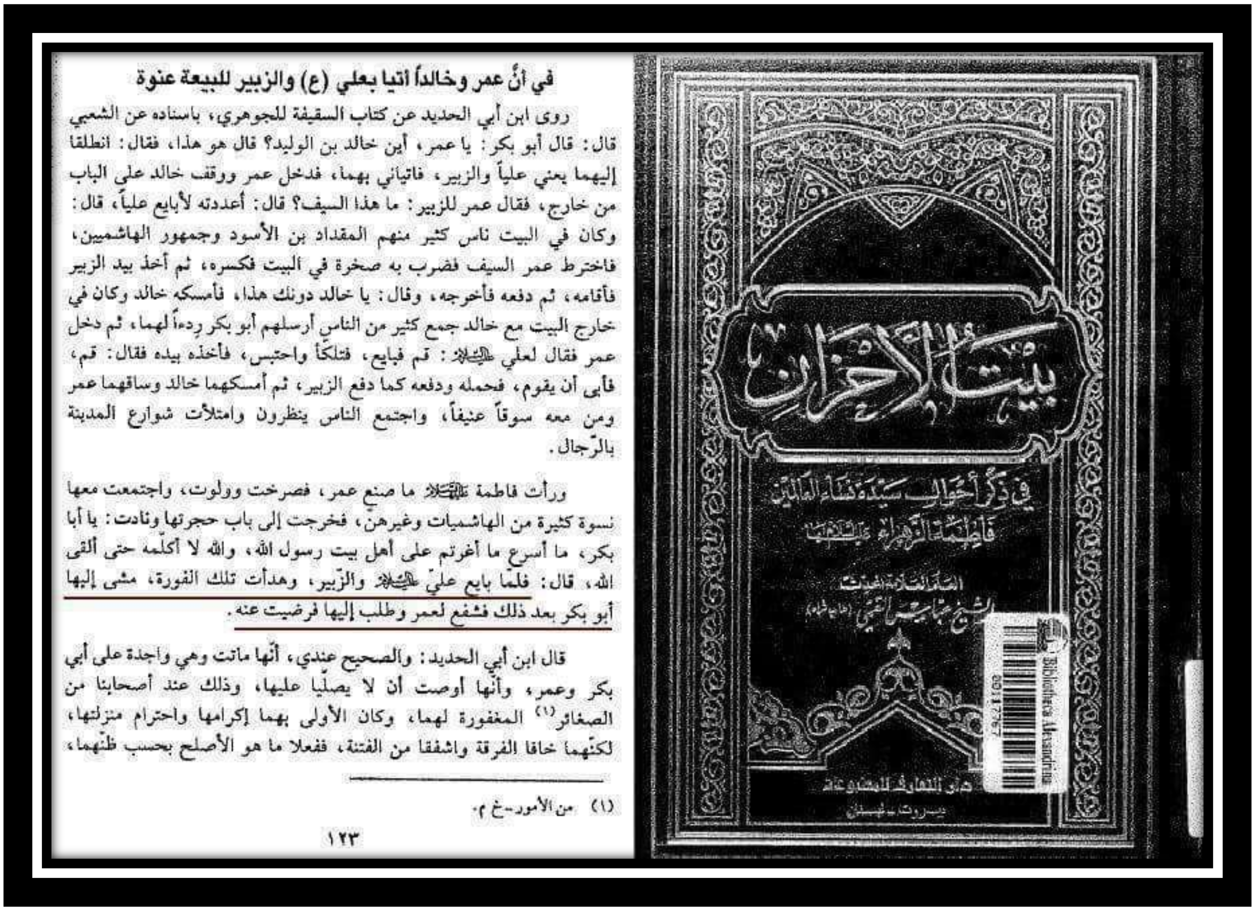

في أنَّ عمر وخالداً أتيا بعلي (ع) والزبير للبيعة عنوة

روى ابن أبي الحديد عن كتاب السقيفة للجوهري، باسناده عن الشعبي قال: قال أبو بكر: يا عمر، أين خالد بن الوليد؟ قال هو هذا، فقال: انطلقا إليهما يعني علياً والزبير، فاتياني بهما، فدخل عمر ووقف خالد على الباب من خارج، فقال عمر للزبير: ما هذا السيف؟ قال: أعددته لأبايع علياً، قال: وكان في البيت ناس كثير منهم المقداد بن الأسود وجمهور الهاشميين، فاخترط عمر السيف فضرب به صخرة في البيت فكسره، ثم أخذ بيد الزبير فأقامه، ثم دفعه فأخرجه، وقال: يا خالد دونك هذا، فأمسكه خالد وكان في خارج البيت مع خالد جمع كثير من الناس أرسلهم أبو بكر رِدءاً لهما، ثم دخل عمر فقال لعلي عليه السلام: قم فبايع، فتلكأ واحتبس، فأخذه بيده فقال: قم، فأبى أن يقوم، فحمله ودفعه كما دفع الزبير، ثم أمسكهما خالد وساقهما عمر ومن معه سوقاً عنيفاً، واجتمع الناس ينظرون وامتلأت شوارع المدينة بالرّجال.

ورأت فاطمة عليها السلام ما صنع عمر، فصرخت وولوت، واجتمعت معها نسوة كثيرة من الهاشميات وغيرهنّ، فخرجت إلى باب حجرتها ونادت: يا أبا بكر، ما أسرع ما أغرتم على أهل بيت رسول الله، والله لا أكلّمه حتى ألقى الله، قال: فلمّا بايع عليّ عليه السلام والزّبير، وهدأت تلك الفورة، مشى إليها أبو بكر بعد ذلك فشفع لعمر وطلب إليها فرضيت عنه.

قال ابن أبي الحديد: والصحيح عندي، أنّها ماتت وهي واجدة على أبي بكر وعمر، وأنّها أوصت أن لا يصلّيا عليها، وذلك عند أصحابنا من الصغائر[1] المغفورة لهما، وكان الأولى بهما إكرامها واحترام منزلتها، لكنّهما خافا الفرقة واشفقا من الفتنة، ففعلا ما هو الأصلح بحسب ظنّهما،

(١) من الأمور - خ م.

١٢٣

شیعہ دعویٰ: تاریخ سے کئی مثالیں دکھا سکتا ہوں کہ نبی کی اولاد کو مالی ورثہ ملا: چلیں ٹھیک ہے۔ آپ کا یہ شوق بھی پورا کر دیتا ہوں۔ دکھائیں **گذشتہ کس نبی کی ملکیت بطور وراثت تقسیم کی گئی تھی۔**

جب ایسی کوئی مثال ہی نہیں تو میں کیسے دکھا سکتا ہوں۔ آپ دعویٰ کر رہے ہیں تو دلیل پیش کریں۔ وہ بہت سے نمونے عوام کے سامنے لائیں۔ میرے علم میں بھی اضافہ ہو گا۔

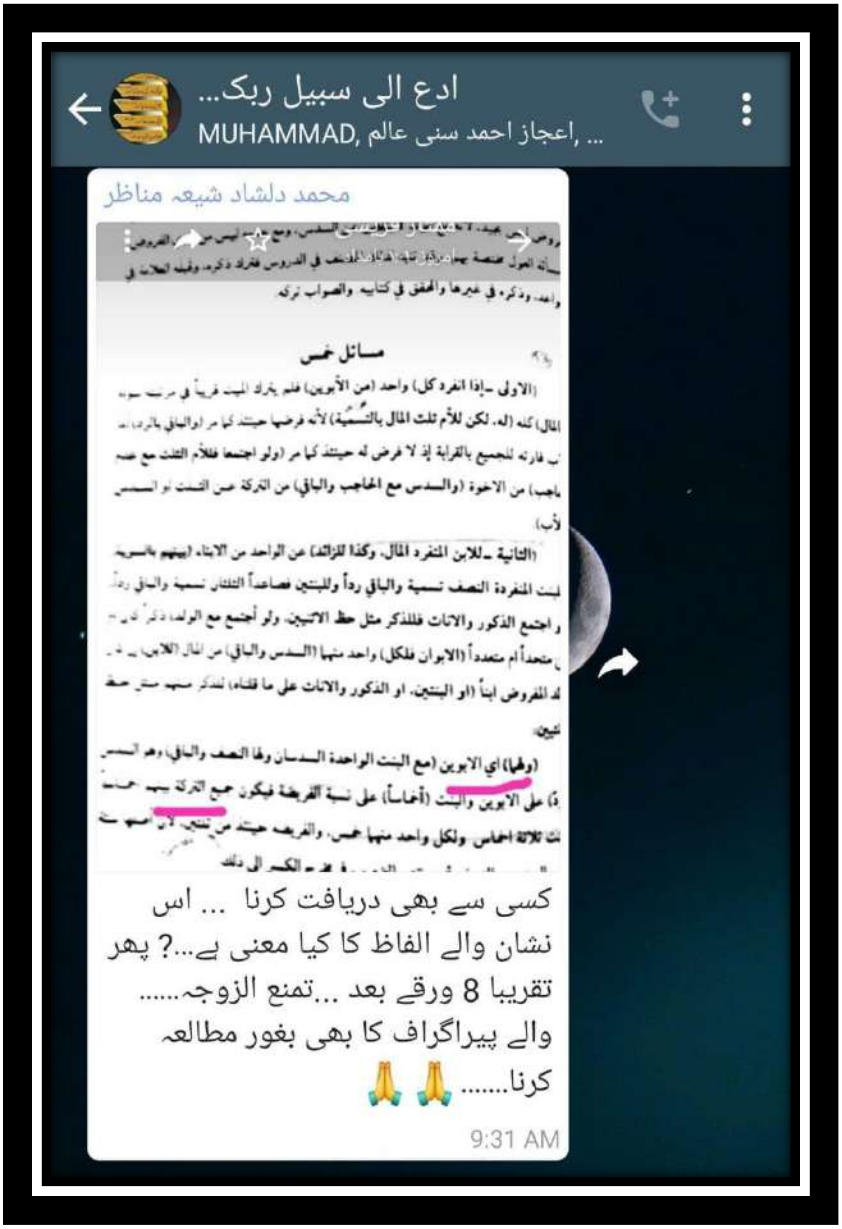

اس عبارت اور ان الفاظ سے مکمل ترکہ کی بات بیان کی گئی ہے، اس میں تصریح کہاں ہے کہ عورت غیر منقولہ جائیداد کی وارث ہے؟ آپ کو امام معصوم کے قول کا رد کرنا تھا۔ کہتے کچھ ہیں، سمجھتے کچھ ہیں اور دکھاتے کچھ ہیں۔

میں نے مدلل علمی رد کر دیا ہے۔ آپ سے بھی یہی امید رکھتا ہوں۔ وقت کی کوئی قید نہیں۔ پوری رات پڑی ہے۔ کل سے ہماری گفتگو کا موضوع **سیدنا علی اور حضرت عمر فاروق کے مکالمہ** ہے۔

آپ اپنی تحریر کا **ب** دوبارہ پیش کر کے دعوی اور دلیل دیجئے گا۔ میں اس کا علمی اور منطقی رد کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

نوٹ: اس کے بعد دوبارہ سنی مناظر نے اپنے سوالات کی فہرست پیش کی، لیکن شیعہ مناظر آخر تک لاجواب رہے۔

میں نے آج بھی کئی نئے سوال پوچھے ہیں۔ اب کیا اضافہ کروں۔ جواب تو آپ دیتے نہیں ہو۔ بس تحریر لکھنے کا شوق ہے!!!

اللہ حافظ۔

ترجمہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہم جماعت انبیاء کی وراثت سونا، چاندی، زمین، سامان اور مکان وغیرہ نہیں ہوتی بلکہ ایمان، حکمت، علم اور سنت کی وراثت ہم چھوڑتے ہیں میں نے وہی کچھ کیا جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا اور میں نے وہ حکم سنا تھا تو یہ سن کر سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ فدک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ھبہ کردیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اس بات کا کوئی گواہ؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام ایمن بطور گواہ پیش ہوئے اور اس امر کی گواہی دی اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آگئے ان دونوں نے یہ گواہی دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فدک کو تقسیم فرماتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے بنت پیغمبر تو نے بھی سچ کہا اے علی تم بھی سچے ہو اے امایمن تم بھی سچی اور اے عمر و عبدرحمن تم دونوں بھی سچے ہو اس لیے کہ اے فاطمہ تیرے لیے وہی کچھ ہے جو آپ کے والد کا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فدک کی آمدنی سے تمہاری خوراک کا اہتمام فرماتے اور باقی ماندہ کو تقسیم فرمادیتے اور اس سے فی سبیل اللہ سواری بھی لے دیتے تمہارے بارے میں اللہ سے معاہدہ کرتا ہوں کہ میں اسی طرح تم سے سلوک کروں گا جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلوک فرمایا کرتے تھے تو یہ سن کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راضی ہوگئیں اور اسی پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہد لیا

سنی مناظر: ایک درستگی ۔ شرح نہج البلاغہ ص 275 ، اس عبارت کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ بسم تعالی۔ ممتاز صاحب مسلسل میری مدد کرنے کا شکریہ۔ آپ نے اپنے مدعا اور اپنے بنائے اصولوں کی خلاف ورزی کرکے میرے کام کو آسان بنایا۔ ممتاز صاحب۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قاتل مقتول کے خون کا وارث بن کر قصاص کا مطالبہ کرتا ہے۔ میری طرف سے بحث کی الف ب کی کم از کم دس مرتبہ وضاحت کے باوجود ابھی تک اپنی طرف سے میرے مدعا کے مراحل کی تفسیر کرکے مجھ سے میرے مدعا کی وضاحت کا حق چھین کر بار بار مجھے خلاف ورزی کے مرتکب دکھا کر میرے دلائل پر پردہ ڈالنے اور میرے اٹھائے بنیادی سوالات پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن آپ کی تمام تر کوششوں کے باوجود میں انشاءاللہ آپ کو اسی ترتیب سے آگے ہی لے کر چلوں گا۔

میرا مدعا یہ تھا کہ جناب فاطمہ ع کی طرف سے اپنے حقوق کے مطالبے کو رد کرنے کی وجہ سے ناراض ہونا اور اسی وجہ سے بائیکاٹ کی حالت میں اور خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والے سمجھ کر دنیا سے جانا اور اسی طرح امیر المومنین ع کی طرف سے جناب فاطمہ ع کی حمایت اور خلفاء کی جانب سے حدیث لانورث سے استدلال کو قبول نہ کرنے کی باتیں یہ سب آپ کی صحیحین میں موجود ہیں۔ الحمدللہ اس کو میں نے ثابت کیا

سنی مناظر بار بار شیعہ مناظر کی اس تحریر کے اسکرین شاٹ رکھتا رہا کہ الف اور ب یہ ہے اور اسی تحریر پر گفتگو طئے ہوئی تھی ، اسی ترتیب سے گفتگو ہوگی لیکن شیعہ دلشاد عام شیعوں کی طرح دوران مناظرہ اپنی ہی تحریر کی ترتیب کو بدل کر گفتگو کرتے رہے! شاید سمجھ گئے کہ اس کا دجل آشکار ہو چکا ہے۔
دوسری بات صحیحین کی جن احادیث سے شیعہ عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہی احادیث میں اصل حقائق بھی موجود ہوتے ہیں۔
قارئین غور کریں! آخر شیعہ نامکمل باتیں کیوں بتاتے ہیں؟

اور عجیب بات یہ ہے آپ پہلے مرحلے میں غضبت والی بات کو ادراج کہتے رہے بعد میں آپ نے خود ہی ثابت کیا کہ بے شک ناراض ہوئی تھیں اور اس کے اسکین بھی آپ نے خود ہی پیش کئے۔ یہ مرحلہ بلکل ختم ہوا۔

ایک محاورہ ہے کہ کوڑھ مغز کو جتنا چاہے سمجھاؤ، وہ کبھی نہیں سمجھے گا۔ شیعہ مناظر کو یہ سمجھ تو آگیا کہ سنی مناظر کے اسکینز جو اہلسنت و اہل تشیع کی معتبر کتب سے ہیں، ان سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی ثابت ہوگئی لیکن یہ سمجھنے سے قاصر رہے کہ جن اسکینز سے وہ ناراضگی ثابت کر رہا ہے، ان اسکین میں تو سیدہ فاطمہ شیخین سے راضی بھی ہو رہی ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ان اسکین میں بیان کی گئی رضایت کے منکر ہیں اور جو شدید ناراضگی بیان ہی نہیں ہے اسے شیعہ ثابت قرار دے رہا ہے۔ شیعہ مناظر کو اصل میں سنی مناظر کا استدلال رد کرنا تھا لیکن یہ مناظرے کا طریقہ انہیں معلوم ہی نہ تھا، کیونکہ وہ خود بھی بغیر استدلال احادیث رکھ کر گفتگو کرتے رہے اور من پسند مفہوم نکالتے رہے!

اب دیکھیں آپ نے میری مدد اور خود اپنے اٹھائے سوالوں کا کس طرح خود ہی جواب دیا۔ آپ نے دوسرے شواہد کا ادعا تو بہت کیا بعد میں ایسی سندیں پیش کی جن سے ناراض ہونے کی بات ثابت ہوتی تھی۔ ناراض ہونے کے بعد میں وفات سے پہلے راضی ہونے کا ادعا بھی۔ اب یہاں اصل ناراض ہونے کو آپ مان گئے لہٰذا اب مجھ سے ناراض کے الفاظ اور چہرے کی نشانی کا سوال کیوں کرتے ہو؟ عجیب ہے جس سوال کا جواب آپ خود دے گئے اس کا مجھ سے سوال بھی۔ اب جب نارض ہو گئی تھی اور وہ بھی بقول آپ کے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنانے کے بعد تو جناب آپ جو استغفار کر کر کے شیعوں پر اعتراض اور سوال اٹھا رہے تھے وہ کیا ہوا؟ کیا پھر بھی مجھ سے جواب مانگتے ہو؟؟

شیعہ مناظرکا شکوہ!

مجھ سے سیدہ کی ناراضگی کے سوال کیوں کرتے ہو؟

سنی مناظر کے دلائل شیعیت پر حجت تمام کرنا تھا کہ اگرچہ سیدہ فاطمہ سے یہ امید نہیں کہ وہ دنیاوی مال ملکیت پر اتنی شدید ناراض ہوں اس کے باوجود دلی رنجش یا خلش عین ممکن ہے۔ اس خلش کا ختم ہونا بھی اہل سنت و اہل تشیع روایات میں مذکور ہے۔

آخر یہ حقائق شیعہ علماء عوام تک کیوں نہیں پہنچاتے؟

کیا جناب فاطمہ ع حضور کی حدیث کی منکر ہو گئی تھی؟ یہ پہلا مرحلہ تھا جو کو آپ نے ادراج کارٹ لگا لگا کر خود ہی تسلیم کیا اور اس پر دلائل پیش کئے۔ اگلی بات یہ تھی کہ آپ اس کا مطالبہ کرتی رہیں، جیسا کہ جناب عائشہ کا قول{ قالت ، کانت فاطمہ تسال ابابکر } اور پھر مولا علی کی طرف سے اس میراث کے مطالبے کا خلیفہ دوم کے دور تک جاری رہنا۔ یہ دنوں اس بات کی دلیل ہے کہ معاملہ اس حدیث کے نقل سے ختم نہیں ہوا

اور خلیفہ دوم کے دور تک چلتا رہا یہ ایک تو زہری کے بقول آپ کے گمان کی حقیقت پر مبنی ہونے کی دلیل ہے اور دوسرا جناب زہرا کی ناراضگی اور اپنے حق سے محروم کے نظریے کی۔ اب عجیب بات یہ ہے ادراج ادراج کارٹ لگانے کے باوجود ایک تو ادراج کے معنی نہیں جانتا تھا اور ساتھ ہی میرے ادراج کی نفی کے لئے پیش کردہ شاہد سے چشم پوشی۔ جناب کب اس کا جواب دوگے لہٰذا خود بخود یہ بھی ثابت ہوا کہ معاملہ جاری ہی رہا اور ابو بکر کے دور میں یہ ختم ہی نہیں ہوا۔ آپ کے سارے دلائل کو خود آپ ہی نے خراب کیا۔ آپ نے کہا یہ سب زہری کا گمان ہے۔ میں نے کہا گمان بھی ہو حقیقت پر مبنی ہے پھر آپ کا یہ اعتراض ہوا کہ وہ تو واقعے کے عینی شاہد نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کی بات کو ایک مرسل خبر کے طور پر بھی قبول نہیں کیا

اور آج ماشاءاللہ جناب فاطمہ کی رضایت پر ایسی اسناد پیش کی کہ جو پہلے آپ کے غضبت کے ادراجی جملہ ہونے کو باطل کرتی ہیں اور واضح طور پر یہ بتاتی ہے کہ راوی کے نقل میں "غضبت" بلکل صحیح تھا۔ اگر ناراض نہیں ہوئی تھی اور خلفاء کی باتوں کو رد نہیں کیا تھا تو ان کو راضی کرنے سفارش کے ساتھ ان کے دروازے پر کیوں گئے؟ واہ جی واہ۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارہ!

شیعہ مناظر دلشاد! فریق مخالف کے دلائل اور اشکالات پر علمی رد کرنے کے بجائے اپنی ذاتی تاویلات سے اپنا مؤقف ثابت کرنے کی مذموم کوششیں کر رہے ہیں! اگر شیخین کے دل میں بغض اہل بیت ہوتا تو سیدہ کی عیادت کیوں کرتے؟ حضرت ابوبکر کی بیوی حضرت اسماء کیا شوہر کی اجازت کے بغیر سیدہ کی خدمت کرتی رہی؟ شیخین کو راضی کرنے کی فکر بھی کیوں؟؟ شیعہ اتنے کم عقل ہیں کہ جن باتوں سے صحابہ اور اہل بیت کی محبت ثابت ہوتی ہے انہی سے الٹا مطلب نکال لیتے ہیں!

اب اگلی بات: عضبت اور وجدت جب حقیقت پر مبنی ہے اور پھر رضایت پر جو دلیل پیش کی وہ تو مرسل ہے اس کی سند ہی ٹھیک نہیں ہے۔ آپ فرض کریں حسن ہے تو مرسل ہونے کا انکار تو نہیں۔ آپ نے آج اس سلسلے میں جتنی روایتیں پیش کی وہ سب کے سب مرسل ہیں اور سند کے اعتبار سے ضعیف۔ جناب اگر آپ کا یہ اعتراض تھا کہ زہری واقعے کے عینی شاہد نہیں تو شعبی {کہ بعض نے اس کی تضعیف بھی کی ہے} وہ کیسے رضایت کے شاہد ٹھہرے؟ اگر شعبی کی مرسل روایت حجت ہے تو زہری کی مرسل روایت کیوں حجت نہیں زہری تو شعبی سے زیادہ قوی ہے۔ اب ان سب سے یہ واضح ہوا میرے دلائل کارد آپ کے پاس نہیں ہے۔ لہذا میرا دوسرا مدعا بھی خود بخود ثابت ہوا۔

یہ ہے میرے الف اور ب کی کہانی۔ اب آپ کے الف ب کی بات دیکھیں۔ آپ نے الزامی سوالات کہہ کر کر اتنے سوالات کیے جو بحث کے تیسرے مرحلے سے متعلق ہے لہذا آپ نے جان بوجھ کر بحث کو خراب کرنے اور مجھ سے کیے وعدے کی خلاف ورزی کی کوشش کی۔ ہمارے ایڈمن حضرات اس کے گواہ ہیں **آپ نے فدک اور وراثت، حدیث العلماء ورثۃ۔ شیعوں کے ہاں عورت کی وراثت۔ حضرت علی کے دور میں فدک واپس نہ لینے جیسے جتنے بھی سوالات اٹھائے یہ سب اصل بحث کو خراب کرنے کی کوشش تھی** اور میں نے شروع میں ہی آپ کی اس چالاکی کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا آپ بحث سے جتنا دور جائیں آپ کو واپس لے کر آؤں گا۔ مندرجہ بالا آپ کے سوالات میں سے بعض کا میں نے جواب دیا آپ 1،2،3 کی چکر میں ان کو نظر انداز کرتے رہے۔ مسلسل سوال دھرا کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی یہ میں آپ کے سوالات کا جواب نہیں دے رہا ہوں اور پھر کئی دفعہ ڈیڈ لائن دی لیکن ہوا کچھ نہیں۔ ممتاز صاحب۔ کب تک ایسا کرتے رہو گے جب پہلا اور دوسرا مرحلہ ختم ہوا اور آپ اصولی طور پر تیسرے مرحلے میں داخل ہوں تو پھر

آپ کو بتاؤں گا شیعوں کے ہاں وراثت کا کیا قانون ہے۔ شیعہ حدیث کا کیا معنی ہے مولا علی نے کیوں واپس نہیں لیا۔

ایک دلچسپ حقیقت

مناظرے کے آخر میں سنی مناظر نے یہ بات بھی قبول کر لی کہ چلیں تیسرے مرحلے کو شروع کریں اور اپنی باتیں ثابت کر کے دکھائیں۔ اس کے بعد شیعہ مناظر کی دوڑیں بھی دیکھنے لائق ہیں!

جناب ہماری بحث اس میں تھی کہ شیعہ جو کہتے ہیں وہ آپ کی کتابوں میں ہیں اور مجھے یہ ثابت کرنا تھا کہ حقوق کا مطالبہ کرنا اور ناراض ہونا اور معاملہ ختم نہ ہونا اور مولی علی اور جناب فاطمہ کی طرف سے اپنے حق نہ ملنے کا نظریہ، یہ میں نے آپ کی ہی مدد سے ثابت کیا کہ یہ سب آپ کی کتابوں میں ہیں اور آپ کے علماء نے اس حقیقت کو قبول کیا ہے اور پھر بعض نے یہ بحث کی ہے ان میں سے کونسا فریق حق پر تھا کون نہیں تھا۔ اب آپ کو اور دوستوں کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ آپ کے سوالات بحث کے مراحل سے متعلق نہیں اور بحث سے فرار کا ایک طریقہ کار ہے یہی وجہ ہے کہ میرے بنیادی سوال کا جواب دینے کے بجائے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ میں آپ کے سوالات کا جواب نہیں دے رہا ہوں۔ جناب کسی اچار بنانے کی کمپنی کا انچارج تو نہیں ہو؟ کچھ اسناد پیش کر رہا ہوں اگرچہ یہ اس مرحلے سے متعلق نہیں لیکن آپ کے الزامی جواب کا جواب دینے کے لئے۔

کیوں ابن عباس اور اھل سنت کے بزرگ مفسرین نے اس حدیث کو اسی طرح نہیں مانا جس طرح آپ لوگ استدلال کرتے ہیں؟ اہل سنت کے مفسرین نے { ويرث من آل يعقوب يَرِثُنِي الْمَالَ وَيَرِثُ مِنْ آلِ يعقوب النبوه } **کی تفسیر وراثت مالی ہونے کا اعتراف کیا۔**

سفيان فی قوله ويرث من آل يعقوب يَرِثُنِي الْمَالَ وَيَرِثُ مِنْ آلِ يعقوب النبوه **:**تفسير سفيان الثوری.ص181.ط دارالكتب العلمية

محقق لکھتا ہے: وهو قول ابن عباس وابی صالح والحسن والسدی وزيد بن اسلم ومجاهد والشعبی والضحاک كما فی الطبری: تفسير سفيان الثوری.ص181.ط دارالكتب العلمية

تفسیر طبری: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: ثنا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَوْلُهُ {يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ} [مريم:6] يَقُولُ: يَرِثُ مَالِي، وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ النُّبُوَّةَ

حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، قَالَ: ثنا يَزِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ فِي قَوْلِهِ {يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ} [مريم: ٦]قال يَرِثُ مَالِي، وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ النُّبُوَّةَ

حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ، قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، فِي قَوْلِهِ {يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ} قَالَ: يَرِثُنِي مَالِي، وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ النُّبُوَّةَ[سوره مريم:6]

تفسير الطبری.ج15 ص458.ط دار هجر

تفسير ابن كثير.ج5 ص213.ط دارالطيبة

سمرقندی وقال عكرمه: يرثنی مالی، ويرث من آل يعقوب النبوه، وهكذا قال الضحاک

تفسير السمرقندی.ج2 ص318.ط دارالكتب العلمية

تفسير ماوردی: أحدها: يرثنی مالی ويرث من آل يعقوب النبوه، قاله أبو صالح:تفسير الماوردی.ج3 ص355.ط دارالكتب العلمية

بغوی: وَاخْتَلَفُوا فِي هَذَا الْإِرْثِ؛ قَالَ الْحَسَنُ: مَعْنَاهُ يَرِثُنِي مَالِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ النُّبُوَّةَ والْحُبُورَةَ

تفسیر البغوی.ج5 ص218.ط دارالطیبة

ابن الجوزی: وفی المراد بهذا المیراث أربعه أقوال : أحدها: يَرِثُنی مالی، ویرث من آل یعقوب النبوَّه، رواه عکرمه عن ابن عباس، وبه قال أبو صالح

زاد المسیر فی علم التفسیر.ص877.ط المکتب الاسلامی

ابن عادل دمشقی : واختلفُوا ما المرادُ بالمیراثِ، فقال ابنُ عبَّاس، والحسنُ، والضحاک: وراثهُ المالِ فی الموضعین: اللباب فی علوم الکتاب.ج13 ص13.ط دارالطیبة

تفسیر النیسابوری: واختلفوا أیضا فی الوراثه فعن ابن عباس والحسن والضحاک: هی وراثه المال

تفسیر النسابوری.ج4 ص470.ط دارالکتب العلمیة

سیوطی ---- عباس و عکرمہ و ابوصالح کا قول : وَأخرج الْفرْيَابِيّ عَن ابْن عَبَّاس قَالَ: كَانَ زَكَرِيَّا لَا يُولد لَهُ فَسَأَلَ ربه فَقَالَ: {فَهَب لی من لَدُنْک ولیا یَرِثنِی وَیَرِث من آل یَعْقُوب} قَالَ: یَرِثنِی مَالِی وَیَرِث من آل یَعْقُوب النُّبُوَّه

وأخرج ابن أبی شیبه وابن المنذر عن مجاهد وعکرمه فی قوله : (یرثنی ویرث منءال یعقوب) . قال : یرثنی مالی ویرث من آل یعقوب النبوه

وأخرج عبد بن حمید عن أبی صالح فی قوله : (إنی خفت الموالی من وراءی) . قال : خاف موالی الکلاله وقوله : (یرثنی ویرث من ءال یعقوب) . قال : یرثنی مالی ویرث من آل یعقوب النبوه

الدر المنثور.ج10 ص12.ط دار هجر

تفسیر بحر المدید: وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ النبوه والمُلک والمال

البحر المدید فی تفسی القرآن المجید.ج3 ص320.ط دارالکتب العلمیة

معانی القرآن نحاس۔ وروی عن داود بن أبی هند عن الحسن یرثنی ای یرث مالی ویرث من آل یعقوب النبوہ:معانی القرآن للنحاس.ج4 ص311.ط جامعة ام القری

بدر الدین عینی فی عمدة القاری مینویسد: قَوْله: (وَيَرِث من آل يَعْقُوب) ، قَالَ ابْن عَبَّاس: يَرِثنِي مَالِي وَيَرِث من آل يَعْقُوب النُّبُوَّة: عمدة القاری.ج16 ص20.ط دارالفکر

فخر رازی۔أَحَدُهَا: أَنَّ الْمُرَادَ بِالْمِيرَاثِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ هُوَ وِرَاثَةُ الْمَالِ وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ وَالضَّحَّاكِ:تفسیر الرازی.ج٢١،ص185.ط دار الفکر

فَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: " رَحِمَ اللَّهُ زَكَرِيَّا مَا كَانَ لَهُ مَنْ يَرِثُهُ " وَظَاهِرُهُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ إِرْثُ الْمَالِ وَأَمَّا الْمَعْقُولُ فَمِنْ وَجْهَيْنِ. الْأَوَّلُ: أَنَّ الْعِلْمَ وَالسِّيرَةَ وَالنُّبُوَّةَ لَا تُورَثُ بَلْ لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِالِاكْتِسَابِ فَوَجَبَ حَمْلُهُ عَلَى الْمَالِ. الثَّانِي: أَنَّهُ قَالَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا وَلَوْ كَانَ الْمُرَادُ مِنَ الْإِرْثِ إِرْثَ النُّبُوَّةِ لَكَانَ قَدْ سَأَلَ جَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيًّا وَهُوَ غَيْرُ جَائِزٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ لَا يَكُونُ إِلَّا رَضِيًّا مَعْصُومًا

تفسیر الرازی.ج٢١،ص185.ط دار الفکر

قرطبی:وَيَرِثُ ِنْ آلِ يَعْقُوبَ" فَلِلْعُلَمَاءِ فِيهِ ثَلَاثَةُ أَجْوِبَةٍ، قیل: ھی وراثہ نبوہ. وقيل: ھی وِرَاثَةُ حِكْمَةٍ. وَقِيلَ: هِيَ وِرَاثَةُ مَالٍ:تفسیر القرطبی.ج١٣ص٤١٥.ط موسسة الرسالة

فَأَمَّا قَوْلُهُمْ وِرَاثَةُ نُبُوَّةٍ فَمُحَالٌ، لِأَنَّ النُّبُوَّةَ لَا تُورَثُ: تفسیر القرطبی.ج١٣،ص٤١٥.ط موسسة الرسالة

وَأَمَّا وِرَاثَةُ الْمَالِ فَلَا يَمْتَنِعُ، وَإِنْ كَانَ قَوْمٌ قَدْ أَنْكَرُوهُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ) فَهَذَا لَا حُجَّةَ فِيهِ:تفسیر القرطبی.ج١٣ص٤١٥.ط موسسة الرسالة

ابن عطیہ۔ فقال ابن عباس ومجاهد وقتاده وأبو صالح خاف أن يرثوا ماله: تفسیر ابن عطیہ.ج۴،ص۴.ط دارالکتب العلمیة

والأكثر من المفسرين على أنه أراد وراثه المال: تفسیر ابن عطیہ.ج۴ص۵.ط دار الکتب العلمیة

سرخسی نے کتاب المبسوط میں: (وَاسْتَدَلَّ) بَعْضُ مَشَايِخِنَا - رَحِمَهُمُ اللَّهُ - بِقَوْلِهِ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - «إنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ» فَقَالُوا مَعْنَاهُ مَا تَرَكْنَاهُ صدقة لَا يُورَثُ ذَلِكَ عَنَّا، وَلَيْسَ الْمُرَادُ أَنَّ أَمْوَالَ الْأَنْبِيَاءِ - عَلَيْهِمْ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - لَا تُورَثُ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى {وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُد} [النمل: 16]. وَقَالَ تَعَالَى {فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا} [مريم: 5] {يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ} [مريم: 6] فَحَاشَا أَنْ يَتَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِخِلَافِ الْمُنَزَّلِ

المبسوط.ج12 ص29.ط دارالمعرفة

شیعہ دلشاد مناظر ہے یا کاپی پیسٹر

دوران مناظرہ ہمیشہ ایک یا دو دلائل دے کر گفتگو کی جاتی ہے۔ دوران مناظرہ کسی مناظر کی طرف سے اس طرح دلائل کے انبار رکھ دینے سے ایک بات خود بخود واضح ہوجاتی ہے کہ اس کا مؤقف اتنا کمزور ہے کہ اسے اتنے سارے دلائل رکھنے کی ضرورت پیش آگئی!!

جناب خلیفہ دوم نے کیوں اس حدیث کا وہ معنی نہیں لیا جو آپ لوگ لیتے ہیں؟ بخاری نے ابن عمر سے نقل کیا ہے:

حديث ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ: ثَمَانُونَ وَ سْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَ سْقَ شَعِيرٍ؛ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الأَرْضَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے) وہاں (کی زمین میں) پھل کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو اس کے آدھے حصے پر معاملہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنی بیویوں کو سو وسق دیتے تھے۔ جس میں اسی وسق کھجور ہوتی اور بیس وسق جو۔ عمر (اپنے عہد خلافت میں) جب خیبر کی زمین تقسیم کی تو ازواج مطہرات کو یہ اختیار دیا کہ (اگر وہ چاہیں تو) انہیں بھی وہاں کا پانی اور قطعہ زمین دے دیا جائے۔ یا وہی پہلی صورت باقی رکھی جائے۔ چنانچہ بعض نے زمین لینا پسند کیا۔ اور بعض نے (پیداوار سے) وسق لینا پسند کیا۔ عائشہ نے زمین ہی لینا پسند کیا تھا۔

البخاري الجعفي، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله (متوفاي256هـ)، صحيح البخاري، ج 2، ص 820، ح2203، كِتَاب الْمُزَارَعَةِ، بَاب الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ، تحقيق د. مصطفى ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، الطبعة: الثالثة، 1407 - 1987 .

یہ جو خیبر کے اموال سے بیویوں کو دیتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے ذاتی اموال میں سے تھا اگر رسول اللہ ﷺ کے تمام اموال آپ کے بعد صدقہ اور عمومی اموال شمار ہوتے تھے تو عمر نے کیوں اس کو ازواج میں تقسیم کیا؟ اگر ارث تھا تو کیوں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو ارث سے محروم کیا؟

شیعہ مناظر کا دجل

اگر باب کا نام ہی شیعہ دلشاد پڑھ لیتا تو کبھی یہ حدیث پیش نہ کرتا۔ اسے پرسنل میں دلائل دینے والا ہی شیعیت کا جنازہ نکالنے والا اور اس کا دوست نما دشمن تھا! یہ باب درحقیقت زمین مزارعے یعنی کرائے پر دینے کے متعلق ہے۔ کیا مزارعے پر لینے والا زمین کا مالک بن جاتا ہے؟ حدیث پر ہی غور کر لیں کیا مالک سے پوچھا جاتا ہے کہ پہلی صورت برقرار رکھی جائے یا اس کا پانی اور قطعہ زمین دیا جائے؟ یعنی خود ہی کاشت کر کے اپنا حصہ لینا چاہیں تو لے سکتی ہیں جبکہ زمین وقف ہی رہے گی۔

جناب خلیفہ دوم کی طرف سے ایک اور مخالفت۔

... فَقَالَ عُمَرُ... هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ». يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - نَفْسَهُ.

عمر (نے اپنے پاس موجود افراد کے ایک گروہ سے کہا): کیا جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے اس فرمان: « ہم انبیاء سے کوئی ارث نہیں لے سکتا » کا مطلب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہی ہیں.

البخاري الجعفي، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله (متوفاي256هـ)، صحيح البخاري، ج 3، ص 1126، ح2927، أبواب الخمس، باب فَرْضِ الْخُمُسِ، تحقيق د. مصطفى ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، الطبعة: الثالثة، 1407 - 1987.

جناب عائشہ بھی حدیث کا وہ معنی نہیں لیتی جو آپ لوگ لیتے ہیں۔

یہ حدیث بھی اہل سنت مؤقف کی تائید میں ہے۔ شیعہ مؤقف کیسے ثابت ہوگیا؟ ہم یہی تو کہتے ہیں کہ انبیائے کرام کی میراث نہیں ہوتی اور اس میں نبی ﷺ بھی شامل ہیں۔ شیعہ مناظر دلشاد آسان باتیں بھی سمجھنے سے قاصر تھے! بس جو پرسنل میں دلیل بھیج دیتا وہ مناظرے میں کاپی پیسٹ کرتا رہا !!

... أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ - رضى الله عنها – زَوْجَةَ النَّبِيِّ - صلى الله عليه وسلم - تَقُولُ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ - صلى الله عليه وسلم - عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ - صلى الله عليه وسلم -، فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ، فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلاَ تَتَّقِينَ اللَّهَ، أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ - صلى الله عليه وسلم - كَانَ يَقُولُ « لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ـ يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ ـ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زوجہ عائشہ سے نقل ہوا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم کے ازواج نے عثمان کو ابو بکر کے پاس بھیجا اور رسول اللہ کے اموال سے ازواج کے حصے کا مطالبہ کیا، میں نے ان کو اس کام سے منع کیا اور کہا: اللہ سے نہیں ڈرتی ہو؟ کیا تم لوگوں کو یہ حکم معلوم نہیں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا: ہم انبیاء سے کوئی ارث نہیں لے سکتے جو ہم چھوڑے جاتے ہیں وہ صدقہ ہو گا اور آپ نے انبیاء سے مراد خود کو ہی قرار دیا ہے.

البخاري الجعفي، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله (متوفاي256هـ)، صحيح البخاري، ج 3، ص 1126، ح2927، أبواب الخمس، باب فَرْضِ الْخُمُسِ، تحقيق د. مصطفى ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، الطبعة: الثالثة، 1407 – 1987

یہ حدیث بھی اہل سنت مؤقف کی تائید میں ہے۔ شیعہ مؤقف کیسے ثابت ہوگیا؟ ہم یہی تو کہتے ہیں کہ انبیائے کرام کی میراث نہیں ہوتی اور اس میں نبی ﷺ بھی شامل ہیں۔ شیعہ مناظر دلشاد آسان باتیں بھی سمجھنے سے قاصر! بس جو پرسنل میں دلیل بھیج دیتا وہ مناظرے میں کاپی پیسٹ کرتا رہا !!

ابن حجر عسقلاني:لَا نُورَث مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ " فَيَكُون ذَلِكَ مِنْ خَصَائِصه الَّتِي أُكْرِمَ بِهَا، بَلْ قَوْل عُمَر "يُرِيد نَفْسَهُ" يُؤَيِّد اِخْتِصَاصَهُ بِذَلِكَ.

یہ«لَا نُورَث مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ " »پیامبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے، جیسا کہ عمر کا یہ قول: « «ہم انبیاء سے مراد خود آنحضرت ہی ہیں»، یہ قول اسی اختصاص کی تائید کرتا ہے.

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل (متوفاي852 هـ)، فتح الباري شرح صحيح البخاري، ج 12، ص 9، تحقيق: محب الدين الخطيب، ناشر: دار المعرفة - بيروت.

آپ میرے آج صبح کے پہلے سوال کا جواب دینے کے بجائے اس کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کوشش میں کیوں ہے۔ جبکہ میرے اس سوال کا تعلق میرے مدعا کے پہلے اور دوسرے مرحلے سے متعلق ہے اس کا جواب دینے کے بجاے غیر متعقہ سوال پوچھ کر بحث کو خراب کرنے کی کوشش، آفرین ہو آپ پر پھر اپنے کو خراب کر دیا... مجھے دوسروں سے مدد لینے کا طعنہ دے کر خود ہی اعتراف کر دیا کہ اپ بھی۔

شیعہ مناظر اپنے کاپی پیسٹ کرنے کا اقرار کر رہا ہے۔

جی ہاں میرے بعض دوست مجھے مشورہ دیتے ہیں اور مشورہ مناسب ہونے کی صورت میں اس پر عمل کرتے ہیں آپ نے اسکرین شاٹ نکال کر مجھے نقال بتانے کی کوشش تو کی لیکن اس کے علمی جواب دینے سے دوری میں تو اعتراف کرتا ہوں مجھے میرے بعض دوست مشورہ دیتے ہیں. آپ کو کیا کوئی مشورہ نہیں دیتے؟ جناب مناظرہ شخصی نوعیت کا نہیں دو پہلوان مکہ بازی تو نہیں کر رہے۔ یہاں دو موقف اور نظریے کی جنگ ہے تو مشورہ لینے اور دینے میں کیا عیب؟

اسکرین شاٹ اگلے پیج پر دیکھیں!

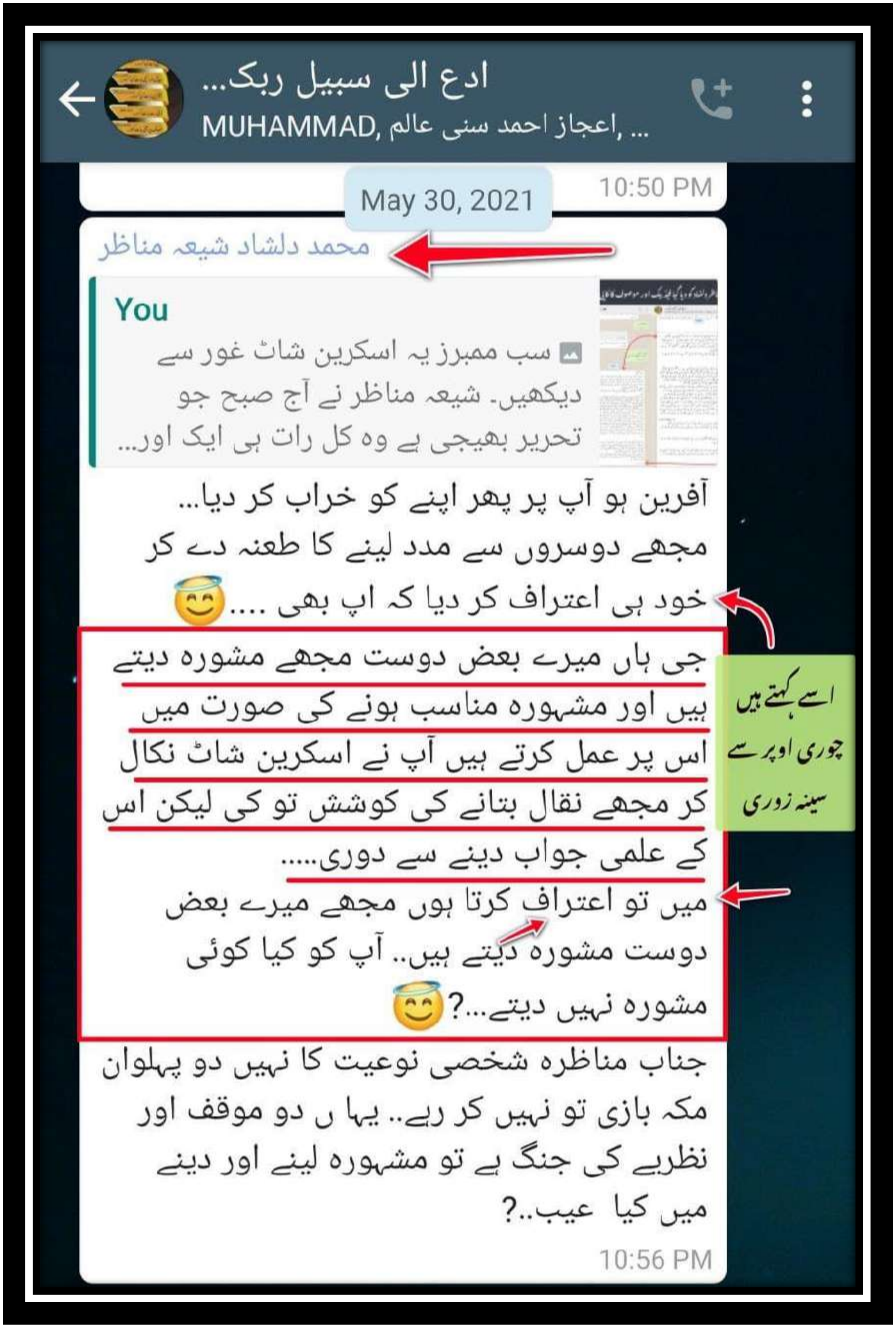
ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...
May 30, 2021
10:50 PM
محمد دلشاد شیعہ مناظر
You
سب ممبرز یہ اسکرین شاٹ غور سے دیکھیں۔ شیعہ مناظر نے آج صبح جو تحریر بھیجی ہے وہ کل رات ہی ایک اور...
آفرین ہو آپ پر پھر اپنے کو خراب کر دیا...
مجھے دوسروں سے مدد لینے کا طعنہ دے کر خود ہی اعتراف کر دیا کہ اپ بھی ....
جی ہاں میرے بعض دوست مجھے مشورہ دیتے ہیں اور مشہورہ مناسب ہونے کی صورت میں اس پر عمل کرتے ہیں آپ نے اسکرین شاٹ نکال کر مجھے نقال بتانے کی کوشش تو کی لیکن اس کے علمی جواب دینے سے دوری.....
میں تو اعتراف کرتا ہوں مجھے میرے بعض دوست مشورہ دیتے ہیں.. آپ کو کیا کوئی مشورہ نہیں دیتے...؟
جناب مناظرہ شخصی نوعیت کا نہیں دو پہلوان مکہ بازی تو نہیں کر رہے.. یہا ں دو موقف اور نظریے کی جنگ ہے تو مشہورہ لینے اور دینے میں کیا عیب..؟
10:56 PM
اسے کہتے ہیں چوری اوپر سے سینہ زوری

جناب کس نے کہا ایک حدیث دو باب میں ذکر نہیں ہوتی ہے لیکن محدث اس کے موضوع کو دیکھ کر اس کا انتخاب کرتا ہے اور دو کیا تین باب میں اس کو ذکر کرتا ہے لیکن غیر مربوط باب میں ذکر نہیں کرتے۔

لہذا اپکی لمبی تحریر کا نتیجہ 0. اب آپ کو کچھ نمونے اپ کی کتابوں سے پیش کرتا ہوں۔

علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں

رسول خدا ﷺ نے علماء کو انبیاء کے وارث کہا ہے اور علماء کو اپنا وارث قرار دیا ہے۔ جیسا کہ رسول خدا ﷺ کے کلام سے ہی واضح ہے کہ، یہاں وراثت سے مراد علم کی وراثت ہے، مالی اور مادی وراثت مراد نہیں ہے۔ بخاری میں ہے:

أَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ - وَرَّثُوا الْعِلْمَ - مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

علماء انبیاء کے وارث ہیں، علماء کو ان سے علم کی وراثت ملتی ہے، جس کو یہ وراثت نصیب ہو اس نے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا ہے۔

البخاري الجعفي، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله (متوفاي256هـ)، صحيح البخاري، ج 1، ص 37، كتاب العلم، بَاب الْعِلْمُ قبل الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، تحقيق د. مصطفى ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، الطبعة: الثالثة، 1407 - 1987.

اسی حدیث کو احمد حنبل نے معمولی اختلاف کے ساتھ ذکر کیا ہے:

إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ لَمْ يَرِثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرِثُوا الْعِلْمَ --

علماء، انبیاء کے وارث ہیں، علماء کو انبیاء سے درہم اور دینا ارث میں نہیں ملتا۔ علماء انبیاء کے علم کے وارث ہیں۔

الشيباني، أحمد بن حنبل أبو عبدالله (متوفاي241هـ)، مسند أحمد بن حنبل، ج 5، ص 196، ح21763، ناشر: مؤسسة قرطبة – مصر.

کیا اس حدیث اور حدیث "نحن الانبیاءلانورث" کے درمیان کوئی ربط ہے؟

انبیائے کرام کی میراث علمی ہوتی ہے اس کا انکارکس نے کیا؟
یہ حدیث بھی اہل سنت مؤقف کی تائید میں ہے۔اب اس کوڑھ مغزکوکون سمجھائے کہ اہل سنت و اہل تشیع کے مابین اصل اختلاف انبیائے کرام کی مالی وراثت کے نہ ہونے کے متعلق ہے۔

اب آپ خود ہی دقت کریں آپ کے علماء نے ان احادیث کو کس باب میں ذکر کیا ہے اس اس کی کیا تشریح کی ہے۔مکمل حدیث دیکھنا۔

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي اَلْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ اَلْأَنْبِيَاءِ وَ ذَاكَ أَنَّ اَلْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورِثُوا دِرْهَماً وَ لاَ دِينَاراً وَ إِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَظّاً وَافِراً فَانْظُرُوا عِلْمَكُمْ هَذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ فَإِنَّ فِينَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلَفٍ عُدُولاً يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ اَلْغَالِينَ وَ اِنْتِحَالَ اَلْمُبْطِلِينَ وَ تَأْوِيلَ اَلْجَاهِلِينَ .

الجزء الأول كِتَابُ فَضْلِ اَلْعِلْمِ بَابُ صِفَةِ اَلْعِلْمِ وَ فَضْلِهِ وَ فَضْلِ اَلْعُلَمَاءِ..

اب روایت میں ایک قرینہ نہیں کئی قرائن ایسے ہیں جن سے واضح ہو جاتی ہے کہ اس حدیث کا معنی وہی ہے جو اوپر اسی جیسی احادیث (نوٹ:شیعہ کی صحیح روایت) کا ہے لہذا اس کا نحن معاشر سے کوئی تعلق نہیں۔

سنی مناظر کا چیلینج: کسی ایک عالم کا قول اور اسکین رکھ کر ثابت کریں کہ وہ عالم سیدہ فاطمہ کی شدید ناراضگی تسلیم کرتا تھا اور اس کا ردبیان نہیں کیا ہے: اس پر اسکین دے چکا ہوں اسی دن آپ مجھ سے بحث کا مطالبہ کرتے۔ آپ نے تو اس کے رد میں اسکین بھیجے وہ بھی خود آپ کے خلاف نکلا۔ غلط ترجمے کے ساتھ۔ یاد ہے؟

غور فرمائیں۔ مناظرہ ابھی چل رہا ہے اور سنی مناظر کے چیلینج کو قبول کرنے کے بجائے شیعہ مناظر فرما رہا ہے کہ وہ دن گذر گیا اب اس پر بحث نہیں ہوگی۔ اسے یہ یاد ہے کہ موصوف نے **توفیق الباری** کے ترجمے کو غلط قرار دیا تھا لیکن یہ یاد نہیں کہ سنی مناظر نے اس پر بھی ان سے صحیح ترجمہ اور غلطی کی نشاندہی کرنے کا مطالبہ کیا تھا! وہ نہ اسے یاد ہے اور نہ کبھی پیش کرے گا! کاپی پیسٹر کے پاس ذاتی تاویلات کے سوا کچھ نہیں تھا! اس کے نزدیک صرف یہ کہنا کافی ہے کہ ترجمہ غلط ہے! اسکین میں عورت کا زمین کی وارث ہونا موجود ہے!یہ میری دلیل ہے ، استدلال خود کریں! ترجمہ کسی سے پوچھ لیں! فلاں پیجز کے آگے چند پیجز پڑھ لیں حقیقت روشن ہوجائے گی!! وغیرہ وغیرہ

جناب یہی آپ کا مغالطہ اور اصل بحث کو خراب کرنے کی ناکام کوشش کا نتیجہ تو ہے۔ آپ نے خود ہی اسکین ہماری کتاب سے پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ بیٹی کو ماترک جو بھی ہو اس کی وراثت مل جاتی ہے۔ آگے بیوی کو زمین کی وراثت ملنا یا نہ ملنا اس کا موضوع سے کیا تعلق ہے۔ میں کیا جناب عائشہ کی وکالت کر رہا ہوں۔ جناب ان کی وکالت کی ضرورت نہیں انہیں تو سب مل گیا حتیٰ کہ خلیفہ دوم نے خیبر کی زمین بھی انہیں دے دی۔ مسئلہ نبی کی بیٹی کا ہے، کیا آپ موضوع بھی بھول گئے ہو۔

اب شیعہ روایت میں زمین کا حصہ بیوی کو نہ ملنے کا حکم ہو اور آپ کے بقول یہ نص قرانی کے خلاف ہو تو بھی اس کا ہمارے موضوع سے کیا تعلق جناب۔ قرآن میں باپ سے بیٹی کو وراثت ملنے کا حکم ہے۔ کیا رسول اللہ ﷺ جناب فاطمہ ع کے والد نہیں؟ کیا رسول اللہ ﷺ قرآنی حکم کی مخالفت کر سکتے ہیں؟ قرآن میں انبیاء کی اولاد کو وراثت ملنے کا حکم ہے لیکن آپ کے علماء میں سے بعض ابن عباس کے نظریے کے خلاف اس کا معنی اسی حدیث کے مطابق کرنے کی کوشش (تفسیر بالرائے) کریں تو مجرم کون ہے؟؟ فاین تذھبون۔

دس دفعہ پہلے دھرا چکا ہوں آج پھر دہرایا ہوں۔ جب تک جواب نہ دو گے دہراتا رہوں گا۔

قرآن میں نبی ﷺ کی مالی ملکیت کا حکم ہوتا تو حضرت ابو بکر فوراً دے دیتے: یہ اعتراض شیعوں پر کر رہے ہو یا نبی کی بیٹی اور مولی علی پر؟ جناب کب تک ان باتوں کے ذریعے نقاب ڈال کر لوگوں کو گمراہ کرتے رہو گے۔ مطالبہ بھی کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے بائیکاٹ اور نماز میں شرکت کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔

وہی ڈھاک کے تین پات

دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے مجال ہے جو شیعہ کی
کھوپڑی میں کوئی ھدایت کا نکتہ بیٹھ جائے! بیشک
جسے اللہ عزوجل چاہے اسے ہی ہدایت مل سکتی ہے!

اس کے کچھ اسناد کل کی لنک میں ملاحظہ کرنا۔ جناب۔ لالچی والی بات کر کے مجھے مزید اسناد پیش کرنے پر مجبور نہ کرنا۔ آپ کئی دفعہ ڈیڈ لائن دے چکے ہیں اور میں بھی کئی دفعہ جواب دے چکا ہوں۔ لہذا ان باتوں کے ذریعے اصل بحث سے نکلنے کی زحمت نہ کرنا۔

اصول کافی میں امام کے صحیح قول سے نبی کی مالی وراثت کی نفی کہاں سے آگئی: جناب آپ لوگوں سے یہ بعید نہیں۔ جنگ صفین میں ہزاروں لوگوں کے قتل اور عمار یاسر اور ذولشھادتین جیسے بہت سے اصحاب کی شہادت کو انڈیا اور پاکستان کے درمیان کرکٹ میچ، کبڈی، بھینسوں کے دوڑ کے مقابلے میں بگھدڑ مچنے کی وجہ سے مرنے والوں سے بھی کم اہمیت دیتے ہیں اور حقیقت کو چھپاتے ہیں تو جناب زہراء کی ناراضگی کو عام عورت کی ناراضگی یا نعوذ باللہ ابن تیمیہ کی طرح دنیا پرستی اور منافقانہ کام سے تشبیہ دینا یا ابن عثیمین کی طرح ان کو اس وقت عقل سے عاری سمجھنا یہ تو!!!

> *اہل سنت مؤقف عین قرآن و احادیث نبوی کے مطابق بلکہ شیعہ معتبر کتب کے مطابق اور شان اہل بیت کے مطابق ہے۔ شیعہ مؤقف قرآن و احادیث کے خلاف تو ہے ہی لیکن شیعہ معتبر کتب سے بھی ثابت نہیں ہوتا، بلکہ اس مؤقف سےشان اہل بیت بھی بری طرح مجروح ہوتی ہے!*

سیدہ فاطمہ کا شیخین سے راضی ہونا: اس کا جواب اوپر دے چکا ہوں۔ ساری مرسل روایات ہیں اور مرسل کا مقابلہ مرسل سے کرنے کے لیے ملاحظہ فرمانا۔

روایت اول: نقل ابن قتیبہ از عبد اللہ ابن عبد الرحمن انصاری: ابن قتیبہ نے کتاب الامامۃ و السیاسۃ میں سقیفہ کے ماجرا کو مستقل عنوان «ذكر السقيفة و ما جرى فيها من القول» کے ساتھ ذکر کیا ہے اور پھر اس طولانی روایت کو اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے: و حدثنا قال و حدثنا ابن عفير عن أبي عون عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري رضي الله عنه أن النبي عليه الصلاة والسلام لما قبض اجتمعت الأنصار رضي الله عنهم إلى سعد بن عبادة۔

عبد الرحمن انصاری کہتا ہے: جب رسول خدا دنیا سے گئے تو انصار سعد ابن عبادہ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

ابتدائے روایت سے لے کر یہاں تک، انصار کے آپس میں اختلاف کرنے، اور انکے سعد ابن عبادہ کے پاس اکٹھے ہونے، بعض مہاجرین کے ابو بکر کی بیعت کرنے، امیر المؤمنین اور بنی ہاشم کے بیعت نہ کرنے، بیت وحی پر حملہ کرنے، حضرت زہرا کی حرمت پامال کرنے اور امیر المؤمنین کو زبردستی مسجد نبوی میں لے جانے والے تمام حوادث کو تفصیل سے نقل کیا ہے، جب یہاں پہنچتا ہے کہ عمر نے ابو بکر سے کہا:

انطلق بنا إلى فاطمة فأنا قد أغضبناها فانطلقا جميعا فاستأذنا على فاطمة فلم تأذن لهما فأتيا عليا فكلماه فأدخلهما عليها فلما قعد عندها حولت وجهها إلى الحائط فسلما عليها فلم ترد عليهما السلام فتكلم أبو بكر فقال يا حبيبة رسول الله و الله إن قرابة رسول الله أحب إلي من قرابتي و إنك لأحب إلى من عائشة ابنتي و لوددت يوم مات أبوك أني مت و لا أبقى بعده أفتراني أعرفك و أعرف فضلك و شرفك و أمنعك حقك و ميراثك من رسول الله إلا أني سمعت أباك رسول الله يقول (لا نورث ما تركنا فهو صدقة) فقالت أرأيتكما إن حدثتكما حديثا عن رسول الله تعرفانه و تفعلان به قالا نعم. فقالت نشدتكما الله ألم تسمعا رسول الله يقول (رضا فاطمة من رضاي وسخط فاطمة من سخطي فمن أحب فاطمة ابنتي فقد أحبني و من أرضى فاطمة فقد أرضاني ومن أسخط فاطمة فقد أسخطني) قالا نعم سمعناه من رسول الله قالت فإني أشهد الله و ملائكته أنكما أسخطتماني وما أرضيتماني و لئن لقيت النبي لأشكونكما إليه فقال أبو بكر أنا عائذ بالله تعالى من سخطه و سخطك يا فاطمة ثم انتحب أبو بكر يبكي حتى كادت نفسه أن تزهق و هي تقول و الله لأدعون الله عليك في كل صلاة أصليها ثم خرج باكيا فاجتمع إليه الناس فقال لهم يبيت كل رجل منكم معانقا حليلته مسرورا بأهله و تركتموني و ما أنا فيه لا حاجة لي في بيعتكم أقيلوني بيعتي.

اکٹھے (حضرت) فاطمہ کے پاس چلتے ہیں کیونکہ ہم نے اسے غصہ دلایا ہے۔ وہ دونوں (ابو بکر و عمر) (حضرت) فاطمہ کے پاس آئے اور گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی، لیکن بی بی نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ وہ دونوں (حضرت) علی (ع) کے پاس آئے اور انکو ساری بات بتائی۔ [حضرت علی] ان دونوں کو لے کر [حضرت فاطمہ] کے پاس آئے۔ جب وہ دونوں بی بی کے پاس بیٹھے تو بی بی نے اپنا منہ دیوار کی طرف

کر لیا، ان دونوں نے بی بی کو سلام کیا لیکن بی بی نے سلام کا جواب نہ دیا۔ ابو بکر نے بات شروع کرتے ہوئے کہا: اے رسول خدا کی پیاری بیٹی! خدا کی قسم رسول خدا کی قرابت میری نظر میں، میری قرابت سے محبوب تر ہے اور آپ میرے لیے میری بیٹی عائشہ سے بھی زیادہ محبوب ہیں، میں چاہتا تھا کہ آپکے والد کی وفات کے بعد میں بھی دنیا میں نہ رہتا اور میں بھی مر جاتا۔ آپکا خیال ہے کہ میں نے آپکو اور آپکی فضیلت کو جاننے کے باوجود بھی آپکو آپکے حق اور والد کی میراث سے منع کیا ہے، نہیں بلکہ میں آپکے والد سے ایک روایت کو سنا تھا کہ: ہم انبیاء کوئی میراث نہیں چھوڑتے بلکہ جو چھوڑتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت زہرا (س) نے فرمایا: تم دونوں کا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہارے لیے رسول خدا کی ایک روایت کو نقل کروں تو کیا تم اسے قبول کر لوگے اور اس پر عمل کروگے؟ دونوں نے کہا: ہاں، بی بی نے فرمایا: میں تم کو خدا کی قسم دیتی ہوں کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول خدا نے فرمایا تھا: فاطمہ کا راضی ہونا، میرا راضی ہونا ہے اور فاطمہ کا غصہ کرنا، میرا غصہ کرنا ہے، پس جو بھی میری بیٹی فاطمہ سے محبت کرے گا تو اس نے مجھ سے محبت کی ہے اور جو بھی اسے خوش کرے گا تو اس نے مجھے خوش کیا ہے اور جس نے بھی اسے غصہ دلایا تو اس نے مجھے غصہ دلایا ہے۔ یہ سن کر دونوں نے کہا: ہاں، ہم نے اس روایت کو رسول خدا سے سنا ہے، پھر بی بی نے فرمایا: میں خداوند اور اسکے ملائکہ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ تم دونوں نے مجھے غصہ دلایا ہے اور مجھے راضی نہیں کیا۔ میں جب بھی رسول خدا سے ملاقات کروں گی تو تم دونوں کی شکایت کروں گی۔ ابو بکر نے کہا: اے فاطمہ! میں رسول خدا اور تیرے غصے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں، پھر اس نے رونا شروع کر دیا، ایسے رویا کہ نزدیک تھا کہ اسکے بدن سے جان ہی نکل جاتی۔ پھر فاطمہ زہرا (س) نے فرمایا: خدا کی قسم میں اپنی ہر نماز میں تمہارے لئے بد دعا کروں گی، پھر ابو بکر روتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ لوگ اسکے گرد جمع ہو گئے اور اس نے لوگوں سے

کہا: آج رات تم لوگ اپنی اپنی بیویوں کے ساتھ جاکر سکون کی نیند سو جاؤ اور خوش رہو اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کہ مجھے تمہاری بیعت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

أبو محمد عبد الله بن مسلم ابن قتيبة الدينوري الوفاة: 276هـ. الإمامة و السياسة ج 1 ص 17، دار النشر: دار الكتب العلمية - بيروت - 1418هـ - 1997م، تحقيق: خليل المنصور.

شیعه مناظر دلشاد نے مناظرے میں ایک مشهور زمانه متنازعه کتاب الامامت والسیاست سے من گھڑت واقعه پیش کردیا۔ اسے یه تک علم نهیں که مناظروں میں مسالک کی معتبر کتب سے دلائل دئے جاتے ہیں۔!

روایت دوم نقل بلاذری (م 279ھ۔) از موسی ابن عقبہ:

اہل سنت کے مشہور و معروف عالم بلاذری نے بھی حضرت زہرا (س) کے ابو بکر پر نفرین کرنے کی روایت کو ایک دوسری سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

الْمَدَائِنِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ مَوْلَى خُزَاعَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ : دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ حِينَ بُويِعَ. فَقَالَتْ: إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ وَ رَبَاحًا يَشْهَدَانِ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَعْطَانِي فَدَكَ . فَقَالَ : وَ اللَّهِ مَا خَلَقَ اللَّهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَبِيكِ ، لَوَدِدْتُ أَنَّ الْقِيَامَةَ قَامَتْ يَوْمَ مَاتَ، وَ لأَنْ تَفْتَقِرَ عَائِشَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَفْتَقِرِي، أَفَتَرَيْنِي أُعْطِي الأَسْوَدَ وَ الأَحْمَرَ حُقُوقَهُمْ وَ أَظْلِمُكِ وَ أَنْتِ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ إِنَّمَا

كَانَ لِلْمُسْلِمِينَ ، فَحَمَّلَ مِنْهُ أَبُوكِ الرَّاجِلَ وَيُنْفِقُهُ فِي السَّبِيلِ، فَأَنَا إِلَيْهِ بِمَا وَلِيَهُ أَبُوكِ ، قَالَتْ: وَ اللَّهِ لا أُكَلِّمُكَ قَالَ: وَ اللَّهِ لا أَهْجُرُكِ. قَالَتْ: وَ اللَّهِ لأَدْعُوَنَّ اللَّهَ عَلَيْكَ. قَالَ: لأَدْعُوَنَّ اللَّهَ لَكِ.

موسی ابن عقبہ کہتا ہے: حضرت فاطمہ (س) بیعت کے وقت ابو بکر کے پاس گئیں اور اس سے فرمایا: ام ایمن اور رباح میرے لیے گواہی دیتے ہیں کہ **رسول خدا نے فدک مجھے بخشا ہے**۔ ابو بکر نے کہا: خدا کی قسم خداوند نے تیرے باپ کے علاوہ میرے نزدیک کسی کو محبوب تر خلق نہیں کیا، میں چاہتا تھا کہ اسکی رحلت کے دن، قیامت برپا ہو جاتی۔ اگر عائشہ محتاج اور فقیر ہو جائے تو یہ میرے لیے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ کیا آپکا یہ گمان ہے کہ میں سیاہ فام اور سرخ فام لوگوں کو تو دیتا ہوں اور آپکے حق میں ظلم کرتا ہوں؟ حالانکہ تم رسول خدا کی بیٹی ہو۔ یہ مال، مسلمین کا ہے، (یعنی بیت المال اور سب کا ہے)، تمہارے والد اس مال کو جنگ کے لیے شتر سواروں پر راہ خدا میں خرچ کرتے تھے، میں بھی وہی کام انجام دوں گا کہ جسے تمہارے والد انجام دیتے تھے، (یعنی تمہیں کچھ نہیں دوں گا، حالانکہ تمہارا ہی یہ حق و مال ہے)، انھوں (حضرت زہرا) نے فرمایا: خدا کی قسم آج کے بعد میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔ ابو بکر نے کہا: خدا کی قسم میں تو تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ حضرت فاطمہ (س) نے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہارے لیے بد دعا کروں گی۔ ابو بکر نے کہا: خدا کی قسم میں تمہارے لیے دعا کروں گا۔

البلاذري، أحمد بن يحيى بن جابر (متوفى279هـ)، أنساب الأشراف، ج1، ص 79، تحقيق: سهيل زكار ورياض الزركلي. الناشر: دار الفكر – بيروت. الطبعة: الأولى، 1417 هـ - 1996 م.

اس روایت میں فدک کا ہبہ ہونا مذکور ہےاگرچہ روایت بھی ضعیف ہے لیکن قطعہ نظر اس کے، یہ مناظرہ سیدہ فاطمہ کے مطالبہ میراث پر ہو رہا تھا۔ شیعہ مناظر کو جو پرسنل میں ملتا ، کاپی پیسٹ کر کے چھاپ دیتا۔

روایت سوم: نقل جوہری (م323ھ) از ہشام ابن محمد عن ابیہ: **جوہری نے نقل کیا ہے کہ حضرت زہرا (س) ابو بکر کے پاس آئیں لیکن اس نے فدک واپس کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر حضرت زہرا (س) نے شدید غصے کی حالت میں فرمایا: خدا کی قسم میں تم پر نفرین کرتی ہوں.**

و روى هشام بن محمد، عن أبيه قال: قالت فاطمة، لأبي بكر: إن أم أيمن تشهد لي أن رسول الله صلى الله عليه و آله، أعطاني فدك، فقال لها: يا ابنة رسول الله، و الله ما خلق الله خلقا أحب إلي من رسول الله صلى الله عليه و آله أبيك، و لوددت أن السماء وقعت على الأرض يوم مات أبوك، و الله لأن تفتقر عائشة أحب إلي من أن تفتقري، أتراني أعطي الأحمر و الأبيض حقه و أظلمك حقك، و أنت بنت رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم، إن هذا المال لم يكن للنبي صلى الله عليه و آله و سلم، و إنما كان مالا من أموال المسلمين يحمل النبي به الرجال، و ينفقه في سبيل الله، فلما توفي رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم وليته كما كان يليه.

قالت: و الله لا كلمتك أبدا، قال: و الله لا هجرتك أبدا، قالت: و الله لأدعون الله عليك، قال: و الله لأدعون الله لك، فلما حضرتها الوفاة أوصت ألا يصلي عليها، فدفنت ليلا، و صلى عليها عباس بن عبد المطلب، و كان بين وفاتها و وفاة أبيها اثنتان و سبعون ليلة.

[حضرت] فاطمہ [سلام اللہ علیہا] نے ابو بکر سے کہا: ام ایمن میرے لیے گواہی دیتی ہے کہ خود رسول خدا نے فدک مجھے بخشا ہے۔ ابو بکر نے کہا: ابو بکر نے کہا: خدا کی قسم خداوند نے تیرے باپ کے علاوہ میرے نزدیک کسی کو محبوب تر خلق نہیں کیا، میں چاہتا تھا کہ اسکی رحلت کے دن، آسمان زمین پر آ گرتا، اگر عائشہ محتاج اور فقیر ہو جائے تو یہ میرے لیے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ کیا آپکا یہ گمان ہے کہ میں گورے اور کالے کو تو دیتا ہوں اور آپکے حق میں ظلم کرتا ہوں؟ حالانکہ آپ تو رسول خدا کی بیٹی ہیں؟ یہ مال (فدک) تو رسول خدا کا نہیں تھا بلکہ مسلمین کا مال ہے کہ جو وہ لے کر اس (رسول خدا) کے لیے لاتے تھے اور رسول خدا اس مال کو راہ خدا میں خرچ کرتے تھے۔ اب جبکہ وہ وفات پا گئے ہیں، اس مال کا میں ذمہ دار ہوں، جیسے کہ وہ ذمہ دار تھے۔ حضرت زہرا نے فرمایا: خدا کی قسم آج کے بعد میں تم سے کبھی بات نہیں

کروں گی۔ ابو بکر نے کہا: خدا کی قسم میں تو تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ حضرت فاطمہ (س) نے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہارے لیے بد دعا کروں گی۔ ابو بکر نے کہا: خدا کی قسم میں تمہارے لیے دعا کروں گا۔ جب بی بی کی وفات کا وقت آن پہنچا تو انھوں نے وصیت کی کہ ابو بکر میری نماز جنازہ میں شریک نہ ہو، پس وہ رات کے اندھیرے میں دفن ہوئی اور عباس ابن عبد المطلب نے اس پر نماز پڑھی۔ رسول خدا اور اسکی وفات کے درمیان 72 راتوں کا فاصلہ تھا۔

الجوهري، أبي بكر أحمد بن عبد العزيز (متوفي323هـ)، السقيفة وفدك، ص 104، تحقيق: تقديم وجمع وتحقيق: الدكتور الشيخ محمد هادي الأميني، ناشر : شركة الكتبي للطباعة والنشر - بيروت – لبنان۔

اس روایت میں بھی فدک کا ہبہ ہونا مذکور ہےاگرچہ روایت بھی ضعیف ہے لیکن قطعہ نظر اس کے، یہ مناظرہ سیدہ فاطمہ کے مطالبہ میراث پر ہو رہا تھا۔ شیعہ مناظر کو جو پرسنل میں ملتا ، کاپی پیسٹ کر کے چھاپ دیتا۔ چا ہے وہ زیر بحث ہو نہ ہوا! کاپی پیسٹ مناظر!

۲: آپ نے جس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے، غالبًا وہ درج ذیل روایت ہے:

"إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي قال: لما مرضت فاطمة رضي الله عنها أتاها أبو بكر الصديق رضي الله عنه فاستأذن عليها فقال علي رضي الله عنه: يا فاطمة! هذا أبو بكر يستأذن عليك؟ فقالت: أتحب أن آذن له؟ قال: نعم، فأذنت له فدخل عليها يترضاها وقال: والله ما تركت الدار والمال والأهل والعشيرة إلا ابتغاء مرضاة الله و مرضاة رسوله و مرضاتكم أهل البيت، ثم ترضاها حتى رضيت."

(السنن الکبریٰ للبیہقی ۶/ ۳۰۱ وقال: "ھذا مرسل حسن باسناد صحیح" کتاب الاعتقاد للبیہقی ص ۴۹۶، دلائل النبوۃ ۷/ ۲۸۱ ح ۳۳۳۷، طبقات ابن سعد ۸/ ۲۷)

اس روایت کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

(۱) اسماعیل بن ابی خالد ثقہ ہونے کے ساتھ مدلس راوی ہیں۔

حاکم نیشاپوری نے انھیں مدلس کہا۔ (المدخل الی الاکلیل ص ۴۶)

انھیں حافظ ابن حجر (طبقہ ثانیہ) علائی، ابوزرعہ ابن العراقی، حلبی، ابومحمود المقدسی اور سیوطی نے مدلسین میں شمار کیا۔

(طبقات المدلسین ۲/۳۶، جامع التحصیل ص ۱۰۵، کتاب ابی زرعہ ابن العراقی: ۳، حلبی ص ۱۴)

امام عجلی نے ان کی توثیق کے بعد فرمایا: " ربما أرسل الشئ عن الشعبي فإذا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "
www.KitaboSunnat.com

وقف أخبر" وہ بعض اوقات یا اکثر اوقات شعبی سے مرسل روایتیں بیان کرتے (یعنی تدلیس کرتے تھے) پھر جب انھیں روکا جاتا تو (اصل راوی کا نام) بتا دیتے تھے۔

(تاریخ الاسلام للذہبی ۹/ ۶۸، الثقات یعنی تاریخ العجلی: ۸۷)

اس قول میں تدلیس پر ارسال کا لفظ لغوی طور پر استعمال ہوا ہے، لہٰذا ثابت ہوا کہ امام عجلی کے نزدیک اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ امام شعبی رحمہ اللہ سے بعض اوقات یا اکثر اوقات تدلیس کرتے تھے۔

(۲) یہ سند مرسل یعنی منقطع ہے۔

نوٹ: اس اشکال کا جواب اگرچہ دوران مناظرہ نہیں دیا گیا لیکن عوام الناس کی آگاہی کے لئے ایک کتاب کے چند پیجز پیش کئے جاتے ہیں جن میں اس روایت کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا گیا ہے۔

حضرتِ سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی رضامندی

قبل ازیں متعدد حوالہ جات حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کی رضامندی کے گزر چکے ہیں، ان پر پھر نگاہ ڈال لیں:

۱۔ ابن میثم نے شرح نہج البلاغہ میں ذکر کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا لك علیّ اللہ ان اصنع بہا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فرضیت بذالك الخ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں فدک میں وہی عمل کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے تو آپ اس پر راضی ہوگئیں ——— اور یہی روایت صاحبِ درۂ نجفیہ نے بھی ذکر کی ہے۔

۲۔ محجاج السالکین میں بھی بالکل یہی تصریح موجود ہے کما نقلہ عنہ الشاہ عبد العزیز۔ تحفہ اثناء عشریہ ص۲۷۹

۳۔ شرح حدیدی میں ابوبکر احمد بن عبد العزیز جوہری کے حوالہ سے مذکور اس مضمون کی روایت بھی ذکر کی جا چکی ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، تو حضرت زہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو کچھ تم نے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اسے زیادہ بہتر جانتے ہو۔ انت وما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم اور یہی روایت فتح الباری شرح بخاری میں بھی مذکور ہے اور کتب اہل السنت میں رضامندی زہرا رضی اللہ عنہا کی تصریح بھی موجود ہے اور اس فدک کو ابوبکر کی دیانت و امانت پر چھوڑنے کی تصریح موجود ہے۔

۴۔ روی البیہقی من طریق الشعبی ان ابابکر عاد فاطمۃ فقال لہا علی ھذا ابوبکر یستاذن علیك قالت اتحب ان اذن لہ قال نعم فاذنت لہ فدخل علیہا فترضاھا حتی رضیت۔ (فتح الباری شرح بخاری، جلد ۶، ص۱۳۹)

یعنی بیہقی نے شعبی کے واسطے سے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کی عیادت اور بیمار پرسی کے لیے ان کے در پر حاضری دی تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ابوبکر دروازے پر موجود ہیں اور اندر آنے کے لیے اجازت کے طلب گار ہیں، تو آپ نے پوچھا، کیا تمہیں یہی پسند ہے کہ میں انہیں اندر آنے کی اجازت دے دوں۔ حضرتِ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور آپ کو راضی کرنے کے لیے جدوجہد کی۔ حتیٰ کہ آپ راضی ہوگئیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس روایت کے روایتی اور درایتی پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے فرمایا: وھو وان کان مرسلاً لکن اسنادہ الی الشعبی صحیح وبہ یزول الاشکال فی جواز تمادی فاطمۃ علیہا السلام علی ھجر ابی بکر

یہ روایت اگرچہ مُرسل ہے لیکن شعبی تک اس کا اسناد صحیح ہے اور اس روایت سے اتنی مدت تک حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے تعلق توڑنے اور سلام و کلام ترک کئے رکھنے پر وارد ہونے والا اشکال دور ہو جائے گا (کہ بغیر وجہ شرعی کے ترکِ تعلق اور ہجرانِ سلام و کلام ممنوع ہے تو حضرت زہرا رضی اللہ عنہا نے ہجران اور قطعِ تعلق کا ارتکاب کیوں کیا) تو اگر شعبی کی یہ روایت ثابت ہے، تو اس نے اس اشکال اور سوال کو زائل کر دیا اور اس معاملہ میں موزوں و مناسب بھی یہی ہے کہ واقعہ و حقیقت اسی طرح ہو کیونکہ حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کا علمِ دین میں کمال اور عقلمندی میں اعلیٰ مقام اور تقویٰ و ورع میں کمال ہر ایک کو معلوم ہے اور معروف و مشہور زمانہ بھی ہے (جو اس قسم کے بائیکاٹ اور ترکِ سلام و کلام کے سراسر منافی ہے)

سوال: بخاری شریف جیسی کتاب میں مذکور ہو کہ حضرت زہرا رضی اللہ عنہا نے وصال تک کلام نہ کیا اور ناراض رہیں، تو اس کے مقابل بیہقی کی روایت کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے؟

جواب: بخاری کی روایت میں قطعاً یہ تصریح نہیں کی کہ حضرت زہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ناراض ہوں اور میں نے اس ناراضگی کی وجہ سے ان سے سلام و کلام ترک کئے رکھا ہے، بلکہ وہ راوی کا اپنا ظن و گمان ہے اور اندازہ و تخمینہ، جیسے کہ علامہ عینی نے فرمایا: انما لازمت بیتها فعبر الراوی عن ذالك بالهجران (ج ۱۵، ص ۲۰) حقیقت صرف اتنی تھی کہ حضرت زہراء رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر میں بیٹھے رہنے کا التزام کر لیا تو راوی نے اس کو ہجران اور ترکِ تعلق سے تعبیر کر دیا ـــــــ علاوہ ازیں حضرت صدیق نے حضرت اسامہ (رضی اللہ عنہما) والے لشکر کو تو شام کی طرف روانہ کر دیا اور ان کے بعد تھوڑے سے صحابہ کرام کے ہمراہ مدینہ منورہ سے دور ڈیرہ ڈالے رہے اور مرتدین و مفسدین کے خلاف برسرپیکار رہے تو اس دوران ملاقات کیسے ثابت ہو سکتی تھی اور سلام و کلام کے ترک کرنے کا اور ایک دوسرے سے منہ موڑنے کا مشاہدہ چھ ماہ تک کیسے ہوتا رہا؟ لہذا بخاری شریف میں مذکور ہونے سے باعتبار سند کے تو اس کی قوت ثابت ہوتی ہے لیکن مضمون اور مفہوم کے

لحاظ سے قطعیت ثابت نہیں ہو سکتی، جبکہ تعلق و ربط کا برقرار رہنا اور باہمی رضامندی کا پایا جانا ہی ان کے شایانِ شان ہے اور قول باری تعالیٰ "رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ" کے عین مطابق ہے اور اس کا خلاف ان کے شان کے خلاف ہے، لہٰذا عقل و درایت بیہقی کی روایت کے مضمون و مفہوم کی تقویت اور اس کی ترجیح کا فائدہ دیتے ہیں اور جب ایک قول میں از روئے سند و روایت قوت ہو اور دوسرے قول میں از روئے درایت و قیاس تو اب فیصلہ اس قاعدہ سے کیا جائے گا کہ جب مثبت اور نافی میں تعارض ہو تو مثبت کو ترجیح ہو گی نہ کہ نافی کو جبکہ شعبی والی روایت حضرت زہراء رضی اللہ عنہا کی رضامندی ثابت کرتی ہے اور بخاری شریف والی روایت نفی ثابت کرتی ہے تو لامحالہ شعبی کی روایت کو ترجیح حاصل ہو گی، کیونکہ نفی کرنے والے کے لیے بہت زیادہ محیط اور شامل علم کی بہت ضرورت ہوتی ہے، مثلاً ترک سلام و کلام اور رضامندی کی نفی وہی کر سکتا ہے جو پوری ششماہی شب و روز حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کے دروازے پر بیٹھا رہا ہو، اور چند منٹ کے لیے بھی اِدھر اُدھر نہ گیا ہو اور سلام و کلام اور رضامندی ثابت کرنے کے لیے انہیں چند منٹوں میں موقع پر موجود ہونا کافی ہے، لہٰذا جس قطعی علم کی نفی کے لیے ضرورت ہے، اس کا پایا جانا بعید اور تقریباً ناممکن ہے اور اثبات کے لیے جس علم کا پایا جانا ضروری ہے، وہ سہل اور ممکن قریب ہے، لہٰذا از روئے متن اور مضمون و مفہوم شعبی اور بیہقی کی روایت ہی راجح اور وزنی ہو گی اور اسی کی تائید و تصدیق حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل اور حضرات ائمہ زین العابدین، حضرت زید، حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے ارشادات اور تعریف و توصیف اور ان حضرات کی زبانی حضرتِ ابوبکر و عمر کی برأت اور علو شان و مرتبت کے اقرار و اعتراف سے ہوتی ہے فھذا ھو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال اور یہ معروضِ خدمت ہو چکا کہ ہجران اور ترکِ تعلق وغیرہ محض راوی کا گمان ہے تو اس کو ان تصریحات کے مقابل کیا وقعت دی جا سکتی ہے۔

۵۔ علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں شعبی سے مروی و منقول

اس روایت کو مکمل طور پر ذکر کیا ہے، ذرا اسے بھی ملاحظہ فرمالیں:

ا- روی البیھقی، عن الشعبی قال لما مرضت فاطمۃ رضی اللہ عنھا اتاھا ابوبکر رضی اللہ عنہ فاستاذن علیھا فقال علی رضی اللہ عنہ یا فاطمۃ ھذا ابوبکر یستاذن علیک فقالت أتحب أن أذن لہ قال نعم فاذنت لہ فدخل علیھا یترضاھا فقال واللہ ما ترکت الدار والمال والاھل والعشیرۃ الا ابتغاء مرضاۃ اللہ ومرضاۃ رسولہ ومرضاتکم اھل البیت ثم ترضاھا حتی رضیت (ص۲۰ ج۱۵)

پہلے حصے کا ترجمہ گزر چکا، آخری حصے کا ترجمہ یہ ہے کہ جب ان کو راضی کرنے کے لیے اندر داخل ہوئے تو کہا اللہ کی قسم میں نے اپنے گھر اور مال ومتاع اور اہل وعشیرت کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ اہل بیت کی رضامندی کے لیے ترک کر دیا تھا، پھر ان کو راضی کرنے کے لیے پوری کوشش کی، حتیٰ کہ وہ راضی ہوگئیں۔

وھذا اقوی جید والظاھر ان الشعبی سمعہ من علی رضی اللہ عنہ اوممن سمعہ من علی۔ یہ روایت قوی اور عمدہ ہے اور یقینی امر ہے کہ شعبی نے اس کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سُنا ہے یا ان سے جنہوں نے حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے سُنا۔

ب- وقد ذکر فی کتاب الخمس تالیف ابی حفص بن شاھین عن الشعبی ان ابا بکر قال لفاطمۃ یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خیر عیش حیاۃ اعیشھا وانت علیّ ساخطۃ فان کان عندک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذالک عھد فانت الصادقۃ المصدقۃ المامونۃ علی ما قلت قال فما قام ابوبکر حتی رضیت ورضی- (عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۱۵، ص۲۰)

ابوحفص بن شاہین کی تالیف کردہ کتاب الخمس میں شعبی سے مروی یہ قول مذکور ہے کہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر! یہ کوئی اچھی اور پسندیدہ گزران والی زندگی نہیں ہے جو میں گزار رہا ہوں، جبکہ تم مجھ پر ناراض ہو تو اگر آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس معاملہ میں کوئی عہد ہے، تو آپ سچی ہیں اور تصدیق کی ہوئی اور قابلِ اعتماد ہو اپنے قول میں (لہٰذا میں فدک تمہارے حوالے کر دیتا ہوں) شعبی نے کہا پس ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے نہ اٹھے، حتیٰ کہ آپ اُن سے راضی ہو گئیں اور وہ آپ سے راضی ہو گئے۔

ج - ابن ابی الحدید نے جوہری کے حوالے سے جو روایت ذکر کی تھی جس میں فانت وما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ موجود ہیں - اس پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ عینی نے فرمایا: ھٰذا ھو المظنون بھا واللائق بامرھا وسیادتھا وعلمھا ودینھا (ج ۱۵، ص۳)

آپ کا معاملۂ فدک کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی زبانی حدیث سن کر ان کے سپرد کرنے کا ہی ان کے متعلق حسنِ ظن ہے اور ان کے ورع و زہد اور سیادت اور علم و دین کے لائق اور شایانِ شان بھی یہی ہے (نہ کہ ناراض ہو جانا اور ہمیشہ کے لیے مکمل بائیکاٹ کر دینا)

فائدہ: آپ نے شیعہ کی روایت میں بھی ان حضرات کا راضی کرنے کے لیے جانے کا واقعہ ملاحظہ فرمایا اور اہل السنت کی روایات میں بھی اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سفارش بھی دونوں میں ملاحظہ فرمائی، لیکن شیعہ حضرات نے حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کو اجازت دینے کے باوجود منہ دوسری طرف پھیرتے اور کلام سے گریز کرتے دکھایا، لیکن اہل السنت کی روایات میں رضامندی کی تصریح ملاحظہ کی، اب یہ فیصلہ آپ پر ہے کہ ان میں سے حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کے شایانِ شایان روایت کونسی ہے؟ یقیناً آپ کا ضمیر اس گھرانہ کی وسعت ظرف، عالی حوصلگی اور متاعِ دنیا سے گریز و پرہیز کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسی روایت کو ترجیح دے گا، جس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عذر کی قبولیت اور رضامندی کا تذکرہ ہے -

مشہور شیعہ فاضل ابن میثم بحرانی اور نہج البلاغہ کی شرح میں سیدہ فاطمہ کا راضی ہونا مذکور: پوری سند کے ساتھ پیش کرتے تو آپ کی علمی امانتداری کا ثبوت ہوتا۔

یہ فریق مخالف کا ذمہ ہے کہ دلیل کا علمی رد کرے اگر یہ روایت ضعیف ہے تو ثابت کرے اور اس کی بھی وضاحت کرے کہ شیعہ ابن میثم بحرانی نے یہ روایت تردید کرتے ہوئے بیان کی ہے یا اسے تسلیم کرتے ہوئے شرح نہج البلاغہ میں شامل کیا ہے۔ کیا ابن میثم بحرانی ناراضگی سیدہ فاطمہ کو تسلیم کرتا تھا؟

اعتراض: شیعہ مناظر کے اسکین میں کہاں لکھا ہے کہ عورت غیر منقولہ جائیداد کی وارث ہے۔ امام معصوم کے قول کا رد کریں۔

غور فرمائیں! شیعہ مناظر اس اسکین سے عورت کا غیر منقولہ جائیداد کا وارث ہونا ثابت کر رہا ہے! دلیل دیکھیں۔ استدلال دیکھیں اور اشکال کا جواب نیچے دیکھیں۔

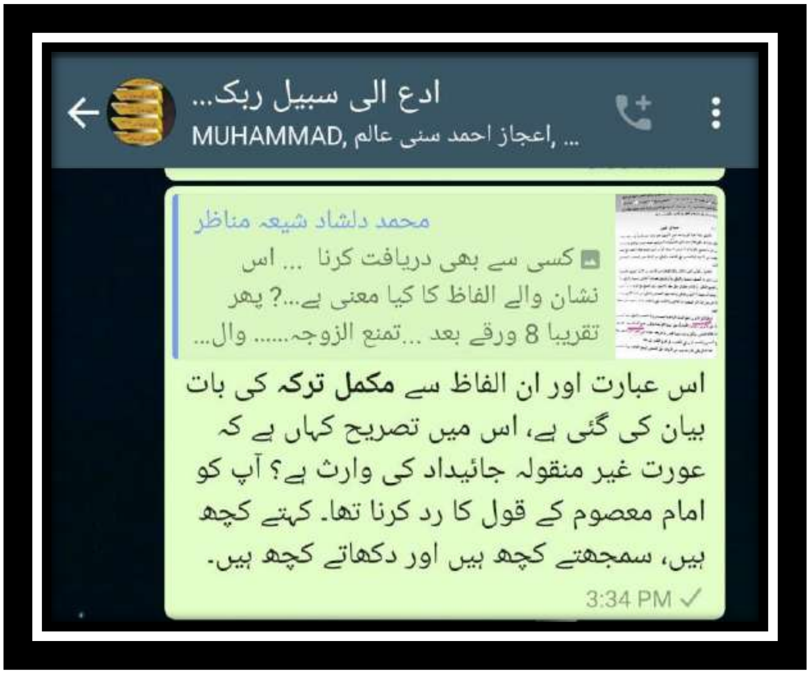

شیعہ مناظر: جواب دے چکا ہوں. بحث نبی کی بیٹی کی وراثت کا ہے ان کی زوجہ کی وراثت کا نہیں۔ باقی وراثت کے سلسلے کے سارے سوالات بحث کو خراب کرنے کے لیے ہیں لہٰذا!

غور فرمائیں! دلشاد صاحب کے نزدیک وراثت پر سوالات بحث خراب کرنے کے لئے ہیں کیونکہ ان سوالات کے جوابات دینے سے حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے اور شیعہ ڈرامہ فلاپ ہوجائے گا!

سنی مناظر کے سوالات عین موضوع کے مطابق تھے، شیعہ مناظر کوکسی نے پرسنل میں مدد کی ہوتی تو فوراً کاپی پیسٹ کرچکا ہوتا!

عورت/بیوی زمین کی وارث نہیں ہوتی(چار صحیح روایات بمعہ توثیق):وضاحت دے چکا۔ عجیب منطق۔ **کسی روایت کا صحیح سند ہونا اس کی حجیت کے لیے کافی نہیں۔روایت کا مضمون بھی دیکھا جاتا ہے۔** راوی ثقہ ہونے کا معنی راوی کا معصوم ہونا نہیں جیسا کہ اپ نے زہری کے بارے لمبی لمبی تحریروں میں قرآنی آیات کا سہارا لیا لیکن مسئلہ سادہ تھا۔ **ثقہ ہونے کا یہ معنی نہیں ہے اس کی روایت کا مضمون بھی عین حقیقت ہو۔راوی ثقہ ہے ممکن ہے کسی وجہ سے غلط مضمون نقل کیا ہو** لہٰذا ممکن ہے راوی ثقہ ہونے کی وجہ سے روایت کی سند صحیح کہلائے لیکن قرآنی حکم سے ٹکراؤ کی وجہ سے اس کے مضمون کو قبول نہ کیا جائے لہٰذا **سند صحیح کہنے سے مجلسی ہو یا بخاری گناہ گار تو نہیں ہو گا۔**

سبحان اللہ! ایک طرف صحیح روایت میں راوی کا گمان قبول کیونکہ اس سے شیعہ باطل نظریہ کی تائید ہوتی ہے چاہے سیدہ فاطمہ سے براہ راست ناراضگی بیان نہ ہوئی ہو لیکن روایت سند و متن سب درست ہے، دوسری طرف قول امام معصوم سے واضح الفاظ جو قرآن کے خلاف ہیں، اسے جید شیعہ علماء نے تسلیم بھی کیا ہے کہ یہ صحیح قول ہے۔ مطلب سند بھی قبول اور متن بھی قبول، کیونکہ خود شیعہ دلشاد بھی اوپر بیوی کو زمین کی وراثت نہیں ملتی تسلیم کرچکا ہے۔ اب موصوف اس واضح قول معصوم کا انکار کرنے پر مجبور ہوگیا ہے! جبکہ اس کے پاس کسی جید عالم کا قول یا کوئی علمی دلیل بھی نہیں ہے جبکہ سنی مناظر ابن شہاب زہری کے تینوں گمان کا رد منطقی اور سنی و شیعہ معتبر کتب کی روایات سے بھی دکھاچکا ہے، لیکن وہ شیعہ مناظر کو قبول نہیں!اللہ عزوجل ہمیں اس طرح کی ہٹ دھرمی اور بے دلیل، بے وجہ غیر منطقی ضد سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

سنی مناظر: شیعہ مناظر کی تحریر کے پہلے مرحلے (الف) پر گفتگو ختم کرنے کا اعلان اور آخری جواب

اللہ عزوجل ہم سب کو دین کی درست سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

آج آپ کے تمام جوابات میں سے جو اہم جواب طلب نکات ہیں، میں ان کے جوابات دیکر آپ کی تحریر کے (الف) کا اختتام کرتا ہوں کیونکہ بات سے بات نکلتی رہے گی اور ہر روز نئے نئے اعتراض پیش کرتے رہنے سے یہ موضوع کبھی بھی ختم نہیں ہوگا اور ممبرز بھی بور ہوتے رہیں گے۔

اعتراض 1۔

اگر سیدہ ناراض نہیں ہوئیں تو اسے راضی کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: سیدہ فاطمہ دنیا کی ملکیت کی خاطر اور اپنے مرحوم والد کا فیصلہ سن کر بھی ناراض ہوں، یہ ممکن نہیں ہے۔ ایسا تو ہم کسی عام عورت کے لئے بھی تصور نہیں کر سکتے اور شیعہ رافضی خاتون جنت کے لئے یہ تصور کرتے ہیں! اللہ کی پناہ۔ اگر ناراضگی اتنی شدید ہوتی تو پورے مدینے میں پھیل جاتی اور کئی طرق سے راویوں نے بیان بھی کی ہوتی جبکہ ایسا بھی نہیں ہے، تین دن سے آپ نے بھی کم کوششیں نہیں کی ہوں گی۔

اگرچہ فدک نہ دینے کا فیصلہ خود نبی کا تھا، اس کے باوجود سُنی وشیعہ کی روایات کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق نے اپنی جائیداد تک نہایت عاجزی سے سیدہ کی خدمت میں پیش کر دی تھی، اس کے باوجود یہ امکان موجود تھا کہ سیدہ کو شاید رنجش ہوئی ہو تو اسی رنجش کو دور کرنا مقصود تھا۔

اعتراض 2۔

رضایت پر روایت مرسل ہے، اس لئے قبول نہیں ہے، پھر ابن شہاب کی مرسل روایت قبول کیوں نہیں ہے؟

جواب: پہلی بات ابن شہاب کی روایت مرسل نہیں ہے، بلکہ روایت میں راوی نے اپنی طرف سے جو اضافہ کیا ہے اور تین گمان بیان کئے ہیں، وہ درست نہیں ہیں کیونکہ کئی قرائن اس کے خلاف ہیں۔

دوسری بات شعبی کی مرسل روایت ہمارے ہاں صحیح کا درجہ رکھتی ہے اور قبول کی جاتی ہے۔ میں دو عکس رکھ کر دکھا رہا ہوں، اس لئے آپ کے انکار سے یہ روایت مسترد نہیں ہو جائے گی۔

معرفة الثقات

من رجال أهل العلم والحديث ومن الضعفاء وذكر مذاهبهم وأخبارهم

للإمام الحافظ الناقد

أبي الحسن أحمد بن عبد الله بن صالح العجلي الكوفي نزيل طرابلس الغرب

١٨٢ - ٢٦١ هـ

بترتيب الإمامين

نور الدين أبي الحسن علي بن أبي بكر ابن سليمان الهيثمي ٧٣٥ - ٨٠٧ هـ

و

تقي الدين أبي الحسن علي ابن عبد الكافي السبكي ٦٨٣ - ٧٥٦ هـ

مع زيادات

الإمام الحافظ شهاب الدين أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هـ

دراسة وتحقيق

عبد العليم عبد العظيم البستوي

الجزء الثاني

١٢

٨٢٣ - عامر بن شراحيل الشعبي [1] سمع الشعبي من ثمانية وأربعين من أصحاب النبي ﷺ ، والشعبي أكبر من أبي إسحاق بسنتين .

قلت : [2] ذكر هذا في ترجمة أبي إسحاق .

قال العجلي : مرسل الشعبي صحيح لا (يكاد) [3] يرسل إلا صحيحا أهل اليمن أرق قوم [4] .

حدثنا يزيد بن هارون عن حماد بن زيد عن أبي عبد الله الشقري [5] قال : جاء رجل إلى الشعبي ، فقال : إني قبلت أم امرأتي . فقال : حرمت عليك امرأتك ، فأعاد عليه . فقال : عن صبوح ترقق [6] ؟

روى عن طلحة بن يحيي الشعبي عن عيسى بن طلحة الزهري

---

٨٢٣ - ثقة مشهور ، فقيه فاضل ، مات بعد المائة وله نحو من ثمانين / ع . التقريب : ١ / ٣٨٧ ، التهذيب : ٥ / ٦٧ ، تاريخ بغداد : ١٢ / ٢٢٧ ولم يذكر شيئا عن العجلي . تهذيب

(١) الترجمة ليست في س هنا ولكنه ذكرها في الأنساب كما سيأتي .
(٢) الكلام للهيثمي .
(٣) زيادة من س . وهو كذلك في كل المواضع التي ذكرت قول العجلي هذا .
(٤) في الأصل نوقه (كذا) وفي تهذيب تاريخ دمشق عن العجلي : مرسل الشعبي صحيح لا يكاد يرسل إلا صحيحا . أهل اليمن أرق قوم (٧ / ١٤٢) .
(٥) هو : سلمة بن تمام الكوفي ، تقدمت ترجمته .
(٦) في اللسان : وفي المثل : أعن صبوح ترقق ؟ يضرب مثلاً لمن يجمجم ولا يصرح وقد يضرب أيضاً لمن يوري عن الخطب المعظم بكناية عنه . ولمن يوجب عليك مالا يجب بكلام يلطفه .
لسان العرب (٢ / ٥٠٤) وهذه الحكاية ليست في س .

تذكرة الحفاظ

للإمام أبو عبد الله شمس الدين محمد الذهبي

المتوفى ٧٤٨هـ - ١٣٤٨م

صحح

عن النسخة القديمة المحفوظة في مكتبة الحرم المكي

تحت إعانة وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية

عبد الرحمن بن يحيى المعلمي

تذكرة الحفاظ — ابو عمرو الشعبي — ج ١ - ط ٣

وكان مع امامته في الفقه والحديث شاعرا محسنا وهو مؤدب عمر ابن عبد العزيز رضي الله عنه قال الزهري كان عبيد الله من بحور العلم . وقال محمد بن الضحاك الحزامي قال مالك كان ابن شهاب يأتي عبيد الله ابن عبد الله وكان من العلماء فكان يحدثه ويستقي هو له الماء من البئر ، وكان عبيد الله يطول الصلاة ولا يعجل عنها لأحد ، فلقى ان علي ابن الحسين جاءه وهو يصلي فجلس ينتظره وطول عليه فعوتب في ذلك وقيل يأتيك ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فتحبسه هذا الحبس ؟ فقال : اللهم غفرا ، لا بد لمن طلب هذا الشأن ان يعنى ، مات عبيد الله سنة ثمان وتسعين على الصحيح رحمه الله تعالى .

...

احاق والسري بن يحيي وخلق قال احمد العجلي : مرسل الشعبي صحيح ،

٧٩

تذكرة الحفاظ — ابو عمرو الشعبي — ج ١ - ط ٣

لا يكاد يرسل الا صحيحا .

قال الواقدي : الشعبي من حمير ، وعداده في همدان ...

٨٠ (٢٠)

اس کے علاوہ آپ نے اسماعیل بن ابی خالد پر کمزور اعتراض بھی کیا ہے جبکہ یہ صحیحین کا راوی ہے۔

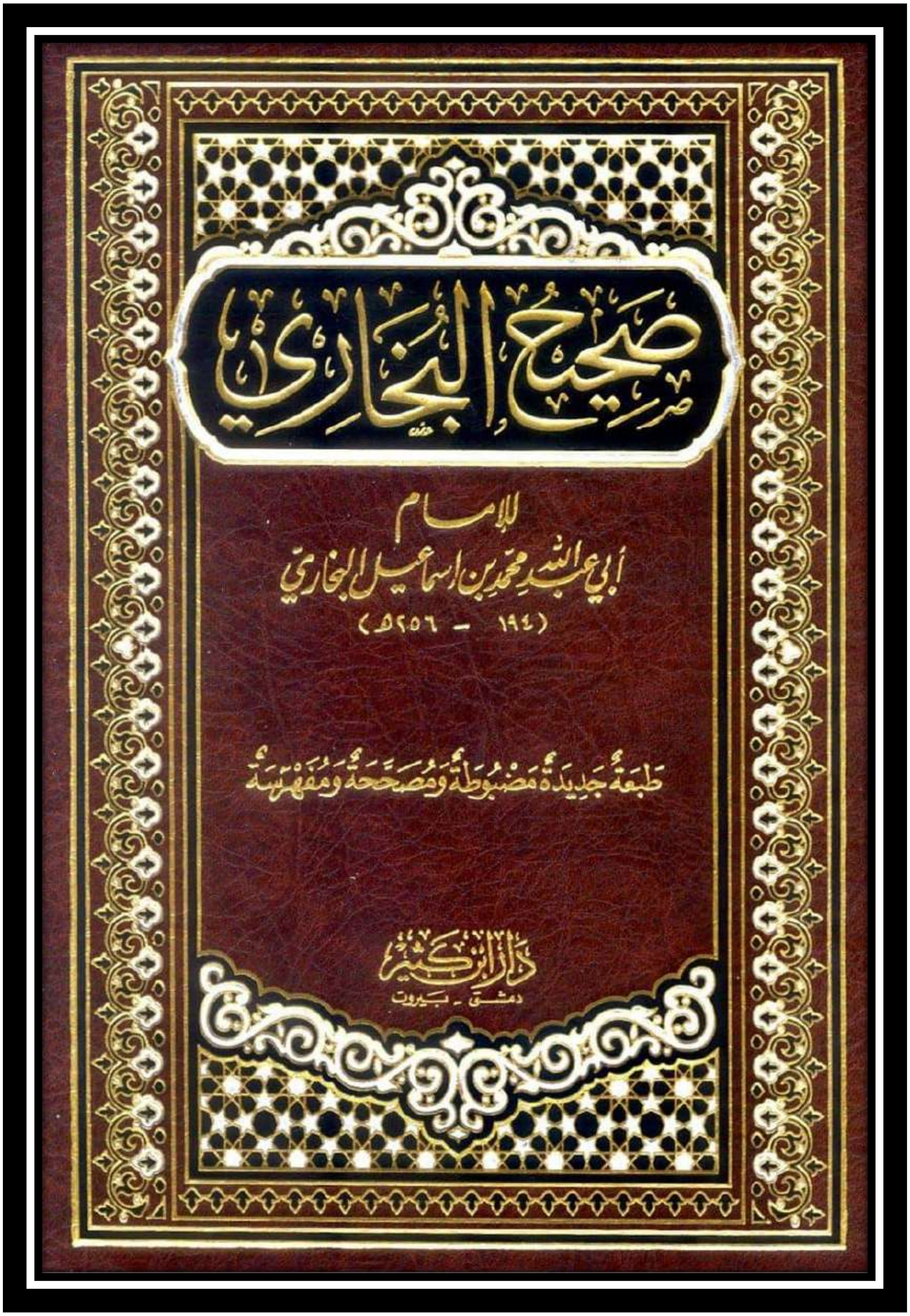

٣٤ ـ باب قول الله تعالى: ﴿أَنزَلَهُۥ بِعِلْمِهِۦ ۖ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ يَشْهَدُونَ﴾

قال مجاهد: يتنزل الأمرُ بينهنَّ وبين السماء السابعة والأرض السابعة.

٧٤٨٨ ـ حدَّثنا مُسدَدٌ حدَّثنا أبو الأحوص «حدثنا أبو إسحاق الهمدانيُّ عن البراء بن عازب قال: قال رسول الله ﷺ: يا فلانُ إذا أويتَ إلى فراشِكَ فقل: اللهمَّ أسلمتُ نفسي إليك، ووجهتُ وجهي إليك، وفوَّضتُ أمري إليك، وألجأتُ ظهري إليك، رغبة ورهبة إليك، لا ملجأ ولا منجى منك إلا إليك، آمنتُ بكتابك الذي أنزلْتَ، وبنبيِّك الذي أرسلْتَ. فإنك إن مُتَّ في ليلتِكَ مُتَّ على الفِطرة، وإن أصبحتَ أصبتَ أجراً».

[انظر الحديث: ٢٤٧، ٦٣١١، ٦٣١٣، ٦٣١٥].

٧٤٨٩ ـ حدَّثنا قتيبة بن سعيد حدَّثنا سفيانُ عن إسماعيلَ بن أبي خالدٍ «عن عبد الله بن أبي أوفى قال: قال رسول الله ﷺ يوم الأحزاب: اللهمَّ مُنزلَ الكتابِ، سَريعَ الحسابِ، اهزِمِ الأحزابَ وزلزلهم».

زاد الحميدي: حدَّثنا ابن أبي خالد سمعتُ عبد الله سمعتُ النبيَّ ﷺ.

[انظر الحديث: ٢٩٣٣، ٢٩٦٥، ٣٠٢٥، ٤١١٥، ٦٣٩٢].

٧٤٩٠ ـ حدَّثنا مسدَّد عن هُشيم عن أبي بشر عن سعيد بن جبير «عن ابن عبَّاس رضي الله عنهما: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾، قال: أُنزلت ورسولُ الله ﷺ متَوَارٍ بمكةَ، فكان إذا رفعَ صوتَه سمع المشركون فسبُّوا القرآن ومن أنزلَه ومن جاء به، وقال الله تعالى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾، لا تجهر بصلاتك حتى يسمعَ المشركون، ولا تخافت بها عن أصحابك فلا تُسمعْهم، ﴿وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾، أَسمِعْهم ولا تجهَر حتى يأخذوا عنك القرآنَ». [انظر الحديث: ٤٧٢٢].

٣٥ ـ باب قول الله تعالى: ﴿يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا۟ كَلَـٰمَ ٱللَّهِ﴾
﴿إِنَّهُۥ لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴾: حق ﴿وَمَا هُوَ بِٱلْهَزْلِ﴾: باللعب

٧٤٩١ ـ حدَّثنا الحميدي حدَّثنا سفيانُ حدَّثنا الزُّهريُّ عن سعيد بن المسيب «عن أبي هريرة قال: قال النبيُّ ﷺ: قال اللهُ تعالى: يُؤذيني ابنُ آدمَ يسبُّ الدهرَ وأنا الدهرُ، بيدي الأمرُ أقلِّبُ الليلَ والنهارَ». [انظر الحديث: ٤٨٢٦، ٦١٨١].

٧٤٩٢ ـ حدَّثنا أبو نُعيم حدَّثنا الأعمشُ عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبيِّ ﷺ قال:

آپ نے نبی کے مالی ملکیت پر کچھ روایات اور حوالے دئے ہیں، بہتر ہو گا کہ اس موضوع پر ہم الگ سے گفتگو کریں تاکہ قرآن واحادیث سے تمام دلائل پر باری باری تفصیل سے گفتگو کی جاسکے۔ فی الحال آپ کی تحریر کے (ب) میں سیدنا علی اور حضرت عمر فاروق کے متعلق گفتگو کرنی ہے تاکہ آپ کی دو تین دن سے جاری بے چینی ختم ہو سکے۔

الحمدللہ۔۔۔ گفتگو یہاں پر اختتام پذیر ہوئی۔

آپ نے بہت اچھے انداز سے گفتگو کی اور بہت کوشش کی کہ میرے تحفظات کو دور کر سکیں، اس میں کتنی کامیابی ہوئی یہ فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑتا ہوں۔ میری طرف سے دل آزاری ہوئی ہو تو معذرت قبول کیجئے گا۔ کل آپ (ب) کے متعلق اپنی تحریر کا حصہ، دعوی اور اپنے دلائل واستدلال پیش کیجئے گا، پھر ہم باقائدہ اس پر بھی تفصیل سے گفتگو شروع کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

وَ مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾

اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ (سورہ یس : آیت 17)

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ ممتاز صاحب جب آپ نے خود ہی اصلی بحث کی ترتیب کو خراب کرنے کے لیے مختلف اور اصل بحث سے غیر متعلق سوالات اور ان کا بار بار تکرار کیا تو میں بھی کچھ شبہات اور پیش کرنے پر مجبور ہوں تاکہ ایک تو آپ کو یہ سمجھا سکوں کہ میری طرف سے اصل موضوع پر اصرار کا یہ مطلب نہیں کہ میں دوسرے موضوعات پر آپ کے سوال کا جواب دینے سے عاجز ہوں۔ ہمارے بعض دوستوں کی طرف سے یہ مشورہ بھی آیا تھا کہ میں ترتیب سے آپ کے سوالوں کا جواب دوں میں نے ان کے مشورے کا

یہ جواب دیا کہ میں ایسا کروں گا تو گفتگو کا اصلی مقصد فوت ہو گا لہٰذا ایک دو مسائل چھیڑنے کا مطلب آپ کو واپس اصل موضوع پر واپس لانا تھا۔

سنی مناظر: وعلیکم السلام۔ کچھ مصروفیات ہیں۔ میں جمعہ کے دن سے گفتگو شروع کروں گا۔ آپ اپنی تحریر کے (ب) کے متعلق مکمل تیاری کر لیں۔ کیونکہ آپ کے پاس دلائل اور اسکینز کی کمی ہے۔ جس سے چاہیں مدد لیں لیکن مکمل تیاری کے ساتھ آئیں۔ گفتگو ٹو دی پوائنٹ اور ایک ایک نکتہ کو کلیئر کرتے ہوئے آگے بڑھتی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ میرے سوالات موضوع سے باہر نہیں تھے آپ ہاں یاناں کے چکروں میں تھے جبکہ آپ کو سوچنا چاہیئے تھا کہ علمی گفتگو ہاں یاناں سے نہیں کی جاتی۔ آپ کے دوستوں نے درست مشورے بھیجے، آپ کو ان پر عمل کرنا چاہیے تھا اور بنیادی سوالوں کے جواب دے کر شیعیت کا دفاع کرنا تھا۔

شیعہ مناظر: اب آتا ہوں آپ کی نتیجہ گیری پر۔ میرے مدعا کے الف۔ آپ کے دلائل تین تھے۔

آپ کے علماء میں سے بعض کی طرف سے ادراج کا دعوٰی اور لفظ (قال) بعض قطعی شواہد اور ایک دو شبہ مثلاً راوی کا عینی شاہد نہ ہونا۔ جناب فاطمہ ع رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا انکار اور استغفار۔

میں نے چار حصوں میں 20 کے قریب دلائل پیش کئے اور یہ ثابت کر دیا کہ ادراج نام کی کوئی چیز نہیں اگر ادراج ہو بھی، پھر بھی سب حقیقت اور راوی نے غلط بات نقل نہیں کی ہے بلکہ آپ نے غلط نتیجہ نکالا لہٰذا دوستوں کی خاطر اور آپ کے غلط فہمی کو دور کرنے کی خاطر فہرست وار اور مختصر اشارہ کرتا ہوں۔

آپ کی پہلی دلیل: ادراج کی نفی پر داخلی شواہد: اسی بخاری کی حدیث میں حدیث سننے کے بعد بھی جناب فاطمہ کی طرف سے مطالبہ جاری رکھنا اور جناب عائشہ کا یہ قول (قالت. كانت فاطمه تسال ابابكر) یعنی اس کے بعد بھی معاملہ جاری رہا۔

آپ کے پیش کردہ ادراج کے دعویٰ کے مطابق امام بیہقی نے ادراج کو غضبت کے بعد تسلیم کیا لہٰذا غضبت کا معاملہ واضح ہے اور آپ نے خود ہی ایسے شواہد پیش کئے کہ جن سے صاف ظاہر ہے غضبت تو صحیح ہے۔ اب بائکاٹ کا جاری رہنا اور راضی رہنے پر میرے اسی حدیثی شواہد میں سے ایک۔

مسند ابو بکر میں موجود اسی روایت ایک اور نقل جس میں کوئی شبہ ہی باقی نہیں ہے کہ یہ ادراج راوی کی طرف سے نہیں ہے بلکہ نارضگی اور بائیکاٹ اور نماز میں شرکت کی اجازت نہ دینا اس واقعے کی عینی شاہد یعنی جناب عائشہ کا ہی قول ہے۔ اسی طرح المصنف عبد الرزاق کی حدیث بھی واضح ہے کہ ان سب کے راوی خود جناب عائشہ ہے۔ کوئی ادراج نہیں، اسناد دیکھنا۔

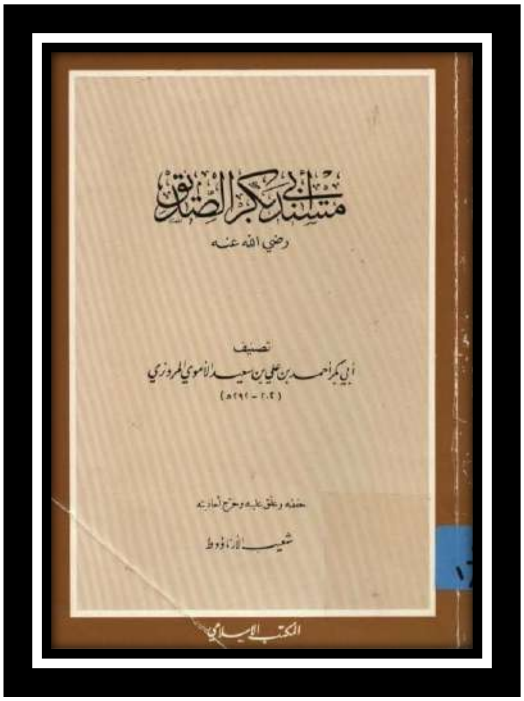

عن عائشة رضي الله عنها أنّ عبد الله بن أبي بكر لما توفي بُكي عليه قال: فخرج أبو بكر إلى الرجال، فقال: إني أعتذرُ إليكم من شأنِ أولاءِ أنهنّ حديثاتُ عهدٍ بجاهلية، إني سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:

« إنّ الميّتَ يُنضَحُ عليه الحميمُ ببكاءِ الحيِّ عليه ».

٣٨ ــ حدثنا أحمد بن علي، قال: حدثنا أبو بكر بن زَنْجَوَيه قال: حدثنا عبد الرزاق، قال: أرنا مَعْمَر، عن الزهري، عن عروة،

عن عائشة: أنّ فاطمةَ والعباسَ أتيا أبا بكر رضي الله عنهما يلتمسان ميراثَهما من رسولِ الله ﷺ وهما حينئذٍ يطلبان أرضَه من فدكَ وسهمَهُ من خيبرَ فقال لهما أبو بكر: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:

« لا نورَثُ ما تركنا صدقةٌ، إنما يأكلُ آلُ محمد ﷺ في هذا المالِ، وإنّي والله لا أدعُ أمراً رأيتُ رسولَ الله ﷺ يصنعهُ فيه إلا

---

(٣٨) إسناده صحيح، وأخرجه بمعناه وباختلاف يسير في بعض ألفاظه البخاري ٧/٣٧٧-٣٧٩ في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم (١٧٥٩) [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم: لا نورث ما تركنا صدقة من حديث الليث عن عقيل، عن ابن شهاب، عن عروة بن الزبير ...

ــ ٧٤ ــ

صنعته . قالت فهجرته فاطمة ، فلم تكلمه في ذلك حتى ماتت ، فدفنها علي رضي الله عنه ليلاً ، ولم يؤذن بها أبو بكر . قالت : فكان لعلي رضي الله عنه وجه من الناس حياة فاطمة رضي الله عنها فلما توفيت فاطمة انصرفت وجوه الناس عن علي ، فكثت فاطمة ستة أشهر بعد رسول الله ﷺ ، ثم توفيت . قال معمر : فقال رجل للزهري رحمه الله : فلم يبايعه ستة أشهر ؟(*) قال : لا ولا أحد من بني هاشم حتى بايعه علي . قال : فلما رأى علي انصراف وجوه الناس عنه ، ضرع(**) إلى مصالحة أبي بكر ، فأرسل إلى أبي بكر رضي الله عنه : ائتنا ولا تأتنا بأحد معك ، وكره أن يأتيه عمر لما علم من شدة عمر . فقال عمر : لا تأتهم وحدك ، فقال أبو بكر : والله لآتينهم وحدي ، وما عسى أن يصنعوا بي . فانطلق أبو بكر ، فدخل

(*) نقل الحافظ في «الفتح» ٣٧٨/٧ عن الإمام المازري انه قال : العذر لعلي في تخلفه مع ما اعتذر هو به انه يكفي في بيعة الإمام ان يقع من اهل الحل والعقد ، ولا يجب الاستيعاب ، ولا يلزم كل احد ان يحضر عنده ، ويضع يده في يده ، بل يكفي التزام طاعته والانقياد له بان لا يخالفه ، ولا يشق العصا عليه ، وهذا كان حال علي لم يقع منه إلا التاخر عن الحضور عند أبي بكر .

(**) يقال : ضرع إليه يضرع ضرعاً وضراعة : خضع وذل ، فهو ضارع من قوم ضرعة .

— ٧٥ —

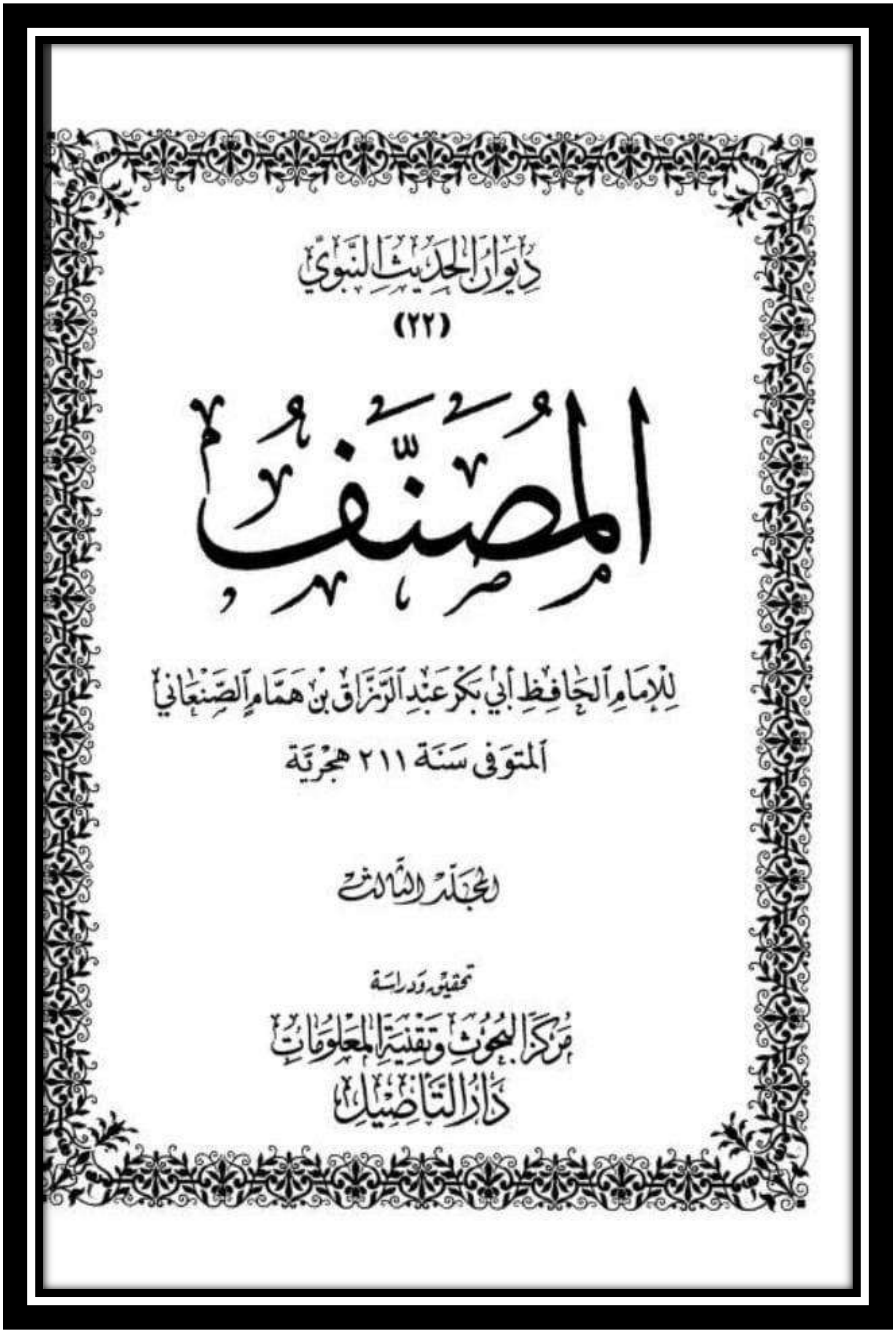

ديوان الحديث النبوي
(٢٢)
المصنف
للإمام الحافظ أبي بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني
المتوفى سنة ٢١١ هجرية
المجلد الثالث
تحقيق ودراسة
مركز البحوث وتقنية المعلومات
دار التأصيل

٥[٦٦٥٤] عبدالرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، دُفِنَ لَيْلًا.

•[٦٦٥٥] عبدالرزاق، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَعَرْنَا بِدَفْنِ النَّبِيِّ ﷺ، حَتَّى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِي[٢] مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

•[٦٦٥٦] عبدالرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دُفِنَ لَيْلًا، وَصُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ.

•[٦٦٥٧] عبدالرزاق، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ[٣] بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ عُمَرَ دَفَنَ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بَعْدَمَا صَلَّاهَا.

•[٦٦٥٨] عبدالرزاق، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ[٤] عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ،

٥[٦٦٥٣][التحفة: د ٣١٣٦، م د س ٢٨٠٥، ق ٢٧٨٢][الإتحاف: عه حم ٣٥٢٦، جا حب عه كم حم ٣٤٧٨].

(١) ليس في الأصل، واستدركناه من «صحيح مسلم» (٩٥١).

•[٦٦٥٥][شيبة: ١١٩٦١].

(٢) المساحي: جمع مِسْحاة، وهي: المجرفة (الفأس) من الحديد. (انظر: النهاية، مادة: سحا).

•[٦٦٥٧][شيبة: ٦٨٩١، ١١٩٥٣].

(٣) قوله: «بن محمد» ليس في الأصل، واستدركناه من «مصنف ابن أبي شيبة» (٦٨٩١).

•[٦٦٥٨][شيبة: ١١٩٤٨].

(٤) ليس في الأصل، واستدركناه من «تاريخ المدينة» لابن شبة (١/ ١٠٩).

أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ، دُفِنَتْ بِاللَّيْلِ، قَالَ: فَرَّ بِهَا عَلِيٌّ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ.

•[٦٦٥٩] عبدالرزاق، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَوْصَتْهُ بِذَلِكَ.

•[٦٦٦٠] عبدالرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ عَلِيًّا دَفَنَ فَاطِمَةَ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ.

•[٦٦٦١] عبدالرزاق، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يَدْفِنُ لَيْلًا.

•[٦٦٦٢] عبدالرزاق، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يَتَعَمَّدُ بِمَوْتَاهُ اللَّيْلَ، وَإِذَا أَصْبَحَ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ: قَدْ هَدَأَ، وَنَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ.

عبدالرزاق کی کتاب میں 6658،6660 نمبر حدیث دیکھنا۔بات بلکل کلیر ہے۔عدم ادراج پر حدیث سے باہر کے شواہد کا بھی میں نے تذکرہ کیا تھا۔جناب عائشہ کا قول قالت كانت فاطمه تسال اور امیر المومنین کی طرف سے خلیفہ دوم کے دور تک مطالبہ جاری رکھنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے درمیان معاملہ ختم نہیں ہوا تھا۔اس کے شواہد ایک دفعہ پھر ملاحظہ کریں۔خلیفہ دوم کہتا ہے: علی میرے پاس اپنی بیوی کی ان کے باپ سے میراث کا مطالبہ کرنے آئے۔

جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ ، وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا

صحيح البخارى كتاب النفقات ـ3 - باب حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ ـ ـ مسند أحمد (4/ 213): وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ حَدِيثُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، ـــــثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ،

صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير - باب 15 - بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ--

السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفئ-- --- (5 باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء --

وجاءني هذا ـ يعني عليا ـ يسألني ميراث امرأته ـ ـ صحيح ابن حبان (14/ 575):

هذا - يعني عليا - يسألني ميراث امرأته من أبيها ـ مصنف عبد الرزاق (5/ 471):

ثُمَّ جِئْتُمَانِي، جَاءَنِي هَذَا , يَعْنِي الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , يَسْأَلُنِي مِيرَاثَهُ مِنِ ابْنِ أَخِيهِ، وَجَاءَنِي هَذَا , يُرِيدُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , يَسْأَلُنِي مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا،۔ السنن الكبرى للبيهقي (6/ 487)

لہذا یہ خود اسی بات پر دلیل ہے کہ معاملہ ختم نہیں ہوا ہے۔اب نماز میں شرکت کی اجازت نہ دینے کی بات بھی اوپر کی اسناد میں کلیئر ہے دوستوں کی خاطر اسی لنک کو دوبارہ شیئر کررہا ہوں۔اس سے ایک سند حضرت زھرا(س) کو راتوں رات دفن کیا تاکہ ابو بکر ان پر نماز نہ پڑھنے پائے۔عبدالرزاق صاحب کتاب

«المصنف» نے ایک اور معتبر روایت نقل کی ہے جس کے مطابق امیر المؤمنین علیہ السلام نے حضرت زھرا (سلام اللہ علیھا) کو راتوں رات دفن کیا تا کہ ابو بکر آپ پر نماز نہ پڑھنے پائے۔

6554 عبد الرزاق عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم دُفِنَتْ بِاللَّيْلِ، قَالَ: فَرَّ بِهَا عَلِيٌّ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ.

حسن بن محمد نے نقل کیا ہے کہ فاطمہ بنت رسول خدا ﷺ کو راتوں رات دفن کیا: علي [علیہ السلام] نے اس کام کو انجام دیا تا کہ ابو بکر حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کا جنازہ نہ پڑھنے پائے، کیونکہ ابو بکر اور فاطمہ کے درمیان کچھ ہوا تھا۔

الصنعاني، أبو بكر عبد الرزاق بن همام (متوفاي211هـ)، المصنف، ج 3، ص521، تحقيق : حبيب الرحمن الأعظمي، دار النشر: المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة : الثانية 1403

اس روایت کی سند صحیح ہے نیچے کی لنک پر رجوع کر کے دوست واحباب اطمنان حاصل کر سکتے ہیں۔

https://www.valiasr-aj.com/urdu/shownews.php?idnews=1963

اسی سلسلے کی ایک اور اہم سند سنن ترمذی کی وہ روایت ہے جس میں امام زہری نہیں ہے اور ابو ھریرہ سے نقل ہوئی ہے۔ ملاحضہ کریں دَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، تَسْأَلُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالاَ: سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي لاَ أُورَثُ، قَالَتْ: وَاللَّهِ لاَ أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا، فَمَاتَتْ وَلاَ تُكَلِّمُهُمَ

سنن الترمذي) أَبْوَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : 44- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نوٹ: خود امام ترمذی نے { لاَ أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا } بات نہ کرنے کو ان کی طرف سے خلیفہ کی بات کو قبول کرنے کا معنیٰ کیا ہے جبکہ یہ اس سلسلے کی دوسری روایات کے خلاف معنیٰ ہے حتیٰ ترمذی کی دوسری روایات کے بھی خلاف ہے اور اس پر بہت سے شواہد ذکر کر چکا ہوں لہذا یہاں پر بات نہ کرنے کا مطلب وہی ہے جو ناراضگی اور بائیکاٹ کی حالت کو بتاتی ہے۔ امام ترمذی کے گمان کی کوئی حیثیت نہیں جیسا کہ ابن حجر نے بھی امام ترمذی کی اس بات کو رد کیا ہے۔ اس کی اسکین پہلے پیش کر چکا ہوں۔

آگے سے آپ نے شواہد پیش کرنے کا کہا تھا اور شواہد شواہد کا رٹ تو بہت لگایا بعد میں ایک مرسل روایت پیش کی اس کا حشر بھی معلوم ہے۔ صحیح سند اسناد کے مقابلے میں ایک مرسل روایت کی کیا حیثیت ہے۔ ہاں تعصب سے کام لینا چاہئے تو کوئی علاج نہیں ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی بات ہے۔ اب آپ کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ایک دفعہ آپ کے مرسل کا حشر دیکھا تا ہوں۔

فِي التَّمْهِيدِ - لِابْنِ عَبْدِ البَرِّ - ج 22 :320 - م "ومَرَاسِيلُ الشَّعْبِيِّ لَيْسَتْ عِنْدَهُمْ بِشَيْءٍ".

: وَجَاءَ عَنْ القَسطَلانِي - إِرْشَادُ السَّارِي 6 :475 - مَا نَصُّهُ: "وَأَمَّا مَرَاسِيلُ الشُّعْبِيّ لَيْسَتْ بِحُجَّةٍ مُطْلَقًا لا سِيَّمَا مَا عَارَضَهُ الصَّحِيحُ". انْتَهَى.

وَهُنَا فِي مَوْرِدِنَا قَدْ عَارَضَ مُرْسَلَ الشُّعْبِيّ الظَّاهِرُ مِنْ صَحِيحِ البُخَارِيّ النَّافِي لِرِضَى الزَّهْرَاءِ (عَلَيْهَا السَّلامُ) عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُطْلَقًا حَتَّى المَمَاتِ.

قَالَ الأَلْبَانِيُّ فِي إِروَاءِ الغَلِيلِ - ج 5 - ص 288 – 289 :

"وَثَّقَهُ العَجلِيُّ"! قُلْتُ: وَهُوَ مِنْ المَعْرُوفِينَ بِالتَّسَاهُلِ فِي التَّوْثِيقِ، وَلِذَلِكَ لَمْ يَتَبَنَّ الحَافِظُ تَوْثِيقَهُ . انْتَهَى.

وَالمُرَادُ بِالحَافِظِ ابْنُ حَجَرٍ.

وَجَاءَ فِي "تَمَامِ المِنَّةِ"- لِلأَلْبَانِيِّ أَيضًا - ص 400 - 401:

" وَقَدْ وَثَّقَهُ العَجلِيُّ". قُلْتُ: تَوْثِيقُ العَجلِيِّ فِي مَنْزِلَةِ تَوْثِيقِ ابْنِ حَبَّانَ، وَلِذَلِكَ لَمْ يَعْتَمِدْهُ هَهُنَا

الذَّهَبِيُّ وَغَيْرُهُ مِنَ المُحَقِّقِينَ". انْتَهَى.

فَهَذِهِ شَهَادَةُ ثَلاثَةٍ مِنْ كِبَارِ عُلَمَاءِ أَهْلِ السُّنَّةِ المُتَقَدِّمِينَ وَالمُتَأَخِّرِينَ: ابْنُ حَجَرٍ وَالذَّهَبِيُّ وَالأَلْبَانِيُّ عَلَى عَدَمِ الأَخْذِ بِتَوْثِيقَاتِ العَجلِيِّ، فَكَيْفَ يَكُونُ كَلامُهُ مَقْبُولا عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِ السُّنَّةِ؟!!!

آپ کے تین بزرگوں کی طرف سے مراسیل شعبی کے عدم اعتبار پر تصریحات اور کیا چاہیے آپ کو آپ کے امام ذھبی اور ابن حجر، البانی نے واضح طور پر اس کے مراسیل کو رد کیا ہے لہٰذا جو شاخ نازک پر آشیانہ بنائے۔ جناب ممتاز صاحب یہ آپ کے ادراج اور اس کے شواہد کا حشر ہے لیکن تعجب اس بات کی ہے کہ آپ ان سب حقائق سے چشم پوشی کرکے ادراج ادراج کارٹ لگا رہے ہیں۔ میں تو آپ کو اس نعرے اور مسلک ادراجی اور گمانی سے دست بردار ہونے پر مجبور تو نہیں کر سکتا لیکن الحمدللہ دوستوں تک آپ کے بہانے حقیقت کو روشن کرنے میں کامیاب ہوا ہوں۔ اس پر آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر اس مکمل سند کا مطالبہ کریں تو پیش کر سکتا ہوں۔ ابھی نماز کا وقفہ۔ آپ فلحال کچھ نہ لکھیں۔ ممتاز صاحب۔ کچھ نہ لکھنا۔ خلاف ورزی نہ کرنا۔

سنی مناظر: چلیں آپ بضد ہیں تو فی الحال ب پر گفتگو شروع نہیں کرتے۔ اب آپ دوبارہ رونا روتے ہوئے سیدنا علی اور حضرت عمر فاروق والی حدیث کو بار بار بیچ میں نہ لانا کیونکہ جب معاملہ سیدہ فاطمہ کے مطالبہ فدک والا ہی بحث کرنا ہے تو وہیں تک رہیں تاکہ ایک ایک نکتہ کلیئر ہو جائے۔ جب دور حضرت عمر فاروق شروع ہوا تو اس کے حقائق آپ نے خود ب میں لکھے ہیں اس لئے ب کا واقعہ الف سے جوڑ کر الف کو سمجھنے میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوششیں ختم کر دیں۔

شیعہ مناظر کی طرف سے سنی مناظر کو زبردستی جواب دینے سے روکنا اور ایڈمن شپ سے ہٹا دینا

آدھا گھنٹے بعد آپ کو دوبارہ ایڈمن بنا دوں گا۔

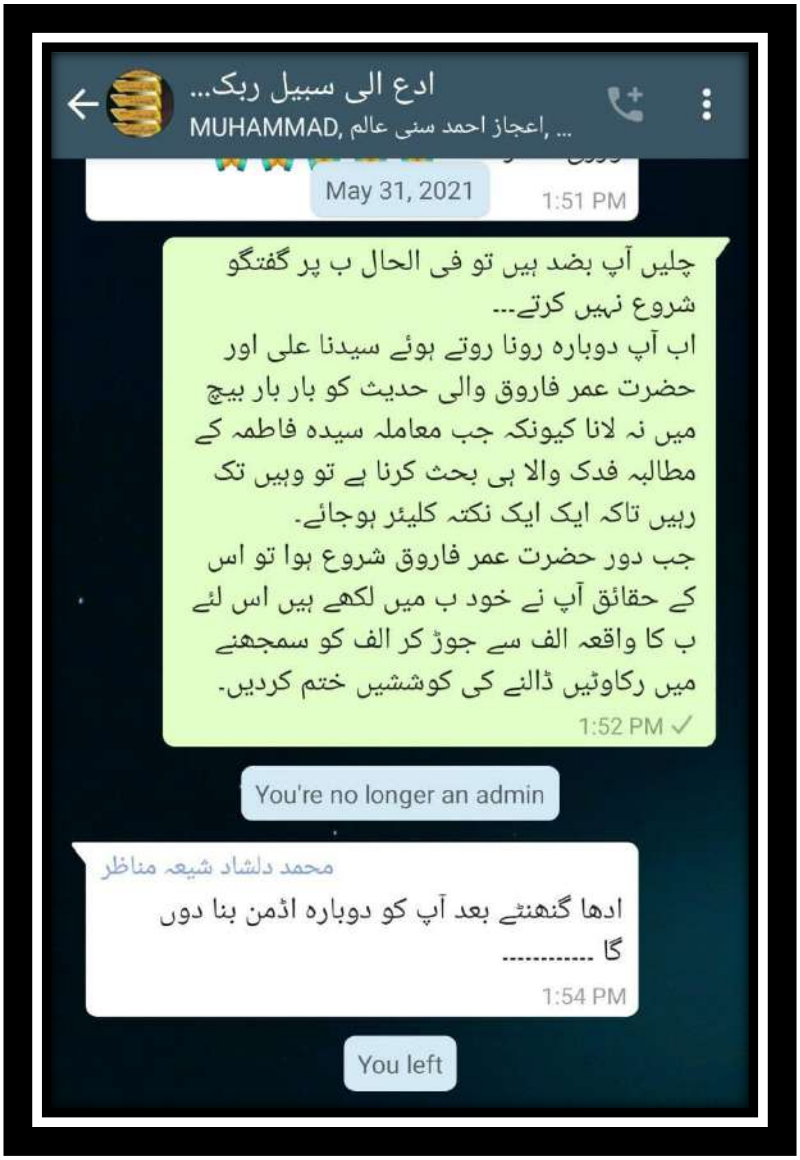

اس نامناسب حرکت پر بطور احتجاج سنی مناظر نے گروپ لیفٹ کر دیا!

شیعہ مناظر: بہت شکریہ آپ نے ممتاز صاحب کو راضی کر کے بلایا اور پھر اس کی عدم موجودگی میں ان کی وکالت کا حق ادا کیا۔ میں نے اپنا گروپ اسی لیے بنایا تھا تاکہ بعد میں کوئی مناظرے کو خراب نہ کرے۔

(اور اس لئے بنایا تھا کہ جب چاہوں مخالف کو کک آوٹ کر سکوں!!!)

ممتاز صاحب کو دوبارہ گروپ میں خوش آمدید کہتے ہیں اور آدھا گھنٹے کے لیے آپ کی طرف سے مداخلت کو روکنے کے لیے ایڈمن سے ہٹانے پر آپ سے اور آپ کے دوستوں سے معذرت چاہتا ہوں۔ ممتاز صاحب کو دوبارہ ایڈمن بنایا ہے۔ انہیں اپنے موقف سے دفاع کا پورا حق دیتا ہوں۔ رات دس بجے تک ان کے پاس ٹائم ہے۔ اللہ حافظ۔ اب جب ادراج پر آپ کے سارے دلائل کسی کام کے نہیں رہے۔

آپ کی دوسری دو دلیل اور ایک دوشبہ مثلا راوی کا عینی شاہد نہ ہونا: جناب فاطمہ ع رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا انکار اور استغفار، ویسے تو ان کا جواب آپ خود ہی دے چکے ہیں اور آپ کو ان سوالوں کا تکرار کرنے کا حق نہیں لیکن ضد کرنا چاہئے تو اس کا علاج بھی نہیں۔ آپ نے کہا ان کا چہرہ کس نے دیکھا ہے زہری تو اس کے عینی شاہد نہیں جواب مل گیا کہ **مسند ابو بکر** اور دوسری نقلوں کے مطابق اس کا عینی شاہد جناب عائشہ ہی ہے۔ لہذا آپ کی یہ پریشانی بھی دور ہو گئی اور ویسے آپ نے خود ہی کہا تھا کہ ناراض تو ہو گئی تھی اور اس کے اسناد بھی آپ نے پیش کیے۔ یہ دلیل بھی زمین بوس ہوا۔

اب آپ کی اگلی دلیل: جناب فاطمہ کیسے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی مخالفت کر سکتی ہیں؟ اس کا جواب بھی آپ کو آپ کی ہی کتابوں سے مل گیا کہ جناب عائشہ خود ہی کہہ رہی ہے کہ آپ یہ حدیث سن کر ناراض ہو گئی تھیں۔

اب الزامی کچھ جوابات: جناب آپ کی صحیحین میں کتنی ایسی روایتیں ہیں جہاں اصحاب نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ان کے سامنے اور ان کی زندگی کے بعد ان کے فرمان کی مخالفت کی ہے۔ **جیش اسامہ کا واقعہ ہو یا متعہ حج، قلم و قرطاس** سب جگہوں پر رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی مخالفت پر آپ کی صحیحین میں دسوں روایتیں ہیں وہاں آپ کیوں استغفار نہیں کرتے؟؟ یہ بھی سن لینا۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مقابلے میں کھڑی نہیں تھیں بلکہ آپ یہ کہنا چاہ رہی تھیں کل میرے بابا کو قلم و قرطاس نہ دینے والے اور حسبنا کتاب اللہ کہنے والے آج کیوں اللہ کی کتاب کے خلاف میرے بابا کا حکم نقل کر رہے ہیں۔ آپ کہہ رہی تھیں۔ میرے خاتم الانبیاء اور تمام رسولوں کے وارث والد کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور میرے بابا کی طرف ایسی بات کی نسبت دیتے ہیں کہ جو انبیاء کی تاریخ اور سیرت اور تعلیمات اور اللہ کی کتاب کے واضح حکم کے خلاف ہے۔

ممتاز صاحب۔ یہ پیغام آپ تک انشاء اللہ دوستوں کے ذریعے اور پی ڈی ایف کے ذریعے پہنچے گا کہ آپ کے مسلک ادراجی کا کوئی خارجی وجود نہیں ہے یہ مسلک بدگمانی آپ کو مبارک ہو۔ یہ مسلک اہل سنت کے عوام کو حقیقت سے دور رکھنے اور شیعوں کو بدنام کرنے کے لئے بنایا ہے اور الحمد اللہ آج زمین بوس کر دیا۔

بحث کا دوسرا مرحلہ بھی خود بخود ثابت ہوتا ہے کہ جناب فاطمہ ع کا مطالبہ اور اس مطالبے کو رد کرنے کی وجہ سے آپ کا ناراض ہونا اور مولی علی کا اس وجہ سے خلفاء کو جھٹلانا سب حقیقت پر مبنی ہے۔ سند۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کا سخت موقف۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ع خلیفہ اول اور دوم کی طرف سے حدیث نحن معاشر الانبیاء سے استدلال کرنے اور جناب فاطمہ علیہا السلام کو حق نہ دینے کے مسئلے میں خلفاء کو حق بجانب نہیں سمجھتے تھے۔

اسی طرح خلفاء کی طرف سے اپنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جانشین سمجھنے کو آپ قبول نہیں کرتے تھے اور اس سلسلے میں سخت موقف رکھتے تھے۔ خلیفہ دوم خود ہی امیر المؤمنین علیہ السلام کا جناب ابو بکر اور اپنے بارے میں سخت موقف کا اعتراف کر رہا ہے۔ جیسا کہ جناب امیر المؤمنین ع نے بھی خلیفہ کے اس اعتراف کو مسترد نہیں کیا یہ نہیں فرمایا: استغفر اللہ جناب آپ مجھ پر خلیفہ اول اور اپنے کو جھوٹا، خائن، دھوکہ باز، گناہ گار، ظالم، جابر فاجر کہنے کا الزام لگا رہے ہو۔ میں نے تو ایسا کبھی نہیں کہا اور نہیں سمجھا۔

لہذا خلیفہ اول کا اعتراف اور خلیفہ چہارم کی طرف سے اس اعتراف کو مسترد نہ کرنا ہی اس موقف پر دلیل ہے۔ ہم تو کم از کم اس اعتراف میں خلیفے کو صادق سمجھتے ہیں کیونکہ مولا علی نے خلیفے کو اس وجہ سے نہیں جھٹلایا۔ آپ کی مرضی۔ دیکھیں

1: فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا،

تم دونوں نے ابو بکر کو اور پھر مجھے جھوٹا، گنہگار، دھوکہ باز، خائن۔۔۔ سمجھنا

قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ» ، فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ، فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، فَوَلِيتُهَا -----

_ صحيح مسلم -- - كتاب الجهاد والسير - باب 15 - بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفيء (5 باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء -

مسند أبي عوانة (4/ 244): كتاب الايمان ---18 باب الأخبار الدالة على الإباحة أ

2 - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا ،

5358 - ح-- فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِىُّ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ - وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِىُّ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَأَبِى بَكْرٍ ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَأَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ جِئْتُمَانِى وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ ، ------- . أطرافه 2904 ، 3094 ، 4033 ، 4885 ، 5357 ، 6728 ، 7305 تحفة 5135 ،

صحیح البخاری : كتاب النفقات -3 - باب حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ ، وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ . (3) 5358 --كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ --- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي العِلْمِ، وَالغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالبِدَعِ7305

مسند أحمد (4/ 213): وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ -- حَدِيثُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

بخاری کی روایت میں قابل توجہ نکتہ: امام بخاری نے فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، کی تعبیر کو مناسب نہیں سمجھ کر اس کی جگہ پر کذا کذا لایا ہے۔ایک تو یہ امام بخاری یا راوی کی خیانت علمی ہے لیکن پھر بھی بعد کے جملے سے واضح ہے کہ یہاں بھی وہی مسلم والے الفاظ ہی مراد ہیں؛ کیونکہ کذا کذا کے بعد خلیفہ دوم، خلیفہ اول کی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔لہذا کاذبا کے مقابلے میں صداقت کی گواہی دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں بھی وہی الفاظ مراد ہیں۔

3 تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا ظَالِمٌ فَاجِرٌ تم دونوں نے ابو بکر کو ظالم اور فاجر سمجھا

مصنف عبد الرزاق الصنعاني(5/470): خُصُومَةُ عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ 9772

صحيح ابن حبان (14/ 575): 60 - كتاب التاريخ 8 - باب مرض النبي صلى الله عليه و سلم ح6608

مسند أبي عوانة (4/ 247): مبتدأ كتاب الجهاد 18 باب الأخبار الدالة-

4 فَزَعَمْتُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ فِيهَا خَائِنًا فَاجِرًا--

تم دونوں نے ابوبکر کو اور پھر مجھے خائن اور فاجر سمجھا ---

فَجِئْتَ يَا عَبَّاسُ تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَجِئْتَ يَا عَلِيُّ تَطْلُبُ مِيرَاثَ زَوْجَتِكَ مِنْ أَبِيهَا، فَزَعَمْتُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ فِيهَا خَائِنًا فَاجِرًا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ [ص:209] لَقَدْ كَانَ بَرًّا مُطِيعًا تَابِعًا لِلْحَقِّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَبَضْتُهَا، فَجِئْتُمَانِي، تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ يَا عَبَّاسُ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَتَطْلُبُ مِيرَاثَ زَوْجَتِكَ يَا عَلِيُّ مِنْ أَبِيهَا، وَزَعَمْتُمَا أَنِّي فِيهَا غَادِرٌ فَاجِرٌ،

تاريخ المدينة لابن شبة (1/ 204): خُصُومَةُ عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ---

5 وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنَّهُ فِيهَا ظَالِمٌ--- تم دونوں نے ابوبکر کو اور پھر مجھے ظالم سمجھا

13105 ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ قَالَ وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنَّهُ فِيهَا ظَالِمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ وَلِيتُهَا بَعْدَ أَبِى بَكْرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِى فَفَعَلْتُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَأَبُو بَكْرٍ وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنِّى فِيهَا ظَالِمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّى -----

السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفئ-- --- (5 باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء -- 13105

<u>آپ سے بار بار ایک سوال پوچھا کیونکہ آپ کو پتہ تھا اس سوال کا جواب دینا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہے لہذا میرے سوال کا جواب دینے کے بجائے ٹال مٹول کرتا رہا اور یہ بتانے کی کوشش کی میں آپ کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکا ہوں۔ جناب پی ڈی ایف میں تیار کرتا ہوں آپ کو تحفہ میں دوں گا وہاں دیکھنا۔</u>

آخری نتیجہ۔ حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں مناظرہ کرنے والوں کو اب یہ جاننا چاہئے کہ وہ اس معاملے میں شیعوں کے مقابلے میں کھڑے نہیں ہیں بلکہ وہ جنت کی عورتوں کی سردار اور جناب امیر المومنین ع کو خطاکار کہنے اور خلفاء کو اہل حق بتانے کی کوشش میں ہوتے ہیں۔ اب جب الحمد للہ یہ نتیجہ ممتاز صاحب کے سامنے آیا اور اس سلسلے میں شیعوں کے خلاف کیے جانے والے سارے پروپیگنڈوں کا پردہ چاک ہوا تو

ممتاز صاحب آدھا گھنٹے کے لئے بھی صبر نہیں کر سکا۔ ویسے تو پہلے سے معلوم ہو چکا تھا کہ ممتاز صاحب جمعہ تک کی چھٹی کی درخواست دے کر کچھ کرنا ہی چاہتا تھا لیکن یہ بہانہ انہیں قبل از وقت انہیں مل گیا۔

شیعہ مناظرین سے گزارش۔ آپ نے اگر حق زہراء کے بارے میں مناظرہ کرنا ہے تو سب سے پہلے مخالف کو اس کا اصلی مقام دکھادیں کہ وہ کس کی وکالت کر رہا ہے۔ نقاب سے جب پردہ ہٹ جائے تو یہی ہماری کامیابی ہے۔ اللہ حافظ دوستو۔ اہل سنت کے دوستوں سے خصوصی معذرت۔ میں نے شروع میں کہا تھا کہ خلفاء کی شان میں گستاخی کرنا میرا مقصد نہیں ہے بلکہ شیعہ موقف کی وضاحت اور بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مظلومیت سے دفاع میرا مقصد ہے۔ معذرت۔ اللہ حافظ۔

سنی مناظر:

1۔ سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک بطور میراث اہل تشیع مؤقف کہاں ہے؟

جواب: اہل تشیع قبول کرتے ہیں کہ کچھ حصہ طلب کیا۔

سوال: کیا سیدہ فاطمہ کو آیات میراث کا علم تھا؟ اگر ہاں تو پورا فدک ان کو ورثے میں کیسے دیا جاتا؟

جواب------------

2۔ شیعہ مناظر نے اپنی تحریر میں سیدہ فاطمہ کا مطالبہ اور ناراضگی بیان کی تھی لیکن فرمان نبوی ﷺ جس پر فدک کا فیصلہ ہوا، اسے کیوں بیان نہیں کیا؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

جواب--------------------

3۔وہ کونسی صحیح روایت ہے جس میں سیدہ فاطمہ سے ناراضگی کے الفاظ / چہرے یا جسمانی تاثرات بیان کئے گئے ہیں؟اس کا جواب کہاں ہے؟

جواب-------------------------

4۔راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی اور راوی کی روایت کہاں ہے جس میں سیدہ فاطمہ کی ناراضگی بیان ہوئی ہے؟

جواب--------------------

5۔کیا اہل تشیع راوی کا گمان قبول کرتے ہیں؟اس کا جواب کہاں ہے؟

جواب-----------------

6۔سیدہ فاطمہ کو جو فرمان نبوی ﷺ سنایا گیا وہ متفق علیہ بین الفرقین ہے۔اس کا رد کہاں ہے؟(آپ کی تاویلات کا رد کر دیا گیا ہے)

جواب------------------

7۔الزامی جوابات میں عورت کی وراثت نہ ہونے پر زوجہ کہہ کر شیعہ مناظر نے اپنی صحیح روایت سے جان چھڑانے کی کوشش کی،اس پر میرے اشکالات کا جواب کہاں ہے؟

جواب----------------

8۔ اگر سیدہ فاطمہ فدک کو بطور میراث اپنا حق سمجھتی تھیں تو بقول آپ کے فدک کے کچھ حصے کی دعویدار تھیں یا پورا فدک سیدہ فاطمہ کا حق تھا؟ کھل کر وضاحت کیجئے گا۔

جواب-----------------

9۔ اگر سیدنا علی بھی فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق سمجھتے تھے تو پورا باغ فدک یا اس کا کچھ حصہ سیدہ کا حق تھ؟ اور اپنے دور حکومت میں سیدنا علی نے وہ حق اصل ورثاء تک کیوں نہیں پہنچایا؟ کھل کر جواب دیجئے گا۔

جواب---------------

10۔ اصول کافی کی وہ روایت پیش کریں جس کے مطابق سیدہ فاطمہ رسول کے مال کی اکیلی وارث تھیں۔

جواب---------------

11۔ اصول کافی میں عورت کے زمین کا وارث نہ ہونے پر پورا باب کیوں لکھا گیا ہے اور آپ کے محدثین کی طرف سے چار روایات کی توثیق کیوں کی گئی ہے؟

بیوی ہو یا بیٹی اسے زمین کی وراثت ملنے سے محروم کرنا صریح خلاف قرآن نہیں ہے؟

جواب-------------------

12۔ فدک پر سنایا گیا فیصلہ قرآن کی کس آیت کے خلاف ہے؟ وہ آیت پیش کریں جس میں انبیاء کرام کی مالی وراثت کا ذکر آیا ہے۔

جواب---------

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ **عقلمند کون؟** دوسروں کی باتوں کو سن کر بہترین کا انتخاب کرنے والا

فَبَشِّرْ عِبادِ الَّذينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولئِكَ الَّذينَ هَداهُمُ اللَّهُ وَ أُولئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبابِ

(سورہ زمر ایت ۱۷۔۱۸}

اے رسول۔ میرے ان بندوں کو بشارت دیں جو باتوں کو سنتے ہیں اور جو بات اچھی ہوتی ہے اس کا اتباع کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو صاحبانِ عقل ہیں۔ اللہ ہمیں تعصب اور جہالت سے نجات دے۔ انصاف پسندی کی توفیق دے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔

کٹ ہجتی سے دوری:

قالُوا إِنَّا وَجَدْنا آباءَنا عَلى أُمَّةٍ وَ إِنَّا عَلى آثارِهِمْ مُهْتَدُونَ (سورہ زخرف)

کفار اور مشرکین یہ کہتے ہیں: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رسم پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

انصاف پسندی:

يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلى أَلاَّ تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوى{ المائدة : 8}

اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے۔

تہذیب اور اچھے طریقے سے بات کرنا:

ادْعُ إِلى سَبيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جادِلْهُمْ بِالَّتي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبيلِهِ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدينَ ۔ {النحل : 125}

لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔ جو اس کے رستے سے بھٹک گیا تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو رستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔

دلیل کے ساتھ بات کرنا:

فَقُلْنا هاتُوا بُرْهانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ ما كانُوا يَفْتَرُونَ (سورہ قصص:۷۵)

اور منکرین سے کہیں گے کہ تم بھی اپنی دلیل لے آؤ تب انہیں معلوم ہو گا کہ حق اللہ ہی کے لئے ہے اور پھر وہ جو افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب گم ہو جائیں گی

قُلْ هاتُوا بُرْهانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ (سورہ بقر: ۱۱۱/سورہ النمل:۶۴)

اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ صدق اللہ العلی العظیم

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۴ آل عمران.. ﴾

ممتاز صاحب نے غصے میں بہت سے باتیں کی ہیں۔ مجھے کم ظرف کہا ہے۔ اگر یہ باتیں مجھ میں ہیں تو اللہ مجھے معاف کرے اور مجھے اپنی اصلاح کی توفیق دے اور مجھ میں نہیں تو اللہ انہیں معاف کرے اور ہدایت دے۔

اھدنا الصراط المستقیم۔

ممتاز صاحب آپ کو اتنا جواب دیتا ہوں کہ آپ جب بھی فارغ ہوں تو کم از کم میری آج کے مطالب کا بغیر مطالعہ کریں میرے مدعا کے دلائل اور اپنے گمان اور مسلک اندار جی گمانی کے رد کے سلسلے میں میرے دلائل کو رد کریں اور اپنی مندرجہ بالا باتوں میں اپنی صداقت کا عملی ثبوت دیں۔

بحر حال مجھے غصہ دلا کر آپ مجھے موضوع سے دور لے جا کر حقائق کو چھپانے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ اگر میرے ان دلائل کو رد نہیں کر سکتے تو اپنے مسلک اندراجی گمانی کا فاتحہ پڑھ کر ختم جلسے کا اعلان فرمائیں۔ آپ کا یہ کہنا بالکل غیر علمی ہے کہ میں کیوں دلائل کو رد کروں اور اپنے گمان کو باطل ہونے سے بچاؤں۔ جناب یہ کونسا علمی طریقہ ہے۔ آپ کے سوالات کا بھی آپ کو بعض کا جواب دے چکا ہوں اور بعض کا ابھی دینا ہے لیکن **آپ مجھ سے جناب عائشہ کی روایت** قالت کانت فاطمہ تسال **اور امیر المومنین ع کی طرف سے میراث کا مطالبہ جاری رکھنے اور خلفاء کے خلاف سخت موقف کے سوال سے دست بردار ہونے کی بھیک مانگ رہے ہو۔** یہ سمجھ سے باہر ہے۔ جناب یہ تو میرے مدعا کے الف اور ب دونوں کے لئے ایک اہم شاھد ہے۔ البتہ آپ کے الف، ب کا بھی بہترین رد۔ آپ مجھ سے اپنے سوالات کے جواب مانگیں اور میں آپ سے میرے دلائل کے رد اور میرے مدعا سے متعلق آپ کے رد میں کیے سوال کا آپ سے مطالبہ نہ کروں؟؟ اور میں بھی پی ڈی ایف بنا رہا ہوں اور اس میں دکھادوں گا کہ میں نے اپ کے سوالات کا کیا جواب دیا ہے اور آپ نے مجھ سے پوچھے سولات کا کیا جواب دیا ہے۔ فنتظر انا منتظرون۔

انشاء اللہ جہاں آپ کی پہنچ ہے وہاں میری تحریر کی پی ڈی ایف بھی۔

اور شاید آپ اگر جمعہ تک کی جو چھٹی آپ نے لی تھی اب بھی آپ کا عذر باقی ہے تو، سب کا جواب بہترین انداز میں مرتب کر کے آپ اور دوستوں کی خدمت میں پیش کروں گا۔ آپ کو دیکھ کر مزا آئے گا اور اپنی غلط فہمی دور ہونے پر میرا شکریہ ادا کریے گا۔ آپ نے جو الزامات دلائل نہ ہونے کے مجھ پر لگائے ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ آپ نے میری شکست کے جتنے دلائل دیے، آاپ اگر انہی دلائل سے مطمئن ہیں تو آپ آگے مجھ سے بحث بھی ختم، اپنی فتح کا اعلان کر دیں اور بحث کو ختم کر دیں۔ **مجھے اتنا ثابت کرنا تھا کہ آپ**

اہل سنت کے کسی بھی فرقے کے ترجمان نہیں۔ اھل سنت اس مسئلے میں خلفاء کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہمارا موقف وہی ہے جو جناب فاطمہ ع اور مولی علی ع کا ہے۔ الحمدللہ آپ کی ہی مدد سے آپ کی کتابوں سے ثابت کر دیا اور اسی بہانے سب چیزوں کا رخ شیعوں کی طرف موڑنے والوں کو یہ جواب دیا کہ یہ سب باتیں خود اہل سنت کی کتابوں میں صحیح سند موجود ہیں۔ یہ شیعوں کی باتیں نہیں ہیں خود اہل سنت کی کتابوں کی باتیں ہیں لہذا بحث کے دو مرحلے ختم ہو گئے۔ اب اگر آپ نے تیسرے مرحلے میں بحث کرنی ہے تو آپ کو اہل سنت کے بزرگوں کے موقف کو اپنانا ہو گا اور خلفاء کی وکالت کے نام پر آنا ہو گا۔ آپ اپنی پوزیشن کا تعین فرمائیں پھر بسم اللہ۔

مجھ سے اس عنوان سے بحث کریں کہ جو خلفاء کا موقف ہے وہ درست ہے اور جو جناب فاطمہ اور مولی علی ع کا موقف ہے وہ غلط ہے۔ اگر اس عنوان سے مجھ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ۔ ورنہ ختمہ جلسے کا اعلان فرمانا اور یہ نہ سوچنا محمد دلشاد اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے والا ہے۔ یہ ہمارے لیے بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ہم اسی سے آپ کے سارے سوالات کے جواب دیتے ہیں۔ چاہے خلافت کا مسئلہ ہو یا کوئی اور۔ اللہ حافظ۔ جذبات اور احساسات پر کنٹرول علمی پڑی پر باقی رہنے کے لیے ضروری ہے۔ میرے مطالب کا بغور۔

نوٹ: سنی مناظر اور شیعہ مناظر نے یہاں واضح کردیا کہ گفتگو اختتام پذیر ہوگئی ہے۔اس کے بعد سنی مناظر نے مختصر تبصرہ بھیجا جو اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں۔

مختصر تبصرہ

حق زہرہ: سُنی وشیعہ لاجواب مناظرہ (شیعہ مناظر ہر دلیل پر لاجواب)

اہل سنت مناظر: ممتاز قریشی / اہل تشیع مناظر: محمد دلشاد

شیعہ مناظر کی دلیل: صحیحین میں سیدہ کی ناراضگی ثابت ہے۔ (صحیح بخاری)

سنی مناظر کا اشکال:

1۔ ناراضگی کا اظہار دکھائیں۔ صحیحین میں سیدہ کی ناراضگی کے وہ الفاظ یا سیدہ کے چہرے یا جسمانی تاثرات دکھائیں۔

2۔ جن احادیث میں ناراضگی کے الفاظ ہیں ، ان سب میں ابن شہاب راوی ہے، اور یہ اس کا ادراج ہے، کسی اور طرق سے ناراضگی کے الفاظ دکھائیں۔

شیعہ مناظر: لاجواب

اہل سنت کا صحیحین کی احادیث پر دوٹوک مؤقف ہے کہ ناراضگی کے الفاظ کسی مدرراوی کے ہیں، تحقیق کے مطابق صرف ایک ابن شہاب راوی کی کچھ روایات میں یہ الفاظ ہیں اور وہ ناراضگی بھی سیدہ فاطمہ کے اپنے الفاظ سے بیان نہیں ہوئی ہے، حالانکہ مطالبہ فدک پر کئی اور طرق سے بھی صحیح روایات موجود ہیں، آخر کیا وجہ ہے کہ کسی اور راوی نے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی بیان نہیں کی؟ یہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ صرف ابن شہاب نے سیدہ فاطمہ کی خاموشی کو ناراضگی پر محمول کیا اور یہ اس کا اپنا گمان تھا جو غلط تھا کیونکہ اس کا رد کئی مضبوط حقائق سے ہوتا ہے۔

شیعہ اعتراض: صحیحین کا راوی غلط کیسے کہہ سکتا ہے؟ کیا اس نے جھوٹ بولا ہے؟ کیا روایت غلطی سے داخل ہو گئی ہے؟

سُنی مناظر:

امام زہری معصوم نہیں تھا، قرآن کریم میں تو انبیائے کرام کے اندازے (گمان) غلط ہونا ثابت ہیں، جب معصوم کے گمان غلط ہوسکتے ہیں تو راوی سے کیوں نہیں جبکہ وہ موقع پر موجود بھی نہ تھا۔

سورت طہٰ 94 کے مطابق حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون میں جھگڑہ ہوا، بتائیں کونسا نبی غلطی پر تھا؟

شیعہ مناظر: لاجواب۔

شیعہ مناظر کا بچگانہ ضد: صرف اتنا بتائیں کہ صحیحین میں ناراضگی کے الفاظ موجود ہیں کہ نہیں؟

سُنی مناظر:

صحیحین میں ناراضگی کے الفاظ موجود ہیں لیکن صحیح روایت کا وہ حصہ ایک راوی کا ذاتی گمان ہے جو درست نہیں ہے۔ اس مطالبہ فدک کے بعد سنی و شیعہ کتب سے ہی سیدہ فاطمہ کی آخری ایام میں شیخین سے ملاقات بھی ثابت ہے، ابن شہاب کو اس کا علم نہیں ہوسکا، ورنہ ایسا گمان بیان نہ کرتا۔

شیعہ مناظر کا جھوٹ: سُنی مناظر نے امام زہری کو گمان کرنے والا خطاکار کہا ہے۔

سُنی مناظر:

اسکرین شاٹ دکھائیں۔ یہ مجھ پر بہتان ہے۔

(لیکن جھوٹ کے پاؤں ہوتے تو نظر بھی آتے!)

غلط گمان تو نبیوں سے بھی ثابت ہیں، یہ کوئی گناہ نہیں کیونکہ کرنے والے کی نیت نیک ہوتی ہے۔

شیعہ مناظر: لاجواب۔

شیعہ مناظر: فدک پر صدیقی فیصلہ قرآن کے خلاف ہے؟

سُنی مناظر:

کیسے خلاف ہے؟ دلیل دیں۔ میراث کی آیات کے مطابق بھی فدک پورا سیدہ فاطمہ کا حق کس طرح بنتا ہے؟ وضاحت کریں۔

شیعہ مناظر: لاجواب۔

پورے مناظرے میں شیعہ مناظر کا مغرورانہ انداز، نامکمل حوالے، عبارات میں جو نکتہ دکھانا تھا وہ غائب۔ میں صرف عربی دکھاؤں گا باقی آپ خود سمجھیں۔ ایک جگہ کہا مجھ سے جواب طلبی کی امید نہ رکھیں۔ ایک ساتھ کئی حوالوں کی بھرمار!! بس کاپی پیسٹ زندہ باد!!

سُنی مناظر کے الزامی دلائل

1۔اصول کافی کی صحیح روایت کے مطابق انبیائے کرام کی وراثت نہیں ہوتی۔

شیعہ مناظر کا رد: اس روایت میں علماء کرام کو ملکیت نہ ملنے کی بات کی گئی ہے۔

سُنی مناظر کا اشکال:

وراثت رشتہ داروں کو ملتی ہے۔ علماء اس سے مراد نہیں ہوسکتے اس لئے مالی وراثت کی نفی قریبی رشتہ داروں کے لئے ہے۔ دلیل کا رد قول معصوم سے یا کسی شیعہ جیّد عالم سے یا کسی مناسب تاویل سے کریں۔

شیعہ مناظر نے شیعہ صحیح روایت کا رد اہل سنت کی احادیث سے کرنا شروع کردیا ، جبکہ یہ مناظروں کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے۔ جس مسلک کی روایت ہو، رد بھی اسی مسلک سے کرنا ہوتا ہے۔ البتہ الزامی رد بعد میں کیا جا سکتا ہے۔

2۔اصول کافی کی چار صحیح روایات کے مطابق عورت غیر منقولہ جائیداد کی وارث نہیں ہے۔یہی روایت من لایحضرہ الفقیہ سے بھی پیش کی گئی۔

شیعہ مناظر کا رد: یہ پورا باب بیوی کے متعلق ہے۔

سُنی مناظر کے سوال:

اس باب کے نام میں زوجہ کا لفظ دکھائیں۔ اسی پیج پر موجود چار میں سے دو روایات (4,6) میں زوجہ کا لفظ دکھائیں۔

شیعہ مناظر: لاجواب

شیعہ مناظر کا ایک اور رد: ہماری مدرسوں کی کتب میں عورت زمین کی وارث ہونا موجود ہے۔ دو کتب سے عکس پیش کئے گئے۔ (اللمعتہ الدمشقیہ، تحریر الوسیلتہ خمینی)

سُنی مناظر کا اعتراض:

ان میں کہیں پر بھی مطلوبہ عبارت موجود نہیں ہے کہ عورت غیر منقولہ جائیداد کی وارث ہوگی۔ نشاندھی کریں۔ کیا امام معصوم کے صحیح اقوال کو شیعہ فقہاء مسترد کرنے کا اختیار رکھتے ہیں، اس کی بھی وضاحت کریں۔

شیعہ مناظر: لاجواب۔

سُنی مناظر نے ثابت کر دیا کہ اہل تشیع کتب اور ان کے علماء کا معیار کیا ہے! جو باتیں آج ایک بچہ بھی جانتا ہے، ان بنیادی باتوں سے شیعہ مجتہدین یا تو لا علم تھے یا جان بوجھ کر قرآن کے خلاف روایات کی توثیق کرتے رہے جبکہ خود نبی کریم اور اہل بیت سے بھی مروی ہے کہ قرآن کے خلاف روایت مسترد کر دو، لیکن شیعہ مجتہدین اور محدثین نے اس قول امام معصوم پر بھی عمل نہیں کیا اور ایسی بیشمار صحیح روایات شیعہ کتب میں بھری پڑی ہیں جو قرآن کے خلاف ہیں! اس کا مطلب یہ ہوا کہ اہل تشیع کی ضعیف روایات ہوں یا صحیح روایات، دونوں ہی قابل اعتبار نہیں ہیں کیونکہ خود اہل تشیع بھی انہیں تسلیم نہیں کرتے! انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سُنی مناظر نے دوٹوک کہہ دیا کہ اہل تشیع کی ان صحیح روایات میں بیوی کا ذکر ہے یا عورت کا! یہ فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑتا ہوں۔ دونوں صورتوں میں یہ **علامہ مجلسی کی توثیق شدہ روایات خلاف قرآن ہیں!** ایسے محدثین شیعوں کو ہی مبارک ہوں۔

سُنی مناظر نے یہ بھی کہا کہ قول معصوم بمعہ توثیق دکھا کر چار صحیح روایات شیعہ کی سب سے معتبر کتاب اصول کافی سے دکھا چکا ہوں جسے خود شیعہ مناظر بھی تسلیم کر چکے کہ یہ روایات خلاف قرآن ہیں، اس سے زیادہ حجت کیسے تمام کی جاتی ہے۔

سُنی مناظر کا یہ جواب بھی غور طلب ہے کہ قول معصوم کے آگے شیعہ فقیہ کے فتوی پر عمل کرتے ہیں تو یہ ان کی مجبوری ہے، اور عقیدہ امامت کا انکار بھی! کیونکہ شیعہ تو بعد از نبی امام معصوم سے ہدایت لینے کا دعوی کرتے ہیں! اگر فقیہ کے فتووں پر ہی چلنا تھا تو اہل سنت کی صحیح احادیث نبوی نے کیا قصور کیا ہے جو عین قرآن کے مطابق بھی ہیں!

شیعہ مناظر کا سوال: کیا قرآن کی کوئی آیت ہے جس میں نبی کی بیٹی کو حق ارث سے محروم کرنے کا حکم آیا ہو؟

سُنی مناظر:

کیا قرآن میں نبی کی مالی ملکیت کا ذکر ہے؟ آیات قرآنی مین صرف ورثہ دکھا کر اس سے مالی ملکیت کس طرح مراد لی جاسکتی ہے جبکہ شیعہ مناظر دوران گفتگو مختلف سنی و شیعہ احادیث سے نبیوں کی علمی میراث ثابت کرتے آرہے ہیں ۔اس کے علاوہ ہمارے درمیان شرط 3 میں طئے ہوا تھا کہ جو بات قرآن سے واضح نہ ہو تو احادیث نبوی سے دلائل دئے جائیں گے۔

دوران گفتگو شیعہ مناظر کی طرف سے غیر ضروری امام زہری کی توثیق اور تعریف پر تحریریں کاپی پیسٹ کر کے رکھی گئیں۔

سُنی مناظر:

امام زہری پر جب ایسا کوئی اعتراض ہی نہیں کیا گیا تو اس کی تعدیل کیوں پیش کی گئی ہے؟ امام زہری ثقہ راوی ہے، اس کا گمان غلط ہونے سے اس کی ثقاہت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، جس طرح مثال دیکر سمجھایا ہے کہ نبی کے گمان غلط ہونے سے ان کی عصمت پر اثر نہیں پڑتا۔

شیعہ مناظر: لاجواب

شیعہ مناظر: علمائے اہل سنت بھی سیدہ کی ناراضگی تسلیم کرتے ہیں۔

سُنی مناظر:

اکثریت علمائے اہل سنت نے ناراضگی کو تسلیم نہیں کیا بلکہ امام زہری کے گمان کا تعاقب کیا ہے اور شیعہ اعتراضات کا رد کیا ہے۔آپ کو چیلینج ہے ایک ایک عالم کا اسکین رکھ کر اس کے قول پر گفتگو کریں۔

شیعہ مناظر: لاجواب

شیعہ مناظر: فهجرت ابابكر ،وعاشت بعد رسول الله ،اورقالت و كانت فاطمه تسال یہ حدیث سے مربوط ہے اور سیاق کے اعتبار سے فٹ ہے۔

سُنی مناظر:

ایک ہی راوی اگر روایت کرے گا تو ظاہر ہے تسلسل قائم رکھ کر ہی بیان کرے گا ،کسی اور نے بیچ میں یہ جملے شامل کئے ہوتے تو ممکن تھا بیچ میں کوئی ربط نہ ہوتا۔ آپ کو قالت کے بعد ناراضگی ثابت کرنی ہے۔

شیعہ مناظر:لاجواب۔

شیعہ مناظر: غضبناک ہونا عمل سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

سُنی مناظر:

کس عمل سے؟ دلیل کہاں ہے۔ بالفرض یہ سمجھا جائے کہ سیدہ فاطمہ کو رنجش تھی تو اسے بھی آخری ایام میں عیادت کے دوران دور کردیا گیا۔ سُنی و شیعہ روایات سے ثابت ہے۔

شیعہ مناظر: لاجواب۔

شیعہ مناظر نے ایک موقعے پر کہا کہ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ فدک نہ دیکر خلفاء نے ظلم کیا، پھر دوسری جگہ اپنی ہی بات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ سیدنا علی کا مؤقف تھا کہ اس معاملے میں ان پر ظلم ہوا ہے۔

سُنی مناظر:

کیا آپ سیدنا علی کے مؤقف سے متفق نہیں ہیں؟

شیعہ مناظر: لاجواب۔

شیعہ مناظر نے دوران مناظرہ کاپی پیسٹ کا ریکارڈ قائم کیا۔ دوبار کاپی پیسٹ کرکے امام زہری کی توثیق و مقام اہل سنت سے پیش کرتے ہوئے مختلف تحاریر پیش کیں۔

سُنی مناظر:

اہل سنت امام زہری پر کوئی اعتراض نہیں کرتے۔ خوامخواہ وقت ضایع نہ کریں۔ اصل نکات کا جواب دیں۔

شیعہ مناظر کی دوسری دلیل: علامہ ابن حجر عسقلانی (فتح الباری)، علامہ بدر العینی (عمدہ القاری) اور ابن ابطال نے ناراضگی سیدہ فاطمہ کو تسلیم کیا ہے۔

سُنی مناظر:

نامکمل عبارات رکھی گئی ہیں۔ انہوں نے شیعہ اعتراض لکھ کر اس کا رد لکھا ہے۔ دوسری بات راوی کا گمان غلط ہونا معیوب نہیں، جن علماء تک حقیقت نہ پہنچی انہوں نے یقین کیا، لیکن حقیقت وہی ہے جو جمہور کا مؤقف ہے۔ دوران گفتگو قرآن کریم سے انبیائے کرام کے گمان مختلف آیات سے دکھائے گئے جو غلط تھے لیکن انبیاء کی عصمت پر کوئی فرق نہیں پڑا۔اس طرح امام زہری کا گمان بھی حقیقت کے خلاف تھا لیکن اس کے باوجود ثقاہت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سُنی مناظر نے ایک مختصر تحقیق رکھتے ہوئے اہل سنت کتب سے 36 مختلف صحیح روایات سے ثابت کیا کہ امام زہری کے علاوہ کسی اور راوی سے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی ثابت نہیں ہے، اس کے علاوہ راوی کے ظن/گمان پر انعام الباری سے کچھ پیجز بھی پیش کر کے امام زہری کے اضافے کو علمائے اہل سنت سے ثابت کیا۔

فتح المغیث سے بھی دکھایا گیا کہ امام زہری روایت میں اضافہ کرتے تھے اور ہم عصر علماء انہیں ایسا کرنے سے منع بھی فرماتے تھے۔

سُنی مناظر نے جلاء العیون ، بحار الانوار (باقر مجلسی) اور سلیم بن قیس سے ثابت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق کو سیدہ فاطمہ کی وفات کی خبر تھی۔

حیات القلوب سے نبی کریم ﷺ کا فرمان بھی دکھایا کہ سیدہ کسی پر غضبناک نہیں ہوں گی۔

سُنی مناظر نے علامہ محدث دھلوی (مدارج النبوت) ، علامہ حلبی (سیرت حلبیہ) اور علامہ عسقلانی (فتح لباری) سے عکس رکھ کر ثابت کیا کہ علمائے اہل سنت شیعہ اعتراض بیان کر کے ان کا رد بیان کرتے ہیں لیکن شیعہ صرف اعتراض دکھا کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔

ادراج کرتے ہوئے راوی اپنا اندازہ/گمان ہی شامل کرتا ہے، ادراج کا مترادف لفظ درج ہے یعنی کچھ اور شامل کرنا، جو ظاہر ہے اضافی بات ہوگی جسے خیالی بات، ظن ، گمان اور اندازہ کہتے ہیں، ادراج ہمیشہ درست ہو یہ لازم نہیں ہے۔

شیعہ مناظر: سیدہ فاطمہ کے جنازے کی اطلاع کسی کو نہیں دی گئی اور رات کی خاموشی میں تدفین کر دی گئی۔

سُنی مناظر:

سُنی و شیعہ کتب کے مطابق سیدہ فاطمہ کی وفات پر پورے مدینے میں کہرام ہوگیا تھا اور نبی کی رحلت جیسا غمگین ماحول ہوگیا تھا۔ اب ایک راوی امام زہری کے گمان کو تسلیم کریں یا کئی دوسری مضبوط سنی و شیعہ روایات تسلیم کریں؟

شیعہ مناظر: لاجواب

سُنی مناظر نے دنیائے شیعیت کو اوپن چیلینج بھی دیا کہ مسئلہ فدک کو اہل تشیع کی صحیح روایات سے ثابت کیا جائے۔

شیعہ مناظر: لاجواب

سُنی مناظر نے سُنی و شیعہ کتب سے ثابت کردیا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے سیدہ فاطمہ سے آخری ایام میں ملاقات کی تھی اور رنجش ختم کر کے انہیں راضی بھی کر لیا تھا۔

1۔ السنن کبری (امام بیہقی) عربی اور اردو کتاب سے عکس

2۔ البدایہ والنہایہ

3۔ الطبقات الکبیر

4۔ سیر اسلام النبلاء

5۔ شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی۔

6۔ بیت الا حزان عباس قمی۔

شیعہ مناظر کا اعتراض: تمام روایات مرسل اور ضعیف ہیں پھر امام زہری کی مرسل روایت قبول کیوں نہیں ہے؟

سُنی مناظر:

پہلی بات امام زہری کی روایت مرسل نہیں ہے۔ دوسری بات شعبی کی مرسل روایت ہمارے ہاں صحیح کا درجہ رکھتی ہے۔ (دلیل معرفتہ الثقات، تذکرہ الحفاظ)، میری دلیل کا رد اہل سنت اصولوں کے مطابق کریں اپنی ذاتی تاویلات اپنے پاس رکھیں۔

شیعہ مناظر: لاجواب

شیعہ مناظر کا ایک اور اعتراض: شعبی کی روایت میں اسماعیل بن خالد پر جرح ہے۔

سُنی مناظر:

اسماعیل بن خالد صحیحین کا راوی ہے۔ اعتراض باطل ہے۔ (دلیل صحیح بخاری 7489) ہر راوی پر جرح و تعدیل موجود ہے، اس منطق سے تو اہل سنت و اہل تشیع کے تمام راوی ضعیف ہوجائیں گے۔

سُنی مناظر نے مالی وراثت پر شیعہ مناظر کے دلائل پر الگ سے بحث رکھ کر گفتگو کرنے کو کہا۔ گفتگو یہاں ختم ہو جانے کے بعد یہ طئے ہوا کہ اب اس تحریر کے اگلے حصے (ب) پر گفتگو کی جائے گی۔

لیکن شیعہ مناظر نے دوسرے دن مزید کچھ نئے دلائل رکھنا شروع کر دئے جن کا کوئی تعلق (ب) کے حصے سے نہ تھا۔ سُنی مناظر نے سمجھانے کی کوشش کی تو شیعہ مناظر نے کم ظرفی دکھاتے ہوئے سُنی مناظر کو گروپ کی ایڈمن شپ سے نکال دیا، جس پر احتجاج کرتے ہوئے سُنی مناظر نے گروپ لیفٹ کر دیا، بعد میں جب معلوم ہوا کہ شیعہ مناظر خوشی سے جھوم کر اپنی فتح ظاہر کر رہا ہے تو دوبارہ سُنی مناظر گروپ میں آیا اور شیعہ مناظر کو وائسز میں کھری کھری سنا کر اصل صورتحال گروپ ممبرز تک پہنچائی۔

شیعہ مناظر کی طرف سے طئے شدہ شرائط کی خلاف ورزی

1۔ شرط نمبر 1: کاپی پیسٹ ممنوع

سُنی مناظر نے شیعہ مناظر کو کاپی پیسٹ کا ثبوت دیا گیا اور پھر انہوں نے کاپی پیسٹ کرنا تسلیم بھی کر لیا۔

2۔ شرط نمبر 5: دونوں فریق ایک دوسرے کو وضاحت دینے کے پابند ہوں گے۔

سُنی مناظر بار بار نمبر ڈال کر وضاحتیں پوچھتا رہا لیکن شیعہ مناظر شروع سے آخر تک لاجواب ہی رہا۔

آخری نتیجہ

سیدہ فاطمہ کی ناراضگی صحیحین میں صرف ایک طرق اور صرف ایک راوی کے ذاتی گمان سے ثابت ہے۔

شیعہ دجل سے کام لیکر سادہ لوح مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں اور مکمل حقائق چھپاتے ہوئے آدھا سچ اور آدھا جھوٹ بتا کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور مکر وفریب سے اپنے دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔

علمائے اہل سنت امام زہری کے گمان کو دیگر صحیح روایات سے رد کرتے ہیں۔ اگر فدک واقعی سیدہ فاطمہ کا حق تھا تو کس حیثیت سے تھا؟ کیونکہ میراث نبوی میں 9 ازواج مطہرات، بیٹی سیدہ فاطمہ اور چچا حضرت عباس بھی فدک کے حصہ دار بنتے ہیں۔

جب پورا باغ فدک سیدہ فاطمہ کا حق ہی نہیں بنتا تو پھر شیعوں کی طرف سے صدیوں سے جاری فتنہ وفساد کیوں؟ اس مقدمے کا فیصلہ حضرت ابو بکر صدیق نے سنایا ضرور تھا لیکن فیصلہ کرنے والے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نبیوں کی مالی وراثت نہیں ہوتی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ خلفائے راشدین نے فدک کا وہی حق اہل بیت کو دیا جو خود نبی کریم ﷺ انہیں دیتے رہے، پھر غصب کیا ہوا جسے شیعہ عوام کو بتا کر گمراہ کرتے ہیں۔ سوچئے گا ضرور۔

سنی مناظر کی طرف سے اہم نکات
جو دنیائے شیعیت پر بھاری حجت ہیں!!

1: سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک بطور میراث اہل تشیع مؤقف کہاں ہے؟

شیعہ مناظر کا جواب: اہل تشیع قبول کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ نے فدک و خیبر کا کچھ حصہ بطور میراث طلب کیا تھا۔

2: سوال: مطلب پورا فدک سیدہ کا نہیں تھا، اس کا کچھ حصہ سیدہ فاطمہ کا حق بنتا ہے، وضاحت کریں۔

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

3: سوال: کیا سیدہ فاطمہ کو آیات میراث کا علم تھا؟ اگر ہاں تو پورا فدک ان کو ورثے میں کیسے دیا جاتا؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

4: شیعہ مناظر نے اپنی تحریر میں سیدہ فاطمہ کا مطالبہ اور ناراضگی بیان کی تھی لیکن فرمان نبوی ﷺ جس پر فدک کا فیصلہ ہوا، اسے تحریر میں کیوں بیان نہیں کیا؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

5: وہ کونسی صحیح روایت ہے جس میں سیدہ سے ناراضگی کے الفاظ / چہرے یا جسمانی تاثرات بیان کئے گئے ہیں؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

6: راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی اور راوی کی روایت کہاں ہے جس میں سیدہ کی ناراضگی بیان ہوئی ہے؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

7: کیا اہل تشیع راوی کا گمان قبول کرتے ہیں؟ اس کا جواب کہاں ہے؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

8: سیدہ فاطمہ کو جو فرمان نبوی سنایا گیا وہ متفق علیہ بین الفریقین ہے۔ اصول کافی کی صحیح حدیث کا رد کہاں ہے؟

شیعہ مناظر کا جواب: اس میں علماء کو مالی وراثت دینے کی نفی ہے۔

اشکال: وراثت قریبی رشتہ داروں کو دی جاتی ہے، اس قول امام میں قریبی رشتہ داروں کے ورثہ کی نفی ہے۔ علماء ملکیت کے وارث کیسے بن سکتے ہیں!

شیعہ مناظر کی ایک اور کوشش: اہل سنت صحیح روایت میں بھی مالی وراثت نبوی کی نفی انہی الفاظ سے موجود ہے۔

9: اہل سنت تو انبیائے کرام کی مالی وراثت تسلیم نہیں کرتے جبکہ اہل تشیع مالی وراثت نبوی کو تسلیم کرتے ہیں، شیعہ کی صحیح روایت اہلسنت کی تائید کر رہی ہے۔ آپ کو اپنا مؤقف ثابت کرنا ہے کہ نبی کی مالی وراثت ہوتی ہے۔ وہ کیسے ثابت ہوا؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

10: اصول کافی کی صحیح روایات کے مطابق عورت زمین کی وارث نہیں ہے۔

شیعہ مناظر کا جواب: پورا باب بیوی کے متعلق ہے۔

11: جب اس باب کے نام میں بیوی (زوجہ) نہیں لکھا تو پورا باب بیوی کا کیسے سمجھا جائے؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

12: اصول کافی کی دو صحیح روایات میں زوجہ کا لفظ دکھائیں؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

شیعہ مناظر: اہل تشیع کے ہاں عورت زمین کی وارث ہوتی ہے، ہمارے مدرسے کی کتب میں اس کارد موجود ہے۔(اس کے بعد دو کتب کے کچھ اسکینز بھیجے گئے، لیکن کہیں بھی اس کارد نہیں تھا)

13: ان تمام اسکینز میں عورت کے غیر منقولہ جائیداد یعنی زمین کی وراثت کا کہاں ذکر ہے، اس عبارت کی نشاندہی کریں۔

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

14: کسی امام کا قول یا کسی شیعہ عالم کا قول دکھائیں کہ عورت زمین کی وارث ہے۔

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

15: اگر سیدنا علی بھی فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق سمجھتے تھے تو پورا باغ فدک یا اس کا کچھ حصہ سیدہ کا حق تھا؟ اور اپنے دور حکومت میں سیدنا علی نے وہ حق اصل ورثاء تک کیوں نہیں پہنچایا؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

16: اصول کافی میں عورت کے زمین کا وارث نہ ہونے پر پورا باب کیوں لکھا گیا ہے اور آپ کے محدثین کی طرف سے چار روایات کی توثیق کیوں کی گئی ہے؟ بیوی ہو یا بیٹی اسے زمین کی وراثت ملنے سے محروم کرنا صریح خلاف قرآن نہیں ہے؟

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

17: فدک پر سنایا گیا فیصلہ قرآن کی کس آیت کے خلاف ہے؟ وہ آیت پیش کریں جس میں انبیاء کرام کی مالی وراثت کا ذکر آیا ہے۔

شیعہ مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اس کے بعد گروپ میں گفتگو ختم کرنے کے بعد مندرجہ ذیل اعلان کیا گیا۔

جمعہ کے دن ہم آپ کی تحریر کے اگلے حصے *ب* پر گفتگو شروع کریں گے۔ ان شاء اللہ

اب کوئی نرمی نہیں کروں گا۔ شرائط مزید سخت کرنی ہوں گی۔ لمبی تحریریں بھی ممنوع ہوں گی۔ ایک وقت میں تین مختصر دوٹوک جواب دئے جائیں گے۔ جو دلیل دے گا وہ اصل اسکین بھی پیش کرے گا اور اپنا استدلال بھی واضح لکھے گا۔

کوئی فریق اپنے مخالف کو ایڈمن شپ سے بھی نہیں ہٹائے گا۔ ابھی سے تیاری شروع کرلیں۔ میں نے کچھ دن کا وقفہ اس لئے کیا تھا کہ **الف پر کی گئی گفتگو پی ڈی ایف میں محفوظ کرلوں۔** آپ کو گفتگو ختم ہونے کے بعد دوبارہ نئے دلائل نہیں دینے چاہئے تھے اس کے علاوہ جب آپ سے بات کرنی چاہی تو آپ کی طرف سے مجھے ایڈمن سے ہٹانا بھی نہایت مذموم فعل تھا۔ خیر ---جو ہوا سو ہوا۔ مجھے جو دکھ اور غصہ تھا وہ نکال چکا ہوں۔ آگے اصولوں کے مطابق گفتگو کیجئے گا۔ اللہ عزوجل ہم سب کو دین کی درست سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ بہت شکریہ ممتاز صاحب آپ نے میرا کام مزید آسان کردیا۔ مہربانی اب جب تک میں اپنی بات مکمل نہ کروں کوئی اور بات نہ کریں۔ میں بھی انشاء اللہ سلسلہ وار اپنے مطالب کو دوسری مصروفیات سے وقت نکال کر شیئر کرتا رہوں گا۔ ممکن ہے جمعہ تک بھی صبر کرنا پڑے۔کچھ اور لکھنا ہے تو آج ظہر سے پہلے لکھ دینا۔

سنی مناظر: آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ طئے شدہ اصولوں کا اطلاق ایک مخصوص پیریڈ / عرصہ کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جب گفتگو باقائدہ شروع ہو اور جبتک ختم نہ ہو جائے۔ اس کے بعد آپس میں کی گئی گفتگو پر بات چیت، شکایات وغیرہ ہوتی رہتی ہیں۔ اس فرق کو ذہن میں رکھا کریں، باقی جو چاہیں لکھتے رہیں۔ میں پوری گفتگو اور حل طلب نکات مختصر الفاظ میں پہنچا چکا۔ اب آپ سے جمعہ کے دن نماز کے بعد گفتگو ہو گی۔

اللہ حافظ۔

شیعہ مناظر: میں بھی کوئی اضافی بات نہیں لکھوں گا۔ آپ کے ہی طرز پر مطالب دوستوں تک پہنچاؤں گا۔

جو باتیں کل تک ہوئیں اس کی جھلکیاں۔ تفصیلی گفتگو ایک الگ پی ڈی ایف کی شکل میں تیار کر رہا ہوں۔ ممتاز قریشی کے ساتھ گفتگو کا خلاصہ تیار ہے انشاء اللہ۔ دوستوں کی خدمت میں پیش کروں گا۔ آج نہ ہوا تو کل صبح تک۔ ان اللہ یحب الصابرین۔

گفتگو کا خلاصہ اور نتیجے کا پہلا حصہ دوستوں کی خدمت میں، امید ہے انصاف پسندی سے کام لیں گے۔

اور مذہبی تعصبات کی زنجیر سے اپنے آپ کو آزاد کر کے مطالعہ فرمائیں گے۔ دوسرا حصہ بھی انشاء اللہ بہت جلد...

ایک طویل مناظرے کی جھلکیاں { پہلا حصہ }

تین گمان ایک یقین۔ موضوع: حق زہرا سلام اللہ علیہا.

مناظرین: شیعہ محمد دلشاد / سنی ممتاز قریشی

مدعی: شیعہ مناظر / مدعی علیہ: سنی مناظر

شیعہ مناظر کا ادعا: الف: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے خلفاء سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا۔ مطالبہ منظور نہ ہوا تو ناراض، غضبناک ہونا اور بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے جانا، نماز جنازے میں شرکت کی اجازت نہ دینا، مولا علی علیہ السلام کی طرف سے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا، کی مکمل حمایت۔ یہ ساری باتیں صحیحین میں ہیں۔

ب : یہ باتیں حقیقت پر مبنی ہیں اور جناب فاطمہ (س)، خلفاء کو اپنے شرعی حق سے محروم کرنے والے سمجھتی تھیں اور اسی نظریے کے ساتھ دنیا سے چلی گئی۔ لہذا یہ سارے واقعات رسول اللہ ﷺ کے بعد رونما ہوئے ہیں۔ یہ سب جھوٹی خبر نہیں ہے، کوئی ان کو کسی راوی کی رائے پر محمل کرکے حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا ہے۔

ج : جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اور مولا علی علیہ السلام کا موقف حق پر مبنی تھا۔

وعدہ: ایک ایک مرحلے پر ترتیب سے علمی گفتگو۔

مدعی علیہ (سنی مناظر): ناراضگی نہیں ہوئی تھی خلیفہ کی طرف سے حدیث (نحن معاشر الانبیاء) سے استدلال کے بعد حضرت فاطمہ ع خاموش ہوگئی تھیں اور معاملہ اسی وقت ختم ہوا تھا۔

شیعہ مناظر: آپ کی باتیں آپ کی صحیحین کی واضح روایت کے خلاف ہیں۔

دیکھیں بخاری کی حدیث

3093 - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ « لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ » . فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - سِتَّةَ أَشْهُرٍ . قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا ....{ صحيح البخارى 57 - فرض الخمس ۔ باب ۱ باب فرض الخمس 3093}

اب یہ تو صحیح سند روایت کا حصہ ہے اور سب کچھ واضح ہے.

سنی مناظر: ایسا نہیں ہے، یہ باتیں تو صحیحین میں ہیں لیکن یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے، ایک راوی کا گمان ہے جو ہمارے لیے حجت نہیں ہے۔

دلیل الف: ناراضگی یا الفاظ سے ثابت ہوتی ہے یا چہرے سے۔ سیدہ کے الفاظ بھی نہیں اور راوی امام زہری اس واقعے کے عینی شاہد نہیں لہذا سیدہ کا چہرہ تو اس نے نہیں دیکھا۔ امام زہری کے علاوہ کسی اور طریق سے یہ ثابت نہیں ہے لہذا یہ اس کا ادراج اور گمان ہے۔ جیسا کہ امام بیہقی نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔

ب: اس پر اور بھی شواہد موجود ہیں۔ صحیح نظریہ دوسرے شواہد کو سامنے رکھ کر ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

ج: راوی کا گمان حجت نہیں ہے۔

د: کیا جناب سیدہ، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی مخالفت کر سکتی ہیں؟؟

فدک کا فیصلہ تو خود رسول پاک ﷺ کر کے گئے تھے، شیعہ فرمان رسول ﷺ کا ذکر کیوں نہیں کرتے؟ آدھا سچ، آدھا جھوٹ کیوں؟ یہ عوام کے لئے دھوکہ دہی ہے۔

ھ: شیعوں کے ہاں بھی اسی قسم کی حدیث ہے۔ شیعہ تو عورت کے لیے زمین کی وراثت کے قائل ہی نہیں ان کے ہاں اس سلسلے میں صحیح سند احادیث موجود ہیں۔

لہذا اھل سنت کا نظریہ ثابت ہوا۔

شیعہ مناظر: میں نے مسلک ادراجی گمانی کارد، امام زہری کی روایت پر اشکال کے جواب کے عنوان سے پیش کیا اور جواب کے چار حصوں میں 20 کے قریب دلائل پیش کیے اور یہ ثابت کر دیا کہ ادراج نام کی کوئی چیز نہیں، اگر ادراج ہو بھی تو پھر بھی سب حقیقت پر مبنی ہے اور راوی نے غلط بات نقل نہیں کی ہے۔

اس پر اسی روایت کے اندر اور اس سے باہر بہت سے شواہد موجود ہیں۔

جیسا کہ مناظر کے جواب سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے میرے مطالب کا یا مطالعہ نہیں کیا ہے یا مطالعہ کیا ہے لیکن جواب نہ ہونے کی وجہ سے اپنے ہی سوالات دہرانے میں اور ایک دو شبہات اٹھاتے رہنے میں مصلحت دیکھی تاکہ اصل موضوع کا ناظرین کو پتہ ہی نہ چلے اور اپنے کمزور دلائل پر پردہ ڈالے لیکن مناظر کی بد قسمتی یہ ہے کہ انہوں نے ہی بعد میں ایسے مطالب اپنے مدعا کی دلیل کے طور پر شیئر کیے کہ جو اس کے اپنے موقف کارد اور موصوف کے اپنے مدعا کے سست ہونے کی دلیل ہے کیونکہ موصوف نے خاص چالاکی سے بحث کا غلط نتیجہ نکالا لہذا دوستوں کی خاطر اور موصوف کی خام خیالی اور غلط فہمی کو دور کرنے کی خاطر کتب ادراجی کے رد پر اپنے دلائل کو فہرست اور مختصر انداز میں بیان کرتا ہوں۔

<u>سب سے پہلے مسلک ادراج کی نفی کے دلائل اور پھر بعد میں بحث کے اس مرحلے سے متعلق شبہات کے جوابات: ادراج کی نفی پر دلائل کا خلاصہ:</u>

الف: عدم ادراج پر زہری کی حدیث کے اندر کے شواہد

الف: بخاری کی جس روایت کو میں نے سند کے طور پر پیش کیا اس میں کہیں پر ادراج پر شاہد نہیں ہے لہٰذا امام بخاری کی دقت نظر کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہے۔

ب: جن لوگوں نے حدیث کے بعض نقولوں میں ایک (قال) دیکھ کر ادراج کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، اس سے بھی ناراضگی ہی ثابت ہوتی ہے۔

جیسا کہ امام بیہقی نے{و عاشت}کے بعد ادراج کا ادعا کیا ہے جبکہ اسی مذکورہ روایت اور دوسری روایات میں(فغضبت یا وجدت) و عاشت سے پہلے ہے۔ اسی بخاری کی حدیث میں ملاحظہ کریں فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ و عاشت .

لہذا غضبت ادراج کو قبول کرنے کی صورت میں بھی ثابت ہے۔ اس سلسلے کا ایک اہم شاہد مسند ابو بکر کی روایت ہے۔

جس میں قال کی جگہ قَالَتْ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ , فَلَمْ تُكَلِّمْهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى مَاتَتْ , فَدَفَنَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلًا , وَلَمْ يُؤْذَنْ بِهَا أَبُو بَكْرٍ کالفظ ہے لہذا صاف ظاہر ہے کہ یہ راوی کا قول نہیں ہے بلکہ جناب عائشہ کہہ رہی ہے کہ جناب فاطمہ ناراض ہوئیں اور مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں اور جنازے میں شرکت کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔{ مسند أبي بكر الصديق (ص: 88):،المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي الأموي المروزي (المتوفى: 292هـ)

اس سلسلے میں ایک قابل توجہ بات یہ ہے جن لوگوں نے فضغبت اور بعد کے جملوں کو راوی کا ادراج کہا ہے لیکن اہل سنت کے دوسرے محدثین نے بعد کے جملوں کو قالت کہہ کر نقل کیا ہے یعنی خود جناب عائشہ کا قول۔ جیسا کہ امام طبرانی اور خود امام بیہقی نے(قالت عائشة أن فاطمة عاشت) نقل کیا ہے۔المعجم الكبير 22/ 398 :.. سنن البيهقى 2/ 93

اسی طرح روایت کے آخری حصے کو(و لم یاذن ابابکر) کو المصنف میں عبد الرزاق نے(عن عائشہ) کے ساتھ نقل کیا ہے یعنی جناب عائشہ نے کہا کہ ابو بکر کو جنازے میں شرکت کرنے نہیں دیا دیکھیں

{المصنف۔ حدیث۔ ٦٦٦٠}

اس سلسلے کی ایک اہم بات بخاری کی اسی حدیث میں جناب عائشہ کا(قالت کانت فاطمہ تسال ابابکر) کا جملہ ہے یعنی جناب عائشہ کہہ رہی ہے کہ جناب فاطمہ ع کی طرف سے مطالبہ اور خلیفہ کی طرف سے حدیث(نحن معاشر الانبیاء) سے استدلال کے باوجود معاملہ جاری رہا اور جناب فاطمہ ع نے مطالبہ جاری رکھا۔ اگر مسلک ادراجی کے قول کے مطابق معاملہ اسی حدیث کے سنانے سے ہی ختم ہوا تھا تو جناب عائشہ کو کہنا چاہیے تھا کہ فاطمہ ع خاموش ہوگئی اور راضی ہو کر چلی گئیں۔ جب کہ اس معاملے کے عینی شاہد کا یہ کہنا ہے کہ یہ معاملہ اس کے بعد بھی جاری رہا۔ اب ارباب انصاف کو خود ہی سوچنا چاہے کہ بخاری کی حدیث میں موجود اس قالت کانت فاطمہ اور مسند ابو بکر کی روایت کے مطابق سب ایک{ قالت }ہی کا تسلسل ہے۔ اب ان سب کے باوجود ایک مخصوص گروہ ایک (قال) کو لے کر اس کو ایک راوی کا گمان کہنے پر کیوں تلے ہوئے ہیں ؟

کیونکہ جناب عائشہ کی بات کو جو قالت سے شروع ہوتی ہے اس کو ایک راوی کا گمان کہہ کر رد کرتے ہیں۔

یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ قال ممکن ہے کسی اور راوی کی غلطی ہو یا کسی نسخہ لکھنے والے یا نقل کرنے والے کی غلطی سے ذکر ہوا ہو اور اصلی وہی جو امام بخاری کی مذکورہ روایت اور مسند ابو بکر کی روایت ہو؟ کیوں اس کو گمان نہیں کہتے ؟؟ کیا امام زہرہ کے لیے کیا قال اور قالت دونوں فعل کا استعمال کرنا صحیح ہے ؟؟ لہذا صاف ظاہر ہے یہ ادراج نہیں ہے بلکہ روایت کا ہی حصہ ہے اور اس کے اصل راوی یعنی جناب عائشہ کے ہی الفاظ ہیں۔

موصوف کا علمی مقام دیکھیں۔ ایک قابل توجہ بات:

یہاں اس کو جناب زہری کا گمان کہنا اسی لئے بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ تو اس وقت تھا ہی نہیں لہذا اس کے بارے {گمان ہوا} کہنا اور اس لفظ کا استعمال ہی صحیح نہیں۔ مثلا جناب عائشہ کے بارے میں یہ کہنا ایک حد تک صحیح ہے کہ ان کو ایسا گمان ہوا جناب فاطمہ ناراض ہوئی۔ {جیسا کہ اہل سنت کے بعض نے ایسا کہا بھی ہے} یا خلیفہ دوم کے بارے میں یہ کہنا کہ انہیں حضرت علی ع کے طریقہ کار سے یہ گمان ہوا کہ آپ انہیں جھٹلاتے ہیں لہذا کہا{رایتمانی کاذبا ،غادرا}۔ جیسا کہ نقل ہوا کہ جب منی میں رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے {میرے بعد بارہ جانشین ہوں گے} اتنے میں شور مچا تو راوی کو گمان ہوا کہ آپ نے اس کے بعد{کلہم من قریش } فرمایا ہے۔

اب یہاں گمان کا استعمال درست تو ہے،{لیکن اہل سنت والے ایسا کہہ نہیں سکتے کیونکہ اس سے تو شیعوں کی عید ہو گی} لیکن امام زہری کے بارے میں یہ استعمال ہی غلط ہے۔ کیونکہ ادراج کہنے کی صورت میں دو فرض ہی متصور اور معقول ہے۔:

الف: انہوں نے کسی قابل اعتماد سے یہ خبر سنی ہے۔

ب: یہ انہوں نے اپنی طرف سے بنا کر پیش کی ہے۔

اب دوسری شق کو تو اہل سنت والے قبول ہی نہیں کرسکتے کیونکہ اس سے تو ان کی وثاقت خطرے سے دوچار ہو گی۔ جیسا کہ جس انداز میں یہ انہوں نے نقل کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ خبر قابل اعتماد واسطے سے سنی تھی لہذا پہلی شق ہی صحیح ہے اس بنا پر زیادہ سے زیادہ اس کو ان کی مرسل روایت کہہ سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا یہاں گمان کا استعمال ہی صحیح نہیں ہے۔ گمان کہنا کوئی معنی ندارد۔

ممتاز صاحب نے تو کمال کر دیا۔ ادراج کا معنی گمان کہا جبکہ ادراج کا معنی گمان نہیں ہے ادراج سے گمان پیدا ہوتا اور راوی کا گمان گمان کی رٹ لگاتا ہے لیکن پتہ چلا کہ موصوف کو نہ ادراج کے معنی کا علم ہے نہ گمان کے استعمال کا۔۔۔لہذا اس سلسلے میں راوی کا گمان حجت ہے یا نہیں والا سوال بھی غلط در غلط۔

> *اہل علم جانتے ہیں کہ ہر لفظ کے دو معنی ہوتے ہیں۔ شیعہ مناظر لغوی معنی بتا کر سنی مناظر پر طنز کر رہا ہے جبکہ اصطلاحی معنی میں ادراج حدیث میں اس اضافے کو ہی کہتے ہیں جو راوی کا گمان، ظن اور ذاتی خیال یا تجزیہ ہوتا ہے۔*

واہ جی واہ۔ پھر بھی اہل سنت کی نمائندگی کرنے کا ستار لگا کر شیعہ مناظر محمد دلشاد کو للکارتا ہے اور کہتے ہیں شیعہ۔ ہم۔ تم۔ سلسلہ جاری ہے۔ ہمت نہ ہارنا

امید ہے ممتاز صاحب جب تک میری تحریر کا دوسرا حصہ سامنے نہ آئے اس وقت تک تبصرہ سے اجتناب کریں گے۔ آپ نے مناظرے کا اپنا نتیجہ نکالا میں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اب فیصلہ دوستوں نے کرنا ہے، نہ محمد دلشاد نے نہ ممتاز قریشی نے۔

سنی مناظر: گھبرائیں نہیں۔ میں کوئی تبصرہ نہیں کروں گا۔ مجھ سمیت تمام ممبرز یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ شاید میرے سوالات اور وضاحتوں کے جوابات آپ کو کہیں سے مل گئے ہوں اور اب میرے مختصر تبصروں کے مطابق ہی دلیل اور اس کا علمی رد نمبر ڈال ڈال کر ترتیب سے لکھنا شروع کریں گے۔ خیر۔ سلسلہ جاری رکھیں۔ حق ظاہر کر چکا ہوں مزید آپ کی تحریروں سے ثابت ہوتا جا رہا ہے۔

شیعہ مناظر: خوش رہیں سلامت رہیں۔ تبصرہ نہ کرنے کی بات لیکن تناقض گوئی یہ آدھا حصہ ہے۔ گھبرانا نہیں۔

سنی مناظر: کیا مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے۔ اگر میں اس پہلے حصے کی وضاحت پوچھنا شروع کر دوں تو پھر آپ کی دوڑیں لگ جائیں گی۔ مثال کے طور پر اگر میں کہوں کہ نمبر ڈال کر مکمل حوالوں کے ساتھ وہ بیس دلائل لکھیں جس کا آپ نے اوپر ذکر کیا ہے کہ وہ امام زہری کے ادراج کے رد میں آپ نے پیش کئے تھے تو کیا آپ کر سکتے ہیں؟ سوائے کاپی پیسٹ کے آپ کے پاس کچھ نہیں۔

حد تو یہ ہے گفتگو ختم کرنے کے بعد آپ نے کچھ مزید دلائل رکھنا شروع کر دئے جو ایک غیر علمی روش ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جو دلائل گفتگو ختم ہونے کے بعد رکھے انہیں آپ اپنے خلاصے میں شامل کر رہے ہیں حالانکہ ان پر ہماری گفتگو ہی نہیں ہوئی تھی۔ آپ کو دیر سے کسی نے مسند ابو بکر, المصنف وغیرہ سے دلائل بھیجے تو آپ نے کاپی پیسٹ کر دئے جبکہ گفتگو اگلے حصے **ب** پر جمعہ کے دن طئے ہو گئی تھی۔ اب اگر ان دلائل پر گفتگو شروع ہوتی تو یہ موضوع کبھی بھی ختم نہ ہوتا۔

<u>آپ مدعی ہیں جو دلائل پہلے بھیجے اور جن کا رد کیا ان کا حاصل کیا نکلا؟ ہر روز کہیں سے بھی نئے دلائل ملیں تو آپ رکھنا شروع کر دیں گے۔ ایسا نہیں ہوتا محترم۔ مدعی کی طرف سے دو یا تین دلائل دئے جاتے ہیں تاکہ گفتگو منطقی انجام تک پہنچ جائے۔</u>

ویسے ایک کام ضرور کریں۔ نمبر ڈال کر الگ الگ مجھ سے صرف وہ سوال پوچھیں جن کے جوابات بقول آپ کے میں نہیں دے سکا۔ کم از کم مجھے پتہ تو چلے کہ ایسا کونسا نکتہ رہ گیا جو میں نے رد نہیں کیا۔ ان تمام نکات کو بھی دیکھیں۔ میں نے باقائدہ وہ نکات الگ الگ مختصر لکھ دئے ہیں۔

آپ بھی لمبے لمبے پیراگراف رکھنے کے بجائے صرف ان نکات کی نشاندھی کر دیں جن پر میں لاجواب ہو گیا۔ اگر اس کے باوجود سمجھ نہ آئے تو میری سوالات والی تحریر کو ہی کاپی پیسٹ کریں اور ہر نکتے کے نیچے اپنا جواب مختصر لکھتے جائیں۔ پورا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔ کیا خیال ہے؟

شیعہ مناظر کی خیانت
اگلے پیج پر ثبوت۔

شیعہ مناظر: آپ نے پھر اپنا ایک راز کھولا۔ **المصنف اور مسند ابو بکر** کی سند گفتگو ختم ہونے سے پہلے کی ہے۔ اگر آپ نے یک طرفہ گفتگو ختم کرنے کا اعلان کیا بھی ہو تو اس کا حکم میرے جواب پر تولا گو نہیں ہو گا۔ یہاں سے پتہ چلا کہ آپ میرے مطالب کا مطالعہ ہی نہیں کرتے اور پہلے سے بنائی ہوئی ذہنیت کے مطابق سوالات کر رہے تھے جبکہ میں نے ان سب کے اسکین میری طرف سے گفتگو ختم ہونے سے پہلے شیئر کیے ہیں۔ نہ دیکھنا آپ کا قصور ہے درمیان میں مداخلت کر کے میری گفتگو کو خراب کرنے کی کوشش آپ کا قصور ہے۔ آپ اہل سنت کے نمائندہ بن کر آئے ہیں میں شیعوں کا۔ شیعہ موقف اور اہل سنت کے موقف کا نزاع ہے۔ **اب کسی دوست نے میری مدد کی ہے تو اس سے کیا شیعہ موقف کمزور ہو گا؟** آپ

نے اس کو کبڈی کا مقابلہ سمجھا ہوا ہے کیا۔ میں اس بحث میں میری مدد کرنے والے سارے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں. سب نے مل کر مسلک ادراجی گمانی کا جنازہ نکالا۔ آپ سب کا شکریہ۔

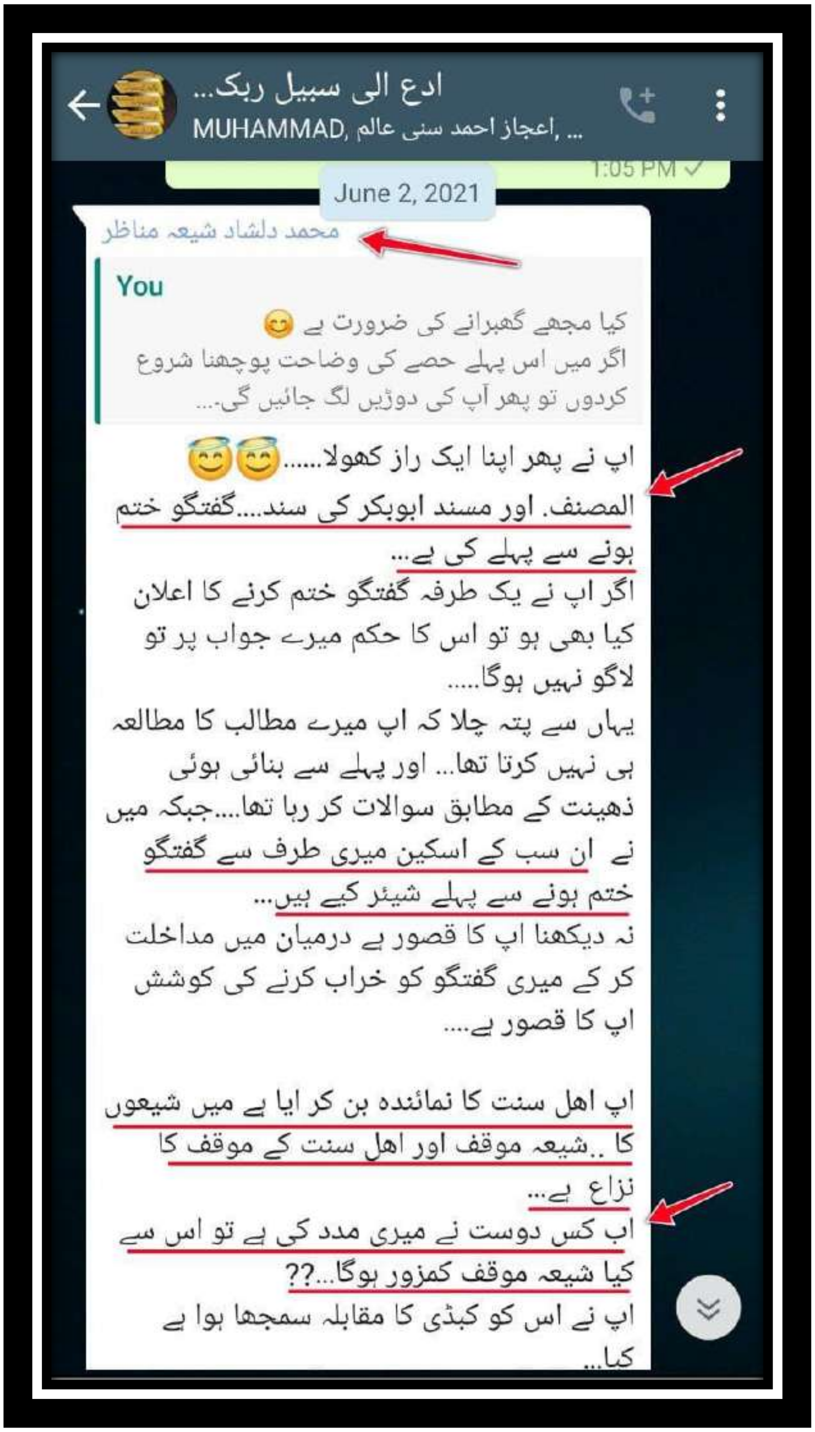

غور فرمائیں! شرائط کے مطابق کاپی پیسٹ ممنوع تھا، کسی سے مدد لینا ممنوع نہیں تھا لیکن کسی اور کی تحریر اپنیظاہر کر کے لفظ بہ لفظ کاپی پیسٹ کرنا اخلاقی طور پر بھی درست نہیں ہے۔شیعہ مناظر تو اب یہ بھی اقرار کر رہا ہے کہ اس کی مدد کرنے والے کئی لوگ تھے! مطلب گفتگو میں پیش کی گئیں لمبی تحاریر انہیں موصول ہوتی رہی تھیں!

اللہ کی پناہ

شیعہ مناظر: ابھی دوسرا حصہ آنے والا ہے صبر کرو پھر آپ کی چیخیں نہ نکلیں تو کہنا۔

سنی مناظر: حق واضح کریں محترم۔ایک دوسرے کو نیچا دکھانا ہمارہ مقصد ہر گز نہیں ہے۔

شیعہ مناظر: اب تک کی سب سے بڑی علمی اور وزنی بات آپ نے کی ہے۔آدھا گھنٹے تک باقی حصہ بھی دوستوں کے سامنے رکھتا ہوں۔

سنی مناظر نے اسکرین شاٹ رکھ کر ثابت کیا کہ گفتگو 31 مئی رات 2 دو بجے ختم کرنے کا اعلان کردیا گیا تھا۔دوسرے دن سنی مناظر نے ساڑھے 12 بجے یہ بھی اعلان کیا کہ دوسرے مرحلے ب پر جمعہ کے دن سے باقاعدہ گفتگو شروع کی جائے گی۔

نیچے شیعہ مناظر دلشاد کا میسج پڑھیں، ایک گھنٹے بعد سنی مناظر کے آخری جواب کا علمی رد کرکے گفتگو کو ختم کرنا تھا۔

یادرہے کہ آخری جواب میں نئے دلائل پیش نہیں جاتے۔ مناظروں کے اصولوں کے سخت خلاف ہے۔

اب شیعہ مناظر کی طرف سے اپنے آخری جواب میں نئے دلائل المصنف اور مسند ابوبکر کے اسکینز ملاحظہ فرمائیں۔

31 مئی 2021 دن ایک بجے موصوف نے پرسنل میں کسی اور کے بھیجے گئے دلائل رکھنا شروع کر دیے۔ سنی مناظر نے جب انہیں احساس دلانے کی کوشش کی تو موصوف مکر گئے!!

شیعہ مناظر: جناب! سب آپ کے انباکس میں نہیں ہیں۔ سب دوستوں کے سامنے ہیں۔ تمام دوست حقیقت کیا ہے خود ہی دیکھ سکتے ہیں۔ اب گفتگو ختم ہونے کے بعد طے یہ ہوا تھا فیصلہ دوستوں پر چھوڑنا ہے۔

میں نے آپ کے نتیجہ گیری پر الگ سے تبصرہ نہیں کیا ہے ورنہ میں ایک ہی جملے میں کہہ دیتا ہوں۔ آپ نے جو نتیجہ گیری کی ہے وہ ہمارے مناظراتی گفتگو کا نتیجہ نہیں ہے۔ آپ کی ذہنی تخلیق ہے اور آپ کے ہر ایک بات کے خلاف ہونے کو میں دکھا سکتا ہوں۔ لہٰذا الگ سے تبصرہ کا سلسلہ چھوڑ دیں خود دوستوں کو آپ کے نتیجہ گیری اور میرے نتیجہ گیری کے درمیان فیصلہ کرنے کا موقع دیں۔

دوسرا حصہ: پارٹ 1

ب: ادراج اور گمان نہ ہونے پر دوسرے شواہد: صحیحین میں موجود وہ احادیث کہ جو خلیفہ دوم کے دور تک امیر المومنین (ع) کی طرف سے جناب فاطمہ (س) کے مطالبے کو دھرانے اور جناب فاطمہ (س) کے موقف کی حمایت اور خلفاء کے استدلال کو رد کرنے کو بیان کرتی ہیں۔ اس کے اسناد پہلے پیش کر چکا ہوں۔

ملاحظہ کریں: وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا۔ {صحیح البخاری کتاب النفقات ۔3 - باب حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ -- صحیح مسلم -- - کتاب الجهاد والسیر - باب 15 - بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ۔

اب یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ معاملہ اسی وقت ختم نہیں ہوا تھا اور جناب فاطمہ ع اور امیر المومنین ع نے خلیفہ کے موقف کو قبول نہیں کیا تھا اور دونوں سمجھتے تھے کہ خلیفہ نے ان کا حق نہیں دیا ہے اور ان کے بارے میں غلط فیصلہ کیا ہے۔ اب موصوف کی طرف سے اپنے غیر متعلقہ سوالات کے جواب کا بار بار مطالبہ اور میری طرف سے اسی {مطالبہ جاری رہنے کے بارے} بنیادی سوال کے جواب دینے سے دوری کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس چیز کا اقرار کرنا کہ جناب فاطمہ ع اور جناب امیر اس اس حدیث سے استدلال کے باوجود

اس استدلال کو قبول نہیں کرتے تھے اور حق سے محروم ہونے کے نظریے پر قائم تھے۔ یہی وجہ ہے موصوف کی طرف سے بحث کے اس مرحلے سے متعلق میرے سوال کا جواب نہ دینا اور بحث کے اس مرحلے سے تعلق نہ رکھنے والے سوالات کا بار بار تکرار حقیقت میں اسی حقیقت کو چھپانے کا چکر ہے لیکن کامیاب نہیں ہوا کیونکہ میں جس موضوع کو شروع کرتا ہوں اس پر آخر تک ڈٹ کر رہتا ہوں موضوع سے اگلے کو بھی واپس آنے پر مجبور کرتا ہوں لہذا معاملہ اور مطالبے کا جاری رہنا خود ہی موصوف کی رائے کا گمان ہونے اور اس گمان کے بطلان کی دلیل ہے۔ بہت سے علماء کے اس سلسلے میں حوالے پیش کر چکے ہیں کہ جو بخاری کی اسی حدیث کے مطابق عدم رضایت کو قبول کرتے ہیں اور بہت سے شارحین نے مسلک ادراج کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور اس مورد نزاع جملات کو حدیث کا ہی حصہ سمجھ کر حدیث کی تشریح اور تفسیر کی ہے۔ اس سلسلے کے اسناد بھی پیش کر چکا ہوں{ عمدة القاري شرح صحيح البخاري (17/ 258}

ابن حجر نے بھی یہ نہیں کہا ہے کہ غضبت والا جملہ راوی کا اندراج ہے بلکہ وہ اس کو باقاعدہ صحیح حدیث کو حصہ قرار دے کر امام ترمذی کی حدیث کا بھی یہی بائیکاٹ والا معنی کرتے ہیں۔

وتعقبه الشاشي بأن قرينة قوله: "غضبت" تدل على أنها امتنعت من الكلام جملة وهذا صريح الهجر وأما ما أخرجه أحمد --- فلا يعارض ما في الصحيح من صريح الهجران ولا يدل على الرضا بذلك---
{فتح الباري - ابن حجر (6/ 202-}

ابن بطال نے شرح صحیح بخاری میں یہاں تک لکھا ہے:

أجاز أكثر العلماء الدفن بالليل... ودفن عليٌّ بن أبى طالب زوجته فاطمة ليلاً، فَرَّ بِهَا من أبى بكر أن يصلى عليها، كان بينهما شىء.

فاطمہ کا جنازہ رات کو دفن کیا تا کہ ابو بکر ان پر نماز نہ پڑھ سکے{ فَرَّ بِهَا }چونکہ ان دونوں (فاطمہ اور ابو بکر) کے درمیان کوئی اختلاف تھا-إبن بطال البكري القرطبي (متوفاي449هـ)، شرح صحيح البخاري، ج 3، ص 325- اور بھی بہت سے ایسے نمونے موجود ہیں کہ سب میں **شارحین** نے اس حصے کو اصل حدیث کا حصہ قرار دیا ہے، اندارج کے نظریے کی بنیاد پر اس حدیث کی شرح نہیں کی ہے۔ جیسا کہ شارحین اور محدثین کے علاوہ اہل سنت کے **شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن عربی. ابن کثیر، ابن عثیمین** جیسے بہت سے علماء بھی اسی صف میں کھڑے ہیں کہ جنہوں نے مکتب ادراجی کے خلاف سب کو حدیث کا ہی حصہ قرار دیا ہے یہاں تک کہ ابن تیمیہ نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اس احتجاج کو دنیا پرستی اور منافقانہ کام سے تشبیہ دی ہے اور ابن عثیمین نے تو آپ پر اس وقت عقل سے کام نہ لینے کی تہمت لگائی ہے اور ان کے لئے اللہ سے استغفار کیا ہے۔ اگر ہم اس سلسلے میں آپ کے علماء کی فہرست پیش کریں تو مکتب ادراجی والے ان کی نسبت سے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں لہذا ان سب بزرگوں کے خلاف موقف اپنا کر خود کو ہی اہل سنت ترجمان کے طور پر پیش کرنا ایک لطیفہ سے کم نہیں۔ اب جب یہ بات روشن ہوئی کہ پہلی بات تو یہ ہے یہاں ادراج ہی نہیں ہے اگر ادراج کو قبول کیا جائے تو بھی اس بات پر بہت سے شواہد موجود ہیں کہ جناب زہری کی بات ٹھیک ہے۔ لہذا ان تمامتر شواہد کے باوجود اس کو راوی کا گمان کہہ کر رد کرنا تعصب اور شیعہ منطق اور دلائل کے آگے بے بسی کے علاوہ کچھ نہیں اور جیسا کہ بیان ہوا کہ اگر یہ اس کی ہی رائے ہو تو بھی یہ اتنا غیر ذمہ دار تو نہیں کہ اپنی طرف سے ان باتوں کو حدیث کا حصہ قرار دے جبکہ اس کے خطرناک نتائج میں سے ایک خلفاء کی شان میں طعن ہے۔ اب کیسے اس شخص کے بارے ایسا ہو سکتا ہے کہ جس سے بخاری میں 1000 کے قریب احادیث نقل ہوئی ہیں اور صحاح ستہ میں اس سے ہزاروں کی تعداد میں روایات موجود ہیں۔ اب یہ اتنا غیر زمہ دار ہو اور کسی قابل اعتماد سے سنے بغیر ایسی بات نقل کرے جو خلفاء کی شان میں

طعن شمار ہوتی ہو؟ لہٰذا اندراج کی صورت میں بھی اگر اس کی خبر کو مرسل نہ مانا جائے تو اہل سنت کے اس مایہ ناز راوی اور امام کی وثاقت خطرے میں پڑ سکتی ہے۔{کہ جو اہل سنت کے لئے انتہائی دردناک ہے}

جی وہ معصوم نہیں، خطا بھی کر سکتا ہے لیکن اتنی خطرناک خبر کو بغیر کسی سند اور مدرک کے اس طرح نقل کرنا کہ گویا اس نے یہ سب صحیح سند کے ساتھ سنی ہے تو اس میں خطا اور گمان چہ معنی دارد۔ مغالطہ پر مغالطہ ؟؟

سنی مناظر کا سوال: کیوں امام زھری کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کیا؟ کسی اور طریق سے بھی ناراضگی کو ثابت کر کے دکھاؤ۔

پہلی بات: **ناراضگی کو اب کسی اور طریق سے مجھے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں** کیونکہ آپ نے خود ہی ادراج کے دوسرے شواہد اور جناب فاطمہ {س} کی رضایت حاصل کرنے کی بحث میں ایسی اسناد پیش کی ہیں اور یہ اقرار کیا ہے کہ آپ ناراض ہو گئی تھیں۔ آپ نے خلفاء کی طرف سے ان کی زندگی ہے آخری لمحات میں

{یعنی اس واقعے کے تقریباً چھے ماہ بعد} ان کو راضی کرنے کی کوشش اور ان کی رضایت کے حصول کا دعوٰی کیا ہے۔ اب آپ کا یہ مدعا اور اس کے دلائل {کہ جو سب کے سب مرسل ہیں} صحیح ہو اور آپ کے نزدیک حجت ہو تو خود بخود یہ بھی ثابت ہوا کہ {عضبت} راوی کا ادراج بھی مان لیا جائے پھر بھی حقیقت پر مبنی ہے لہٰذا کسی اور سند کا مطالبہ کرنے کا کیا معنی ہے جبکہ آپ خود ہی مان چکا ہے کہ تقریباً چھے ماہ تک آپ ناراض رہی اور پھر رضایت حاصل کر لی گئی۔ مرحبا لناصرنا۔

دوسری بات: **کسی نے ذکر نہیں کیا ہو** تو نہ کرنے والا مجرم ہے یا حقیقت کو بیان کرنے والا؟ جناب ایک نے ایک حصے کو ذکر کیا ہو اور ایک نے وہ ذکر نہ کیا ہو تو کیا ہوا؟ آپ کی صحیحین میں کتنے اتنے نمونے ہیں کہ ایک

راوی نے روایت میں ایک حصہ بیان کیا ہے اور دوسرے راوی نے بیان نہیں کیا ہے۔ لیکن علماء ذکر ہونے والے حصہ کو دوسرے ذکر نہ ہونے والی روایت کا حصہ سمجھ کر اس مذکور کو دوسرے کی تفسیر اور تشریح کے لیے استفادہ کرتے ہیں؟ نمونے طور پر ذکر کیا ہے۔ امام بخاری نے خلیفہ دوم کے اعتراف کو {وکذا کذا} کہہ کر ذکر نہیں کیا ہے جبکہ آپ کے صحاح کے بعض محدثین نے اس حصہ کو ذکر کیا ہے۔ تو کیا ذکر نہ کرنے والا اور کذا کذا کذا کہنے والا مجرم ہے یا ذکر کرنے والا اور حقیقت کو بیان کرنے والا؟؟

تیسری بات: دوسروں نے ذکر بھی کیا ہے، جیسا کہ سنن ترمذی میں بھی مطالبہ رد ہونے کی وجہ سے احتجاجا بات نہ کرنے کے الفاظ موجود ہیں، آپ کے بعض علماء اس کی غلط توجیہ کریں تو مقصر کون ہے؟ جبکہ جیسا کہ بیان ہوا ابن حجر کے نقل کے مطابق امام ترمذی کی طرف سے معاملہ ختم ہونا اور رضایت لینا، امام ترمذی کا اپنا غلط گمان ہے۔

چوتھی بات: کسی اور نے ذکر نہ کیا تو کیا ہوا؟ جبکہ اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جناب فاطمہ {ع} اور مولی علی {ع} نے مذکورہ حدیث سے استدلال کے باوجود مطالبے جاری رکھے اور خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والے سمجھتے ہیں اور دونوں اسی نظریے کے ساتھ دنیا سے چلے گئے، یہاں تک کہ جناب فاطمہ {ع} کے جنازے میں شرکت کی بھی اجازت نہیں دی گئی تو کیا جو کسی کو اپنے والد کے ترکہ سے محروم کرنے والا سمجھ کر مطالبہ کرتے کرتے دنیا سے چلا جائے تو اس پر راضی ہوتا ہے؟ یا ناراض ہی رہتا ہے؟ جناب عقل بھی تو کوئی شئے ہے۔ جناب بقول آپ کے دوسرے شواہد کو بھی دیکھا جاتا ہے کیوں یہاں آپ اپنا بیان کردہ اصول بھول گئے؟ تعصب کی مرض کا کوئی علاج نہیں۔

سنی مناظر کا اشکال: امام بیہقی نے شعبی سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے جس کے مطابق زندگی کا آخری ایام میں خلفاء ان کی عیادت کے لیے گیے اور سیدہ فاطمہ راضی ہو گئیں۔ یہ مرسل اور حسن روایت ہے اور شعبی کی مرسل روایت، صحیح روایت کی طرح حجت ہے، جیسا کہ امام عجلی نے ایسا کہا ہے اور بھی سند شیعہ کتابوں سے بھی ہم پیش کرتے ہیں۔ شعبی کی مرسل روایت کے جس راوی کے بارے میں مدلس ہونے کا اعتراض ہے وہ صحیح بخاری کا راوی ہے۔ پس بات ختم۔ لہذا ثابت ہوا کہ جناب سیدہ راضی ہو گئی تھیں۔

شیعہ مناظر واہ جی واہ کھودا پہاڑ نکلا۔ اب تک موصوف زور لگا رہا تھا غضبناک ہونا راوی کا گمان ہے اور سیدہ حدیث(نحن معاشر الانبیا)سن کر خاموش ہو گئی تھی،ں کوئی ناراضگی نہیں تھی استغفر اللہ کیا سیدہ بابا کے فیصلے کو ٹھکرا سکتی ہے، حدیث کا انکار کر سکتی ہے؟ ناراضگی یا الفاظ سے یا چہرے سے ثابت ہوتی ہے روای تو اس کے عینی شاہد نہیں اور کوئی لفظ بھی سیدہ سے ایسا ذکر نہیں ہوا ہے کہ جو ناراضگی کو بیان کرے۔ سب اشکالات کا جواب دیا۔ ناراض نہیں ہوئی تھی تو رضایت لینے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ بھی موصوف کے بقول زندگی کے آخری لمحات میں یعنی تقریبا چھے ماہ بعد جبکہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے بعد کا ہے۔ جناب اب بھی استغفار، ناراضگی کو چہرے یا الفاظ سے ناراضگی کے بارے میں سوالات کا آپ کو جواب چاہیے؟ کیا یہ ان تمام تر حقائق اور اعترافات کے باوجود ایسا سوال دہرانا لکیر کے فقیر ہونے اور بوکھلاہٹ کا شکار ہونے اور عقل کے بجائے تعصب اور ہٹ دھرمی کے خچر پر سوار ہونے کی دلیل نہیں؟

جناب آپ کے نزدیک اگر چھ ماہ بعد رضایت دینا اور رضایت حاصل کرنے کی داستان صحیح ہو تو یہ تو ثابت ہوا کہ چھے ماہ تک ناراض رہیں واہ جی واہ۔ پس اس وقت غضبناک ہونا راوی کا گمان اور وہ بھی باطل گمان نہیں تھا جناب قرآن مجید میں ۳۰۰ سے زیادہ مرتبہ عقل سے کام لینے اور عقل کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔

لہذا قصور آپ کا اور مکتب ادراجی کے بانیوں کا ہے۔ کیا آپ راضی ہو گئی تھی اور شعبی کی مرسل روایت کا مضمون صحیح ہے؟ کیا امام عجلی کی طرف سے اس کے مرسل روایت کو حجت قرار دینے کی کوئی اہمیت ہے؟

ہمارا جواب سنیں: پہلی بات: اس کو قبول کرنا، غضبناک ہونے کو ادراج اور راوی کا باطل گمان ثابت کرنے کی سارے کوششوں پر پانی پھیرنا ہے۔{کیا اس نتیجے کو قبول کرتے ہو}

دوسری بات: جیسا کہ سابقہ گفتگو سے واضح ہوا۔ اس کا مضمون صحیح اور مسند روایات کے خلاف ہے لہذا اس کی مرسل روایت کی کوئی اہمیت نہیں۔

تیسری بات: اگر سند کے اعتبار سے دیکھا جائے تو سب مرسل ہے، ممکن ہے شعبی نے کسی غیر موثق آدمی سے سنا ہو اور کیونکہ خلفاء پر طعن کو دور کرنے کے لئے ایک بہانہ ہے لہذا راوی کا نام ذکر کیے بغیر اس کو آگے نقل کیا ہو اور اصلی راوی کا ذکر نہ کر کے حقیقت کو چھپایا ہو کیا شعبی معصوم تو نہیں ہے۔ جب انبیاء آپ کے نزدیک خطاء سے منزہ نہیں تو شعبی کہاں سے بے خطاء ہو گا؟

چوتھی بات: ہم نے گزشتہ کے مطالب میں یہ بھی ثابت کیا کہ اس کی سند میں ایک مدلس راوی بھی ہے۔ اب اس مدلس راوی سے بخاری میں روایت نقل ہوئی ہو تو اس کا غیر مدلس ہونا تو ثابت نہیں ہو گا۔ کیا بخاری کے سارے راویوں کا غیر مدلس ہونے کا ادعا کرتے ہو؟ کیا بخاری کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ اس میں تو ناصبی اور مولی علی ع کی شان میں توہین کرنے والے راویوں سے بھی روایت نقل ہوئی ہے۔ کیا آپ کی نظر میں ایسا راوی قابل اعتماد ہے؟

پانچویں بات: ہم نے یہ بھی گزشتہ مطالب میں دکھا دیا کہ آپ کے ہی بڑے علماء میں سے امام ذہبی، ابن حجر اور البانی عجلی کی طرف سے شعبی کے مرسلات کو صحیح کا درجہ دینے کے خلاف ہے اور اس بات کے قائل ہیں کہ عجلی، ابن حبان کی طرح تساہل سے کام لیتے تھے لہذا ان کی یہ بات صحیح نہیں ہے۔

چھٹی بات: یہی شعبی حدیث{نحن معاشر الانبیاء }کے مضمون کو قبول نہیں کرتا اور قرآن میں انبیاء کے مالی ارث ہونے کا قائل ہے۔ جیسا کہ اس کی سند بھی میں آپ کو پیش کر چکا ہوں۔ کیا خیال ہے بقول آپ کے حضور ﷺ کی صحیح اور صریح حدیث کے مضمون کو قبول نہ کرنے والے کی بات قابل اعتماد ہے۔؟؟

جناب ممتاز قریشی صاحب۔ انتہائی معذرت کے ساتھ۔ ان حقائق کی روشنی میں اب آپ کی مرضی ہے۔ امام زہری کے قول کو ان کا گمان، جناب عائشہ کی خبر کو ان کا گمان اور جناب خلیفہ دوم کے واضح اعترف کو ان کا گمان کہیں اور اپنے مسلک ادراجی گمانی پر قائم رہیں یا حقیقت کو قبول کریں اور یہ تسلیم کریں کہ جو میرا مدعا ہے وہ ٹھوس دلائل سے ثابت ہے اور اپنے مسلک کو خدا حافظ کہہ کر اپنے اسلاف کی روش پر چلیں اور خلفاء کے فیصلے کو صحیح اور جناب فاطمہ اور مولا علی کے موقف کو خطا کہنے کی جرات کریں اور مجھ سے تیسرے مرحلے میں گفتگو کے لئے تیار ہو جائیں لیکن آپ نے اپنے اپنی کٹ ہجتی پر ہی برقرار رہنا ہے تو میں آپ کے باقی شبہات کا بھی جواب دیتا ہوں اور پھر گفتگو کو ختم کرتے ہیں۔ میرا کام آپ کی پوزیشن اور آپ جیسے لوگوں کے اس موضوع پر بحث کے غلط روش کو بتانا اور شیعوں کے خلاف غلط تبلیغ کے ذریعے حقائق کو پوشیدہ رکھنے کے طریقہ کار کا مقابلہ کرنا تھا اور یہ بتانا تھا کہ اہل سنت عوام کو دھوکے میں رکھتے ہیں اور حقائق کو چھپانے کے لئے سب چیزوں کو شیعوں کی باتیں اور شیعوں کی طرف سے خلفاء کی شان میں گستاخی کے طور پر پیش کرتے ہیں جبکہ شیعہ اس سلسلے میں جو بھی کہتے ہیں وہ آپ کی ہی صحیحین سے ثابت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی پیاری بیٹی اور آپ کے سب سے ممتاز شاگرد، جنت کی عورتوں کی سردار جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ آپ کی کتابوں سے ثابت ہے۔ یہ شیعوں کی باتیں نہیں ہے بلکہ آپ کی کتابوں میں موجود جناب فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا موقف ہے۔ میرا مقصد یہی ثابت کرنا تھا۔ الحمدللہ ثابت کر دیا۔ آپ کی مرضی اپنے سلف اور بزرگوں پر حقائق پوشیدہ رہنے کا الزام لگاتے رہیں اور بزرگان سے بغاوت کا سلسلہ جاری رکھیں یا اپنے سلف کی روش پر چلتے ہوئے خلفاء سے دفاع کا جھنڈا لے کر میدان میں آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے سب سے ممتاز شاگرد جناب فاطمہ ع اور مولا علی کے موقف سے علی الاعلان مخالفت کا اظہار کریں۔

محمد دلشاد، آل رسول کی وکالت کے لیے حاضر ہے۔ ختم جلسہ۔ اللہم صل علی محمد و آل محمد۔ نعرہ حیدری یا علی حق حیدر۔ وماعلینا الا البلاغ۔ وسلام علی من اتبع الھدی۔ وماتوفیقی الا باللہ وھو نعم المولی ونعم النصیر۔

دو تبصرے۔ ایک تو بحث کے پہلے اور دوسرے مرحلے سے متعلق آپکے شبہات کے جواب میں مندرجہ بالا مطالب میں دے دیا ہے۔ اگر اپ اس مرحلے سے متعلق شبہات جانتے ہو اور پھر ان کا جواب مندرجہ بالا کی گفتگو میں نظر نہ آئے تو مجھے بتانا۔ اب جو شبہات اور سوالات ان دو مرحلوں سے متعلق نہ ہوں ان کا جواب میں میرے اپنے بیان کردہ شبہات کے ساتھ دوستوں کی خدمت میں پیش کروں گا۔ انشاء اللہ۔

بحث تیسرے مرحلے میں تب داخل ہو گی جب آپ یا میرے دلائل کے مطابق مسلک ادراجی سے ہاتھ اٹھا لیں یا میرے دلائل کا ٹھوس جواب دیں۔ یقینا آپ کی دل آزاری ہوئی ہے. آپ سے معذرت خواہ ہوں۔

میں نے شروع میں کہا تھا ہم کسی سے بغض کی وجہ سے اندھی تقلید میں اپنے موقف کے پابند نہیں ہیں بلکہ ہمیں اپنے مکتب اور موقف کی حقانیت پر پورا یقین ہے۔ ہم اس کے دفاع کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ ہم

آل رسول کی مظلومیت پر آنسو بہاتے ہیں۔ انہی آنسوؤں کو ہم اپنے گناہوں کی بخشش کا وسیلہ سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے آپ لوگ اس کو بدعت اور گناہ کہیں لیکن ہم اس کو ان سے اظہار محبت اور اظہار عقیدت سمجھتے ہیں۔ سب دوستوں سے بھی معذرت خواہ ہوں۔

سنی مناظر: گروپ ایڈمنز سے گذارش ہے کہ دلشاد صاحب کو پابند کریں جو نکات میں پوچھتا رہا ہوں ان کے جوابات دیں۔ میں تو نشاندہی کر کر تھک گیا ہوں۔ یہ بندہ میری سمجھ سے باہر ہے۔

دلشاد صاحب۔ آپ کو اللہ کا واسطہ۔ جس دلیل کا جواب چاہتے ہیں اس کو نمبر ڈال کر ترتیب سے لکھیں۔ میں بھی تو نمبر ڈال کر آپ سے سوال پوچھتا رہا ہوں۔ ان کے جوابات کسی سے بھی پوچھ کر آئیں لیکن ہر ایک سوال کو نمبر ڈال کر اس کے نیچے جواب لکھیں۔ بات کلیئر ہو جائے گی۔ میں خود مزید کسی حصے پر آپ سے گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔ آپ دماغ کی دہی بنا دیتے ہیں۔ اگر واقعی سنجیدہ ہیں تو اپنی ایک ایک دلیل پر الگ الگ مجھ سے جواب اور اعتراض لیتے جائیں۔ شرط یہ ہے کہ میرے اعتراض کا علمی جواب بھی ساتھ ساتھ دینا ہو گا۔ آپ مدعی ہو میرے اشکالات کا جواب دئے بغیر روز نئے دلائل کیسے رکھ دیتے ہو۔ کیا آپ کو اپنا ضمیر ملامت نہیں کرتا۔ اگر شوق ہے تو **مسند ابو بکر اور المصنف** پر بھی گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ شرط یہ ہے کہ میں جو جواب دوں اس کو تسلیم کریں یا اس کا علمی رد کریں۔ جواب دیتے نہیں ہو۔ تسلیم کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ پھر دوسرے دن خود ہی اگلی دلیل پیش کر دیتے ہو۔ اب کوئی اس بندے سے پوچھے کہ جو پہلے دلیل کا رد کیا گیا، اس کو تسلیم کریں یا رد تو کریں!! لیکن دلشاد صاحب پر کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔ ٹس سے مس بھی نہیں ہونا! عجیب ڈھیٹ قسم کا آدمی ہے۔ معذرت کے ساتھ۔ آپ نے کبھی کسی سے مناظرہ کیا بھی ہے یا مجھ پر ہی تجربہ کر رہے ہیں۔ اب آج کا حال بھی سب دیکھ لیں۔ کھینچ کھانچ کے علمائے اہل سنت سے گیارہ ھجری

کے واقعے کو ثابت کر رہا ہے۔ وہ بھی صرف ایک طرق سے۔ میں صرف صحیح بخاری کی فدک پر احادیث کے پانچ طرق دکھا دیتا ہوں۔

فدک کا قضیہ اصل صورتِ حال

امام بخاری کی ولادت ۱۹۴ھ اور وفات ۲۵٦ھ میں ہوئی۔ وہ یہ واقعہ پانچ راویوں سے الگ الگ نقل کرتے ہیں اور ہر روایت کے راوی ابن شہاب ہیں۔

(۱)	ام المومنین حضرت عائشہؓ					حضرت علیؓ و عباسؓ
(۲)	عروۃ ابن زبیر					حضرت عمرؓ بن الخطاب
(۳)	ابن شہاب زہری					مالک بن اوس حدثان سفری
(۴)	صالح	شعیب	عقیل	معمر		ابن شہاب زہری
(۵)	ابراہیم بن سعد	ابو الیمان	اللیث	ہشام		شعیب
(٦)	عبد العزیز بن عبد اللہ		یحییٰ بن بکیر	عبد اللہ بن محمد	ابراہیم بن موسیٰ	ابو الیمان
	بخاری ج ۲ ص ۱٦۰ کتاب الجہاد	بخاری ج ۲ ص ۲۰۷	بخاری ج ۲ ص ٦۱٦	بخاری ج ۳ ص ٦۰۳	بخاری ج ۲ ص ۵۲۸	بخاری ج ۲ ص ۵۲٦
	ناخوشی مذکور ہے	ناراضگی مذکور نہیں				

یہ واقعہ چھتیس کے قریب مختلف روایات سے بیان ہوا ہے۔سوائے ابن شہاب والے طرق کی چند روایات کے کسی اور طرق یا کسی اور راوی سے ناراضگی مروی نہیں ہے اور اہم بات یہ ہے کہ ابن شہاب کے طرق سے بھی خود سیدہ سے ثابت نہیں ہے۔

اہلسنت سیدہ فاطمہ کی شدید ناراضگی کے قائل نہیں ہیں مزید اگر فدک نہ دینے پر سیدہ کو تھوڑی بہت رنجش ہوئی بھی تو یہ عارضی تھی۔ قرآن کے مطابق انبیائے کرام میں بھی ان بن ہوئی لیکن پھر بھی کوئی گنہگار نہ ہوا اور نہ کسی کی عصمت پر فرق پڑا۔ اس کے علاوہ سونے پہ سہاگہ یہ کہ سنی و شیعہ معتبر کتب سے سیدہ فاطمہ کی شیخین سے ملاقات اور راضی ہونا بھی مذکور ہے۔ شاید اس میں بھی منشاءالٰہی ہے۔ اللہ جانتا تھا کہ کئی صدیوں بعد ایک جماعت ایسی بھی آئے گی جو سیدہ فاطمہ کی ناراضگی پر اچھل کود مچائے گی۔ ان کو علاج کے لئے اس دوا کی ضرورت ہوگی۔ دلشاد صاحب سوائے ذاتی تاویلات کے سنی و شیعہ کتب سے کوئی مضبوط جواب نہیں دے سکے۔

اللہ کے بندو! بالفرض میراث نبوی تسلیم بھی کرلی جائے تو اس کے باوجود پورا فدک صرف بیٹی کا حق کس طرح بنتا ہے۔ یہ تو قرآن کے بھی خلاف ہے۔ اس کا جواب دلشاد صاحب روز آخرت میں اللہ کو ہی دیں گے۔ دنیا میں تو کسی شیعہ کے لئے ممکن نہیں ہے۔

میں پھر موقعہ دے رہا ہوں۔ جن نکات کا جواب شیعہ مناظر کو لازمی دینا ہے وہ الگ الگ دوٹوک لکھ کر اوپر پیش کردئے ہیں۔ دلشاد صاحب کو چاہئے کہ میری تحریر کو کاپی پیسٹ کریں اور ہر نکتے کے نیچے اپنا جواب مختصر لکھتے جائیں۔ پورا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔ ہمت کریں۔ صرف لمبی لمبی چھوڑنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ آپ مدعی ہو۔ جواب دینا آپ کا کام ہے۔

جس طرح اہم نکات کی نشاندہی میں نے کر دی ہے اسی طرح آپ بھی اہم نکات لکھیں۔ جس بات کا جواب میں نے نہیں دیا، وہاں کراس کا نشان لگائیں میں آپ کی تحریر کو استعمال کرتے ہوئے علمی رد کرنے کو تیار ہوں اور آپ کے ایک ایک نکتے کا جواب دوں گا۔ ان شاء اللہ۔ بڑی تحریروں سے کچھ نہیں ہو گا۔ کتب بھری پڑی ہیں۔ مناظروں میں دوٹوک نکتہ بہ نکتہ گفتگو کی جاتی ہے۔ آجائیں میدان میں۔

شیعہ مناظر: آپ نے پورے مناظرے کا ایک نتیجہ نکالا ہے اور میں نے بھی۔ اگر کوئی بھی دوست پہلے آپ کے نتیجہ اور خلاصہ پر مشتمل تحریر کا مطالعہ کرے اور پھر میری تحریر کا سب کو اندازہ ہو گا۔ آپ نے کیا کہا ہے اور میں نے کیا کہا ہے۔ جناب آپ نے میری باری سے پہلے بحث ختم کرنے کا اعلان کر کے پہلی غلطی کی اور سوچ سمجھے اور میرے مطالب کا مطالعہ بغیر خلاصہ اور نتیجہ نکال کر شیئر کر کے دوسری غلطی کی۔ اب آپ کو پوری تحریر کو ایک منظم مجموعہ سمجھ کر مطالعہ کرنا اور تبصرہ کرنا ہو گا۔ اب ایک ایک نکات نکال کر تبصرہ کرنے کا وقت ختم ہوا ہے لہذا نئی چال نہ چلائیں دونوں کی تحریریں سب کے سامنے ہیں۔ ہمارے سامعین بچے تو نہیں ہیں، سمجھنے والے ہیں جو باتیں ہوئیں سب کے سامنے ہوئی ہیں۔ میں نے جو نتیجہ نکالا وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ آپ نے جو نتیجہ نکالا سب کے سامنے ہے۔ لگتا ہے ختم جلسہ کا اعلان کر کے پشیمان ہو گئے ہیں۔ معذرت ممتاز صاحب غصہ دکھانے اور فضول میں Pdf بنانے اور سب کے سامنے رسوا کرنے کی دھمکی کا یہی اثر تو ہوتا ہے۔ **ابھی یہ مختصر اور 8 صفحے کی تحریر ہے۔** 50 صفحے کی تفصیلی تحریر سامنے آئے تو لگتا ہے آپ پاکستان کی عدالت میں کیس لڑنے جاؤ گے۔ ممتاز صاحب ایسا نہ کرنا ایک عام سا مولوی ہوں۔ اگرچہ میں ممتاز صاحب کے کسی بھی تبصرے پر پھر سے تبصرہ نہیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ دونوں نے بحث کا نتیجہ اپنے اپنے حساب سے نکال کر سب کے سامنے رکھا ہے لہذا اب سامعین اور ناظرین نے خود ہی فیصلہ کرنا ہے۔ میری طرف سے مزید تبصرہ نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں اس کام کو ممتاز صاحب کی طرف

سے بحث کے نتیجے سے توجہ ہٹانے کی چال سمجھتا ہوں لہٰذا بعد میں دوبارہ تبصرہ بھی نہیں کروں گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ممتاز صاحب کو حتٰی میرے اسی خلاصے کا دقت سے مطالعہ کرنے کی بھی توفیق نہیں ہے۔

مندرجہ بالا مطالب میں دیکھیں ممتاز صاحب مسند ابی بکر کی حدیث کے سلسلے میں کیا کہہ رہا ہے جبکہ میں نے کئی دن پہلے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

لہٰذا ناظرین خود ہی دیکھیں موصوف حتٰی میرے مطالب کا بھی مطالعہ نہیں کرتا۔ موصوف کو نمبر کے بغیر جواب نظر نہیں آتا جبکہ بحث کے مرحلے سے متعلق بہت سے سوالوں کا میں نے جواب دیا ہے۔ ممتاز کی طرف سے ختم جلسہ کا اعلان کرنے سے پہلے مسند ابی بکر کی روایت کی سند پیش کر چکا ہوں۔

شیعہ مناظر کی خیانت!

شیعہ مناظر نے سنی مناظر کی گفتگو ختم کرنے سے پہلے مسند ابی بکر کی دلیل اور سند پیش نہیں کی تھی، ورنہ اس کا اسکرین شاٹ لگاتا، انہوں نے اشارتاً ذکر دکھا کر واضح غلط بیانی کی ہے کیونکہ اوپر تاریخ اور وقت کے ساتھ اسکرین شاٹ دیکھ کر سچ اور جھوٹ معلوم ہوجاتا ہے۔

یہ دیکھیں موصوف کی منطق میری طرف سے بار بار جناب عائشہ کے قول کانت فاطمہ تسال ابابکر یعنی سیدہ فاطمہ نے حدیث سننے کے بعد بھی مطالبہ جاری رکھا اور مولی علی ع نے بھی خلیفہ دوم کے دور تک مطالبے کو جاری رکھا۔ میرا سوال یہ تھا کہ بقول آپ کے معاملہ اسی حدیث کے سننے کے بعد ختم ہوا تھا تو یہاں تو جناب عائشہ اور جناب عمر کہہ رہے ہیں معاملہ ختم نہیں ہوا؟

ایک بار پھر شیعہ مناظر کی طرف سے سنی مناظر کو اصل نکات کا جواب دینے کے بجائے اپنی تحریر کے ب کا راگ الاپنا شروع! جبکہ اس پر گفتگو جمعہ کے دن طئے کی گئی۔

لیکن ممتاز صاحب میری طرف سے ہر بار اس سوال کو دھرانے کے بعد ٹال مٹول سے کام لیتا رہا اور اس کو بحث کے اس مرحلے سے متعلق سوال ہونے کا انکار کرتا ہے جبکہ یہ بحث کے اسی مرحلے سے متعلق سوال ہونا اظہر من الشمس ہے۔ میرا مقصد موصوف کی چالاکی کو بتانا ہے، جواب طلبی اور بحث کو طول دینا نہیں یہی دو نمونے کافی ہے۔

سنی مناظر: السلام وعلیکم۔ کل جمعہ نماز کے بعد چار سے چھ بجے آپ کی تحریر کے (ب) پر گفتگو شروع ہو گی۔ ان شاء اللہ۔

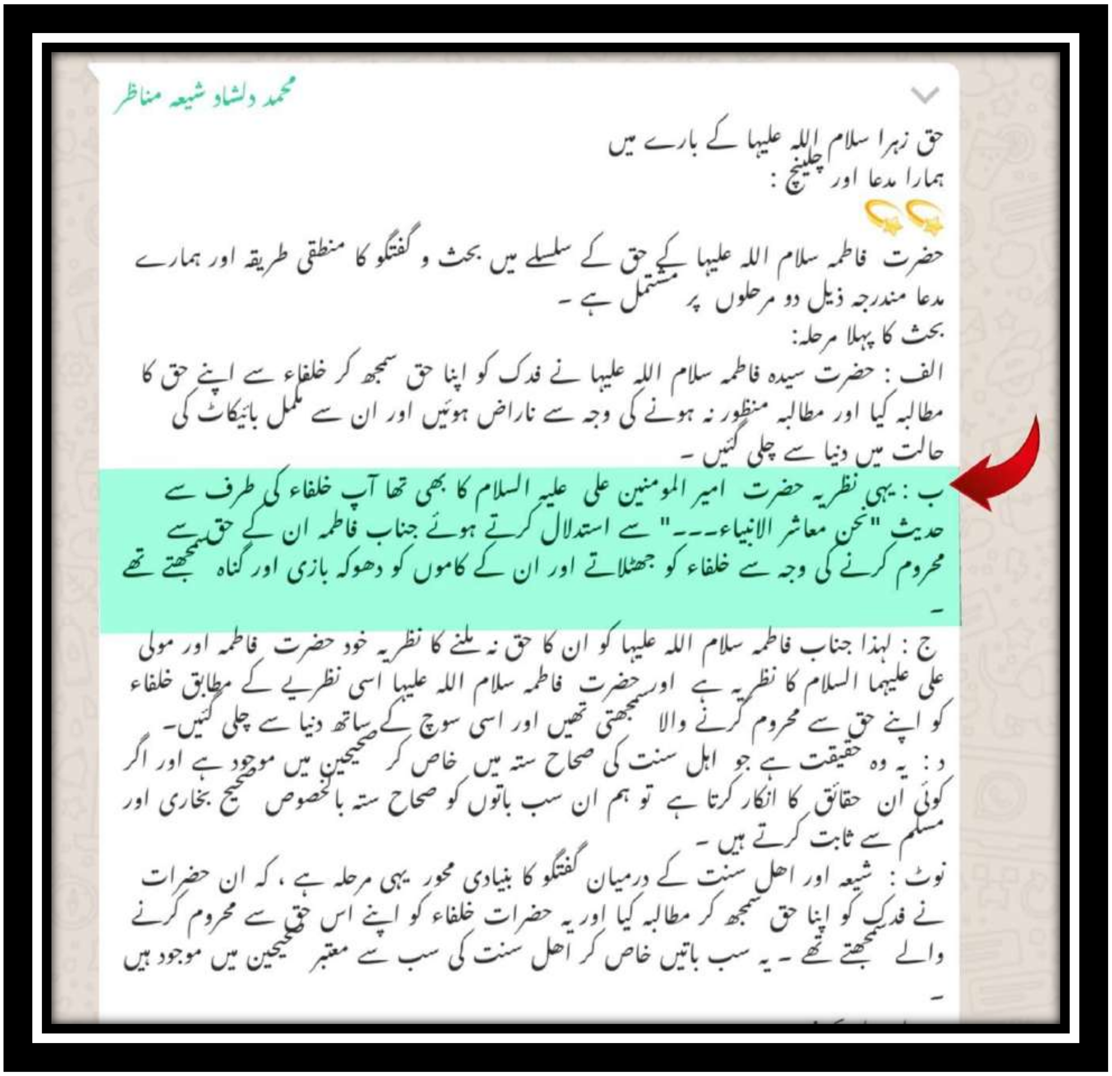

محمد دلشاد شیعہ مناظر

حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں
ہمارا مدعا اور چلینج :

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے -

بحث کا پہلا مرحلہ:

الف : حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں -

ب : یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث "نحن معاشر الانبیاء۔۔۔" سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ ان کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے -

ج : لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔

د : یہ وہ حقیقت ہے جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں خاص کر صحیحین میں موجود ہے اور اگر کوئی ان حقائق کا انکار کرتا ہے تو ہم ان سب باتوں کو صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت کرتے ہیں -

نوٹ : شیعہ اور اھل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے ، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے ۔ یہ سب باتیں خاص کر اھل سنت کی سب سے معتبر صحیحین میں موجود ہیں -

شیعہ مناظر: سلام علیکم ممتاز صاحب مدعا کا پہلا مرحلہ **الف اور ب** کا صحیحین میں ہونے کو ثابت کرنا تھا۔ مدعا کا دوسرا مرحلہ ان باتوں کا حقیقتاً واقع ہونا، یہ ثابت کہ ایسا معاملہ ہوا بھی ہے یعنی حقوق کا مطالبہ رد، غضباک ہونا، مکمل بائیکاٹ اور حضرت علی ع کی طرف سے اس موقف کی مکمل حمایت اور خلفاء کے فیصلے کی مخالفت یہ سب باتیں کوئی جھوٹی داستان نہیں بلکہ ایسا ہوا بھی ہے۔ دوستوں کو بھی پتہ ہے اور آپ نے بھی مطالعہ کیا

ہے تو اپ کو بھی معلوم ہونا چاہیے کہ پہلے مدعا کے الف، ب اور دوسرا مدعا یعنی ان باتوں کا حقیقت پر مبنی ہونا دونوں مرحلے ختم ہو چکے ہیں۔ لگتا ہے ابھی تک اپنے الف، ب ا اور میرے الف ب میں فرق نہیں کر پا رہے ہیں لہٰذا ابھی آخری مرحلہ۔ یعنی خلفاء کے موقف اور اھل بیت ع کے موقف کی وکالت باقی ہے۔ خلفاء کے موقف کی وکالت آپ کے ذمے ہے اور اھل بیت ع کے موقف کی وکالت میرے ذمے ہے۔ سوچ سمجھ کر، جلدی بازی سے پرہیز، تکراری باتوں سے اجتناب کر کے بات کریں تو آپ کا، میرا اور دوستوں کا وقت بچ جاتا ہے۔

سنی مناظر: کیا میں نے گفتگو کے شروع میں یہ واضح نہیں کیا تھا کہ میں آپ کی ہی ترتیب کے مطابق گفتگو کروں گا اور آپ کی تحریر کے پہلے حصے الف اور ب کو الگ الگ زیر بحث لایا جائے گا؟ تاکہ حقائق عوام تک تفصیل سے پہنچ سکیں۔ آپ کو بھی ہر ایک نکتے پر پورا پورا موقعہ مل سکے۔

میں نے اپنی بات اسکرین شاٹ رکھ کر ثابت کر دی ہے۔ تاریخ اور وقت بھی چیک کر لیں۔ آپ نے قبول بھی کیا تھا کہ اسی ترتیب سے گفتگو کی جائے گی۔ آپ قبول کرنے کے بعد انکار نہیں کر سکتے! آپ کی تحریر کے ہر ایک حصے پر الگ الگ گفتگو ہی طئے ہوئی تھی اور دوران گفتگو بھی آپ کو بار بار بتایا جاتا رہا۔

آپ نے الف میں گیارہ ھجری کا واقعہ بیان کیا تھا، آپ نے ب میں پندرہ ھجری کا واقعہ بیان کیا ہے۔

دونوں واقعات میں چار سے پانچ سال کا وقفہ ہے اور دونوں میں فدک کے متعلق مختلف حقائق ثابت ہوتے ہیں لیکن شیعہ سادہ لوح عوام کو گمراہ کر کے واقعات کو گڈ مڈ کرتے ہیں۔

آپ کا مقصد حق طلبی ہے تو اپنی تحریر اور اپنی ترتیب پر الگ الگ تفصیل سے گفتگو کرنے میں کیا قباحت ہے؟

کیا الگ گفتگو کرنے سے حق چھپ جائے گا؟

ایڈ منز سے گذارش ہے کہ اس **منصف مزاج اور حق طلبی والے شیعہ مناظر** کو سمجھائیں کہ تحریر بھی ان کی ہے اور ترتیب بھی ان کی ہے۔ میں تو ہر ایک نکتے پر الگ الگ تفصیل سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ کیا میں غلط ہوں؟ میں نے جان بوجھ کر ان کی تحریر کے ب کو پہلے ہاتھ بھی نہیں لگایا کیونکہ اس میں کچھ ایسے حقائق ہیں جن کو الگ سے واضح کرنا چاہئے۔

ظاہر ہے ایک واقعہ سیدہ فاطمہ کے متعلق تھا اسے واضح سمجھا دیا گیا ہے۔ اب ایک واقعہ سیدنا علی کے متعلق ہے۔ اب اسے سمجھانا مقصود ہے۔ موضوع بھی وہی ہے۔ تحریر بھی دلشاد صاحب کی ہے۔ ترتیب بھی ان کی مرضی کے مطابق ہے۔ میں شروع میں کلیئر کہہ چکا ہوں کہ ہر ایک نکتے پر تین تین دن تفصیل سے گفتگو کی جائے گی۔ حق تک پہنچنے کے لئے ہر نکتے پر غور و فکر کرنا ضروری ہے۔ شیعہ مناظر اب شاید بھاگنے کے چکر

میں ہیں۔پہلے بھی یہی ماحول بنانے کی کوشش کی تھی۔اسے سمجھایا جائے کہ اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

شیعہ مناظر: ممتاز صاحب آپ نے کہا اور میں نے آپ کے کہے اور وعدے کو دوستوں کو دکھایا۔لیکن آپ نے بحث کے شروع سے ہی سب کچھ مکس کر دیا اور میری طرف سے بار بار وضاحت کے باوجود آپ کے پیش کردہ شق نمبر 5 کی مخالفت کا سلسلہ جاری رکھا اور سارے مراحل کو ایک ساتھ چھیڑا۔ممتاز صاحب رونا بھی اسی کا ہے جو غلطی آپ نے کی اب وہ میری گردن پر ڈالنے کی چکر میں ہوں۔میری نگاہ میں میرے مدعا اول کے دو شق اور مدعا دوم سب ختم ہو چکے ہیں۔میں نے اصل ناراض ہونے، بائیکاٹ، مولیٰ کی طرف سے ان کی حمایت والی ساری باتوں کا صحیحین میں ہونے کو ثابت کیا اور ان باتوں کا حقیقت پر مبنی ہونے کو اور مسلک ادراج اور گمان کے باطل ہونے کو ان بحثوں کا نتیجہ یہ نکلا۔یہ واقعہ رونما ہوا ہے، سب باتیں سچی ہیں۔خلفاء اور اھل بیت کے دو الگ الگ موقف ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کونسا موقف حق پر مبنی نہیں۔

سنی مناظر: میں نے گفتگو میں کونسی ایسی بات مکس کر دی جس کا تعلق آپ کی تحریر الف سے نہیں تھا؟

شیعہ مناظر: اگر آپ یہ سمجھتے ہو میں بہانہ بنا رہا ہوں اور بھاگنے کی چکر میں ہوں تو بسم اللہ اپنی فتح کا اعلان کر دیں کیونکہ بحث کا نتیجہ نکال کر آپ نے بھی سب کے سامنے رکھا ہے اور میں نے بھی۔ آپ جو مطالبہ کر رہے ہیں، وہ بھی سب کے سامنے ہے اور جو میرا ادعا ہے وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ آپ کہیں کہ شیعہ مناظر بھاگ گیا۔اور میں کہوں گا کہ میں نے بحث کے دو مرحلے کلیئر کئے ہیں اور حقیقت سب پر واضح کیا ہے۔ آپ میرے دلائل کو رد کرنا تو چھوڑیں ایک دفعہ مکمل دیکھنے کی توفیق بھی آپ کو نہیں ہوئی ہے۔**کونسی بات ہے جو آپ نے مکس کر کے پیش نہیں کی؟** آج ایک دفعہ پھر اپنی نتیجہ گیری اور میرے نتیجہ گیری کا بغور

مطالعہ کریں اور پھر دیکھیں میں سچ کہہ رہا ہوں یا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اللہ حافظ دوستو، میں ایک دفعہ پھر ممتاز صاحب کے نتیجہ گیری اور میری تحریر کو شیئر کر رہا ہوں۔ دیکھیں اور فیصلہ کریں۔ میری طرف سے بات کلیئر ہے۔

سنی مناظر: میں نے طئے شدہ ترتیب کے مطابق آپ کی تحریر کے الف کو کلیئر کر دیا۔ آپ نے گفتگو ختم کرنے کے بعد جب آج جمعہ کے دن گفتگو کا اعلان ہو گیا تو اس کے بعد **مسند ابو بکر اور المصنف** سے دلائل رکھنا شروع کر دئے۔ میں نے موقعہ دیا کہ چلیں پہلے ان پر گفتگو کرتے ہیں پھر ب پر گفتگو ہو گی۔ آپ نہیں مانے۔ اگر حق طلبی مقصود ہوتی تو مان لیتے! خیر اب آج ب پر گفتگو کرنی ہے تو آپ مزید اگلے مرحلے پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ب کے متعلق میں نے آپ کے مؤقف کا کوئی علمی رد کیا تھا؟ کیا آپ کا مقصد حق واضح کرنا نہیں ہے۔ بس ہار جیت کی نیت ہے؟

مجھے آپ آج بھی میرے سوالات کا جواب دیں گے تو میں خوش آمدید کہتے ہوئے اس پر گفتگو کے لئے تیار ہو جاؤں گا کیونکہ اصل مقصد حق واضح کرنا ہے۔ دوسری طرف آپ جلدی جلدی موضوع ختم کر کے جان چھڑانا چاہتے ہو!

شیعہ مناظر: سب کچھ دوستوں کے سامنے ہے۔ (اس کے بعد گذشتہ میسیجز کاپی پیسٹ کر کے رکھ دئے گئے)

سنی مناظر: اب یہ سب رکھنے کا مقصد؟؟ چلیں دکھائیں کہ کس موقعہ پر ہم نے ب پر گفتگو کی تھی؟

غور فرمائیں! شیعہ مناظر کی ترتیب کے مطابق ب پر گفتگو طئے تھی اور جب وقت آیا تو شیعہ مناظر الزام لگا رہے ہیں کہ سنی مناظر نیا چکر چلا رہے ہیں!!

شیعہ مناظر: میری طرف سے بات کلیئر ہے آپ کی مدد سے میں اپنا پہلا اور دوسرا مدعا کلیئر کر چکا ہوں۔ نئے چکر چلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میرے پاس بھی اضافی وقت نہیں ہے تکرار کرنے کا۔ اللہ حافظ۔

شیعہ مناظر کی طرف سے ب پر گفتگو کرنے سے صاف انکار (اسکرین شاٹ ثبوت)

سنی مناظر: ایڈمنز سے مداخلت کی گذارش ہے۔ کیا آپ کی تحریر کا **ب** ہم نے کلیئر کر دیا تھا؟ کیوں اپنے شیعوں کو مایوس کر رہے ہیں۔ تحریر لکھنا آسان ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب علمی گفتگو ہو تو اسے ثابت بھی کرنا پڑتا ہے۔ نماز سے پہلے مجھے بتادیجئے گا کہ آپ اپنی تحریر کے **ب** پر گفتگو کریں گے یا نہیں۔ میں اتنا فارغ نہیں ہوتا کہ آپ کے لئے روز وقت نکالتا رہوں۔

شیعہ مناظر کا طئے شدہ وقت پر اپنی تحریر کے ب حصے پر گفتگو سے صاف انکار

سب ممبرز دیکھ لیں، چار دن پہلے کا اعلان کہ اب گفتگو **ب** پر ہوگی۔ آج شیعہ مناظر کہہ رہا ہے کہ **ب** پر گفتگو نہیں ہوگی۔ کیا چار دن تک نیند میں تھا!

سب ممبر زدیکھیں۔24 مئی 2021 کو گفتگو کے پہلے دن شیعہ دلشاد کی تحریر کے مطابق ہی دو نکات لکھ کر بتادئے گئے تھے کہ پہلے مرحلے میں الف کے صرف یہ نکات زیر بحث لائے جائیں گے۔ اور کتنے ثبوت دوں؟

شیعہ مناظر اپنی ہی تحریر کے الف اور ب پر الگ الگ گفتگو کرنے سے بھاگ رہا ہے۔ اوپر سے موصوف فرما رہے ہیں کہ پہلا اور دوسرا مدعا ثابت ہو گیا!!! اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ حافظ

شیعہ مناظر: اس کو دیکھیں اور کوئی ممتاز کو سمجھائے۔ ممتاز صاحب کی صداقت کا امتحان لینے اور اس نئے روپ کی حقیقت جاننے کے لیے پہلے مرحلے میں میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ باتیں آپ کی کتابوں میں ہیں یا نہیں؟ **مولی علی ع کی طرف سے اس موقف کی حمایت کی باتیں صحیحین میں ہیں یا نہیں؟** جواب کیا ہونا چاہیے تھا؟ جی ہیں لیکن راوی کا ادراج ہے۔ مولی علی ع کی بات بھی ہے، لیکن ممتاز صاحب نے الزامی جواب کے بہانے ارث کی حدود اور شیعہ کے ہاں ارث کی حقیقت، ناراضگی یا الفاظ سے یا چہرے سے، راوی کا گمان حجت نہیں، راضی ہونے پر شواہد، شعبی کی روایت، شیعہ کتابوں کی روایت، ادراج کی اثبات کے لئے سوالات۔

اب ارباب انصاف ان موضوعات کا میری تحریر کے مدعا اول کے الف، ب سے کیا تعلق ہے؟ وہاں تو ان باتوں کے ہونے یا نہ ہونے سے بحث تھی جبکہ ممتاز نے جو موضوعات اس سادہ سوال کے جواب میں بڑے شوق اور ذوق سے بیان کیے ان کا میرے مدعا اول کے الف ب سے کوئی تعلق نہیں یہ سب میرے مدعا دوم اور سوم سے متعلق موضوعات ہیں۔ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ ہونا یا نہ ہونا، ہونے کی صورت میں حقیقت ہونے یا نہ ہونے میں ممتاز صاحب ابھی تک فرق کرنے سے عاجز ہے۔ مجھے خراب کرنے کی چکر میں اپنے آپ کو خراب کر رہا ہے۔

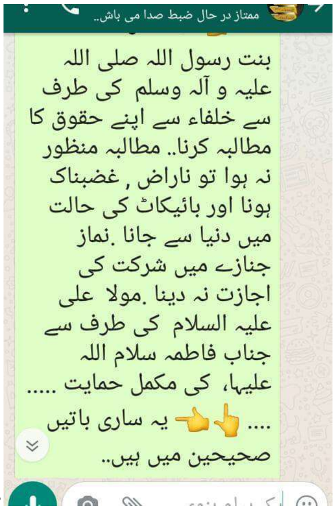

مدعا اول، الف و ب کے ساتھ

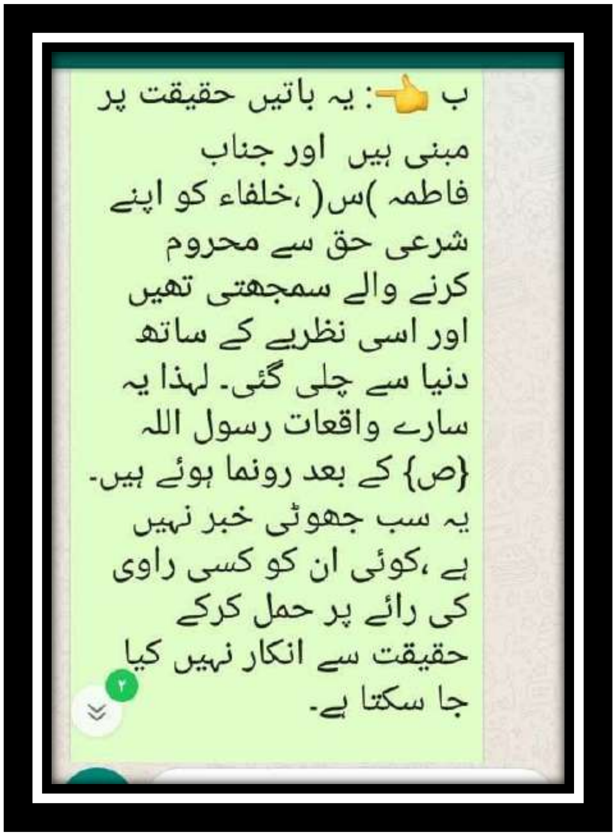

مدعادوم

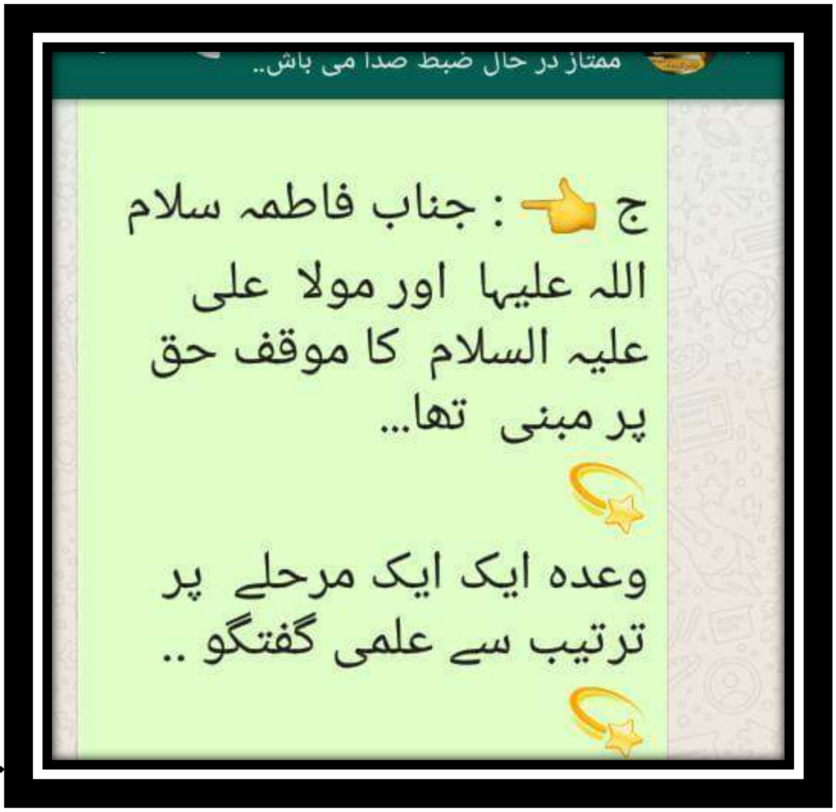

تیسرا مدعا

سنی مناظر: آڈیو جواب (سنی لائبریری ڈاٹ کام)

شیعہ مناظر: لمبی وائس میں نہیں سن سکتا ہوں دوست۔ اپنی فتح کا اعلان کرنا۔ حقیقت چھپ نہیں سکتی۔ مجھے تو اہل سنت کے بعض دوستوں کی طرف سے میرے مدعا اور دلائل کو سمجھنے کے بعد خوش ہو کر شیعہ مذہب کی تحقیق کے لیے شیعہ کتب کے بارے میں رہنمائی کا کہا ہے اور میں نے بھی انہیں مندجہ ذیل لنک شیئر کیے ہیں لیکن ممتاز صاحب ابھی تک الف، ب کی چکر میں بحث کو خراب کرنے کی چکر میں ہے۔ ممتاز صاحب اس سے زیادہ اپنے آپ کو خراب نہ کریں۔

http://alhassanain.org/m/urdu/?com=book&id=363

http://alhassanain.org/m/urdu/?com=book&id=373

http://alhassanain.org/m/urdu/?com=book&id=24

آپ بس اپنی فتح کا اعلان کر دیں۔ ہم بھی خوش ہوں گے ہنسی مذاق سے ہماری طبیعت بھی بہتر ہو گی۔ مہربانی کریں۔

سنی مناظر: نماز سے پہلے مجھے بتا دیجئے گا کہ آپ اپنی تحریر کے ب پر گفتگو کریں گے یا نہیں۔ میں اتنا فارغ نہیں ہو تا کہ آپ کے لئے روز وقت نکالتا رہوں۔ کلیئر جواب دے دیں تا کہ میں دوسرے کاموں کے لئے وقت نکالوں۔

شیعہ مناظر: جی میرے پاس بھی اتنا وقت نہیں ہے۔ میری طرف سے سب کلیئر ہے۔ صرف تیسرا مرحلہ باقی ہے۔

سنی مناظر: اگرچہ میں حس مزاح رکھتا ہوں۔ لیکن میں دینی گفتگو میں دانت نکال کر ہنسنا سخت ناپسند کرتا ہوں۔

شیعہ دلشاد پر حجت تمام

شیعہ مناظر کو بھاگنے سے روکنے اور آگے گفتگو بڑھانے کے لئے سنی مناظر کی طرف سے تیسرے مرحلے پر بھی گفتگو کے لئے رضامندی کا اعلان

ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...
June 4, 2021
شیعہ مناظر
جی میرے پاس بھی اتنا وقت نہیں ہے....
......میری طرف سے سب کلیر ہے..... صرف تیسرا مرحلہ باقی ہے...
چلیں تیسرا مرحلے میں کیا گفتگو کریں گے۔
اسی پر گفتگو کرتے ہیں۔
12:38 PM
محمد دلشاد شیعہ مناظر
محمد دلشاد شیعہ مناظر
یہ دیکھیں موصوف کی منطق.... میری طرف سے بار بار جناب عائشہ کے قول(کانت فاطمہ تسال ابابکر...... یعنی سیدہ حدیث سننے کے بعد بھی مطالبہ جاری ...
زیادہ شوق ہے تو نماز کے بعد اس
کا جواب دے کر اپ کے دوستوں کا دل جیت
لینا.......
12:38 PM
تیسرا مرحلا بتائیں۔
گفتگو کن نکات پر کرنی ہے۔
12:39 PM
محمد دلشاد شیعہ مناظر
You
چلیں تیسرا مرحلے میں کیا گفتگو کریں گے۔ اسی پر گفتگو کرتے ہیں۔
تیسرے مرحلے کو ایک چلو سے شروع نہیں
کرسکتا.....
12:39 PM

شیعہ کا **دور عمر فاروق میں سیدنا علی اور حضرت عباس کے تنازعے** پر گفتگو کرنے سے فرار اور تیسرے حصے پر گفتگو کرنے کا اصرار، جب سنی مناظر نے تیسرے حصے پر گفتگو کے لئے آمادگی دکھائی تو موصوف کی دوڑیں!

سنی مناظر: چلیں تیسرے مرحلے میں کیا گفتگو کریں گے۔ اسی پر گفتگو کرتے ہیں۔

شیعہ مناظر: زیادہ شوق ہے تو نماز کے بعد اس کا جواب دے کر اپنے دوستوں کا دل جیت لینا۔

سنی مناظر: تیسرا مرحلا بتائیں۔ گفتگو کن نکات پر کرنی ہے۔

شیعہ مناظر: تیسرے مرحلے کو ایک چلو سے شروع نہیں کر سکتا۔

سنی مناظر: کیا مطلب؟ اس پر بھی گفتگو نہیں کریں گے؟ ایڈمنز کہاں غائب ہیں؟

شیعہ مناظر اپنا اعتراض رکھتے رہے لیکن اس پر بھی گفتگو سے فرار

سنی مناظر: اللہ کے بندے۔ یہی تو ب میں ڈسکس کرنا ہے۔ آپ خود بھاگ رہے ہیں۔ تحریر لکھنا آتی ہے گفتگو کرنا نہیں آتی۔ حد ہے۔ لوگوں کو پورا سچ بتایا کریں۔ آدھا سچ گمراہی ہے

اپنی تحریر پر مناظرہ کرنے کے بجائے شیعہ مناظر کا ضد کہ اسی کا تحریری جواب دو۔ صحیح احادیث سے شیعہ استدلال رد کیا جاتا ہے نہ کہ صحیح احادیث۔ اگر استدلال ہی نہ ہو تو رد کس بات کا؟ شیعہ ان احادیث سے غلط مطالب نکالتے ہیں ۔ اصل حقائق کو واضح کرنے کے لئے ہی مناظرہ کیا جاتا ہے اور دونوں فریق علمی انداز سے دلائل دیتے ہیں۔

شیعہ مناظر: اس کا ایسا جواب دو آپ کو ہم داد دیں۔

سنی مناظر: چار سے چھ بجے اسی پر تو گفتگو ہو گی۔ یہی آپ کا ب کا حصہ ہے۔

شیعہ مناظر: ممتاز صاحب سے کہیں نماز کے بعد اس کا جواب دو۔

سنی مناظر: گفتگو اس تحریر پر طئے ہوئی تھی کہ نہیں؟

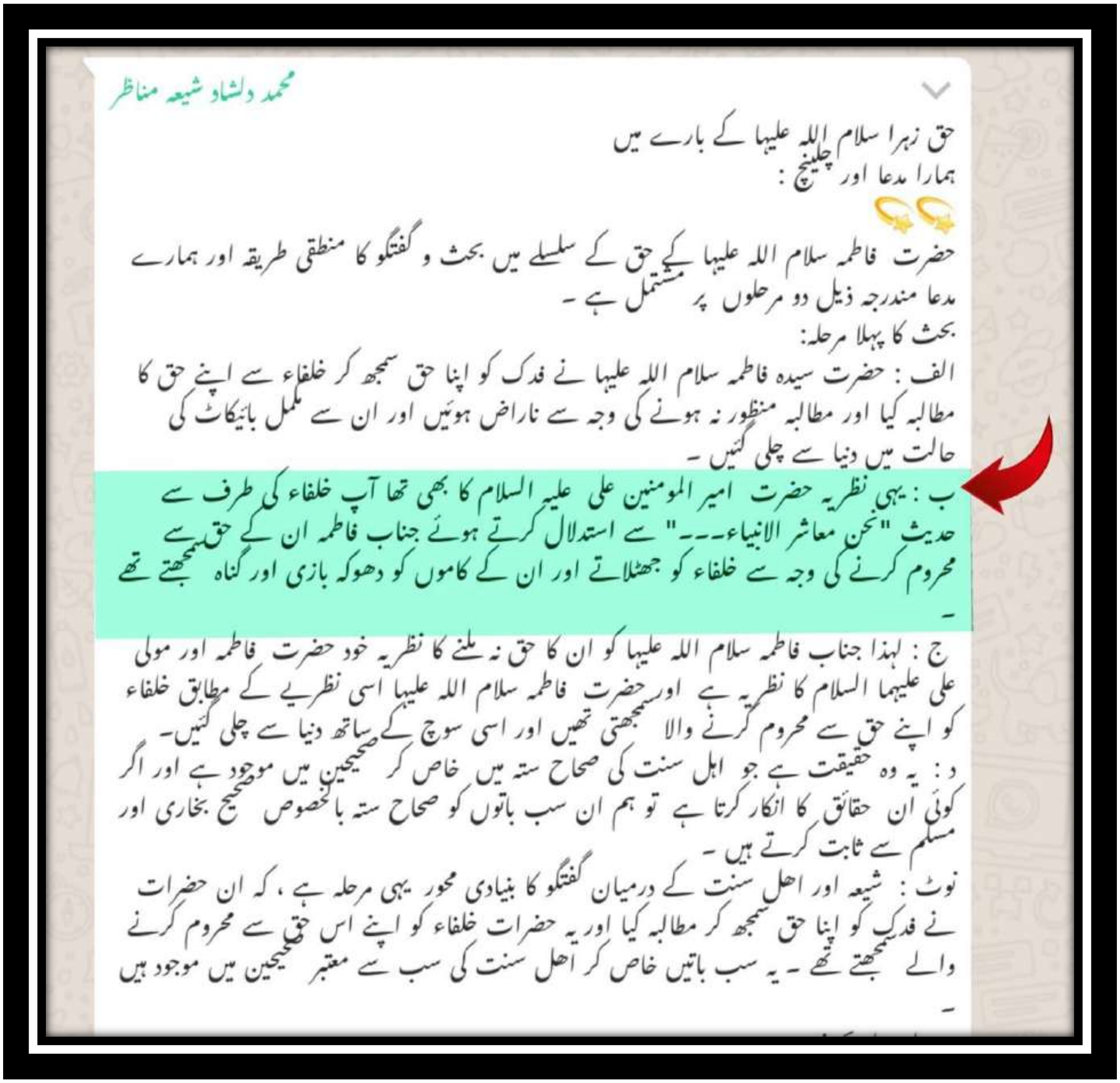

محمد دلشاد شیعہ مناظر

حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں
ہمارا مدعا اور چلینج :

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے ۔
بحث کا پہلا مرحلہ:
الف : حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں ۔
ب : یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث "نحن معاشر الانبیاء۔۔۔" سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ ان کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے ۔
ج : لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔
د : یہ وہ حقیقت ہے جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں خاص کر صحیحین میں موجود ہے اور اگر کوئی ان حقائق کا انکار کرتا ہے تو ہم ان سب باتوں کو صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت کرتے ہیں ۔
نوٹ : شیعہ اور اھل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے ، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے ۔ یہ سب باتیں خاص کر اھل سنت کی سب سے معتبر صحیحین میں موجود ہیں ۔

(نوٹ: دونوں فریقین کی کچھ دیر آڈیوز میں گفتگو ہوئی جو سنی لائبریری ڈاٹ کام پر سنی جا سکتی ہے۔)

سنی مناظر: آپ چار سے چھ بجے تیاری کے ساتھ آئیں اور باقائدہ اپنا دعوی اور دلیل پیش کیجئے گا۔ ہم علمی انداز سے اس پر گفتگو کریں گے۔ ان شاء اللہ

شیعہ مناظر کی تحریر کا حصہ ب اور دلشاد صاحب کی قلابازیاں

سنی مناظر: السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔جی دلشاد صاحب آپ موجود ہیں؟

دلشاد صاحب کی تحریر کے پہلے حصے الف پر گفتگو کرتے ہوئے مندرجہ ذیل حقائق واضح کئے گئے۔

1۔سیدہ فاطمہ نے جب فدک کا مطالبہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیق نے نبی کا فیصلہ سنایا کہ انبیاء کی مالی میراث نہیں ہوتی۔دلشاد صاحب نے خیانت کرتے ہوئے اپنی تحریر کے الف میں اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

2۔بالفرض اگر فدک نبی کی میراث ہوتا تو اس کے حقداروں میں 9 ازواج مطہرات، سیدہ فاطمہ اور نبی کے چچا حضرت عباس بھی ہوتے، سیدہ فاطمہ کو پورا فدک خلاف قرآن کس طرح دیا جاتا۔

3۔سیدہ فاطمہ کی ناراضگی صحیحین میں صرف ایک طرق ابن شہاب الزہری سے مذکور ہے، اور اس نے بھی سیدہ فاطمہ سے براہ راست ناراضگی بیان نہیں کی۔فدک کے مطالبہ پر 36 صحیح روایات مختلف کتب میں ہیں، آخر کیا وجہ ہے کسی اور طرق سے کسی اور راوی نے سیدہ فاطمہ کی ناراضگی بیان نہیں کی۔

4۔ صحیحین میں سیدہ فاطمہ کی ناراضگی ابن شہاب کے طرق سے بھی خود سیدہ سے ثابت نہیں ہے۔

5۔اہل تشیع کے ہاں زمین بطور میراث عورت کو نہیں ملتی تو فدک سیدہ فاطمہ کو کیسے دیا جاتا۔

آج ہم شیعہ دلشاد کی تحریر کے (ب) پر تفصیل سے گفتگو کریں گے۔

دلشاد صاحب مدعی ہیں اور اپنی تحریر کے اس حصے کے ذریعے اہل تشیع مؤقف ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔میں آج کی گفتگو کے شرائط پیش کررہاہوں۔

گفتگو کے بنیادی شرائط و اصول

1۔ گفتگو تحریر اور وائس دونوں طرح کی جاسکتی ہے، دوٹوک اور ٹو دی پوائنٹ ہو گی، جوابات حتی الامکان مختصر دیئے جائیں گے، کاپی پیسٹ ممنوع ہو گا۔

2۔ ایک وقت میں تین مختصر جواب دینے کی اجازت ہو گی۔ لمبی تحاریر سخت ممنوع ہوں گی۔

3۔ دلیل دیتے وقت مکمل روایت، مکمل حوالا، کتاب کا اسکین اور استدلال لازمی پیش کرنا ہو گا۔ نامکمل دلیل، نامکمل عبارت، اسکین اور استدلال کے بغیر اس دلیل کو قبول نہیں کیا جائے اور فریق مخالف اس دلیل کا جواب دینے کا پابند نہیں ہو گا۔

4۔ اختلاف کی صورت میں دونوں فریقین کی اصل "قرآن پاک" ہے۔

5۔ جوبات قرآن پاک سے واضح نہ ہو تو فریقین کی اپنی معتبر کتب کی صحیح احادیث سے دلائل دیئے جائیں گے۔

6۔ تاریخ اسلام کی معتبر کتب کی روایات سند کے مطابق قبول کی جائیں گی۔

7۔ دونوں فریق اپنے اپنے الفاظ و نکات کی وضاحت (اگر مطلوب ہوں) دینے کے پابند ہوں گے، وضاحت نہ دینے کی صورت میں گفتگو جاری نہیں رکھی جائے گی اور دوسرا فریق گفتگو کو اسی مرحلے پر ختم کرنے کا مجاز ہو گا۔

8۔ دونوں فریقین کو یہ حق حاصل ہے کہ مکمل گفتگو پی ڈی ایف یا کسی بھی فارمیٹ میں محفوظ کر کے کسی بھی فورم میں عوام الناس کی رہنمائی کی غرض سے پیش کر سکتے ہیں۔

9۔ دوران گفتگو مقدسات کی توہین، ایڈ من شپ سے نکالنا، ذاتیات پر حملے اور کسی بھی قسم کی بداخلاقی ناقابل قبول ہو گی۔

10۔ کسی بھی فریق کی طرف سے طئے شدہ شرائط کی خلاف ورزی اس کی فاش شکست تسلیم کی جائے گی۔

ان شرائط کو غور سے پڑھ لیجئے گا۔ اب شرائط میں کوئی نرمی نہیں کی جائے گی۔

آپ کی تحریر کے (ب) کے مطابق

1۔ سیدنا علی حدیث لا نورث سے خلفاء کے استدلال سے اختلاف کرتے ہوئے فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق سمجھتے تھے۔

2۔ بقول آپ کے سیدنا علی نے دور حضرت عمر فاروق میں فدک کی میراث کا مطالبہ کیا تھا۔

3۔ سیدنا علی خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے۔

تینوں نکات کو ثابت کرنے کے لئے آپ اپنے دلائل / روایات بمعہ استدلال پیش کر سکتے ہیں۔

جب بھی فارغ ہوں تو شرائط اور اپنے دعوی کے مطابق اپنا مدعا ثابت کیجئے گا۔

شرائط اور سنی مناظر کا جواب پڑھ کر شیعہ مناظر کے ہوش اڑ گئے اور بے تکی باتیں شروع!

شیعہ مناظر: سنی مناظر کے بیان کئے گئے حقائق: پہلا جھوٹ! میں نے پوری بخاری کی کتاب خمس کی روایت سب سے پہلے اپنے مدعا کی دلیل کے طور پر پیش کی ہے۔ **سفید جھوٹ بول کر آپ کو شرم آنی چاہیے؟** کیا اسی حدیث میں نحن معاشر الانبیاء کا ذکر نہیں ہے؟؟ دوسرا سوال پھر غیر مربوط ہے اگر میرا اولا۔ مدعا اول کا ب مورد بحث ہے تو میرا اس مرحلے میں ایک ہی سوال ہے۔ کیا یہ باتیں صحیحین میں ہیں یا نہیں؟ باقی میراث کے مسئلے میں حق کس کے ساتھ ہے۔ یہ تیسرے مدعا سے متعلق بحث ہے۔ اچار بنا کر بحث کو شروع کرتے ہو۔ جب سب کچھ ہاتھ سے جاتا دیکھتے ہو تو پھر اول سے بحث چھیڑتے ہو **سیدہ کی ناراضگی کے ایک طرق سے ثابت ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔** ناراض ہونے کو وہ بھی تقریبا چھ ماہ تک۔ وہ تو آپ مان گئے لہذا طرق ایک ہو یا دو کیا فرق پڑتا ہے۔

بس شیعہ مؤقف ثابت ہو۔ ایک طرق بھی چلے گا۔ شیعہ صحیح روایات کی بھی ایسی کی تیسی!

نوٹ: میں تفصیلی جواب دے چکا ہوں موصوف کی طرف سے میرے جواب پر توجہ دیے بغیر دبارہ سوال دھرانا دھوکہ بازی اور علمی خیانت ہے۔

سنی مناظر کی طرف سے شیعہ دلشاد کی تحریر کے الف اور ب کے نکات کا اسکرین شاٹ: ممتاز صاحب آپ اتنے چالاک نہیں ہیں جتنا سمجھ رہے ہیں۔ میں نے شروع میں ہی کہا تھا۔ میرے مدعا کی تفسیر کا حق مجھے ہے آپ کو نہیں۔ اگر میرے مدعا کی تفسیر کرنی ہے تو پوری تحریر کو سامنے رکھ کر تفسیر کرو۔ اسی لیے تین مرحلے بنا کر پیش کئے تھے۔ ممتاز صاحب مدعا اول کے الف ب میرا بنیادی سوال کیا تھا؟ مدعا دوم میں کیا ثابت کرنا چاہتا تھا؟ ان دو کا جواب پہلے دو۔

سنی مناظر کی طرف سے گفتگو کے بنیادی شرائط: بحث کے دوران ایک کی بھی رعایت نہیں کرتے ہو۔ ہاتھی کے دانت۔

سنی مناظر: ختم؟

شیعہ مناظر: میں نے بخاری کی کتاب خمس کی روایت سب سے پہلے اپنے مدعا کی دلیل کے طور پر پیش کی تھی۔ اس جھوٹ کا جواب دو۔

سنی مناظر: آپ کی تحریر کے الف میں حدیث لانورث کیوں بیان نہیں ہے جبکہ فیصلہ ہی اس حدیث سے ہوا تھا؟ آپ نے بطور دلیل حدیث پیش کی اس میں بھی یہی حدیث لانورث تھی۔ اپنی تحریر میں بیان نہ کرکے خیانت کی یا نہیں؟ اس کا جواب دیں۔

شیعہ مناظر: دس جگہوں پر میں نے کہا ہے۔ جناب سیدہ نے حدیث سنانے کے باوجود معاملہ جاری رکھا تو یہ کیا ذکر نہیں ہے؟

سنی مناظر: دوبارہ وہی سوال پوچھ رہا ہوں۔ آپ کی تحریر کے الف میں حدیث لانورث کیوں بیان نہیں ہے جبکہ فیصلہ ہی اس حدیث سے ہوا تھا؟ آپ نے بطور دلیل حدیث پیش کی اس میں بھی یہی حدیث لانورث تھی۔ اپنی تحریر میں بیان نہ کرکے خیانت کی یا نہیں؟ اس کا جواب دیں۔

قارئین۔ شیعہ کی طرف سے عوام کو احادیث کی چند عبارات دکھا کر اپنا من پسند مفہوم بیان کر کے گمراہ کرنا دین کی خدمت نہیں ہے۔

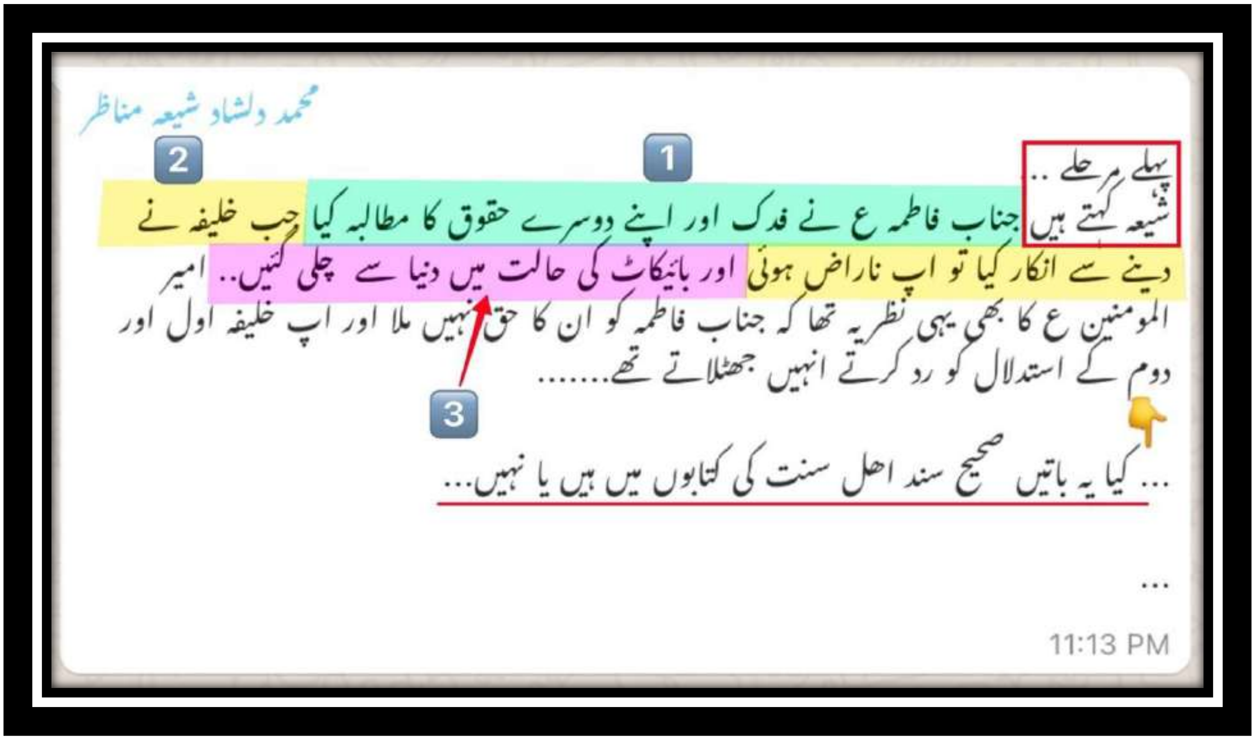
محمد دلشاد شیعہ مناظر
2 1
پہلے مرحلے .. شیعہ کہتے ہیں جناب فاطمہ ع نے فدک اور اپنے دوسرے حقوق کا مطالبہ کیا جب خلیفہ نے دینے سے انکار کیا تو اپ ناراض ہوئی اور بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں.. امیر المومنین ع کا بھی یہی نظریہ تھا کہ جناب فاطمہ کو ان کا حق نہیں ملا اور اپ خلیفہ اول اور دوم کے استدلال کو رد کرتے انہیں جھٹلاتے تھے.......
3
... کیا یہ باتیں صحیح سند اهل سنت کی کتابوں میں ہیں یا نہیں...
...
11:13 PM

<u>یہ ہے آپ کا الف</u>

<u>شیعہ مناظر:</u> میری پہلی سند ہی یہ مکمل حدیث ہے اور دس جگہ پوچھا اس حدیث سے خلیفہ کی طرف سے استدلال کے باوجود معاملہ جاری رکھنے کا کیا مطلب ہے تو مجھے اس سے ہٹ کر کیا کہنا چاہے تھا؟ آپ بتادیں مثلاً مجھے کیا کہنا چاہے تھا، ذکر تو میں نے بار بار کیا ہے؟

<u>سنی مناظر:</u> آپ کے الف میں یہ حدیث لانورث بیان کی گئی تھی یا نہیں؟

<u>شیعہ مناظر:</u> توبقول اپ کے اب تک کی ساری بحثیں اسی الف میں ہی تھی تو میں نے تو بحث کے درمیان دس سے زیادہ مرتبہ بیان کیا ہے۔ دوسری بات آپ نے ابھی تک میرے مدعا اول کو سمجھا ہی نہیں ہے جب سمجھا ہی نہیں تو سوال کس بات کا؟

<u>سنی مناظر:</u> گفتگو آپ کی تحریر کی روشنی میں تھی یا نہیں؟

شیعہ مناظر: اس کا مجھے جواب دو۔ میری تحریر اور میری تفسیر کی روشنی میں نہ آپ کی خود ساختہ تفسیر کی روشنی میں۔

سنی مناظر: آپ کی تحریر کے الف میں حدیث لانورث بیان تھی یا نہیں؟ اس پورے واقعے میں حدیث لانورث کہاں ہے؟ کیا وہ غیر اہم ہے؟

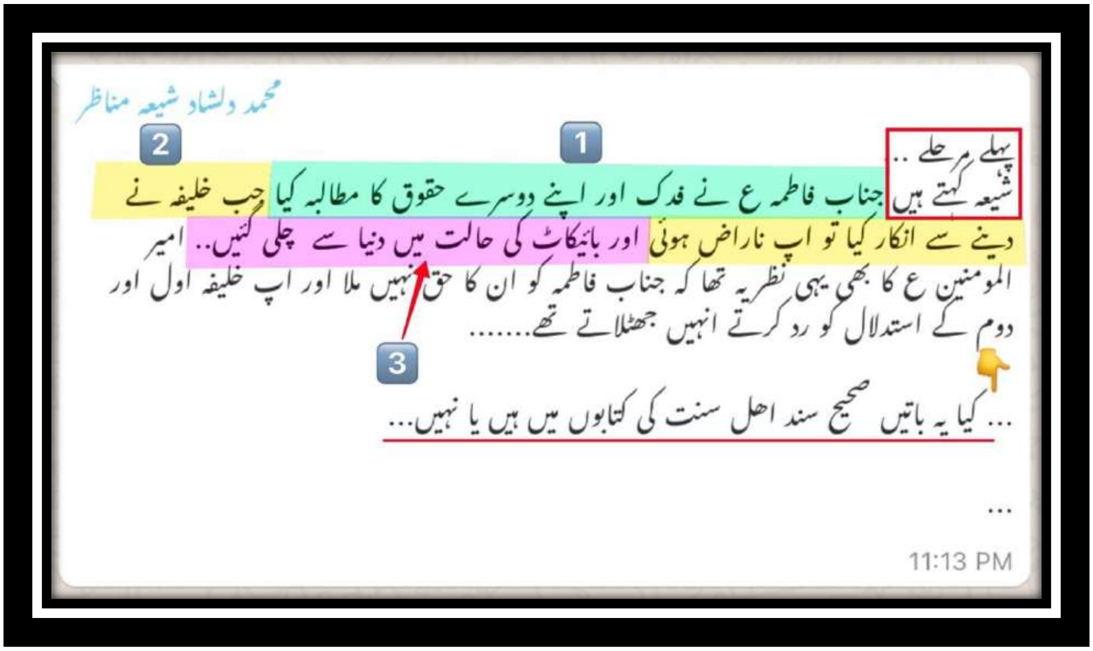

شیعہ مناظر: اس مدعا میں ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اور بعد میں اسی مدعا کی دلیل میں دس دفعہ ذکر کیا ہے تو؟؟ لوگ آپ کے غیر علمی طریقہ بحث سے تنگ ہے۔

سنی مناظر: میں تو الف پر گفتگو ختم کر چکا۔ ب پر آئیں۔ وقت ضائع کرنا آپ کا مقصد ہے؟

شیعہ مناظر: جس مدعا کو میں نے ذکر کیا ہے جو تقریبا 2 صفحات پر مشتمل ہے اس میں بھی اس کا ذکر ہے۔ مدعا کی دلیل میں جب میں نے ذکر کیا تو رونا کس بات کا؟ مدعا اور دلیل دونوں میری طرف سے۔ ذکر بھی دس سے زیادہ؟ جناب مغالطہ چھوڑیں، وقت بچائیں۔ میں بھی اپنے دوسرے مدعا پر بات ختم کر چکا ہوں۔

سنی مناظر: میں نے آپ کی تحریر میں خیانت کو ثابت کر دیا۔ اب آئیں اگلے مرحلے **ب** پر۔

شیعہ مناظر: میں نے بھی آپ کے جھوٹ کو ثابت کیا۔

سنی مناظر: کونسا جھوٹ؟

شیعہ مناظر: میرا الف کیا تھا۔ اس سوال کا جواب تو دو؟

سنی مناظر: چھوڑیں الف کو، ب پر آئیں۔

شیعہ مناظر: دلیل اور مدعا میں جب ذکر ہے تو ذکر نہ کرنے کا الزام جھوٹ ہی تو ہے۔

سنی مناظر: **ب** پر گفتگو کریں اور **ب** پر گفتگو سے پہلے بتائیں کہ میری شرائط منظور ہیں؟

شیعہ مناظر: بولو میرا الف کیا تھا؟

شیعہ مناظر الف پر گفتگو ختم کرچکا تبصرہ بھی لکھ چکا، اس کے باوجود دوبارہ الف کی طرف دوڑیں!

سنی مناظر: دلیل اور مدعا تحریر کے مطابق ہونی چاہئے۔ تحریر میں پورا سچ لکھنا چاہئے تھا۔ خیر چھوڑیں۔ آگے بڑھیں خود ہی **ب** پر اتنے دن سے گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ اب کیا ہوا ہے۔

شیعہ مناظر: سنی مناظر کی شرائط: جس کی رعایت ہی نہیں کی جاتی اس کو منظور کریں یا نہ کریں؟

سنی مناظر: شرائط منظور کرنے سے پہلے جس شرط پر آپ کو اعتراض ہے اس میں ترمیم کر سکتے ہیں۔

شیعہ مناظر: جی پوری حدیث جو دلیل میں پیش کی ہے تو؟ یہ پوچھ رہا ہوں۔

سنی مناظر: دلیل میں پیش کرنے سے تحریر کی خیانت چھپ جائے گی۔ عوام کو تحریر میں آدھا سچ دکھاتے ہو۔ مناظروں میں پوری دلیل رکھنا تو آپ کی مجبوری ہے۔

سنی مناظر: آپ کے **الف** پر اب کوئی بات نہیں ہو گی۔ **ب** پر آئیں۔

محمد دلشاد شیعہ مناظر

حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں
ہمارا مدعا اور چلینج :

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے -
بحث کا پہلا مرحلہ:
الف : حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں -
ب : یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث "نحن معاشر الانبیاء۔۔۔" سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ ان کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے -
ج : لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔
د : یہ وہ حقیقت ہے جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں خاص کر صحیحین میں موجود ہے اور اگر کوئی ان حقائق کا انکار کرتا ہے تو ہم ان سب باتوں کو صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت کرتے ہیں -
نوٹ : شیعہ اور اھل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے ، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے - یہ سب باتیں خاص کر اھل سنت کی سب سے معتبر صحیحین میں موجود ہیں -

شیعہ مناظر: جناب مدعا کو دلیل کے بغیر تو پیش نہیں کیا ہے الف کیا تھا؟

سنی مناظر: ب پر بات کرنی ہے کہ نہیں۔

شیعہ مناظر: جب آپ کو الف کا پتہ نہیں تو ختم کیسے ہوا؟ میرا ب کیا ہے؟

سنی مناظر: یہ (ب) آپ نے ہی لکھا تھا یا کہیں سے کاپی پیسٹ کیا تھا۔

شیعہ مناظر: اس میں میرا بنیادی سوال کیا ہے؟

سنی مناظر: مجھے کیا پتہ۔ میں تو جو تحریر بھیجی گئی تھی اسی کے مطابق گفتگو کر تا رہا ہوں۔

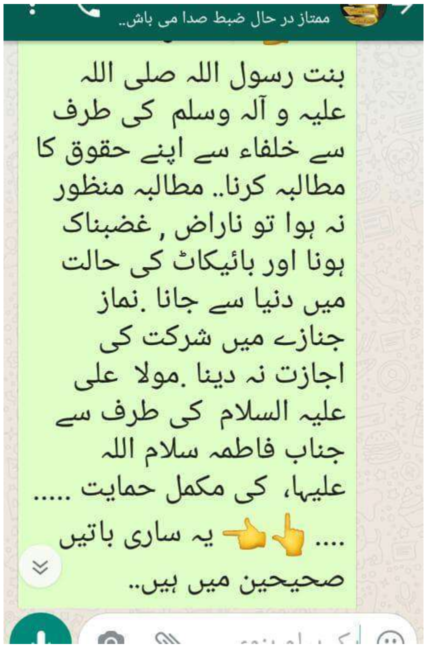

شیعہ مناظر: اس میں اور اس میں کیا فرق ہے؟ ایک چیز ہے یا دو؟ جی مسئلہ بھی یہی ہے پتہ ہی نہیں۔

سنی مناظر: دو واقعات ہیں۔ ایک پر گفتگو ہو چکی۔ دوسرے پر آپ کو شوق تھا لیکن اب گفتگو نہیں کر رہے۔

شیعہ مناظر: جب تک یہ واضح نہ ہو بات آگے نہیں چلے گی۔ ب میں میر ابنیادی سوال کیا ہے؟

سنی مناظر: جی جی بالکل۔ مجھے بتائیں۔ ایسا کونسا بنیادی سوال ہے جو ظاہر نہیں ہے۔ اب بتا بھی دیں حضور میری سمجھ میں یہی نکات آئے ہیں۔

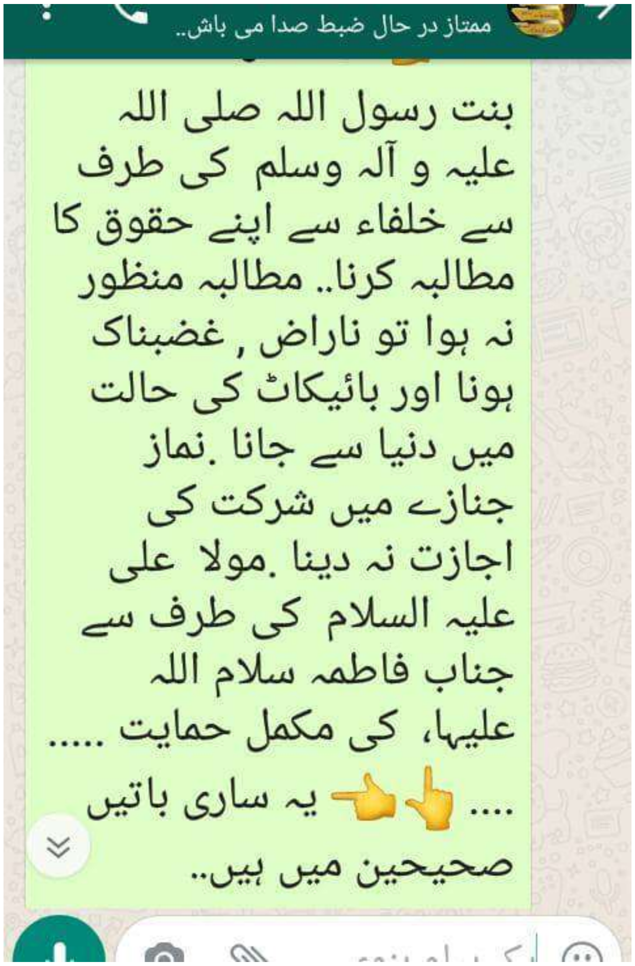

شیعہ مناظر: یہ دیکھو آخر میں کیا پوچھا ہے؟

سنی مناظر: کیا فرعون قرآن کے مطابق سب سے بڑا رب نہیں ہے؟ جواب دیں۔

شیعہ مناظر: یہی نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ وہ تو دوسرے مدعا کی بات ہے۔

سنی مناظر: فرعون کے الفاظ قرآن میں۔

اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰیۖ(۲۴)

میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں (ف۲۹)

(AL-NAZIA'T - 79:24)

اب یہ الفاظ دکھا کر کوئی یہ استدلال پیش کرے کہ قرآن سے فرعون کا رب ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اسے مکمل حقیقت بیان کی جائے تو پھر بھی وہ بضد ہو کہ نہیں پہلے یہ تسلیم کرو کہ قرآن میں فرعون کو رب تسلیم کیا گیا ہے! یہ الفاظ تو واقعی قرآن میں موجود ہیں! لیکن کیا ہم اس نامکمل بات سے نتیجہ نکال سکتے ہیں! ہر گز نہیں۔ جب تک مکمل بات نہ سمجھی جائے، قرائن، سیاق و سابق کو مکمل نہ سمجھا جائے، کسی نتیجے پر پہنچنا صریح گمراہی ہوگی۔ اس طرح کی کئی مثالیں قرآن میں موجود ہیں۔ نماز کے قریب نہ جاؤ! وغیرہ وغیرہ

شیعہ مناظر: اگر اس سادہ سوال کو سمجھتا تو اس کی کاپی دس مرتبہ نہ کرتا۔ میں کہہ رہا ہوں، ہے یا نہیں؟

بات سچی ہے یا نہیں. یہ دوسرے مدعا سے متعلق ہے۔

سنی مناظر: چھوڑیں سب باتیں۔ میرے پاس فضول وقت نہیں ہے۔ ب پر گفتگو کرنی ہے تو شروع کریں۔

ورنہ معاف کر دیں۔

شیعہ مناظر: ب کو سمجھ کر گفتگو کرنی ہے۔ جب ب کو سمجھا ہی نہی تو۔

سنی مناظر: آپ صحیحین سے آدھا سچ دکھا کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ الف کی حقیقت سب کے سامنے ہے۔ ب کا بھی یہی حال ہے۔ اپنے مطلب کے جملے رکھنے سے حق تھوڑی ثابت ہوتا ہے۔ عوام تک پورا سچ پہنچائیں میرے منصف مزاج شیعہ مناظر بھائی! آپ نے ب کو سمجھا ہے تو پھر وقت ضایع کیوں کر رہے ہیں۔ اگر میں نے غلط سمجھا ہے تو یہ آپ کے فائیدے کی بات ہے۔ آجائیں میدان میں

آپ کی تحریر کے (ب) کے مطابق

1۔ سیدنا علی حدیث لانورث سے خلفاء کے استدلال سے اختلاف کرتے ہوئے فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق سمجھتے تھے۔

2۔بقول آپ کے سیدنا علی نے دور حضرت عمر فاروق میں فدک کی میراث کا مطالبہ کیا تھا۔

3۔ سیدنا علی خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے۔

تینوں نکات کو ثابت کرنے کے لئے آپ اپنے دلائل / روایات بمعہ استدلال پیش کر سکتے ہیں۔

شیعہ مناظر: سمجھے بغیر گفتگو کرنے والا وقت ضائع کرتا ہے؟

سنی مناظر: ایڈمنز سے گذارش۔ اس شیعہ مناظر سے پوچھیں کہ یہ چاہتا کیا ہے۔ میری سمجھ سے باہر ہے۔

شیعہ مناظر: کیا مولی علی ع کے موقف کو بیان کرنے والی مذکورہ روایات صحیحین میں ہیں یا نہیں؟ یہی صرف پوچھ رہا ہوں۔ بہت سادہ۔

سنی مناظر: آپ کو اپنی تحریر کے ب پر گفتگو کرنی ہے یا نہیں؟ صرف اس کا جواب دیں۔

شیعہ مناظر: ایڈمن سے گزارش ہے کہ انہیں **ب** میں میرا مدعا سمجھائیں۔جی میری تحریر آپ کو سمجھا رہا ہوں۔

سنی مناظر: جب **ب** پر گفتگو کریں گے تو ہم سب کو سمجھا دیجئے گا۔اس میں کیا مسئلہ ہے؟

شیعہ مناظر: میں نے ایڈمن کو سمجھایا ہوا ہے۔ان سے گفتگو کریں اور پھر آنا۔

سنی مناظر: گفتگو ہو گی تو سمجھائیں گے، گفتگو شروع کر نہیں رہے۔کہانیاں سنا رہے ہیں۔حد ہے۔میری طرف سے آخری بار گذارش۔آپ کی تحریر کے (ب) کے مطابق

1۔سیدنا علی حدیث لانورث سے خلفاء کے استدلال سے اختلاف کرتے ہوئے فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق سمجھتے تھے۔

2۔بقول آپ کے سیدنا علی نے دور حضرت عمر فاروق میں فدک کی میراث کا مطالبہ کیا تھا۔

3۔سیدنا علی خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے۔

تینوں نکات کو ثابت کرنے کے لئے آپ اپنے دلائل /روایات بمعہ استدلال پیش کر سکتے ہیں۔

شیعہ مناظر: **ب** کیا یہی مولی کے موقف کو بیان کرنے والی روایتیں صحیحین میں ہیں یا نہیں؟

جواب ہاں یا نہیں۔ **ب** ختم۔

سنی مناظر: صحیحین میں صرف یہی باتیں نہیں ہیں اس کے علاوہ بھی اہم حقائق ہیں۔سب پر گفتگو نہیں کریں گے تو گمراہی مقدر ہے۔

شیعہ مناظر: لمبا کرنے کی ضرورت نہیں۔ حقائق سے بحث مدعا دوم میں ہو گی۔ یہاں **ہاں یا نہیں میں جواب دو اور مدعا اول کے ب کی بھی چھٹی کر دو۔**

سنی مناظر: صحیحین میں جو کچھ ہے اسے آپ نے ایمانداری سے بیان نہیں کیا۔ الف کی طرح ب کی باتیں بھی مکمل بیان نہیں ہوئیں اور سیدنا علی کا مؤقف یہ بیان نہیں ہوا جو آپ نے ب میں لکھا ہے۔ اگر ہاں یا ناں میں جواب چاہئے تو میرا جواب ہے کہ ہرگز نہیں۔

شیعہ مناظر: اگر کہیں گے وہ روایتیں نہیں ہیں تو میں دکھا دوں گا۔ اگر کہے گے ہاں ہیں تو بات ب میں ختم۔

مدعا دوم شروع۔ کیا ہرگز نہیں؟

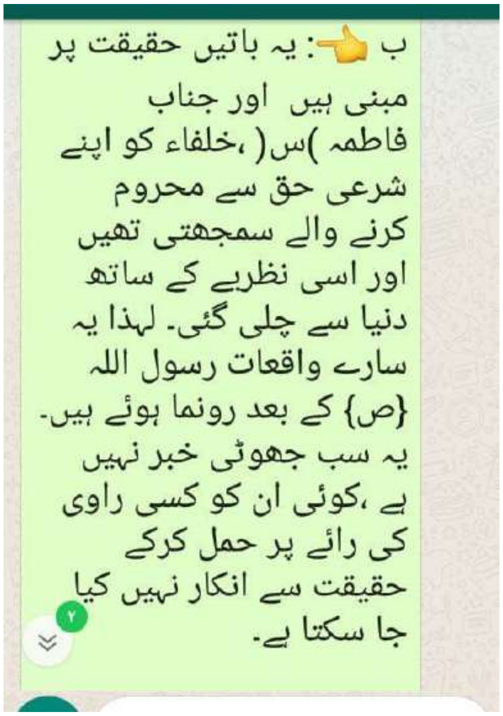

یہ مدعا دوم ہے۔ جہاں آپ نے حقائق سے بحث کرنی ہے۔

سنی مناظر: روایتوں کے انبار دکھانے کے بجائے صرف ایک یا دو روایات پیش کریں اور اپنا استدلال بھی پیش کیجئے گا تاکہ پتہ چلے کہ ان روایات سے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

آپ کی تحریر کے (ب) کے مطابق

1۔ سیدنا علی حدیث لانورث سے خلفاء کے استدلال سے اختلاف کرتے ہوئے فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق سمجھتے تھے۔

2۔ بقول آپ کے سیدنا علی نے دور حضرت عمر فاروق میں فدک کی میراث کا مطالبہ کیا تھا۔

3۔ سیدنا علی خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے۔

تینوں نکات کو ثابت کرنے کے لئے آپ اپنے دلائل / روایات بمعہ استدلال پیش کرسکتے ہیں۔

میں ان تینوں نکات کا دوٹوک الفاظ میں انکار کرتا ہوں۔

شیعہ مناظر: استدلال ب میں یہی ہونا ہے۔ آپ مجھے بتاؤ یہ روایتیں ہیں یا نہیں؟ یہ ب نہیں ہے۔ یہ مدعا دوم کی باتیں ہیں۔

سنی مناظر: پھر وہی رٹا۔ روایات بمعہ استدلال۔ یہ تینوں نکات ثابت کرکے دکھائیں۔ چلیں۔ مدعا دوم کی نیت سے دکھادیں۔ کچھ تو ڈھنگ کی گفتگو کرلیں۔

روایات موجود ہیں یا نہیں اس پر ہاں یا ناں کا ضد۔ شیعہ مناظر جانتا تھا کہ مکمل روایات پیش ہوگئیں تو اس کا بھانڈہ بیچ چوراہے پر پھوٹ جائے گا کیونکہ دور عمر فاروق میں سیدنا علی اور حضرت عباس کے مابین تنازعہ بحیثیت متولی کے تھا۔ فدک کی ملکیت کا معاملہ تو دور صدیق میں ہی حل ہوچکا تھا۔

شیعہ مناظر: پھر وہی حرکتیں۔ سادہ سوال یہ روایتیں ہیں یا نہیں؟ جب یہ روایتیں ہیں تو، استدلال معاملہ ختم نہیں ہوا تھا۔

سنی مناظر: یہ روایتیں مکمل بیان نہیں کی گئیں۔ جب مکمل بیان ہوں گی تو پھر ب میں آپ کے مؤقف کی ایسی تیسی ہو جائے گی۔

شیعہ مناظر: سوچ کر آنا۔ ابھی اللہ حافظ۔

سنی مناظر: مطلب آپ مکمل روایت رکھ کر اپنا استدلال ثابت نہیں کریں گے۔

شیعہ مناظر: سوال روایتوں کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں ہے۔ بس۔

سنی مناظر: میں تو مکمل تیاری کر کے بیٹھا ہوں۔ بھاگ تو آپ رہے ہیں۔

شیعہ مناظر: جب آپ کو **ب** کا علم ہو تو پیش کروں گا ورنہ تین دن کے بعد کہیں گے **الف**۔

سنی مناظر: نامکمل روایات کے بارے میں جواب مانگ رہے ہیں۔ میں نے **ب** سے جو نکات لکھے ہیں وہ درست نہیں تو آپ لکھ دیں۔ میں آپ کو بھاگنے نہیں دوں گا۔

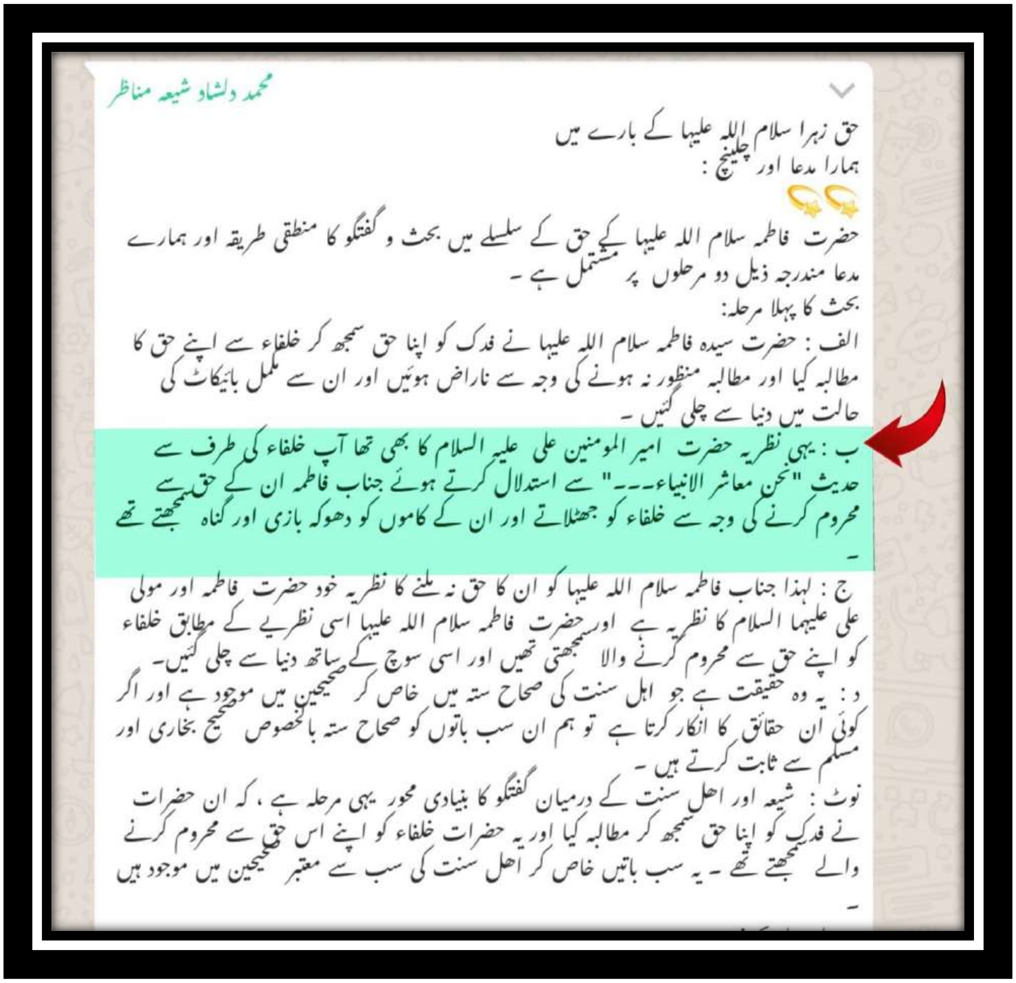

محمد دلشاد شیعہ مناظر

حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں
ہمارا مدعا اور چلینج :

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے -
بحث کا پہلا مرحلہ:
الف : حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں -
ب : یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث "نحن معاشر الانبیاء۔۔۔" سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ ان کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے -
ج : لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔
د : یہ وہ حقیقت ہے جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں خاص کر صحیحین میں موجود ہے اور اگر کوئی ان حقائق کا انکار کرتا ہے تو ہم ان سب باتوں کو صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت کرتے ہیں -
نوٹ : شیعہ اور اھل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے ، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے ۔ یہ سب باتیں خاص کر اھل سنت کی سب سے معتبر صحیحین میں موجود ہیں -

صحیحین میں یہ باتیں مذکور نہیں ہیں۔ شیعہ مناظر دلشاد صاحب کی حالت سب دیکھ لیں۔ اپنی نامکمل تحریر سے عوام کو گمراہ کرتا رہتا ہے۔ گفتگو کرنے سے فرار کر چکا ہے۔ الف کی حقیقت واضح ہو چکی۔ آج اس کی تحریر میں ب پر حقائق واضح کرنے تھے۔ ایک تو آیا دیر سے۔ پھر نکتے پر بات کرنے سے بھاگتا رہا۔ ایڈمنز بتائیں۔۔۔ اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟

اتنا تفصیل سے سمجھانے کے باوجود شیعہ مناظر کی سوئی شروع سے آخر تک اسی کاپی پیسٹ تحریر میں اٹکی ہوئی رہی!

شیعہ مناظر: میرے مدعا کی روشنی میں ہماری بحث تین مرحلوں پر مشتمل ہو گی۔

پہلا مرحلا: جو شیعہ کہتے ہیں وہ صحیح سند آپ کی معتبر ترین کتابوں میں (خاص کر صحیحین میں) موجود ہیں۔

دوسرا مرحلا: جناب زہرا نے واقعی معنوں میں مطالبہ کیا اور آپ ناراض ہو گئیں اور مولی علی بھی ان کے ساتھ ہم عقیدہ تھا اور جناب فاطمہ اسی نظریے کے ساتھ دنیا سے گئیں (یہ باتیں خاص کر آپ کی صحیحین میں ہیں)۔

تیسرا مرحلا: یہ ثابت کرنا ہے کہ حق جناب فاطمہ کے ساتھ تھا اور جناب خلیفہ نے آپ کا حق آپ کو نہیں دیا۔ ان تین مراحل کے مطابق مرحلہ وار گفتگو ہو گی۔

سنی مناظر:

1۔ پہلے مرحلے کے الف کا پہلا حصہ: سیدہ فاطمہ کا مطابہ فدک کا تعین اور صدیقی فیصلہ درست یا غلط؟

2۔ پہلے مرحلے کے الف کا دوسرا حصہ: کیا سیدہ فاطمہ ناراض ہوئیں اور مکمل بائیکاٹ کے ساتھ رحلت فرمائی؟

اس کے بعد پہلے مرحلے کا ب زیر بحث لایا جائے گا۔ ہر ایک نکتے پر تین دن کے اندر گفتگو مکمل کی جائے گی۔ ان شاء اللہ

میں بہت مصروف رہتا ہوں۔ اس نفسیاتی کیس پر کئی دن لگا دئے ہیں۔ جواب دیتا نہیں ہے۔ بس لفاظی کرتا رہتا ہے۔ کیا علمی گفتگو صرف ہاں یا ناں میں ہوتی ہے۔ میں اسے بتا بھی رہا ہوں کہ اس نے اپنی تحریر میں کئی حقائق چھپائے ہیں پھر بھی کہہ رہا ہے کہ ہاں یا ناں میں جواب دو۔ حد تو یہ ہے کہ ب کا حصہ مکمل صحیحین کے خلاف ہے۔ اسے ثابت کرنے کا کہتا ہوں تو بے تکے جواب دیتا ہے۔ ایڈمنز بتائیں۔۔ میں کیا کروں؟

ایڈمن ابرار بھائی۔۔۔۔ شیعہ مر جائے گا لیکن ٹو دی پوائنٹ گفتگو نہیں کرے گا۔ اس نے اپنی تحریر کے ب میں جو مؤقف سیدنا علی کا لکھا ہے اسے قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا۔

1۔صحیحین کی ایسی کوئی حدیث نہیں ہے کہ سیدنا علی فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق سمجھتے تھے۔

2۔ سیدنا علی نے دور حضرت عمر فاروق میں فدک کی میراث کا مطالبہ نہیں کیا تھا ۔ کسی حدیث سے یہ بات واضح نہیں ہے۔

3۔ سیدنا علی نے کبھی خلفاء کو نہیں جھٹلایا اور نہ ہی ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھا۔

دلشاد صاحب تحریر لکھ کر پھنس گئے ہیں۔ میں فی الحال گروپ میں موجود رہوں گا۔ کل تک موصوف نے علمی انداز اپنایا تو گفتگو باقاعدہ ب پر شروع ہو گی۔ شیعہ ممبرز اپنے مناظر کو شرم دلائیں اور اسے مجبور کریں کہ سامنے آکر دفاع کرے اور شیعہ مؤقف ثابت کر کے دکھائے۔ اللہ حافظ

شیعہ مناظر: مطالبہ جاری رہنا اور رضایت والی کی بطلان پر دلیل ہے۔

الف: خود حضرت فاطمہ علیہا السلام بھی مطالبہ کرتی رہیں۔

وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ۔ آپ ابو بکر سے بار بار مطالبہ کرتی رہیں "کانت جب **فعل** مضارع سے پہلے آئے تو یہ ماضی استمراری پر دلالت کرتا ہے۔

وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ۔

صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير - باب قول النبي صلى الله عليه و سلم (لا نورث

قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ-- صحيح البخاري -- كتاب خمس 1 - باب فرض الخمس 2926

اب یہاں دقت کریں کانت تسال -یعنی وہ مطالبہ کرتی رہیں۔

ترجمہ اردو بخاری فغضبت فاطمہ

465 — خمس کے فرض ہونے کا بیان

رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ)) [أطرافه في: ٣٧١١، ٤٠٣٥، ٤٢٤٠، ٦٧٢٥].

میراث کا حصہ دلایا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو فے کی صورت میں دیا تھا۔ (جیسے فدک وغیرہ)

٣٠٩٣- ((فَقَالَ لَهَا أَبُوبَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)). فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَت، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَابَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ، وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُوبَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ:

(٣٠٩٣) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضرتؐ نے (اپنی حیات میں) فرمایا تھا کہ ہمارا (گروہ انبیاء علیہم السلام کا) ورثہ تقسیم نہیں ہوتا' ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔ فاطمہؓ یہ سن کر غصہ ہو گئیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ترک ملاقات کی اور وفات تک ان سے نہ ملیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ فاطمہؓ نے آنحضرت ﷺ کے خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقے کی وراثت کا مطالبہ حضرت ابو بکر صدیق بنی تحقہ سے کیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ کو اس سے انکار تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں

ظاہرالگتاہے ممتاز صاحب بحث کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ اللہ کرے وہ بڑھائے میرا الف ب ہو، یا ممتاز صاحب کا الف ب لیکن مطالبہ جاری رکھنے پر میں نے دو نکات کو باربار دہرایا تھا۔ ایک حضرت فاطمہ ع کی طرف سے مطالبہ جاری رکھنا کہ جس کا ادراج نہ ہونا صاف ظاہر ہے یہ جناب عائشہ کہہ رہی ہے۔ مطالبہ کیا، حدیث سے استدلال، مطالبہ رد۔ اس کے بعد جناب عائشہ کہتی ہے کانت فاطمہ تسال

لہذا ممتاز صاحب سے گزارش ہے۔ میرے اس سوال کا علمی جواب دے پھر انشاء اللہ دوسری روایت پر بحث ہوگی کہ جس کے اسکین ابھی شیئر کر رہا ہوں لیکن پہلے جناب فاطمہ س کے مطالبہ جاری رکھنے کی جو خبر جناب عائشہ نے دی ہے اس پر تبصرہ کرے۔ الف ب کا بہانہ نہ بنائے۔

صحيح مسلم

المسمّى

١ - المسند الصحيح المختصر من السنن

بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله ﷺ

للإمام الحافظ أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (٢٠٦ - ٢٦١ هـ)

وفي طليعته

٢ - غاية الابتهاج لمقتفي أسانيد كتاب مسلم بن الحجاج

للعلامة السيد محمد بن محمد مرتضى الزبيدي (ت ١٢٠٥ هـ)

وبهامشه

٣ - علل الأحاديث في كتاب الصحيح: لأبي الفضل بن عمار الشهيد (ت ٣١٧ هـ)

٤ - الإلزامات والتتبع؛ للإمام أبي الحسن علي بن عمر الدارقطني (ت ٣٨٥ هـ)

٥ - الأجوبة عما أشكل الشيخ الدارقطني؛ لأبي مسعود الدمشقي (ت ٤٠١ هـ)

٦ - التنبيه على الأوهام الواقعة في صحيح مسلم؛ لأبي علي الجياني (ت ٤٩٨ هـ)

٧ - غرر الفوائد؛ للحافظ رشيد الدين أبي الحسن يحيى بن علي العطار (ت ٦٦٢ هـ)

٨ - تنبيه المعلم بمبهمات صحيح مسلم؛ لأبي ذر ابن سبط ابن العجمي (ت ٨٨٤ هـ)

تشرف بخدمتها والعناية بها

أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

المجلد الأول (١ - ١٤٧٠)

دار طيبة

قُلْتُ: لَوْ أَمَرْتَ بِهَذَا غَيْرِي؟ قَالَ: خُذْهُ[١] يَا مَالُ[٢] قَالَ: فَجَاءَ يَرْفَا. فَقَالَ: هَلْ لَكَ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ؟ فَقَالَ عُمَرُ: نَعَمْ. فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَذِنَ لَهُمَا[٣] فَقَالَ عَبَّاسٌ[٤] يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَاذِبِ الآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ. فَقَالَ الْقَوْمُ: أَجَلْ. يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ. (فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ: يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذَلِكَ) فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدَا[٥] أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» قَالُوا: نَعَمْ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ» قَالَا: نَعَمْ. فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ. قَالَ: ﴿مَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ﴾ [الحشر: ٧] (مَا أَدْرِي[٦] هَلْ قَرَأَ الآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا أَمْ لَا) قَالَ: فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ، فَوَاللهِ مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ، وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ، حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ: أَتَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجِئْتُمَا، تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ، وَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ. فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، فَوَلِيتُهَا. ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا، وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ، وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ. فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا. فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخَذْتُمَاهَا بِذَلِكَ. قَالَ: أَكَذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ: ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا. وَلَا، وَاللهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ. [خ٣٠٩٤، ٤٠٣٣، ٥٣٥٨، ٦٧٢٨، ٧٣٠٥].

٥٠- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا. وَقَالَ الآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ). أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ

---

(١) في (خ) «خذ يا مال».
(٢) هكذا هو في جميع النسخ: يا مال. وهو ترخيم مالك، بحذف الكاف، ويجوز كسر اللام وضمها، وجهان مشهوران لأهل العربيّة، فمن كسرها تركها على ما كانت، ومن ضمها جعله اسمًا مستقلًا. النووي.
(٣) في (خ) «فأذن لهما فدخلا، فقال».
(٤) في (خ) «فقال العباس».
(٥) في (خ) «فقال عمر: اتئدوا أنشدكم».
(٦) قوله: ما أدري، إلخ، هذا من قول الراوي.

٣٩ – من منشورات المجلس العلمي

المصنف

للحافظ الكبير أبي بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني

ولد سنة ١٢٦ وتوفي سنة ٢١١

رحمه الله تعالى

الجزء الخامس

من ٨٧٩٦ الى ٩٨١٦

عني بتحقيق نصوصه، وتخريج أحاديثه والتعليق عليه

الشيخ المحدث

حبيب الرحمن الأعظمي

ما تركنا صدقة(١) ؟ قالوا : قد قال ذلك ، ثم قال لهما مثل ذلك ، فقالا : نعم ، قال لهم : فإني سأخبركم عن هذا الفيء ، إن الله تبارك وتعالى خصّ نبيّه ﷺ منه بشيء لم يعطه غيره ، فقال : ﴿مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ﴾(٢) ، فكانت هذه لرسول الله ﷺ خاصة ، ثم والله ما احتازها (٣) دونكم ، ولا استأثر بها عليكم ، لقد قسم الله(٤) بينكم ، وبثّها (٥) فيكم ، حتى بقي منها هذا المال ، فكان ينفق على أهله منه سنة(٦) ، قال : وربما قال : ويحبس قوت أهله منه سنة ، ثم يجعل ما بقي منه مجعل مال الله ، فلما قُبض رسول الله ﷺ ، قال أبو بكر : أنا وليُّ رسول الله ﷺ بعده ، أعمل فيه بما كان يعمل رسول الله ﷺ فيها ، ثم أقبل على عليٍّ والعباس فقال : وأنتما تزعمان أنه فيها ظالم ، فاجر ، والله يعلم أنه فيها صادق بار ، تابع للحق ، ثم وليتها بعد أبي بكر سنتين من إمارتي ، فعملت فيها بما عمل رسول الله ﷺ وأبو بكر ، وأنتما تزعمان أني فيها ظالم ، فاجروالله يعلم أني فيها صادق بار ، تابع [للحق] ، ثم جئتماني ، جاءني هذا – يعني العباس – يسألني ميراثه من ابن أخيه ، وجاءني

---

(١) «ما» موصولة، أي الذي تركناه صدقة ، برفع «صدقة» .
(٢) سورة الحشر ، الآية : ٦ .
(٣) كذا في أكثر روايات البخاري ، ومعناه ضمه إلى نفسه ، وفي بعض الروايات «اختارها» وكذا في «ص» .
(٤) كذا في «ص» ولعل الصواب «لقد قسم والله بينكم» .
(٥) أي فرّقها .
(٦) في الصحيح «ينفق على أهله نفقة سنتهم» .

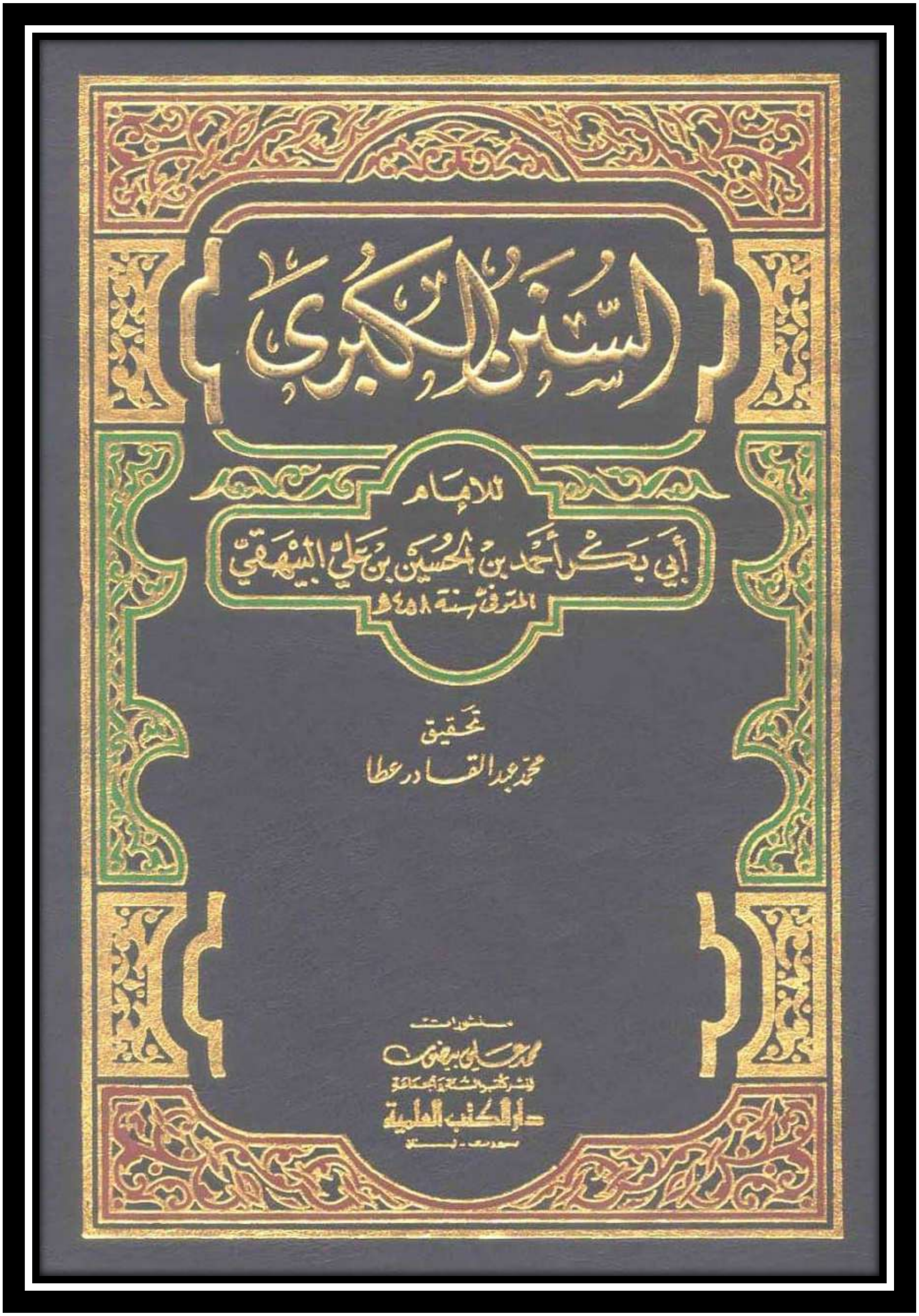
السنن الكبرى
للإمام
أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي
المتوفى سنة ٤٥٨ هـ
تحقيق
محمد عبد القادر عطا
دار الكتب العلمية

الله عز وجل عليه ﴿ما أفاء الله على رسوله منهم فما أوجفتم عليه من خيل ولا ركاب﴾ [الحشر: ٦] وكانت للنبي ﷺ خاصة فقسمها للمهاجرين وأعطى رجلين منها من الأنصار سهل بن حنيف وابن عبد المنذر يعني أبا لبابة وأعطى أبا بكر وأعطى عمر بن الخطاب بئر حزم وأعطى صهيباً وأعطى سهل بن حنيف وأبا دجانة مال الأخوين وأعطى عبد الرحمن البئر وهو الذي يقال له مال سليمان وأعطى الزبير البئر رضي الله عنهم.

[٥] - باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء بعد رسول الله ﷺ وانها تجعل حيث كان رسول الله ﷺ يجعل فضول غلات تلك الأموال مما فيه صلاح الإسلام وأهله وأنها لم تكن موروثة عنه

١٢٧٢٨ ـ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، ثنا أبو بكر أحمد بن إسحاق، أنا أبو المثنى، ومحمد بن إبراهيم البوشنجي، ومحمد بن هارون الأزدي (ح) قال: وأخبرني دعلج بن أحمد السجزي، وأبو زكريا يحيى بن محمد العنبري، ومحمد بن جعفر المزكي، قالوا: ثنا أبو عبد الله محمد بن إبراهيم العبدي، قالوا: ثنا عبد الله بن محمد بن أسماء، ثنا جويرية بن أسماء، عن مالك بن أنس، عن محمد بن شهاب الزهري أن مالك بن أوس بن الحدثان حدثه قال: أرسل إلي عمر بن الخطاب رضي الله عنه فجئته حين تعالى النهار فقال: فوجدته في بيته جالساً على سرير مفضياً إلى رماله متكئاً على وسادة من آدم، فقال لي: يا مال إنه قد دف أهل أبيات من قومك وقد أمرت فيهم برضخ فخذه فاقسمه بينهم فقلت: لو أمرت بهذا غيري قال: خذه يا مال، قال: فجاء يرفأ فقال: هل لك يا أمير المؤمنين في عثمان وعبد الرحمن بن عوف والزبير وسعد قال عمر: نعم فائذن لهم فدخلوا ثم جاء فقال: هل لك في عباس وعلي قال: نعم فأذن لهما قال عباس: يا أمير المؤمنين اقض بيني وبين هذا الكاذب الآثم الغادر الخائن فقال بعض القوم أجل يا أمير المؤمنين فاقض بينهم وارحهم قال مالك بن أوس فيخيل إلي أنهم كانوا قدموهم لذلك قال عمر: أنشدكم الله الذي باذنه تقوم السموات والأرض أتعلمون أن رسول الله ﷺ قال لا نورث وإن ما تركنا صدقة قالوا: نعم ثم أقبل على عباس وعلي رضي الله عنهما فقال: أنشدكما بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض أتعلمان أن رسول الله ﷺ قال: لا نورث وإن ما تركنا صدقة قالا: نعم قال عمر: فإن الله تبارك وتعالى كان خص رسول الله ﷺ بخاصة لم يخص بها أحداً غيره قال: ﴿ما أفاء الله على رسوله من أهل القرى فلله وللرسول ولذي القربى﴾ [الحشر: ٧] ما أدري هل قرأ الآية التي قبلها أم لا قال: فقسم رسول الله ﷺ بينكم النضير فوالله ما

السنن الكبرى

للإمام

أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

المتوفى سنة ٤٥٨هـ

تحقيق

محمد عبد القادر عطا

الجزء السادس

يحتوي على الكتب التالية

تتمة كتاب البيوع ـ الرهن ـ التفليس ـ الحجر ـ الصلح
الحوالة ـ الضمان ـ الشركة ـ الوكالة ـ الإقرار ـ العارية
الغصب ـ الشفعة ـ القراض ـ المساقاة ـ الإجارة ـ المزارعة
إحياء الموات ـ الوقف ـ الهبات ـ اللقطة ـ الفرائض ـ الوصايا
الوديعة ـ قسم الفيء والغنيمة

* * *

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

استأثر عليكم ولا أخذها دونكم حتى بقي هذا المال فكان رسول الله ﷺ يأخذ منه نفقة سنة
٢٩٨ ثم يجعل ما بقي أسوة المال ثم قال: أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض / أتعلمون ذلك قالوا: نعم ثم نشد عباس وعلياً رضي الله عنهما بمثل ما أنشد به القوم أتعلمان ذلك قالا: نعم قال: فلما توفي رسول الله ﷺ قال أبو بكر: أنا ولي رسول الله ﷺ فجئتما تطلب ميراثك من ابن أخيك ويطلب هذا ميراث امرأته من أبيها فقال أبو بكر رضي الله عنه قال رسول الله ﷺ لا نورث ما تركنا صدقة فرأيتماه كاذباً آثماً غادراً خائناً والله يعلم أنه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفي أبو بكر فقلت: أنا ولي رسول الله ﷺ وولي أبي بكر رضي الله عنه فأريتماني كاذباً آثماً غادراً خائناً والله يعلم أني صادق بار راشد تابع للحق فوليتها ثم جئتني أنت وهذا وأنتما جميع وأمركما واحد فقلتما ادفعها إلينا فقلت: إن شئتما دفعتها إليكما على أن عليكما عهد الله أن تعملا فيه بالذي كان يعمل به رسول الله ﷺ فأخذتماها بذلك فقال أكذلك؟ قالا: نعم، ثم جئتماني لأقضي بينكما ولا والله لا أقضي بينكما بغير ذلك حتى تقوم الساعة فإن عجزتما عنها فرداها إلي.

رواه مسلم في الصحيح عن عبد الله بن محمد بن أسماء، ورواه البخاري عن إسحاق بن محمد الفروي عن مالك.

١٢٧٢٩ ـ أخبرنا أبو محمد عبد الله بن يحيى بن عبد الجبار السكري ببغداد، أنا إسماعيل بن محمد الصفار، ثنا أحمد بن منصور الرمادي، ثنا عبد الرزاق، أنا معمر، عن الزهري، عن مالك بن أوس بن الحدثان، قال: جاءني رسول عمر رضي الله عنه فأتيته فقال: إنه قد حضر في المدينة أهل أبيات من قومك وقد أمرنا لهم برضخ فخذه فاقسمه فقلت: يا أمير المؤمنين مر به غيري قال: اقبضه أيها المرء قال: فبينا أنا على ذلك دخل عليه مولاه يرفأ فقال هذا عثمان وعبد الرحمن والزبير وسعد ولا أدري أذكر طلحة أم لا يستأذنون عليك قال: ائذن لهم ثم مكث ساعة فقال هذا العباس وعلي رضي الله عنهما يستأذنان عليك قال: فأذن لهما فدخلا قال: فقال العباس: يا أمير المؤمنين اقض بيني وبين هذا قال: فقال القوم أقض بينهما وأرح كل واحد منهما من صاحبه فإنهما قد طالت خصومتهما قال: وهما حينئذ يختصمان فيما أفاء الله على رسوله من أموال بني النضير قال القوم: أجل اقض بينهما وارح كل واحد منهما من صاحبه قال: فقال عمر رضي الله عنه أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم السموات والأرض أتعلمون أن رسول الله ﷺ قال: لا نورث ما تركنا صدقة فقال القوم نعم قد قال ذلك ثم أقبل عليهما فقالا: مثل ذلك فقال عمر رضي الله عنه أنه سأخبركم عن هذا المال إن الله عز وجل خص نبيه ﷺ بشيء لم يعطه غيره قال: ﴿ما أفاء الله على

سنی مناظر: السلام وعلیکم ورحتہ اللہ وبرکاتہ۔ تمام گروپ ممبرز شیعہ مناظر کی روش پر غور فرمائیں۔ جب میں **الف** پر گفتگو کر رہا تھا تو موصوف **ب** کی طرف بھاگ رہے تھے اور بار بار مجھے اگلے مرحلے کی طرف کھینچتے رہے، اب حالت یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے **الف** ختم کر کے **ب** پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں تو موصوف واپس **الف** پر گفتگو موڑنے کی کوششوں میں ہیں، کبھی تیسرے اور چوتھے مرحلے کی طرف بھی جانا چاہتے ہیں!

اصل میں ان کے پاس میری باتوں کے جوابات نہیں ہیں اس لئے جس نکتے پر بھی آوں گا شیعہ مناظر بات کرنے سے بھاگتا رہے گا۔ عجیب بندے سے واسطہ پڑا ہے۔ خیر بھگتنا تو پڑے گا۔ میں بھی اسے چھوڑوں گا نہیں، **شیعیت کا جنازہ نکل رہا ہے تو ذرا دھوم سے نکلے۔**

شیعہ اعتراض: مطالبہ جاری رہا اور یہ دلیل ہے کہ اہلسنت کا رضایت پر استدلال باطل ہے۔

جواب: صحیح مسلم اور صحیح بخاری کی دونوں احادیث مکمل اسکینز کے ساتھ پیش کریں۔

اس کے بعد نیچے دو تین جملوں میں اپنا استدلال بھی لکھیں کہ آپ ان احادیث سے ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں۔

سیدہ فاطمہ نے فدک کا مطالبہ بطور میراث کیا تھا۔ اس مطالبے کا ہم انکار نہیں کرتے۔ دوران مطالبہ سیدہ فاطمہ اور حضرت ابو بکر صدیق کے درمیان گفتگو اگر جاری رہی اور یہی مطالبہ بار بار زیر بحث رہا تو اس سے کیا ثابت کر رہے ہیں؟ فدک کا فیصلہ نبی ﷺ خود فرما گئے تھے، حضرت ابو بکر صدیق تو سنانے والے تھے۔ دوسری بات قرآن، صحیح احادیث نبوی بلکہ اہل تشیع کی صحیح احادیث سے بھی پورا باغ فدک سیدہ فاطمہ کا حق نہیں بنتا۔

جواب تو آپ دیں گے نہیں لیکن میں عوام الناس کے لئے دوبارہ اہم نکات پیش کر دیتا ہوں۔

1۔ آیات میراث کے مطابق بعد از نبی 9 ازواج مطہرات، بیٹی سیدہ فاطمہ اور چچا حضرت عباس بھی نبی کے وارث تھے، اگر نبی کی مالی ملکیت تسلیم بھی کر لی جائے تو اکیلی سیدہ فاطمہ کو باغ فدک کیسے دیا جاتا؟

دلیل: سورت النساء 11

2۔ متفق علیہ بین الفریقین (اہلسنت و اہل تشیع) صحیح حدیث نبوی کے مطابق انبیائے کرام کی مالی وراثت نہیں ہوتی، سیدہ فاطمہ کو فدک کیسے دیا جاتا؟

دلائل: صحیح بخاری 6346، 6348۔ صحیح مسلم 1760، 1761۔ اصول کافی کتاب فضل العلم باب ثواب العالم والمتعلم حدیث 1

3۔ اہل تشیع صحیح روایات کے مطابق عورت زمین کی وارث نہیں ہوتی۔ فدک سیدہ فاطمہ کو کیسے دیا جاتا؟

دلائل: اصول کافی کی صحیح روایات، کتاب المواریث باب ان النساء لا یرثن من العقار شیئا۔

آپ نے جو اسکینز بھیجے ہیں، وہ آپ کی تحریر **ب** کے متعلق ہیں۔ اب دوبارہ آپ نے **الف** کو چھیڑ دیا ہے تو میں ان پر گفتگو اس وقت کروں گا جب **الف** پر آپ دوبارہ گفتگو ختم کر کے **خلاصہ** بھی لکھیں گے!

جب میں ان اسکینز پر گفتگو شروع کروں گا تو آپ سے مندرجہ ذیل گذارش لازمی کروں گا۔ ابھی سے دوستوں سے مدد لیکر تیاری شروع کر دیں۔

اپنی تحریر کے ب پر اپنا دعوی لکھیں اور استدلال بھی بیان کریں تاکہ مجھ سمیت تمام گروپ والے جان سکیں کہ آپ نے اپنی تحریر کے ب میں جو بڑھکیں لکھی ہیں وہ آخر کس طرح ثابت کر رہے ہیں۔

شیعہ مناظر: ڈاکٹر صاحب ذہنی ٹینشن کی حالت میں کسی مریض کو چیک نہ کرنا۔ علمی جواب کے بجائے سر پیٹنا، فریاد۔ یہ مناظر کی شان کے خلاف ہے۔ کیا ہوا؟ پریشان کیوں ہو؟ آپ کے لیے جواب دینا بہت آسان ہے۔ کہہ دیتے یہ جناب عائشہ کو ایسا گمان ہوا اور مولی علی ع کے موقف میں بھی یہ کہہ دیں کہ جناب خلیفہ دوم کو ایسا گمان ہوا۔ پھر آرام سے جا کر مریض چیک کرتے۔

ڈاکٹر صاحب! کانت فعل ماضی افعال ناقصہ میں سے ہے۔ جب یہ کسی فعل مضارع سے پہلے آئے تو یہ عربی گرائمر کے مطابق ماضی استمراری کا معنی دیتا ہے۔ جناب عائشہ کہہ رہی ہے کہ مطالبہ، پھر حدیث سے استدلال اور مطالبہ رد ہونے کے بعد مطالبہ جاری رہا۔ تو اپ کا اعترض مجھ پر ہے یا خبر دینے والی جناب عائشہ پر یا مطالبہ جاری رکھنے والی جناب سیدہ پر۔ آپ کو سوال اور اعتراض کے وقت کم از کم اتنا تو خیال رکھنا چاہے کہ کس کی طرف سوال کا رخ ہے؟ جی مجھے بھی ایک عجیب ڈاکٹر سے واسطہ پڑا ہے کہ سوال کرنے پر کہتا ہے میں کیوں جواب دوں۔ دلیل پیش کرنے کے بعد جب کہتا ہوں یا رد کرو یا تسلیم کرو تو کہتا ہے میں کیوں رد کروں۔ اپنی طرف سے **خود ساختہ الف ب** بنا کر کہتا ہے الف پر بات ختم ہوئی ہے۔ جناب میں تو دوسرا مدعا

بھی آپ کی مدد سے ثابت کرچکا ہوں۔ یہی تو آپ کی پریشانی کی نشانی ہے۔ جناب عائشہ کہہ رہی ہے مطالبہ جناب سیدہ کی طرف سے جاری رہا تو جناب عائشہ کی خبر کو دبانے کے لیے دو چار جذباتی لفاظی۔ جناب کب تک ان چکروں میں رہو گے۔ دس دفعہ پہلے بھی پوچھ چکا ہوں اور بھی پوچھتا رہوں گا، جس طرح دس دفعہ آپ نے تک تک کہا لیکن لگتا ہے عجیب مشکل میں ڈاکٹر ہے گرفتار۔ اگر میرے سوال کا جواب دیا ہے تو دکھا دینا۔ اگر نہیں دیا ہے تو کہنا میں کیونکہ یہ عربی ادبیات کا مسئلہ ہے اور میں ڈاکٹر ہوں لہذا معذرت ہی کرلیں۔ کم از مریضوں کی خاطر ہم اپ کو پریشان نہیں کرتے۔

مطالبہ جاری رہنے پر ایک اور دلیل مولا علی ع کی طرف سے خلیفہ اول کے دور اور خلیفہ دوم کے دور تک مطالبہ جاری رکھنا ہے۔ فلحال یہی ثابت کرنا ہے۔ سند پیش کرچکا ہوں۔ باقی تحلیل آپ کے ذمے۔ گفتگو کرنا سیکھیں۔ ممتاز صاحب! جناب عائشہ کی خبر کے بارے میرے سوال کا جواب آپ نے نہیں دینا ہے؟ کہیں دیا ہے؟ اگر نہیں دینا تو وجہ بتا دینا۔ ان کا گمان ہے؟ راوی کا گمان ہے؟ اگر عربی ادبیات سے آشنائی نہیں رکھتے تو کسی سے پوچھنا، کل تک آپ کو وقت دیتا ہوں۔ اگر شیعہ کتب میں العلماء ورثۃ آلانبیاء دیکھ کر آپ سمجھتے ہیں کہ جناب عائشہ والی خبر کا جواب میں نے ہی دینا ہے تو آپ کو عربی ادبیات کے ایک اور قانون بتاتا ہوں تا کہ اپ بھی کچھ سیکھ لیں۔

العلماء ورثۃ الانبیاء میں یورثوا کا فعل دو مفعولی ہے، دوسرا مفعول تو درھما و دینارا ہے۔ اس کا پہلا مفعول العلماء یا علماء کی طرف پلٹنے والی ضمیر لہذا بہت سادہ معنی علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء علماء کو درھم و دینار ارث میں نہیں دے جاتے بلکہ علم اور حکمت علماء کو دے جاتے ہیں، لہذا اس سے اولاد کی وراثت کی نفی کا سوال ہی

پیدا نہیں ہوتا۔ دوسرے الفاظ میں اس میں ماترک کی بات ہی نہیں ہوئی ہے۔ اس کی تصدیق بھی کسی سے کرلینا۔ عربی اسکین پیش کر چکا ہوں۔ استدلال بھی۔

سنی مناظر: کہاں پیش کیا ہے؟ مکمل حدیث؟ ثابت کیا کر رہے ہیں؟ انبیاء کی وراثت پر الگ سے بحث ہو گی۔ پہلے واضح کر چکا ہوں۔ الف پر گفتگو کا شوق پورا نہیں ہوا۔ تو اسی پر رہیں۔

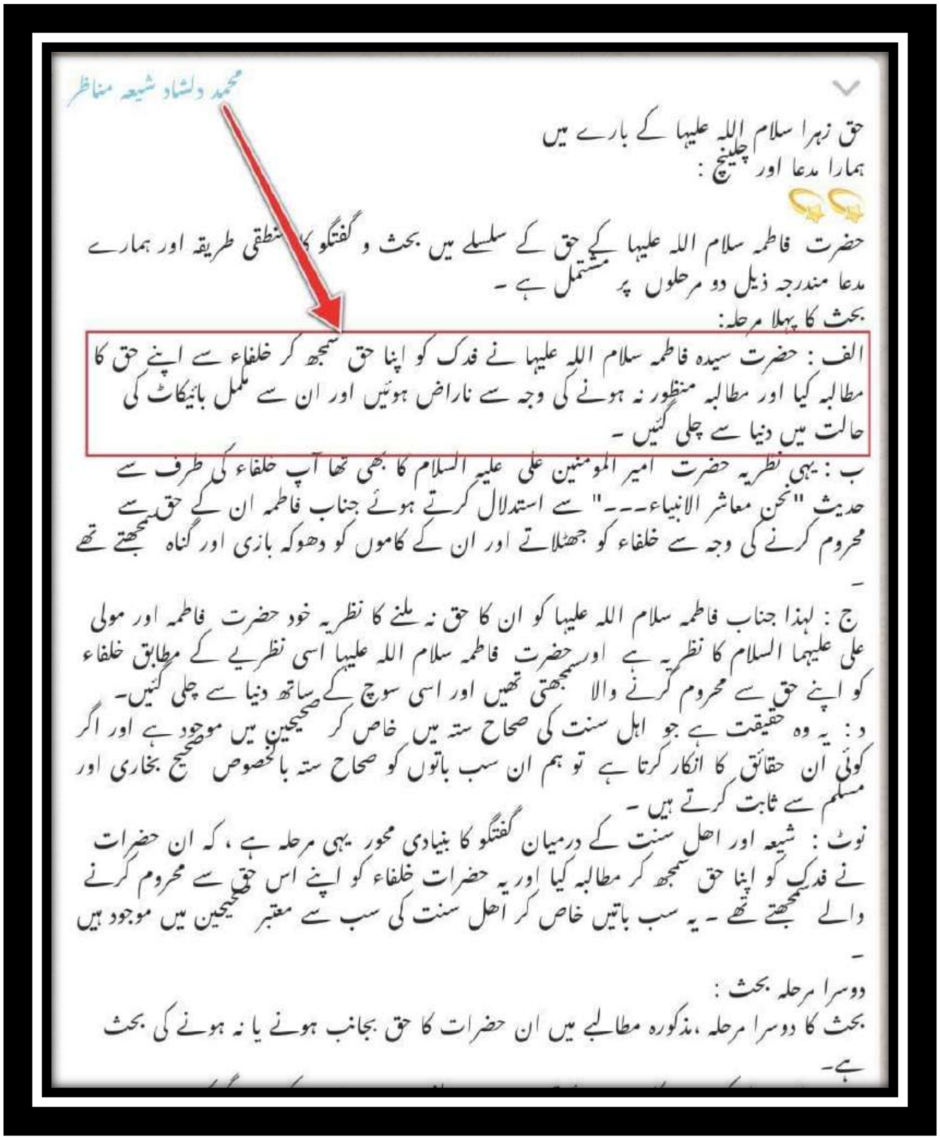

واضح کریں کہ آپ الف کا کونسا نکتہ ثابت کر رہے ہیں۔

شیعہ مناظر: میرا مدعا اول میں یہ بتانا تھا جناب سیدہ نے مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہوا۔ آپ نے کہا تھا سب معاملہ اس وقت ختم ہوا تھا جس وقت جناب ابو بکر نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی۔ یہ یاد ہے۔ یاد کھا دوں۔ آپ نے کہا تھا یہ ادراج اور روای کا بیان ہے ورنہ معاملہ اسی وقت ختم ہو گیا تھا، اس کے رد میں میں نے سوال اٹھایا تھا، معاملہ اگر ختم ہوا ہے تو جناب عائشہ یہ کیا کہہ رہی ہے؟ لہذا میرے مدعا پر لکیر لگانے کے بجائے اپنے مدعا پر لکیر لگا کر سامعین اور ناظرین کو ایسا جواب دیں جو آپ کے علمی مقام کے مطابق ہو۔

یہی تو مسئلہ بنا ہوا ہے جو میرے پہلے اور دوسرے مدعا کے متعلق نہیں تھا آپ نے اس بحث کو پہلے ہی دن بحث میں شامل کیا۔ امید ہے عربی ادبیات کے اس نکتے کو سمجھ گئے ہوں گے۔

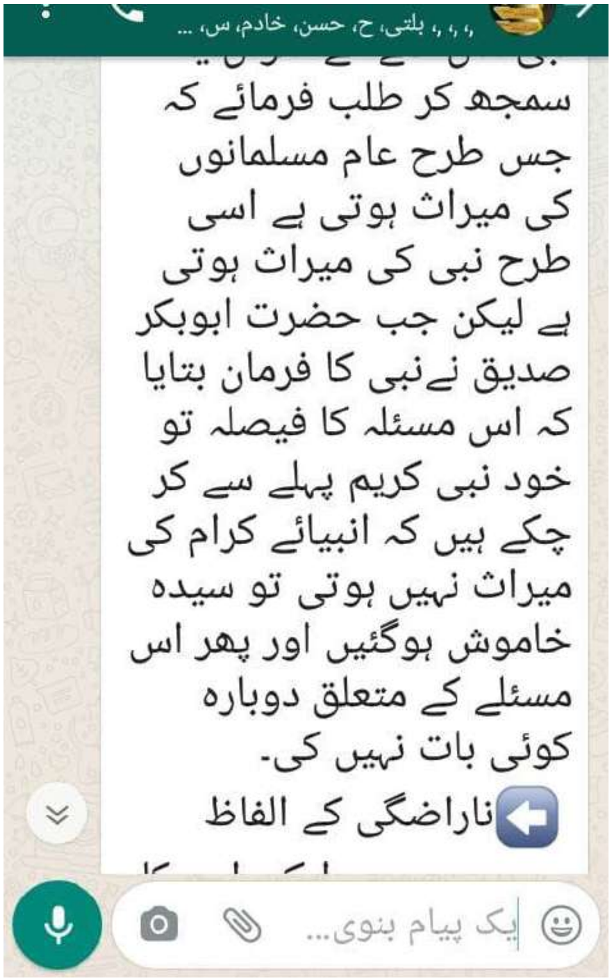

سنی مناظر: کیا سیدہ نے مطالبہ کرنے کے بعد پھر دوبارہ فدک کا مطالبہ کیا تھا؟ یعنی سیدہ فاطمہ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس دوسری مرتبہ بھی آئی تھیں۔ اس پر دلیل دیں۔

شیعہ مناظر: کیا مطالبہ کرنے کے لئے ان کے پاس ہی جانا ضروری تھا؟

سوری۔ املائی غلطیوں کی وجہ سے دوبارہ،، جناب عائشہ کہہ رہی ہے مطالبہ حدیث سے استدلال کے باوجود جاری رہا۔ اب ضروری تو نہیں آپ مطالبہ کرنے دوبارہ جائیں۔ کیا مطالبہ کرنے کے لئے وہاں ان کے پاس آپ کو ہی جانا ضروری تھا؟ جناب عائشہ کیا غلط کہہ رہی تھی؟؟

سنی مناظر: میری یہ عبارت سمجھنے میں مشکل نہیں ہے۔ دیکھیں۔ میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔ یہ معاملہ اسی وقت حل ہو گیا تھا اور نبی کے فیصلے پر کوئی بیٹی ناراض ہو یہ ممکن نہیں ہے۔ اگر آپ بضد ہیں کہ سیدہ فاطمہ نے ایک سے زیادہ مرتبہ مطالبہ کیا تھا تو اس کی دلیل دینی ہوگی۔ **ایک ہی موقعہ پر گفت وشنید کے بعد یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو اسے ثابت کریں۔**

شیعہ مناظر: جناب عائشہ سے آپ کو اختلاف ہے؟ جناب عائشہ نے ایسی خبر تو نہیں دی۔ وہ تو صاف کہہ رہی ہے حدیث سے استدلال کے باجود مطالبے کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی بات اگر صحیح ہو تو ان کو یہ کہنا چاہئے تھی کہ مطالبہ کیا اور جب حدیث سنائی تو آپ خاموش ہو گئیں اور معاملہ ختم ہو گیا، مطالبہ کا سلسلہ رک گیا۔ آپ کی سوچ اور جناب عائشہ کی خبر میں واضح فرق ہے۔

سنی مناظر: آپ کو میری بات کا رد کرنا تھا۔ میرا موٴقف ہے کہ یہ معاملہ اسی وقت یعنی ایک ہی ملاقات کے بعد ختم ہو گیا تھا۔ آپ فرمارہے ہیں کہ سیدہ نے مطالبہ بار بار کرنے کا سلسلہ جاری رکھا تو دراصل یہ اسی ایک

ملاقات کی بات ہے۔ آخر میں فیصلہ اسی فرمان نبی پر ہوا۔ **میں اس ملاقات کے بعد دوبارہ مطالبہ نہ کرنے کی بات کر رہا ہوں۔**

فضول وقت ضایع کرنے کے بجائے اپنی تحریر کے (ب) پر آئیں۔

میں تو میراث نبوی پر یہ بھی ثابت کر چکا ہوں کہ **اگر نبی کی مالی وراثت تسلیم بھی کی جائے تو باغ فدک صرف سیدہ فاطمہ کا حق نہیں بنتا۔**

دوسرے کئی نکات کی طرح اس پر بھی آپ لاجواب ہو چکے ہیں۔

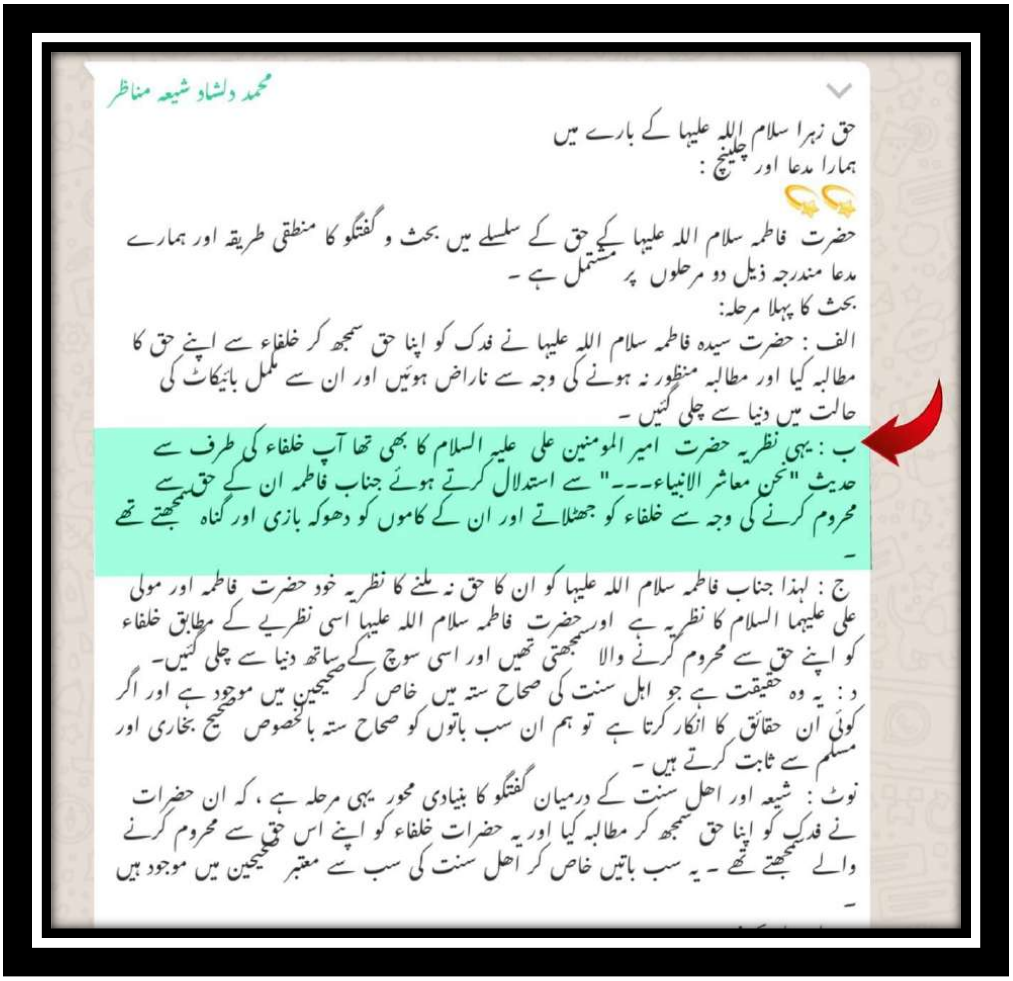

محمد دلشاد شیعہ مناظر

حق زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں
ہمارا مدعا اور چلینج :

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کے سلسلے میں بحث و گفتگو کا منطقی طریقہ اور ہمارے مدعا مندرجہ ذیل دو مرحلوں پر مشتمل ہے -
بحث کا پہلا مرحلہ:
الف : حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر خلفاء سے اپنے حق کا مطالبہ کیا اور مطالبہ منظور نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوئیں اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں -
ب : یہی نظریہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا بھی تھا آپ خلفاء کی طرف سے حدیث "نحن معاشر الانبیاء۔۔۔" سے استدلال کرتے ہوئے جناب فاطمہ ان کے حق سے محروم کرنے کی وجہ سے خلفاء کو جھٹلاتے اور ان کے کاموں کو دھوکہ بازی اور گناہ سمجھتے تھے -
ج : لہذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کا حق نہ ملنے کا نظریہ خود حضرت فاطمہ اور مولی علی علیہما السلام کا نظریہ ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اسی نظریے کے مطابق خلفاء کو اپنے حق سے محروم کرنے والا سمجھتی تھیں اور اسی سوچ کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔
د : یہ وہ حقیقت ہے جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں خاص کر صحیحین میں موجود ہے اور اگر کوئی ان حقائق کا انکار کرتا ہے تو ہم ان سب باتوں کو صحاح ستہ بالخصوص صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت کرتے ہیں -
نوٹ : شیعہ اور اھل سنت کے درمیان گفتگو کا بنیادی محور یہی مرحلہ ہے، کہ ان حضرات نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا اور یہ حضرات خلفاء کو اپنے اس حق سے محروم کرنے والے سمجھتے تھے - یہ سب باتیں خاص کر اھل سنت کی سب سے معتبر صحیحین میں موجود ہیں -

شیعہ مناظر: یہی تو میرا ابھی سوال ہے۔ آپ کا نظریہ جناب عائشہ سے بلکل مختلف ہے۔ جناب عائشہ کہہ رہی ہے حدیث سے استدلال کیا اور مطالبے کو رد کیا بقول آپ کے غضبت ادراج، اس کے فورا بعد جناب عائشہ کہہ رہی ہے مطالبہ جاری رہا تو بات تو آپ کی فضول ہی ہے کیونکہ جناب عائشہ جو اس واقعے کے عینی شاہد ہے، ان کی بات کو آپ نہیں مان رہے۔ جب جواب نہیں بنتا ہے تو فضول کہہ کر ٹال دینا ہوتا ہے۔ یہ قانون تو میں نے نہیں سنا تھا۔

تحریر **ب** کے مکمل اسکین اور اس پر استدلال بھی پیش کر چکا ہوں۔ میری طرف بات کلیئر ہے۔

جناب فاطمہ سلام اللہ کا مطالبہ جاری رکھنا جب ثابت ہوا تو ان کا حق ہونا بھی ثابت ہو گا کیونکہ جنت کی عورتوں کی سردار کسی ناحق چیز کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ نہیں کر سکتی۔ یہ اٹل فیصلہ ہے۔

سنی مناظر: کیا ادراج صرف آخر میں راوی بیان کرتا ہے؟ مختلف راویوں کا مختلف انداز بیان ہوتا ہے۔ مکمل روایت بیان کرتے وقت راوی یہ نہیں بتاتا کہ فلاں جگہ میرا ادراج ہے۔ آپ اگر بضد ہیں کہ ناراضگی سیدہ عائشہ سے ثابت ہے تو قالت کے بعد ناراضگی ثابت کریں۔

میں اوپر چیلینج بھی کر چکا ہوں۔ **اگر سیدہ عائشہ نے ناراضگی بیان کی ہوتی تو اس واقعے کے کئی طرق ہیں بلکہ صحیح بخاری میں ہی پانچ طرق بھی دکھا دئے ہیں۔ صرف ابن شہاب الزہری کے طرق سے کچھ روایات میں ناراضگی بیان ہونا جو سیدہ سے براہ راست بیان ہی نہیں ہوئی، اس بات کی قوی دلیل ہے کہ اصل روایت میں اس نے اضافہ کیا ہے۔**

الف پر گفتگو ختم کرنے کا باقائدہ اعلان کریں تاکہ **ب** پر گفتگو شروع ہو سکے۔

آپ کا کوئی اعتبار نہیں, رات کو کہیں سے مزید روایات موصول ہو گئیں تو کل دوبارہ الف پر شروع ہو جائیں گے!

سیدہ فاطمہ کا بار بار مطالبہ کرنا کافی کیسے ہو گیا۔ کیا اس سے فدک صرف سیدہ فاطمہ کا حق ہو گیا؟

اگر واقعی نبی کی مالی وراثت قبول کی جائے تو کیا میراث نبوی پر قرآن کی آیات کا اطلاق اہل بیت پر معاف ہے؟

خود اہل تشیع کی صحیح روایات کے مطابق عورت زمین کی وارث ہی نہیں ہوتی، اس کا کیا جواب ہے؟

کیا اسلام میں دو شریعتیں ہیں ایک خاص اہل بیت کے لئے اور دوسری عام لوگوں کے لئے؟

اگر اہل تشیع کو متفق علیہ حدیث بھی قبول نہیں تو سورت النساء 11 آیت کے مطابق ہی باغ فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق ثابت کر کے دکھائیں۔

شیعہ مناظر: ناراضگی کو ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں وہ تو آپ خود ہی ثابت کر چکے ہیں کیونکہ بقول آپ کے زندگی کے آخری ایام میں راضی کرنے خلفاء ان کے پاس گئے لہذا ادراج بھی ہو تو بھی حقیقت پر مبنی ہے تقریبا چھ ماہ تک۔ **رہی بات قالت کا ادراج ہونا۔ یہ آپ کے علاوہ کسی نے بھی نہیں کہا ہے**۔ اگر کہا ہے تو سند دکھا دینا۔ لہذا مان لو ممتاز صاحب آپ کا نظریہ اس واقعے کے عینی شاہد جناب عائشہ سے مختلف ہے آپ کو امی عائشہ سے مختلف نظریہ رکھنا مبارک ہو۔ جی آپ کا جناب عائشہ سے مختلف نظریہ رکھنا مان لو اور پھر ب شروع کر دو۔ جی یہی تو میں آپ سے کہہ چکا ہوں۔ آپ مطالبہ جاری رکھنے کو مان لو اور پھر یہ ثابت کرو کہ

جناب فاطمہ نعوذ باللہ ایسی چیز کا مطالبہ کر رہی تھی جو قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ کبھی اے مجاز حقیقت کے لباس میں میں آوٗ۔ پھر میں ثابت کروں گا کہ جناب سیدہ کا مطالبہ قرآن و سنت کے مطابق تھا۔

فلحال۔ اللہ حافظ

سنی مناظر: پہلی بات ابن شہاب نے تین باتیں بیان کر کے یہ تاثر دیا ہے کہ سیدہ کی ناراضگی شدید تھی۔ ہم اس ادراج کو دوسری صحیح روایات کی وجہ سے قبول نہیں کرتے۔

1۔ سیدہ کا ترک کلام جبکہ شیخین کی آخری ایام میں سیدہ سے ملاقات کو سنی و شیعہ کتب سے ثابت کیا گیا ہے۔ **ابن شہاب لاعلم تھے۔** آپ میرے دلائل کا رد نہیں کر سکے۔

2۔ سیدہ کی ناراضگی فدک نہ ملنے پر رنجش ہونا ممکن ہے اس دلی خلش کا بھی خاتمہ سنی و شیعہ کتب سے ثابت کیا گیا ہے۔ **ابن شہاب لاعلم تھے۔** آپ میرے دلائل کا رد نہیں کر سکے۔

3۔ سیدہ کی وفات کی خبر نہ دینا حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق دونوں سیدہ کی رحلت کے متعلق جانتے تھے۔ سنی و شیعہ کتب سے ثابت کیا گیا ہے۔ **ابن شہاب لاعلم تھے۔** آپ میرے دلائل کا رد نہیں کر سکے۔ آپ کا موٗقف اس غبارے جیسا ہے جو دیکھنے میں بہت بڑا لگتا ہے لیکن جیسے ہی تحقیق کی سوئی لگاتے ہیں تو فوراً پھس ہو جاتا ہے۔

قالت کا ادراج میں نے نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ سیدہ عائشہ نے اگر ناراضگی بیان کی ہوتی تو کوئی طرق سے بیان کی گئی ہوتی اور قالت سے وہ جملہ شروع ہوتا جبکہ صحیح بخاری میں ایک اور جگہ ناراضگی سے پہلے قال کا لفظ بھی آیا ہے جو اس بات کا اظہر من الشمس ثبوت ہے کہ ناراضگی کسی مرد راوی کا اضافہ ہے۔

٣ ـ باب قولِ النبي ﷺ لا نُورَثُ ، ما تركنا صدقةٌ

٦٧٢٥ ـ حدَّثنا عبد الله بن محمد حدَّثنا هشامٌ أخبرنا مَعمرٌ عن الزُّهري عن عُروةَ «عن عائشة أنَّ فاطمةَ والعباسَ عليهما السَّلام أتَيا أبا بكر يلتمِسان ميراثَهما من رسولِ الله ﷺ وهما حينئذ يطلُبان أرضَيهما من فدَكَ وسهمَهما من خَيبرَ». [انظر الحديث: ٣٠٩٢، ٣٧١١، ٤٠٣٥، ٤٢٤٠].

٦٧٢٦ ـ فقال لهما أبو بكر: «سمعت رسولَ الله ﷺ يقول: لا نُورَث ، ما تَركنا صَدقةٌ ، إنما يأكل آلُ محمد من هذا المال ، قال أبو بكر: والله لا أدَعُ أمراً رأيتُ رسولَ الله ﷺ يصنَعه فيه إلاّ صَنعته ، قال: فهجرَتْه فاطمة ، فلم تكلمهُ حتى ماتَتْ».

[انظر الحديث: ٣٠٩٣، ٣٧١٢، ٤٠٣٦، ٤٢٤١].

٦٧٢٧ ـ حدَّثنا إسماعيلُ بن أبانَ أخبرَنا ابنُ المباركِ عن يونسَ عنِ الزُّهري عن عُروةَ: «عن عائشةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قال: لا نُورَثُ ما تركنا صدقة». [انظر الحديث: ٤٠٣٤].

٦٧٢٨ ـ حدَّثنا يحيىٰ بن بُكير حدَّثنا الليثُ عن عُقيلٍ عن ابن شهابٍ قال: «أخبرني

مالكُ بن أوْس بن الحدَثان ـ وكانَ محمد

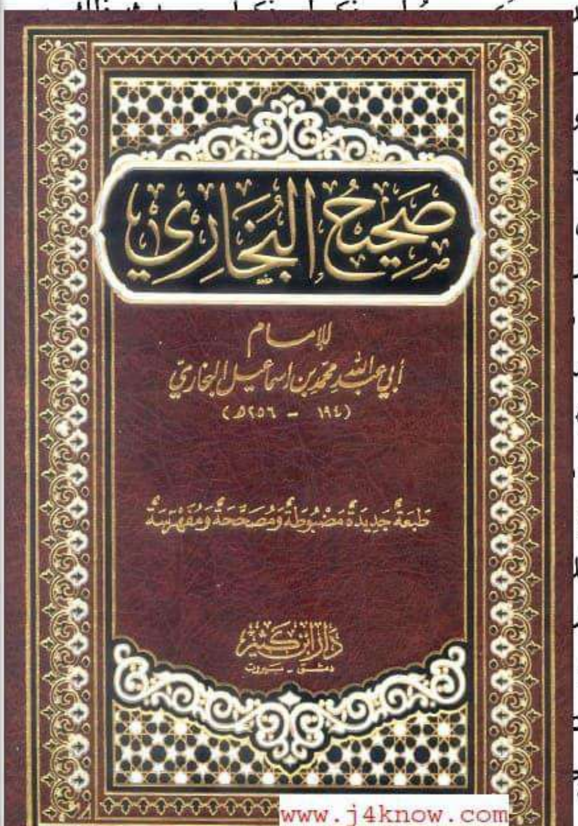

فانطلقتُ حتى دخلتُ عليه فسألْتُه: فقال

فقال: هلْ لكَ في عثمانَ وعبدِ الرحمنِ و

في عليٍّ وعباسٍ؟ قال نعم. قال عباسٌ: يـ

باللهِ الذي بإذنه تقومُ السماءُ والأرضُ هل

صدقةٌ» يُريد رسولُ الله ﷺ نفسهُ ، فقال

فقال: هل تعلمان أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال

عن هذا الأمر ، إنَّ الله قد كان خصَّ لرسـ

فقال عزَّ وجَلَّ: ﴿وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ﴾

لِرسولِ اللهِ ﷺ. واللهِ ما احتازَها دونكم

حتىٰ بَقيَ منها هذا المال فكانَ النبيُّ ﷺ

ما بقيَ فيَجعَله مجعل مالِ اللهِ فعملَ بذلك

ذلكَ؟ قالوا: نعمْ ، ثم قال لعليٍّ وعبّاسٍ

فَتوفَّى اللهُ نبيَّهُ ﷺ فقال أبو بَكر: أنا

رسولُ اللهِ ﷺ ، ثم تَوفَّى الله أبا بكرٍ فقلتُ

ما عَمِل رسولُ اللهِ ﷺ وأبو بَكر ، ثمَّ جـ

پہلے آپ اپنا مؤقف تو ثابت کریں۔ اہل سنت عقائد و نظریات مضبوط بنیادوں پر کھڑے ہیں۔ الحمدللہ

سیدہ فاطمہ اپنی جگہ حق پر تھیں ان کا مطالبہ بھی درست تھا کیونکہ نبی اموال فئے سے اہل بیت کے اخراجات پورے کرتے تھے اس لئے بعد از نبی بھی اہل بیت کا حق تھا کہ دور نبوی کی طرح ان کی ضروریات پوری ہوں۔

دوسری طرف حضرت ابو بکر صدیق بھی حق پر تھے کیونکہ انہوں نے خود فدک کا فیصلہ نہیں کیا تھا بلکہ نہایت عاجزی سے نبی کا فیصلہ سنایا تھا۔ انہوں نے اپنی مرضی سے یا لالچ سے یا ہٹ دھرمی دکھا کر فدک کو اپنی ذاتی ملکیت تھوڑی بنالیا تھا۔

فدک کی آمدنی عین قرآن کے مطابق اور سنت نبوی کے مطابق خلفائے راشدین کے دور میں خرچ کی جاتی رہی۔ اہل بیت اپنا حق وصول کرتے رہے اور خرچ بھی کرتے رہے۔ پھر کونسا حق غصب ہوا؟؟

آخر شیعہ کونسا حق نہ دینے پر فتنہ فساد کا بازار گرم رکھتے ہیں؟

آپ کو چیلینج ہے کہ

سیدہ فاطمہ کا مطالبہ قرآن و سنت کے مطابق ثابت کر کے دکھاؤ۔

آپ تو شیعہ کتب کی صحیح روایات سے بھی باغ فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق ثابت نہیں کرسکتے۔!! پتہ نہیں کس دنیا میں رہتے ہیں۔

شیعہ مناظر کا صریح جھوٹ

سنی مناظر نے

" قالت کانت فاطمہ تسال کے الفاظ" کو ادراج نہیں کہا۔

شیعہ مناظر: اپنے موقف سے غبار ہٹاو۔ سیدہ کیوں ناراض اور رنجیدہ ہوئی تھیں۔ کب رنجیدہ ہوئی تھیں۔ یہ رنجیدہ ہونے کیسے ثابت ہوا۔ ناراضگی چہرے اور الفاظ سے معلوم ہوتی ہے، کس نے دیکھا کس نے سنا؟ ان تینوں کو واضح کریں۔ جناب۔ بات گھمانے کا فائدہ کیا۔ آپ خود ہی تو مان گئے ہیں کہ ناراضگی ثابت ہے۔

قالت کانت فاطمہ تسال کو ادراج کس نے کہا ہے (آپ کے علاوہ) مسند ابو بکر کی روایت میں قالت ہے تو کیوں اس سے ادراج کی نفی کرتے؟ امام ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے۔

واضح سی بات ہے کہ اگر رضایت آخری ایام میں حاصل ہوئی ہے تو امام ترمذی کی (**لا اکلمکما**) کا معنی بھی وہی ناراضگی کا اظہار ہی تو ہے۔ دوسروں نے نقل نہ کیا ہو تو اس سے امام زہری کے نقل کا کاذب ہونا تو لازم نہیں آتا، کیوں نہیں کہتے دوسروں نے ذکر نہ کرکے علمی خیانت کی ہے؟

جناب فلحل آپ سے بحث کسی فریق کے حق اور باطل ہونے میں نہیں ہے۔ آپ جان بوجھ کر اس کو یہاں چھیڑ رہے ہو۔ بات اس میں ہے کہ کیا جناب فاطمہ ع کا موقف اور جناب امیر المومنین ع کا موقف یہ نہیں تھا کہ انہیں ان کا حق نہیں ملا؟ میرا ادعا یہ ہے کہ ان کا یہی موقف تھا۔ جناب عائشہ کی خبر۔ جناب عمر کا اعتراف۔ جب اچار بنا کر بحث کرتا ہے تو نتیجہ یہی نکلنا ہے۔ یہ ابھی میرے تیسرے مدعا میں ثابت کروں گا اپ ابھی اول کے الف ب میں پھنسا ہوا ہے۔ وہاں سے جب نکلے تو **آپ جناب عائشہ سے اپنے نظریے کے اختلاف کو تو حل کرنے سے مکمل عاجز ہیں اب تو یہ کہہ دیا قالت بھی زھری نے اضافہ کیا ہے۔**

شیعہ مناظر کا صریح جھوٹ!
اسکرین شاٹ اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں!

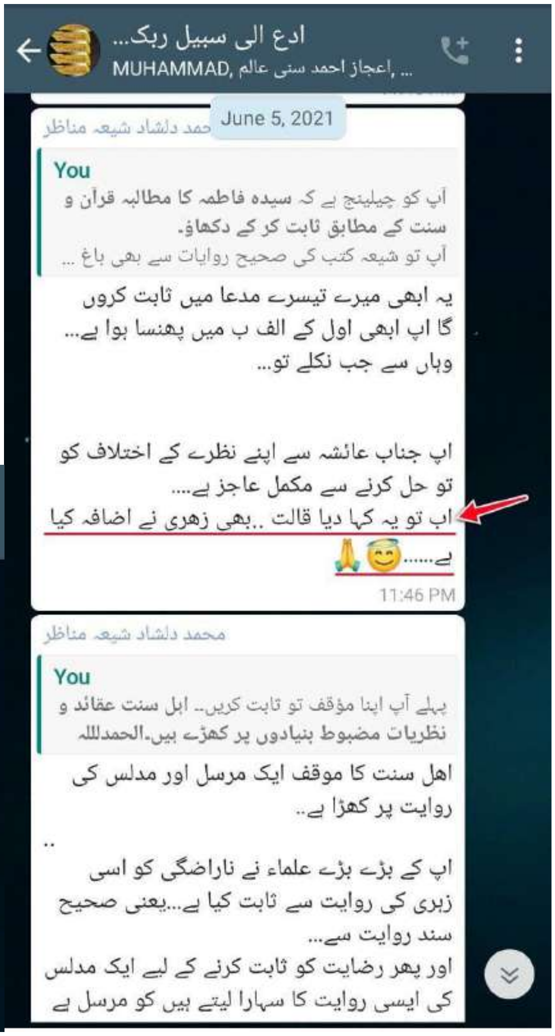

سنی مناظر نے کسی جواب میں یہ نہیں کہا کہ قالت امام زہری کا اضافہ ہے۔ شیعہ مناظر دلشاد پورے مناظرے میں جھوٹے الزام لگاتا رہا اور خیانتوں کا مرتکب ہوتا رہا!

شیعہ کتنے جھوٹ بولتے ہیں! اللہ کی پناہ

اھل سنت کا موقف ایک مرسل اور مدلس کی روایت پر کھڑا ہے۔ آپ کے بڑے بڑے علماء نے ناراضگی کو اسی زہری کی روایت سے ثابت کیا ہے یعنی صحیح سند روایت سے اور پھر رضایت کو ثابت کرنے کے لیے ایک مدلس کی ایسی روایت کا سہارا لیتے ہیں جو مرسل ہے اور پھر شعبی کے مرسل کو بھی ابن حجر, ذھبی البانی حجت نہیں مانتے۔ لہذا جو شاخ نازک پر آشیانہ بنائے۔

سنی مناظر: غبار تو اہل تشیع مؤقف پر ہے۔ اسی لئے تو میرے سوالات کے دوٹوک جوابات آپ دے نہیں پا رہے۔ سیدہ نے فدک کا مطالبہ کیا اور نبی کا فیصلہ سنایا گیا، اس کے باوجود دلی خلش ہونا ممکن ہے۔ حضرت موسی کا واقعہ تو قرآن میں ہے۔ ذرا بتائیں کہ **حضرت موسیٰ کیوں ناراض ہوئے کیوں رنجیدہ ہوئے؟ جبکہ رنجیدہ ہونا زبانی اور جسمانی ثابت بھی ہے۔ آپ کی دلیل تو اتنی کمزور ہے کہ اس میں سیدہ فاطمہ سے ناراضگی ثابت بھی نہیں ہے۔ کیا آپ حضرت ھارون کو قصوروار کہیں گے؟ قرآن کھولیں اور غور سے پڑھیں۔ ناراضگی براہ راست حضرت موسیٰ سے ثابت ہے اور قرآن میں موجود ہے۔** ہمت کریں۔ کوشش کریں۔ جواب دیں۔

اب اسی مثال کو ذہن میں رکھ کر واقعہ فدک کے مطالبے پر ابن شہاب کے طرق سے ہی دیکھ لیں۔

کیا سیدہ کی ناراضگی خود ان سے ثابت ہے؟

آپ مر کھپ جائیں گے لیکن قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔ رہی بات نبی ﷺ کے فیصلے پر فدک نہ دیا گیا تو دلی رنجش عین فطرت انسانی کے مطابق ممکن ہے۔ اس کا رد بھی سنی وشیعہ کتب سے ثابت ہے۔

اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ ہم امام زہری کے ادراج کو قبول کر کے سیدہ فاطمہ کا شدید ناراض ہونا بھی تسلیم کرتے ہیں۔ آپ سوائے ذاتی تاویلات کے کوئی علمی رد پیش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جھوٹ کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔

ابن شہاب کے ادراج والی ناراضگی، ترک کلام اور جنازے کی عدم اطلاع کو ہم قبول ہی نہیں کرتے۔ ہمارے عقائد و نظریات خبر آحاد پر نہیں کھڑے ہوتے۔ اہل تشیع عقائد و نظریات ایسے ہوں گے۔

ایک طرق ، ایک راوی اور
اس کا گمان
شیعہ کا بس اسی پر ایمان!

اللہ کی قدرت ہے کہ ابن شہاب کے تینوں ادراج دوسری مضبوط روایات بلکہ شیعہ معتبر کتب سے بھی رد ہوتے ہیں اور ان دلائل پر آپ لاجواب ہو چکے ہیں۔

آخر کیا وجہ ہے کہ اہل تشیع فرد واحد کے ایسے ادراج پر دین ایمان بناتے ہیں جس کا رد دوسرے مضبوط حقائق سے ثابت ہے۔ کیا شیعہ عقائد اس طرح گھڑے گئے ہیں؟

مسند ابو بکر کا جواب بھی ابھی دے دیتا ہوں تاکہ ممبرز حقیقت جان لیں۔ آپ کے نصیب میں ہدایت ہوتی تو گفتگو کے پہلے مرحلے میں لاجواب ہونے کے بعد کلمہ پڑھ کر ایمان قبول کر چکے ہوتے۔ انسان تو بس کوشش کر سکتا ہے۔ بیشک ہدایت اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔

پہلے شیعہ مناظر کے اسکینز اگلے پیجز پر ملاحظہ فرمائیں۔

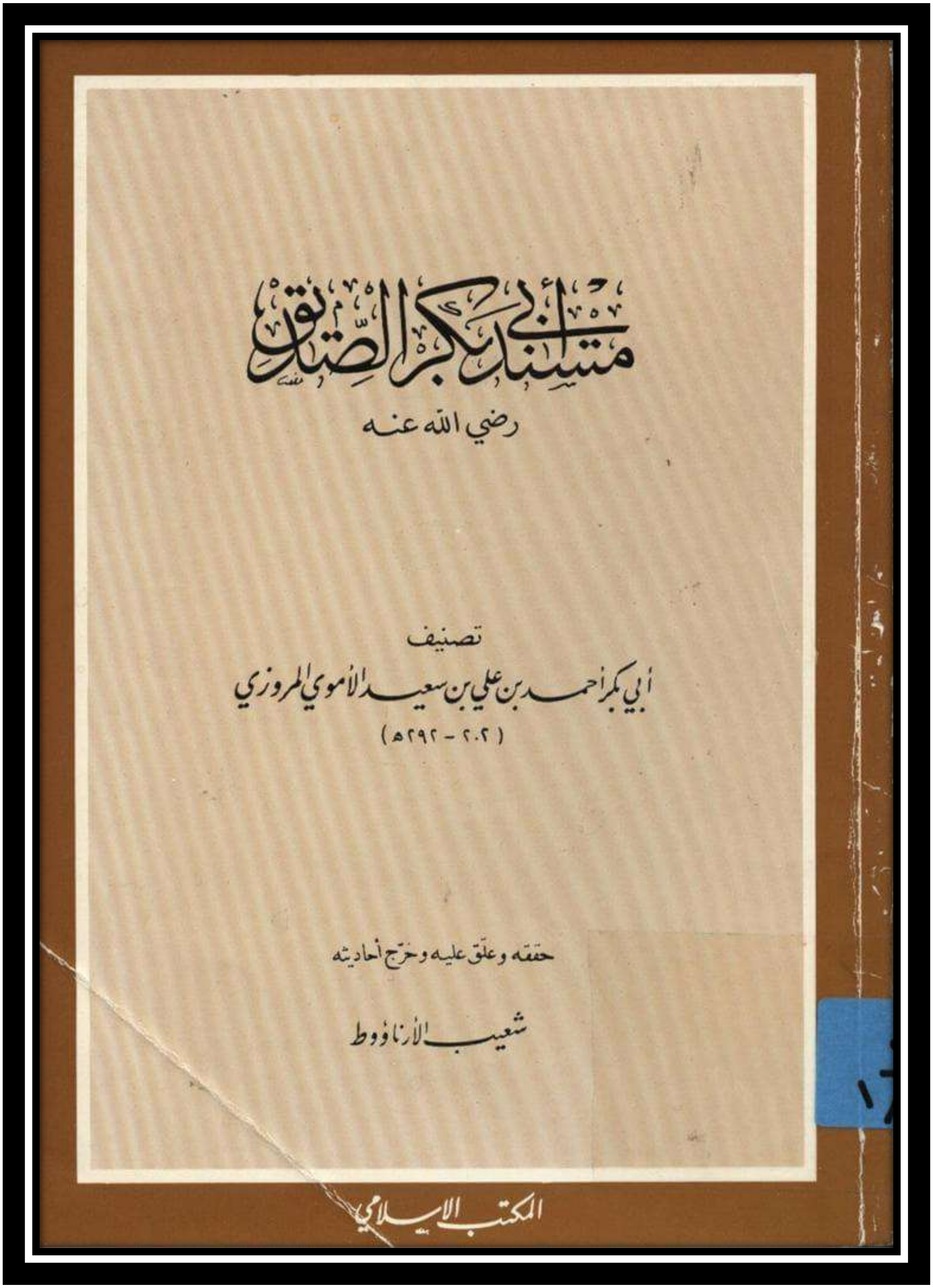
مسند أبي بكر الصديق
رضي الله عنه
تصنيف
أبي بكر أحمد بن علي بن سعيد الأموي المروزي
(٢٠٢ - ٢٩٢هـ)
حققه وعلق عليه وخرج أحاديثه
شعيب الأرناؤوط
المكتب الإسلامي

عن عائشة رضي الله عنها أنّ عبد الله بن أبي بكر لما توفي بُكي عليه قال: فخرج أبو بكر إلى الرجال، فقال: إني أعتذرُ إليكُم من شأنِ أولاءِ إنّهنّ حديثاتُ عهدٍ بجاهلية، إني سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:

«إنّ الميّتَ ينضحُ عليه الحميمُ ببكاءِ الحيّ عليه».

٣٨ ــ حدثنا أحمد بن علي، قال: حدثنا أبو بكر بن زَنْجَويه قال: حدثنا عبد الرزاق، قال: أرنا مَعْمَر، عن الزهري، عن عروة،

عن عائشة: أنّ فاطمةَ والعباسَ أتيا أبا بكر رضي الله عنهما يلتمسان ميراثَهما من رسولِ الله ﷺ وهما حينئذٍ يطلبان أرضه من فدكَ وسهمَهُ من خيبرَ فقال لهما أبو بكر: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:

«لا نُورَثُ ما تَركْنا صدقةٌ، إنما يأكُلُ آل محمد ﷺ في هذا المالِ، وإنّي والله لا أدعُ أمراً رأيتُ رسولَ الله ﷺ يصنعهُ فيه إلا

---

(٣٨) إسناده صحيح، وأخرجه بمعناه وباختلاف يسير في بعض ألفاظه البخاري ٧/٣٧٧-٣٧٩ في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم (١٧٥٩) [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم: لا نورث ما تركنا صدقة من حديث الليث عن عقيل، عن ابن شهاب، عن عروة بن الزبير...

ــ ٧٤ ــ

صنعتُه . قالت فهجرَته فاطمةُ ، فلم تكلِّمْه في ذلك حتى ماتت ، فدفنها عليٌّ رضي الله عنه ليلاً ، ولم يُؤذِنْ بها أبو بكر . قالت : فكان لعلي رضي الله عنه وجه من الناس حياة فاطمة رضي الله عنها فلما توفيت فاطمةُ انصرفتْ وجوهُ الناسَ عن علي ، فكثَتْ فاطمةُ ستة أشهُر بعد رسُولِ الله ﷺ ، ثمّ توفيت . قال معمر : فقال رجلٌ للزهري رحمه الله : فلم يُبايعه ستة أشهر ؟(*) قال : لا ولا أحدٌ من بني هاشم حتى بايعه عليٌّ . قال : فلما رأى عليٌّ انصرافَ وجوه الناس عنه ، ضَرَعَ(**) إلى مصالحة أبي بكر ، فأرسلَ إلى أبي بكر رضي الله عنه : ائتنا ولا تأتِنا بأحدٍ معك ، وكَرِهَ أن يأتيَه عمر لما عَلِمَ من شِدَّة عمر . فقال عمر : لا تأتِهم وحدَك ، فقال أبو بكر : والله لآتينَّهُمْ وحدي ، وما عسى أن يصنعوا بي . فانطلق أبو بكر ، فدخل

(*) نقل الحافظ في «الفتح» ٣٧٨/٧ عن الإمام المازري انـه قال : العذر لعلي في تخلفه مع ما اعتذر هو به انه يكفي في بيعة الإمام ان يقع من اهل الحل والعقد ، ولا يجب الاستيعاب ، ولا يلزم كـل احد أن يحضر عنده ، ويضع يده في يده ، بل يكفي التزام طاعته والانقياد له بان لا يخالفه ، ولا يشق العصا عليه ، وهذا كان حال علي لم يقع منـه إلا التأخـر عن الحضور عند أبي بكر .

(**) يقال : ضَرَعَ إليه يضرع ضرَعاً وضراعة : خضع وذل ، فهو ضارع من قوم ضرَعة . .

– ٧٥ –

مسند ابی بکر والی اس روایت میں سند دیکھی جائے تو راویوں میں عبد الرزاق معمر سے روایت لے رہا ہے اور

اہل علم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ عبد الرزاق معمر سے روایت لیتے وقت خطا کرتا ہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ صحیح بخاری میں جہاں قال کا لفظ ہے وہاں عبد الرزاق نہیں ہے۔

آپ کی طرح میں ذاتی تاویلات نہیں کرتا بلکہ اس کا ثبوت بھی پیش کر رہا ہوں۔

ميزان الاعتدال في نقد الرجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

المجلد الثاني

دار المعرفة

بيروت . لبنان

ص . ب : ٧٨٧٦

— ٦١٠ —

مَنْ يحدث به من عبد الرزاق ؟ قلت : حدثني أحمد بن شبُّويَةَ . قال : هؤلاء سمعوا منه بعد ما عمى . كان يُلقن فلقّنه ، وليس هو في كتبه . وقد أسندوا عنه أحاديث ليست في كتبه كان يلقّنها بعد ما عَمِي .

وقال النسائي : فيه نظر لمن كتب عنه بِأَخَرَة . رُوى عنه أحاديث مناكير .

وقال ابنُ عدي : حدّث بأحاديث في الفضائل لم يوافِقْه عليها أحَد ، ومثالب لغيرهم مناكير ، ونسبوه إلى التشيُّع .

وقال الدارقطني : ثقة ، لكنه يخطئ على معْمر في أحاديث .

وقال عَبد الله بن أحمد: سمعتُ يحيي يقول : رأيت عبد الرزاق بمكة يحدّث؛ فقلت له : هذه الأحاديث سمعتَها ؟ قال : بعضها سمعتها ، وبعضها عرضاً ، وبعضها ذكره ؛ وكلٌّ سماع . ثم قال يحيي : ما كتبتُ عنه من غير كتابه سِوَى حديثٍ واحد .

وقال البخاري : ما حدّث عنه عبد الرزاق من كتابه فهو أصحّ .

وقال محمد بن أبي بكر المقدمي : فقدت عبدَ الرزاق ، ما أفسد جعفر بن سليمان غيره .

أبو زُرعة عُبيد الله ، حدثنا عبد الله المُسْنَدي ، قال : ودعت ابن عيينة قلتُ : أريد(۱) عبد الرزاق ؟ قال : أخاف أن يكونَ من الذين ضَلّ سعْيهُم في الحياة الدنيا .

عبد الله بن أحمد ، سألتُ أبي: عبد الرزاق يفرط في التشيّع ؟ قال : أمّا أنا فلم أسمع منه في هذا شيئاً ؛ ولكن كان رجلا يُعجبه أخبارُ الناس .

العُقيلي ، حدثني أحمد بن زُكير الحضرمي ، حدثنا محمد بن إسحاق بن يزيد البصري ، سمعتُ مخلدا الشعيري يقول : كنتُ عند عبد الرزاق فذكر رجل معاوية ، فقال : لا تقذر مجلسنا بذِكْرِ ولد أبي سفيان .

محمد بن عثمان الثقفي البصري ، قال : لما قدم العباس بن عبد العظيم من صنعاء من عند عبد الرزاق أتيناه ، فقال لنا ــ ونحن جماعة : ألسْتَ قد تجشمت الخروج إلى

(۱) خ : أتريد .

مزید ایک اور دلیل بھی دے دیتا ہوں کہ ایک اور روایت میں یہی عبد الرزاق قال کے بعد ناراضگی بیان کر رہا ہے۔

كتاب قسم الفيء والغنيمة / باب بيان مصرف أربعة أخماس الفيء بعد رسول الله ﷺ ـــــــ ٤٨٩

حسين بن علي ثم بيد علي بن حسين وحسن بن حسن كلا
حسن وهي صدقة رسول الله ﷺ حقاً رواه البخاري في الص

١٢٧٣١ ـ حدثنا أبو بكر محمد بن الحسن بن فور
يونس بن حبيب، ثنا أبو داود، ثنا شعبة (ح) وأخبرنا أبو علي
ثنا أبو داود، ثنا عمرو بن مرزوق، أنا شعبة، عن عمرو بن
سمعت / حديثاً من رجل فأعجبني فقلت: اكتبه لي فأتى
وعلي رضي الله عنهما على عمر رضي الله عنه وعنده طلحة
رضي الله عنهم وهما يختصمان فقال عمر لطلحة وا
رضي الله عنهم ألم تعلموا أن رسول الله ﷺ قال: كل مال
وكساهم أنا لا نورث قالوا: بلى قال: فكان رسول الله ﷺ
بفضله ثم توفي رسول الله ﷺ فوليها أبو بكر سنتين فـ
رسول الله ﷺ.

لفظ حديث عمرو بن مرزوق وليس في حديث أبي داود ثم توفي إلى آخره.

١٢٧٣٢ ـ أخبرنا أبو محمد عبد الله بن يحيى بن عبد الجبار ببغداد، أنا إسماعيل بن محمد الصفار، ثنا أحمد بن منصور، ثنا عبد الرزاق، أنا معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها أن فاطمة والعباس رضي الله عنهما أتيا أبا بكر يلتمسان ميراثهما من رسول الله ﷺ وهما حينئذ يطلبان أرضه من فدك وسهمه من خيبر فقال لهما أبو بكر: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا نورث ما تركناه صدقة إنما يأكل آل محمد من هذا المال والله إني لا أدع أمراً رأيت رسول الله ﷺ يصنعه بعد إلا صنعته قال: فغضبت فاطمة رضي الله عنها وهجرته فلم تكلمه حتى ماتت فدفنها علي رضي الله عنه ليلاً ولم يؤذن بها أبا بكر رضي الله عنه قالت عائشة رضي الله عنها فكان لعلي رضي الله عنه من الناس وجه حياة فاطمة رضي الله عنها فلما توفيت فاطمة رضي الله عنها انصرف وجوه الناس عنه عند ذلك قال معمر: قلت للزهري: كم مكثت فاطمة بعد النبي ﷺ قال: ستة أشهر فقال رجل للزهري: فلم يبايعه علي رضي الله عنه حتى ماتت فاطمة رضي الله عنها قال: ولا أحد من بني هاشم.

رواه البخاري في الصحيح من وجهين عن معمر، ورواه مسلم عن إسحاق بن راهويه وغيره عن عبد الرزاق.

(١) على هامش م: «بلغ سماعهم والعرض في التاسع بعد أربعمائة بالدار، ولله الحمد».

مسند ابی بکر کی سند میں عبد الرزاق نے معمر سے روایت لیتے ہوئے خطا کی ہے۔

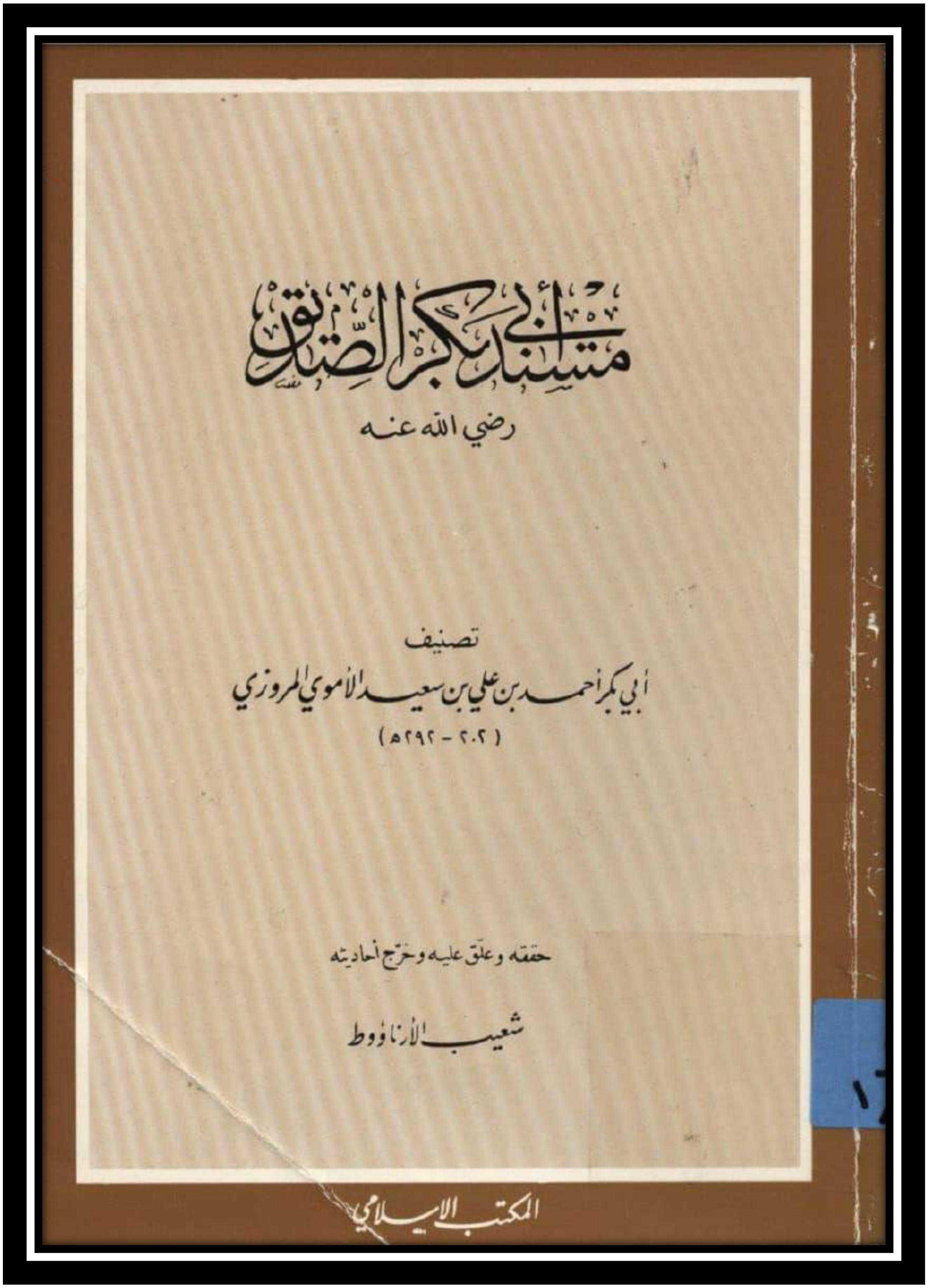

عن عائشة رضي الله عنها أنّ عبد الله بن أبي بكر لما توفي بُكي عليه قال: فخرج أبو بكر إلى الرجال، فقال: إني أعتذرُ إليكم من شأن أولاءِ إنهنّ حديثاتُ عهدٍ بجاهلية، إني سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:

«إنَّ الميّتَ يُنضحُ عليه الحميمُ ببُكاءِ الحيِّ عليه».

٣٨ — حدثنا أحمد بن علي، قال: حدثنا أبو بكر بن زَنْجَويه قال: حدثنا عبد الرزاق، قال: أرنا مَعْمَر، عن الزُّهري، عن عروة،

عن عائشة: أنّ فاطمةَ والعباسَ أتيا أبا بكر رضي الله عنهما يلتمسان ميراثهما من رسولِ الله ﷺ وهما حينئذٍ يطلبان أرضَه من فدكَ وسهمَهُ من خيبرَ فقال لهما أبو بكر: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:

«لانورثُ ماتركنا صدقةٌ، إنما يأكلُ آلُ محمد ﷺ في هذا المالِ، وإنيْ والله لاأدعُ أمراً رأيتُ رسولَ الله ﷺ يصنعهُ فيه إلا

---

(٣٨) إسناده صحيح، واخرجه بمعناه وباختلاف يسير في بعض الفاظه البخاري ٣٧٧/٧، ٣٧٩ في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم (١٧٥٩) في الجهاد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لا نورث ماتركنا صدقة من حديث الليث عن عقيل، عن ابن شهاب، عن عروة بن الزبير ...

— ٧٤ —

صنعتَهُ . قالت فهجَرَتْه فاطمةُ ، فلم تُكلِّمْه في ذلك حتى ماتت ، فدفنها عليٌّ رضي الله عنه ليلاً ، ولم يُؤذِنْ بها أبو بكر . قالت : فكان لعلي رضي الله عنه وجه من النَّاس حياةَ فاطمةَ رضي الله عنها فلما تُوفِّيتْ فاطمةُ انصرفتْ وجوهُ الناسَ عن علي ، فمكثَتْ فاطمةُ ستة أشهُر بعد رسُولِ الله ﷺ ، ثمَّ توفِّيت . قال معمر : فقال رجلٌ للزهري رحمه الله : فلم يُبايعه ستة أشهر ؟(*) قال : لا ولا أحدٌ من بني هاشم حتى بايعه عليٌّ . قال : فلما رأى عليٌّ انصرافَ وجوه اناس عنه ، ضَرَعَ(**) إلى مصالحة أبي بكر ، فأرسلَ إلى أبي بكر رضي الله عنه : ائتنا ولا تأتِنا بأحدٍ معك ، وكَرِه أن يأتيَه عمر لما عَلِمَ من شِدَّة عمر . فقال عمر : لا تأتِهم وحدَك ، فقال أبو بكر : والله لآتينَّهُمْ وحدي ، وما عسى أن يصنعوا بي . فانطلق أبو بكر ، فدخل

(*) نقل الحافظ في «الفتح» ٣٧٨/٧ عن الإمام المازري انه قال : العذر لعلي في تخلفه مع ما اعتذر هو به انه يكفي في بيعة الإمام ان يقع من اهل الحل والعقد ، ولا يجب الاستيعاب ، ولا يلزم كل احد ان يحضر عنده ، ويضع يده في يده ، بل يكفي التزام طاعته والانقياد له بان لا يخالفه ، ولا يشق العصا عليه ، وهذا كان حال علي لم يقع منه إلا التأخر عن الحضور عند ابي بكر .

(**) يقال : ضَرَعَ إليه يضرع ضرَعاً وضراعة : خضع وذل ، فهو ضارع من قوم ضرَعة .

— ٧٥ —

السنن کبری اردو ترجمہ

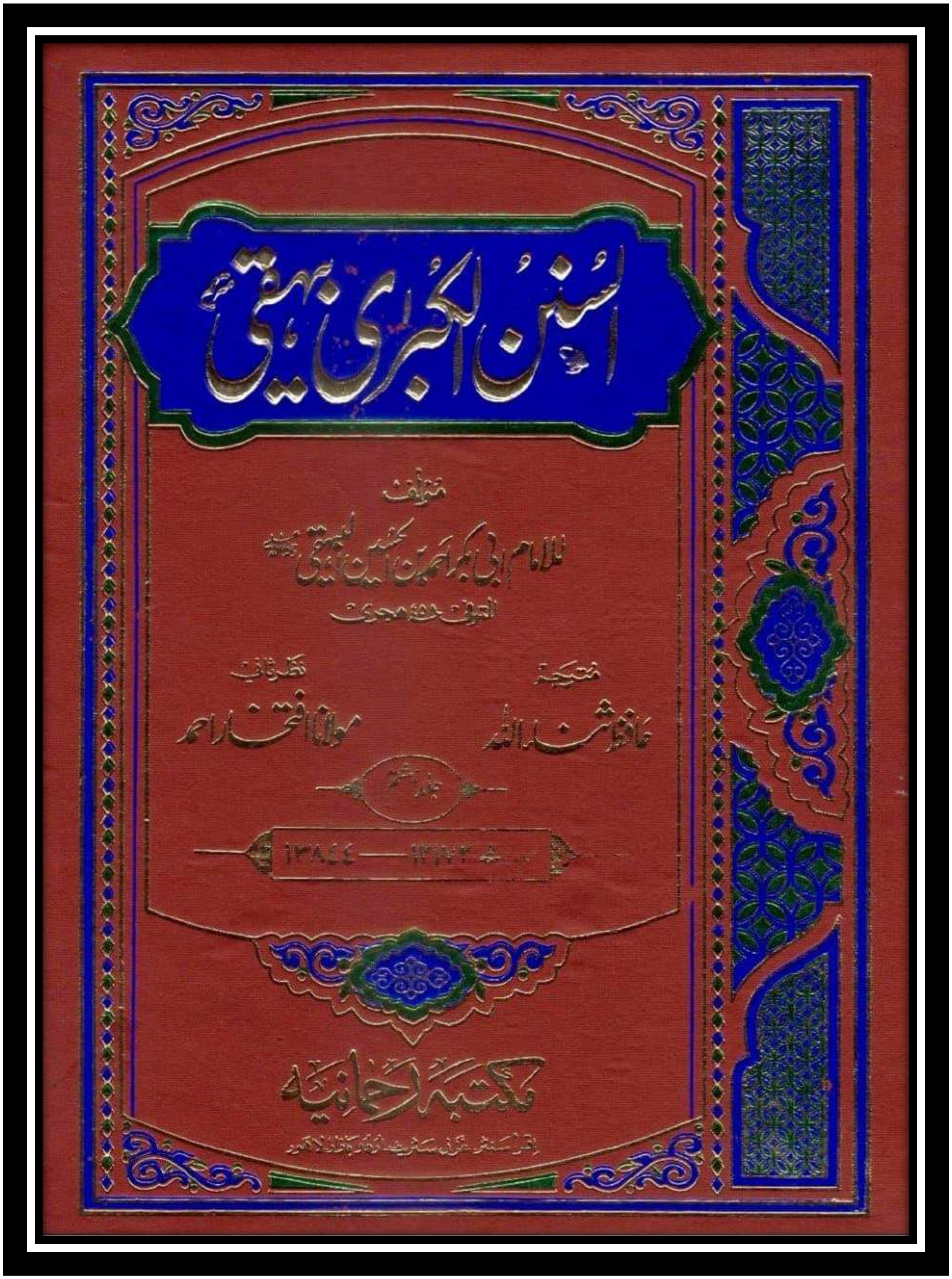

:اكتبه لي فأتى به مكتوبا مزبرا دخل العباس وعلي رضي الله عنهما على عمر رضي الله عنه وعنده طلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن رضي الله عنهم وهما يختصمان فقال عمر لطلحة والزبير وعبد الرحمن وسعد رضي الله عنهم ألم تعلموا أن رسول الله -ﷺ- قال: كل مال النبي صدقة إلا ما أطعمه أهله وكساهم إنا لا نورث. قالوا: بلى. قال: فكان رسول الله -ﷺ- ينفق من ماله على أهله ويتصدق بفضله ثم توفي رسول الله -ﷺ- فوليها أبو بكر سنتين فكان يصنع الذي كان يصنع رسول الله -ﷺ-. لفظ حديث عمرو بن مرزوق وليس في حديث أبي داود ثم توفي إلى آخره. [صحيح]

(۱۲۷۳۱) ابوالبختری فرماتے ہیں: میں نے ایک آدمی سے حدیث سنی، مجھے تعجب ہوا۔ میں نے اسے کہا: مجھے لکھ دو۔ وہ لکھا ہوا ٹکڑا لایا اتنے میں عباس اور علی رضی اللہ عنہما بھی آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان کے پاس طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ وہ دونوں جھگڑ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ، زبیر، عبدالرحمن اور سعد رضی اللہ عنہم سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ہر نبی کا مال صدقہ ہوتا ہے مگر جو وہ اپنے اہل کو کھلا دے یا ان کو پہنا دے اور ہم وارث نہیں بنائے جاتے۔ انہوں نے کہا: ہاں ایسے ہی ہے، پس رسول اللہ ﷺ اپنے مال سے اپنے اہل پر خرچ کرتے تھے اور زائد مال کا صدقہ کر دیتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے، ابوبکر اس کے والی بنے دو سال تک۔ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے جس طرح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔

(۱۲۷۳۲) أخبرنا أبو محمد: عبد الله بن يحيى بن عبد الجبار ببغداد أخبرنا إسماعيل بن محمد الصفار حدثنا أحمد بن منصور حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها: أن فاطمة والعباس رضي الله عنهما أتيا أبا بكر يلتمسان ميراثهما من رسول الله -ﷺ- وهما حينئذ يطلبان أرضه من فدك وسهمه من خيبر فقال لهما أبو بكر سمعت رسول الله -ﷺ- يقول: لا نورث ما تركنا صدقة إنما يأكل آل محمد في هذا المال. والله إني لا أدع أمرا رأيت رسول الله -ﷺ- يصنعه بعد إلا صنعته قال فغضبت فاطمة رضي الله عنها وهجرته فلم تكلمه حتى ماتت فدفنها علي رضي الله عنه ليلا ولم يؤذن بها أبا بكر رضي الله عنه قالت عائشة رضي الله عنها: فكان لعلي رضي الله عنه من الناس وجه حياة فاطمة رضي الله عنها فلما توفيت فاطمة رضي الله عنها انصرفت وجوه الناس عنه عند ذلك قال معمر قلت للزهري: كم مكثت فاطمة بعد النبي -ﷺ- قال: ستة أشهر فقال رجل للزهري: فلم يبايعه علي رضي الله عنه حتى ماتت فاطمة رضي الله عنها قال: ولا أحد من بني هاشم. رواه البخاري في الصحيح من وجهين عن معمر ورواه مسلم عن إسحاق بن راهويه وغيره عن عبد الرزاق وقول الزهري في قعود علي عن بيعة أبي بكر رضي الله عنه حتى توفيت فاطمة رضي الله عنها

یہی عبدالرزاق قال کے بعد ناراضگی بیان کر رہا ہے۔

السنن الكبرى

للإمام

أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

المتوفى سنة ٤٥٨ هـ

تحقيق

محمد عبد القادر عطا

الجزء السادس

يحتوي على الكتب التالية

تتمة كتاب البيوع ـ الرهن ـ التفليس ـ الحجر ـ الصلح

الحوالة ـ الضمان ـ الشركة ـ الوكالة ـ الإقرار ـ العارية

الغصب ـ الشفعة ـ القراض ـ المساقاة ـ الإجارة ـ المزارعة

إحياء الموات ـ الوقف ـ الهبات ـ اللقطة ـ الفرائض ـ الوصايا

الوديعة ـ قسم الفيء والغنيمة

* * *

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

حسين بن علي ثم بيد علي بن حسين وحسن بن حسن كلاهما كانا يتداولانها ثم بيد زيد بن حسن وهي صدقة رسول الله ﷺ حقاً رواه البخاري في الصحيح عن أبي اليمان[١].

١٢٧٣١ ـ حدثنا أبو بكر محمد بن الحسن بن فورك، أنا عبد الله بن جعفر، ثنا يونس بن حبيب، ثنا أبو داود، ثنا شعبة (ح) وأخبرنا أبو علي الروذباري، أنا محمد بن بكر، ثنا أبو داود، ثنا عمرو بن مرزوق، أنا شعبة، عن عمرو بن مرة، عن أبي البختري، قال: سمعت / حديثاً من رجل فأعجبني فقلت: اكتبه لي فأتى به مكتوباً مزبراً دخل العباس ٣٠٠
وعلي رضي الله عنهما على عمر رضي الله عنه وعنده طلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن رضي الله عنهم وهما يختصمان فقال عمر لطلحة والزبير وعبد الرحمن وسعد رضي الله عنهم ألم تعلموا أن رسول الله ﷺ قال: كل مال النبي صدقة إلا ما أطعمه أهله وكساهم أنا لا نورث قالوا: بلى قال: فكان رسول الله ﷺ ينفق من ماله على أهله ويتصدق بفضله ثم توفي رسول الله ﷺ فوليها أبو بكر سنتين فكان يصنع الذي كان يصنع رسول الله ﷺ.

لفظ حديث عمرو بن مرزوق وليس في حديث أبي داود ثم توفي إلى آخره.

١٢٧٣٢ ـ أخبرنا أبو محمد عبد الله بن يحيى بن عبد الجبار ببغداد، أنا إسماعيل بن محمد الصفار، ثنا أحمد بن منصور، ثنا عبد الرزاق، أنا معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها أن فاطمة والعباس رضي الله عنهما أتيا أبا بكر يلتمسان ميراثهما من رسول الله ﷺ وهما حينئذ يطلبان أرضه من فدك وسهمه من خيبر فقال لهما أبو بكر: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا نورث ما تركناه صدقة إنما يأكل آل محمد من هذا المال والله إني لا أدع أمراً رأيت رسول الله ﷺ يصنعه بعد إلا صنعته قال: فغضبت فاطمة رضي الله عنها وهجرته فلم تكلمه حتى ماتت فدفنها علي رضي الله عنه ليلاً ولم يؤذن بها أبا بكر رضي الله عنه قالت عائشة رضي الله عنها فكان لعلي رضي الله عنه من الناس وجه حياة فاطمة رضي الله عنها فلما توفيت فاطمة رضي الله عنها انصرف وجوه الناس عنه عند ذلك قال معمر: قلت للزهري: كم مكثت فاطمة بعد النبي ﷺ قال: ستة أشهر فقال رجل للزهري: فلم يبايعه علي رضي الله عنه حتى ماتت فاطمة رضي الله عنها قال: ولا أحد من بني هاشم.

رواه البخاري في الصحيح من وجهين عن معمر، ورواه مسلم عن إسحاق بن راهويه وغيره عن عبد الرزاق.

---

(١) على هامش م: «بلغ سماعهم والعرض في التاسع بعد أربعمائة بالدار، ولله الحمد».

ان تمام حقائق سے واضح ہوا کہ یہ روایات قابل استدلال نہیں ہے۔

دلائل:

صحیح بخاری: قال کے بعد ناراضگی کے الفاظ۔

میزان الاعتدال: عبد الرزاق معمر سے روایت لیتے وقت خطا کرتا ہے۔

السنن کبری: عبد الرزاق سے قال کے بعد ناراضگی۔

نتیجہ: مسند ابو بکر میں عبد الرزاق سے خطا ہوئی ہے۔

کسی نے کوئی خیانت نہیں کی۔ امام زہری نے سیدہ فاطمہ کی خاموشی سے جو نتائج اخذ کئے وہ لاعلمی کی بنا پر تھے۔ دور قدیم میں جدید وسائل تھوڑی تھے کہ نیٹ اور ایپلیکیشن کی مدد سے صرف لفظ لکھ کر مطلوبہ آیات اور احادیث کی فہرست سامنے آجائے۔ کئی علماء تک بھی مکمل حقائق کی تفصیل پہنچ نہ سکی۔ کسی کا کوئی قصور نہ تھا۔ جمہور اہلسنت علماء نے اس حدیث کی شرح میں شیعہ اعتراض کارد کیا ہے۔ آپ صرف اعتراض لکھ کر یہ بتاتے رہے ہیں کہ اہل سنت علماء نے ادراج قبول کیا ہے جبکہ آگے پیچھے کی عبارات میں انہوں نے شیعہ مؤقف کارد کیا ہے۔ آپ کو اسی لئے موقعہ دیا گیا کہ کسی بھی ایک یا دو علماء کے اقوال اصل پیجز کے ساتھ پیش کریں لیکن آپ نہیں کرسکے۔ آج ہمارے پاس حقائق تک پہنچنے کے تمام وسائل موجود ہیں تو ہم ہر واقعہ پر موجود مختلف روایات کو مختلف کتب سے سرچ کر کے تحقیق سکتے ہیں۔ سوائے اہل تشیع کے کوئی بھی ایک روایت یا ایک طرق پر دین ایمان نہیں رکھتا۔

اگر آپ کو اپنی تحریر اور اپنی ہی ترتیب کے مطابق بھی گفتگو نہیں کرنی تھی تو پھر کس وجہ سے آپ مجھ سے بحث کر رہے ہیں۔ اگر صرف وقت گذارنا مقصود ہے تو کوئی اور تلاش کریں۔ ویسے بھی مدعی آپ ہیں لیکن پہلے دن سے میں ہی علمی جوابات دیتا آرہاہوں۔ آپ کو پتہ ہی نہیں کہ مناظروں میں مدعی دلائل، استدلال اور دعوی کو ثابت کرتا ہے۔

آپ شروع دن سے مجھے جواب کیوں دینے پر مجبور کر رہے ہیں؟ الحمدللہ مدعی نہ ہوتے ہوئے بھی میں نے حق کو واضح کر دیا ہے۔ ویسے میرا کام صرف اشکالات اعتراضات اور سوالات کرنا ہے۔ آپ بحیثیت مدعی مجھے جواب دینے کے پابند ہیں۔

گروپ ممبر زاللہ کو حاضر ناضر سمجھ کر گواہی دیں کہ شیعہ مناظر نے اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے میرے اعتراضات کے علمی جوابات دئے ہیں یا نہیں۔

حضرت عمر کا اعتراف یہ آپ نے کیوں لکھا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ نکتہ **ب** کے مرحلے میں زیر بحث آئے گا۔ کل **الف** ختم کرنے کا اعلان کیجئے گا۔ پھر **ب** پر بھی آپ کی طبیعت صاف کرنی ہے۔

ان شاء اللہ

میں اپنی طرف سے **الف** پر گفتگو ختم کر چکا ہوں۔ آپ کو نئے نئے دلائل پر سنل میں ملتے جارہے ہیں اور آپ ہر دن نئے دلائل کا انبار بمعہ لمبی تحاریر رکھتے جارہے ہیں اوپر آپ کا اعتراف اور لمبی لمبی تحریریں لکھ کر مدد کرنے والوں کا شکریہ یہ سب ممبرز پڑھ سکتے ہیں۔ آپ اگرچہ **الف** پر گفتگو ختم کر چکے ہیں لیکن تبصرہ لکھنے کے بعد بھی **الف** سے آگے بڑھنے کی ہمت نہیں ہو رہی۔

سیدہ عائشہ کا کونسا نظریہ ہے جو اختلاف کا باعث ہے؟ دراصل آپ کی سمجھ کا قصور ہے۔ میں تو آسان الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کرتا رہا ہوں۔

اور وہ اسکرین شاٹ بھی رکھیں جہاں میں نے کہا ہے کہ قالت بھی زہری نے اضافہ کیا ہے

اس قسم کے جھوٹ آپ ہی بول سکتے ہیں۔ پہلے بھی آپ نے کذب بیانی کی تھی۔ جب اسکرین شاٹ کا مطالبہ کیا تو چپ لگ جاتی ہے۔ عجیب ڈھیٹ بندے سے واسطہ پڑا ہے۔ مدعی بن گیا ہے، اپنے دعویٰ کا دفاع تک نہیں آتا! پرسنل میں ملنے والی تحریریں کاپی پیسٹ کر کے گذارا کر رہا ہے۔ پہلے دن سے آج تک مجھے ہی اہل سنت کا مؤقف سنی و شیعہ کتب سے ثابت کرنا پڑ رہا ہے۔

اگر امام زہری کی مرسل روایت ہی ہے تو آپ تو پہلی فرصت میں اس پر یقین نہ کریں۔ ہم تو ادراج والی تینوں باتیں تسلیم نہیں کرتے۔ جب ادراج تسلیم ہی نہیں کرتے تو ہمارا مؤقف مرسل اور مدلس روایت پر کیسے کھڑا ہے؟ یہ بات تو آپ پر فٹ آتی ہے۔ کیا آپ امام زہری کے ادراج پر دین ایمان نہیں رکھتے؟

اگر رکھتے ہیں تو مرسل روایت کہہ کر بھی اس پر دین ایمان کیوں؟

اگر یقین نہیں رکھتے تو پھر مسئلہ ہی ختم۔۔۔ پھر جھگڑہ کس بات کا؟

ہمارے علماء کی اکثریت نے ناراضگی، ترک کلام اور بغیر اطلاع تدفین کا رد ہر جگہ بیان کیا ہے۔

آپ اس مکھی کی طرح ہیں جو صاف خوشبودار جگہ چھوڑ کر صرف گندگی پر بیٹھنا پسند کرتی ہے۔ آپ کیا جانیں صفائی اور گلاب کی خوشبو۔

شیعہ مناظر: حدیث نحن معاشر الانبیاء لانورث کے بارے میں ایک تفصیلی تحقیق

جس میں یہ ثابت کیا ہے کہ خلفاء، اصحاب، اھل بیت اور اھل سنت کے بڑے بڑے علماء بھی اس حدیث کی مخالفت کرتے تھے..

https://valiasr-aj.com/urdu/mobile_shownews.php?idnews=1968

https://valiasr-aj.com/urdu/mobile_shownews.php?idnews=1967

حق حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پر ایک دلچسپ مناظرہ.... ممتاز قریشی ... محمد دلشاد..

آج ترجمہ اور ترتیب مکمل دوستوں کی خدمت میں

ممتاز صاحب جہاں کسی مخمصے میں پھنس جاتا ہے تو ادھر ادھر کی دو چار باتیں بتا کر یہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں بڑا تیر مارا ہے۔ پرانے سوال کا جب نیا کہیں سے جواب ملتا ہے تو اس کو شیئر کرنے سے پہلے شور کرتا کہ محمد دلشاد کو کہیں سے نیا جواب۔

جناب ممتاز صاحب آپ بھی آپ کے بڑے بڑے علماء کو اس مخمصے میں پھنسانے والے آپ کے امام مسلم اور امام بخاری ہیں۔ بقول آپ کے اور بھی بہت سے طرق اور سند کے ہونے کے باوجود ان دو کو یہی زہری کی سند اور یہی طرق قابل اطمینان نظر آئے جس میں غضبناک ہونے اور بائیکاٹ کا ذکر ہے باقی طرق کو اگر قابل اعتماد ہوتے تو یہ دونوں یقینا انہیں بھی ذکر کرتے، کیا وجہ تھی انہوں نے صرف انہیں کی سند کو ہی پیش

کیا؟ جناب ممتاز صاحب ہر گز یہ خیال نہ کرنا کہ شیعہ اپنے نظریات کی بنیاد زہری کی اسی روایت پر رکھتے ہیں۔ ہم تو الزامی طور پر ان میں موجود روایات کو پیش کرتے ہیں ہمارے پاس ائمہ اھل بیت ع کے توسط سے نقل شدہ احادیث اس سلسلے میں بہت ہیں۔ ہمیں اپنے نظریات کے لیے بخاری اور مسلم پر اعتماد کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ہم جیسے ان پر اعتماد کریں۔ ان میں تو امام حسن مجتبیٰ ع سے ایک بھی روایت نقل نہیں جناب فاطمہ اور امام حسین ع سے چار یا چار سے بھی کم۔ امام علی سے 30 سے بھی کم روایات ان میں نقل ہوئی ہیں۔

جناب ڈاکٹر صاحب۔ آپ زہری کی روایت کو ادراج اور گمان کہنے اور قالت کو خطا کہنے پر مجبور ہیں، اس کی دلیل آپ کا نظریہ ہے۔ ہر صورت میں اپنے ہی نظریے سے دفاع ہی کرنا ہے لہٰذا اقال کو صحیح اور قالت کو خطاء کرنے پر مصر ہیں۔ خطاء کار تو سارے راوی ہیں۔ کیا خیال ہے کسی کے بارے خطا کہا ہو اور کسی کے بارے خطاء کا لفظ استعمال نہ کیا ہو تو استعمال نہ کرنے والا معصوم ہے؟ جناب کیوں نہیں کہتے اس واقعے کو ذکر نہ کرنے والے خطاکار ہیں۔ کیوں راوی کی طرف سے قال کا اضافہ خطاء ہے؟ کیا اپنے کو خطاء سے محفوظ سمجھتے ہو۔

شیعہ مناظر کی مضحکہ خیز حالت

جھوٹ کے اوپر جھوٹ

سنی مناظر نے امام زہری کے گمان کو گناہ یا قالت کو خطا ہرگز نہیں کہا!

ابن تیمیہ، ابن عثیمین، ابن کثیر، ملا جلال اشرفی وغیرہ جنہوں نے جناب فاطمہ کو خطاکار ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کیا یہ سب آپ سے کم علم والے تھے؟

اپنے موقف سے غبار ہٹاو۔ سیدہ کیوں ناراض اور رنجیدہ ہوئی تھیں، کب رنجیدہ ہوئی تھیں، یہ رنجیدہ ہونا کیسے ثابت ہوا، ناراضگی چہرے اور الفاظ سے معلوم ہوتی ہے، کس نے دیکھا کس نے سنا؟ ان تینوں کو واضح کریں، واضح جواب دو رنجیدہ کیوں ہوئی تھی، کیوں آخری عمر میں یعنی چھ ماہ بعد راضی کرنے کی ضرورت پیش آئی؟ اگر کی نظر اور خلفاء کی نظر میں اختلاف کیوں ہے۔

آپ سے پوچھا تھا، امام زہری کو گمان کیسے ہوا، وہ تو عینی شاہد نہیں تھا، کسی سے کچھ سنے بغیر اس نے اتنی بڑی بات کو حدیث کا حصہ بنایا ہے، کیا یہ کہانی سنانی والا کوئی انسان تھا۔

آپ نے یقینی شواہد کا بہت کہا لیکن مرسل روایت پر آپ کی گاڑی رک جاتی ہے۔ میرے بیان کردہ شواہد کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہو کہ ثابت کرنا آپ کے ذمے ہے میں کیوں رد کروں۔

آج جواب دینے میں تاخیر کی وجہ مندرجہ بالا دو لنک کے مطالب تیار کرنا تھا۔

سنی مناظر: آپ کا ایک اور جھوٹ۔ میں صرف امام بخاری سے پانچ طرق دکھا چکا ہوں۔

فدک کا قضیہ اصل صورتِ حال

امام بخاری کی ولادت ۱۹۴ھ اور وفات ۲۵۶ھ میں ہوئی۔ وہ یہ واقعہ پانچ راویوں سے الگ الگ نقل کرتے ہیں اور ہر روایت کے راوی ابن شہاب ہیں۔

(۱)	اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ					حضرت علیؓ و عباسؓ
(۲)	عروۃ ابن زبیر					حضرت عمرؓ بن الخطاب
(۳)	ابن شہاب زہری					مالک بن اوس حدثان سفری
(۴)	صالح	شعیب	عقیل	معمر		ابن شہاب زہری
(۵)	ابراہیم بن سعد	ابوالیمان	اللیث	ہشام		شعیب
(۶)	عبدالعزیز بن عبداللہ		یحییٰ بن بکیر	عبداللہ بن محمد	ابراہیم بن موسیٰ	ابوالیمان
	بخاری ج ۲ ص ۱۶۰ کتاب الجہاد	بخاری ج ۲ ص ۲۰۷	بخاری ج ۲ ص ۶۱۶	بخاری ج ۳ ص ۶۰۳	بخاری ج ۲ ص ۵۲۸	بخاری ج ۲ ص ۵۲۶
	ناخوشی مذکور ہے	ناراضگی مذکور نہیں				

وہ دور گذر گیا جب عوام کو مجلسیں پڑھ کر بیوقوف بنایا جاتا تھا۔ فدک کا واقعہ چھتیس صحیح روایات سے ثابت ہے۔ یہ آپ کی جہالت ہے کہ امام بخاری کی صرف یہی سند آپ کو نظر آتی ہے باقی اسناد پر شیعہ اندھے کیوں ہو جاتے ہیں!

انا للہ ونا الیہ راجعون۔

اگر شیعوں کے پاس اپنی کتب میں صحیح روایات موجود ہیں تو پھر میرا چیلینج قبول کیوں نہیں کر رہے۔

صرف اہل تشیع صحیح روایات سے فدک کو سیدہ فاطمہ کا حق ثابت کر کے دکھائیں۔

اہل تشیع کی کتب اربعہ میں امام حسن اور امام حسین بلکہ سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ کی کتنی روایات موجود ہیں ذرا یہ حقیقت بھی عوام تک پہنچائیں نام نہاد محقق صاحب۔

نبی کی احادیث تو کتب اربعہ میں برائے نام ہیں لیکن حسنین کریمین اور سیدنا علی و سیدہ فاطمہ کی روایات بھی اہل سنت سے کم کیوں ہیں؟

میں مجبور کیوں ہوں گا؟ میں مجبور اس وقت ہوتا جب فدک پر دوسرے کئی طرق موجود نہ ہوتے۔

در حقیقت مجبور آپ ہیں۔ کھسیانی بلی کھنبا نوچے! بے شک تمام راوی غیر معصوم ہیں۔ کیا شیعہ راوی معصوم ہیں؟

کسی حقیقت کا علم نہ ہونا خطا ہے تو قرآن سے ہی انبیائے کرام کی عصمت پر سوالیہ نشان لگ جاتے ہیں۔ اوپر حضرت موسیٰ، حضرت ھارون اور حضرت خضر علیہم السلام کے تین واقعات بطور مثال پیش کئے جا چکے ہیں۔ شیعہ اور حق سمجھے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ ہاں جسے اللہ توفیق دے۔

ہمارے نزدیک اجتہادی خطا کوئی گناہ یا قابل مذمت فعل نہیں ہے، کیونکہ اجتہاد کرنے والے کی نیت نیک ہوتی ہے۔ میں آپ کو قرآن سے انبیائے کرام کے غلط اجتہاد بھی دکھا چکا ہوں۔ شیعہ منطق خلاف قرآن ہے۔

مزید تشفی چاہتے ہیں تو مجھ سے صرف **اجتہادی خطا** پر مناظرہ رکھ لیں۔ قرآن واحادیث سمیت شیعہ کتب سے بھی دلائل رکھ کر آپ کا شافی وکافی علاج کردوں گا۔

سیدہ فاطمہ کیوں ناراض ہوئیں کیوں رنجیدہ ہوئیں۔ اس پر آپ کے پاس ایک طرق میں امام زہری کے ادراج اور علماء اہلسنت کے پیراگراف کے بیچ سے نکالی گئیں چند عبارات اور ٹوٹے پھوٹے جملوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔

امام زہری کے تینوں ادراج کی دھجیاں اس پوری گفتگو میں بکھری ہوئی ہیں۔ اگر سچے ہیں تو میرے اشکالات کا جواب کیوں نہیں دے رہے۔ ہر روز نئی کہانیاں کیوں؟ پہلے کے نکات کون کلیئر کرے گا؟

میری گاڑی رکی نہیں ہے بلکہ میری گاڑی تو منزل پر پہنچ بھی گئی حضور۔ آپ کی گاڑی یوٹرن لیکر واپس وہاں پر کھڑی ہے جہاں سے اسٹارٹ لیا تھا یعنی تحریر کے الف پر!

آپ کی وہی روش پہلے دن سے آج تک برقرار ہے۔ آپ میرے کسی جواب / اشکال کا علمی جواب نہیں دے پا رہے۔ جھوٹ بولنے کا سلسلہ بھی جاری وساری ہے۔ کئی بار اسکرین شاٹ بھی مانگے اگر سچے ہوتے تو اسکرین شاٹ اب تک رکھ دئے ہوتے۔ کذب بیانی پر انسان کو شرم بھی آتی ہے۔ اب آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ الف پر گفتگو ختم ہوئی یا نہیں؟ اپنی تحریر کے ب پر گفتگو کرنی ہے یا نہیں؟

آج آپ نے لنکس پر وقت ضایع کیوں کیا جب گفتگو بقول آپ کے ابھی ختم ہی نہیں ہوئی۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ شیعہ آدھی باتوں سے نتیجہ نکالتے ہیں! آخر شیعہ آدھی باتوں سے نتائج کیوں نکالتے ہیں؟ عوام تک گفتگو ختم ہونے سے پہلے سائیٹ پر تحریر رکھنا بھی آپ کی خیانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

شیعہ مناظر: ارباب فہم و عقل۔ توجہ کریں۔ بخاری میں زھری کے متنازعہ حدیث کے بارے میں تفصیل۔

كِتَابُ فَرْضِ الخُمُسِ

3093 - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» ، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ۔

3094 --------ثُمَّ جِئْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي، وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ، وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ، تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، وَجَاءَنِي هَذَا - يُرِيدُ عَلِيًّا - يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

كتاب المغازى ----بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ

4033---- قَالَ: «لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَبَّاسٍ، وَعَلِيٍّ

4035 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، وَالعَبَّاسَ، أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا، أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا المَالِ» وَاللَّهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

4240 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، ---- فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ، فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ-- {بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ}

5358 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ---«لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ--{ كتاب النفقات --- بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ ---

6726 - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: ----فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ---- كِتَابُ الفَرَائِضِ- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»-

6727 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

6728 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:--: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، فَقَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ

6730 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

7305 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ----------: قَالَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ--

7305--6728-5358-4033-3094-- حضرت علی وعباس

6730 ازواج کی طرف سے مطالبہ۔

6727۔ صرف حدیث لانورث ہی ذکر ہے۔ واقعہ ذکر نہیں ہے۔

6726--4240-3093-- ناراضگی جناب فاطمہ۔

4035-- مطالبہ ارث۔ حضرت فاطمہ کے ردعمل کو ذکر نہیں کیا ہے۔

لہذا صرف یہی ایک مورد ہے جہاں ایک حد تک کہہ سکتا ہے کہ ناراضگی ذکر نہیں ہوئی ہے لیکن حقیقت میں دیکھا جائے یہاں بھی کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ جناب فاطمہ کی نہ رضایت کا ذکر ہے نہ ناراضگی کا۔

سنی مناظر: ڈھنگ کا جواب دیجئے گا۔ ورنہ آج کے بعد گفتگو نہیں کروں گا۔

شیعہ مناظر: میری باری ہے ممتاز صاحب آرام کرو۔

سنی مناظر: اتنی ساری احادیث رکھ دینا کافی نہیں ہوتا۔ استدلال؟ ثابت کیا کر رہے ہیں۔ جواب کس بات کا دینا ہے؟ مناظرے کے اصولوں کے مطابق گفتگو کریں۔

دلیل + استدلال

کاپی پیسٹر اور مناظر میں فرق ہونا چاہئے۔

شیعہ مناظر: اب جواب شروع کریں۔ اب یہ میری تحقیق ہے۔ یقینا جو جدول ممتاز صاحب نے پیش کی ہے وہ کسی کی بنائی ہوئی ضرور ہے۔ لیکن مغالطہ پر مشتمل اور حقیقت کو چھپانے کی کوشش، اوپر دیکھا جہاں جناب فاطمہ اور خلیفہ کے درمیان معاملے کا ذکر ہے پوری بخاری میں 4 مورد ذکر ہے (میری تحقیق کے مطابق) ان چار میں سے تین میں غضب ناک ہونے اور بائیکاٹ کا ذکر ہے۔ ایک مورد میں مطالبے کے بعد خلیفہ کے استدلال کا ذکر ہے لیکن جناب فاطمہ کے رد عمل کا ذکر نہیں ہے لیکن ان میں کہیں پر بھی یہ ذکر نہیں ہے کہ جناب فاطمہ خاموش ہوگئی تھیں اور یہی صورت حال صحیح مسلم کی روایات کا ہے۔ صحیحین میں اس واقعے کو اسی زہری کے علاوہ کسی نے بھی نقل نہیں ہے۔ سب میں یہی زہری ہے۔ اب ممتاز صاحب ہمیشہ ایک جدول بنا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ صرف زہری نے نقل کیا ہے کسی اور نے ذکر نہیں کیا ہے

جناب کسی اور سے یہ واقعہ صحیحین میں نقل ہوا ہے؟ اگر ہوا ہے تو دکھا دینا۔ (مجھے تو نہیں ملی آپ دکھا دیں)

اب جب امام بخاری اور مسلم نے زہری ہی کی روایت کو قابل اعتماد سمجھ کر نقل کیا ہے تو کیا تقصیر شیعوں کا ہے؟ لہذا یہ مغالطہ نہ کریں کسی اور نے غضبناک ہونے کو ذکر نہیں کیا ہے۔ جناب کسی اور سے جناب فاطمہ اور خلیفہ کے درمیان ہونے والا واقعہ صحیحین میں نقل ہوا ہے؟ جی ابھی آپ کو معلوم ہونا چاہیے ہماری بحث خلفاء اور اہل بیت کے موقف بیان کرنے میں چل رہی ہے۔ جب آپ زہری کے گمان سے نکل کر اس حقیقت کو مان لوگے کہ امام بخاری اور مسلم کی نقل کے مطابق جناب فاطمہ ع نے خلیفہ کے استدلال کو قبول نہیں کیا۔ اگر قبول کرتی تو ناراض کیوں ہوتی۔ اگر ناراض نہ ہوتی تو خلیفہ کو ان کی رضایت کو حاصل کرنے کے لیے ان کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ جب یہ کلئیر ہو تو پھر میں آپ کو بتاوں گا کہ جناب فاطمہ کا موقف ٹھیک تھا اور خلیفہ کا فیصلہ غلط تھا۔

ابن تیمیہ، ابن عثیمین، ملا جلال اشرفی وغیرہ کے خلاف۔

> شیعہ مناظر کا دجل و فریب! مناظرے کے بعد بتائے گا کہ شیعہ کے پاس وہ کونسے خفیہ دلائل ہیں جن کے مطابق باغ فدک سیدہ کا حق تھا اور نبی کا فرمان معاذاللہ جھوٹا تھا اور خلفاء نے نبیﷺ کا فیصلہ سنا کر غلط کیا!

اپنے موقف سے غبار ہٹاؤ، سیدہ کیوں ناراض اور رنجیدہ ہوئی تھیں، کب رنجیدہ ہوئی تھیں، یہ رنجیدہ ہونے کیسے ثابت ہوا، ناراضگی چہرے اور الفاظ سے معلوم ہو گا ہے۔ کس نے دیکھا کس نے سنا؟ ان تینوں کو واضح

کرو، واضح جواب دو، رنجیدہ کیوں ہوئی تھی۔ کیوں آخری عمر میں یعنی چھ ماہ بعد راضی کرنے کی ضرورت پیش آئی؟ آپ کی نظر اور خلفاء کی نظر میں اختلاف کیوں ہے، آپ سے پوچھا تھا، امام زہری کو گمان کیسے ہوا، وہ تو عینی شاہد نہیں تھا، کسی سے کچھ سنے بغیر اس نے اتنی بڑی بات کو حدیث کا حصہ بنایا ہے، کیا یہ کہانی سنانی والا کوئی انسان تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ اہل سنت کا موقف ایک مرسل اور مدلس کی روایت پر کھڑا ہے۔ آپ کے بڑے بڑے علماء نے ناراضگی کو اسی زہری کی روایت سے ثابت کیا ہے یعنی صحیح سند روایت سے اور پھر رضایت کو ثابت کرنے کے لیے ایک مدلس کی ایسی روایت کا سہارا لیتے ہیں کو مرسل ہے اور پھر شعبی کے مرسل کو بھی ابن حجر، ذھبی البانی حجت نہیں مانتے۔ لہٰذا جو شاخ نازک پر آشیانہ بنائے۔ کہاں ہیں یقینی شواہد؟؟

امام علی ع سے بخاری نے 29 روایت، صحیح مسلم نے ۳۵ روایتیں نقل کی ہیں۔

-حضرت فاطمۃ زھراء کہ جن کی تربیت خانہ وحی الہی میں ہوئی، بخاری نے ان سے چار اور مسلم نے تین روایتیں نقل کی ہیں۔ دامن امین وحی الہی میں تربیت پانے والی عظیم شخصیت امام حسن علیہ السلام سے صحیح بخاری اور مسلم کوئی حدیث نقل نہیں کی ہے۔ وحی الہی کے ماحول میں پروان چڑھنے والی چوتھی شخصیت

امام حسین علیہ السلام سے دونوں نے صرف ایک ایک روایت نقل کی ہے۔ جبکہ بخاری نے جناب عائشہ سے 228، عبد اللہ بن عمر سے 300، مسلم نے جناب عائشہ سے ۲۴۳ روایت عبد اللہ بن عمر سے ۴00، ابو ھریرہ کہ دو سال بھی پیامبر کے ساتھ مصاحبت نہیں کی ان سے 446 روایتیں بخاری نے نقل کی ہیں۔

اھل تشیع کی کتابوں میں موجود روایات رسول اللہ ﷺ سے نہ بھی ہو لیکن آپ لوگ تو اپنے آپ کو اہل بیت کے پیرو اور شیعوں کو دھوکہ باز اور جھوٹا سمجھتے ہیں، کیا امام حسن مجتبی سے ایک بھی روایت نقل نہ ہوا

واضح تعصب اور ان سے روگردانی کی دلیل نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے سب سے ممتاز شاگرد کیا ان سے بڑھ کر اور کوئی تھے؟ کیا سنت کو نقل کرنے کے لیے ان سے مناسب کوئی اور شخصیت تھی؟ جناب آپ کی صحیحین آپ کی تاریخ کو بتانے کے لیے بہترین اور زندہ گواہ ہیں۔

شیعوں کی کتابوں میں موجود احادیث کو سمجھنے کے لیے اپنے علماء کی بنائی ہوئی اصطلاحات سے استفادہ کرنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ جناب شیعہ کتابوں کی روایات کو سمجھنے کے لیے صحاح ستہ کے اصول سے کام چلانے کی کوشش غیر علمی طریقہ ہے۔ اس پر بحث چلی تو آپ کو بتادوں گا۔

شیعہ کتب چوتھی اور پانچویں صدی میں ایران اور عراق میں گھڑی گئیں۔ شیعہ مناظر کی منطق کے مطابق اصول اربعہ شیعہ تاریخ بتانے کے لئے بہترین اور زندہ گواہ ہیں!!

شیعہ مناظرعاجز اور مناظرے سے راہ فرار

شیعہ مناظر: میں نے آپ کو نہ مجبور کیا ہوا ہے نہ آپ سے بحث جاری رکھنے کے لیے التماس کرتا ہوں۔ دس مرتبہ ڈیڈ لائن دے چکے ہو۔

سنی مناظر: میرے کاپی پیسٹر۔ اگر یہ واقعی آپ کی ہی تحقیق ہے تو اپنے چند جملوں میں استدلال لکھ کر بتائیں کہ ان روایات سے آپ ثابت کیا کر رہے ہیں؟ ان کا استدلال آپ کو لکھنا ہے۔

میرے سوالات پر لاجواب ہونے والے محقق صاحب۔ میرے چیلینج کو قبول نہ کرنے عالم صاحب۔ صرف ایک طرق سے عقائد بنانے والے منصف مزاج بھائی۔ اگر میں غلط ہوں تو **امام زہری کے طرق سے یا کسی اور طرق سے خود سیدہ فاطمہ سے ناراضگی دکھادیں۔** مسئلہ حل کریں۔ دیر کس بات کی ہے؟

اتنی لمبی لمبی چھوڑنے کے بجائے براہ راست وہ روایات پیش کریں کہ

امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کیا ہے کہ سیدہ فاطمہ نے خلیفہ کے استدلال کو قبول نہیں کیا۔

اتنے جھوٹ بولتے ہیں کہ اللہ کی پناہ

میرا خیال ہے اب کوئی نئی بات آپ کے پاس نہیں ہے۔ **سیدہ فاطمہ کا باغ فدک حق ہوتا تو اب تک آپ نے ثابت کر دیا ہوتا۔**

آپ کے پاس ایک طرق اور ایک راوی کے گمان کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ بس ناراضگی کا رٹہ لگانے کے سوا کوئی علمی بات بھی نہیں ہے۔ آپ تو الزامی جوابات جو شیعہ کتب سے پیش کئے گئے ان کا بھی علمی رد نہیں کر سکے ہیں۔ اب میرا خیال ہے ہم گفتگو ختم کر دیں۔

ب پر آپ سے گفتگو نہیں ہو سکے گی۔ آپ بس تحریریں لکھ کر نامکمل حقائق بیان کر کے عوام کو گمراہ کر کے دین کی خدمت کیا کریں۔ مناظرے کرنا آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔

اہل سنت مؤقف ایک طرق اور ایک راوی پر نہیں ہے۔

اہل تشیع کا مؤقف ایک طرق اور ایک راوی پر ہے۔

ان دو جملوں کو دن میں تین چار بار پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ کچھ دنوں میں افاقہ ہو جائے گا۔ بیشک شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

جو پوچھا جائے اس کا جواب شیعہ دیں تو شاید ھدایت بھی مل جاتی۔ اللہ کے بندے اپنی اصول اربعہ کو بھی کھول لیا کریں۔ دن رات صحاح ستہ سے اپنے باطل مؤقف پر دلائل ڈھونڈنے کے بجائے اپنی ہی کتب پر تحقیق کریں اور اپنے شیعوں کو بتائیں کہ

نبی کریم، سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین کی کتنی احادیث شیعہ کی اصول اربعہ میں موجود ہیں۔

کیا کوئی مشکل بات پوچھی ہے جو آپ کی سمجھ شریف میں نہیں پہنچ پا رہی۔ چلیں نبی کریم ﷺ کی احادیث معاف کر دیتا ہوں۔ نبی کریم نے شیعیت کی تبلیغ ہی نہیں کی تو اصول اربعہ میں احادیث کہاں سے آئیں گی!!

آپ سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین کی احادیث کی تعداد ہی اپنے لوگوں کو بتا دیں۔ بلکہ یہ ثابت کر دیں کہ صحاح ستہ سے زیادہ اصول اربعہ میں ان کی احادیث موجود ہیں۔ کوشش کر کے دیکھیں۔

میرا خیال ہے گفتگو ختم ہو چکی ہے۔ شیعہ مناظر بحیثیت مدعی اپنے دعوی کا دفاع کر سکے یا نہیں۔ اس کا فیصلہ تمام ممبرز پر چھوڑتا ہوں۔ ب پر گفتگو تو ان سے ہوئی نہیں، جس طرح بے تکی باتیں کر کے ادھر ادھر بھاگتے رہے وہ بھی تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ البتہ ان کی تحریر کے الف پر بہت تفصیل سے گفتگو کی جا چکی ہے۔

میں اب مزید وقت نہیں نکال سکتا۔ اگر شیعہ مناظر کو شوق ہو تو دوبارہ وقت مقرر کر کے مزید نکات پر گفتگو کروں گا۔ خاص طور یہ نکات اہم ہیں۔

1۔ مسئلہ فدک (اہل تشیع کی صحیح روایات کی روشنی میں)

2۔ میراث نبوی (قرآن اور سنی و شیعہ کتب کی روشنی میں)

3۔ اجتہادی خطا اور اس کی حیثیت (قرآن اور سنی و شیعہ کتب کی روشنی میں)

ہم دونوں پہلے ہی مختصر تبصرہ بھی لکھ چکے ہیں۔ چند نکات بعد میں زیر بحث آئے۔ موصوف تو شیعہ سائیٹ پر ون سائیڈیڈ دلائل بھی رکھ چکے ہیں۔ لنک اوپر موجود ہے۔ میں بھی کل سے پی ڈی ایف بنانا شروع کروں گا۔ عوام تک دونوں فریقین کا مؤقف پہنچ چکا ہے۔ حق کے متلاشی ہم دونوں کے دلائل پڑھیں اور اپنے علم عقل اور ضمیر کے مطابق مسئلہ فدک کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔

اللہ عزوجل ہم سب کو دین کی درست سمجھ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَ مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ (سورہ یس : آیت 17)

شیعہ مناظر کا آخری جواب

شیعہ مناظر: دیکھا بخاری کے جدول کا آپریشن ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے پھر رویہ بدلا۔ میں نے کل آدھے گھنٹے میں یہ تحقیق کی لیکن ڈاکٹر صاحب کو کسی نے جدول بنا کر دیا ہوا ہے، جب میں نے آپریشن کیا تو ڈاکٹر صاحب حسب عادت لفاظی اور خطابت کرنے لگا۔ جناب۔ بخاری میں حضرت فاطمہ ع اور خلیفہ کے درمیان کا معاملہ چار جگہوں پر ذکر ہے۔ 3 میں ناراضگی کا ذکر ہے ایک میں جناب فاطمہ ع کے رد عمل کا تذکرہ نہیں ہے یعنی ناقص طور پر واقعہ ذکر ہوا ہے لیکن پھر بھی اس میں خلیفہ کے استدلال کے بعد جناب فاطمہ ع کی طرف سے مطالبہ جاری رکھنے کا ذکر پھر بھی موجود ہے لہذا اس میں موجود چار کے چار روایت میرے موقف کے حق میں ہے۔

دوران مناظرہ سنی مناظر نے دو چارٹ پیش کئے تھے۔ایک چارٹ میں فدک کے متعلق تمام معتبر کتب میں موجود صحیح روایات کی تعداد واضح دکھائی گئی ہے اور دوسرے چارٹ میں صرف صحیح بخاری میں موجود پانچ طرق دکھائے گئے تھے۔حیرت کی بات ہے شیعہ مناظر کو پانچ کی بجائے چار روایات فدک پر ملی ہیں۔ اس کے علاوہ باقی کتب میں موجود صحیح روایات شاید ان کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ صحیح بخاری میں صرف وہی ایک طرق میں صرف اسی گمان پر شیعہ ایمان رکھتے ہیں جن کا رد نہ صرف اہل سنت بلکہ شیعہ کتب سے بھی ہوجاتاہے! جسے جو ملے یہ سب نصیب کی بات ہے۔

جی آپ کے امام بخاری نے باقی طرق اور اسناد کو چھوڑ کر آپ کے برخلاف ایسے طرق کا انتخاب کیوں کیا؟ اور جو طرق آپ کے بقول زیادہ اہم ہیں ان کا انتخاب کیوں نہیں کیا۔ پس آپ کا وہ جدول مغالطہ آمیز

ہے، جھوٹ اور سچ کو ملا کر پیش کیا ہے لہٰذا امام بخاری کے انتخاب کو قبول نہ کریں آپ کی مرضی، اب جب اس واقعے کو ذکر کرنے کے اعتبار سے اپ نے جو تحقیق تحریر پیش کی تھی اس کی حالت بھی واضح ہے۔

سچ اور جھوٹ کا مجموعہ اور مغالطہ، دھوکہ بازی۔

اہل تشیع کے علماء کا یہ حال ہے تو عام شیعوں کا کیا قصور! کیا امام بخاری نے یہ دعوی کیا ہے کہ اس نے تمام صحیح روایات کو اپنی کتاب میں شامل کیا ہے اور اس کے علاوہ باقی طرق اور باقی کتب میں صحیح روایات نہیں ہوسکتیں؟ عقل نہ ہو تو موجاں ہی موجاں!!
سنی مناظر کا جدول اگر غلط ہے تو اسے ثابت کرنے میں کتنی دیر لگتی ہے؟ شیعہ مناظر دلشاد پورے مناظرے میں صرف اپنی کہانیاں سناتا رہا اور علمائے اہل سنت کے اقوالات سے اپنی مطلب کی عبارتیں پیش کرتا رہا!!

یہ ایک حقیقت ہے اہل سنت کا موقف ایک مرسل اور مدلس کی روایت پر کھڑا ہے۔ آپ کے بڑے بڑے علماء نے ناراضگی کو اسی زہری کی روایت سے ثابت کیا ہے یعنی صحیح سند روایت سے اور پھر رضایت کو ثابت کرنے کے لیے ایک مدلس کی ایسی روایت کا سہارا لیتے ہیں کو مرسل ہے اور پھر شعبی کے مرسل کو بھی ابن حجر، ذھبی البانی حجت نہیں مانتے۔ لہٰذا جو شاخ نازک پر اشیانہ بنائے۔ کہاں ہے یقینی شواہد؟ لفاظی اور خطابت سے کام نہیں چلے گا ڈاکٹر صاحب۔ اپنے موقف سے غبار ہٹاؤ، سیدہ کیوں ناراض اور رنجیدہ ہوئی تھیں۔ کب رنجیدہ ہوئی تھیں، یہ رنجیدہ ہونے کیسے ثابت ہوا، ناراضگی چہرے اور الفاظ سے معلوم ہوگا ہے، کس نے دیکھا کس نے سنا؟ ان تینوں کو واضح کرے۔ واضح جواب دو۔ رنجیدہ کیوں ہوئی تھی۔ کیوں آخری عمر میں یعنی چھ ماہ بعد راضی کرنے کی ضرورت پیش آئی؟ آپکی نظر اور خلفاء کی نظر میں اختلاف کیوں ہے۔ کیا یہ کہنا چاہتے ہو کہ جناب فاطمہ کو حق واضح ہونے اور اپنے والد محترم کے فیصلے کو سن کر آپ رنجیدہ ہوئی،

غضبناک ہوئی، ناراض ہوئی؟

خلیفہ کی طرف سے حدیث سے استدلال کو سننے کے بعد اس حکم کو قبول کرنے کے بعد آپ پر حق واضح ہونے کے بعد آپ ناراض ہوئی رنجیدہ ہوئیں؟

ڈاکٹر صاحب اپنے باطل گمان اور نظریے کو ثابت کرنے کے لیے اس خاتون کی شان میں توہین کرتے ہو جو جنت کی تمام عورتوں کی سردار اور سب سے افضل ہیں؟ ڈاکٹر صاحب اس طرح کہنا تو ایک عام مسلمان خاتون کے لیے بھی مناسب نہیں۔ ڈاکٹر صاحب شرم کی بات ہے۔ خاتون جنت کو ایک عام اور معمولی عورت سے نیچے دکھانے کے چکر میں ہو!

قارئین! شیعہ مناظر کی غلیظ سوچ ملاحظہ فرمائیں! خود ہی اپنے جملے سنی مناظر کی طرف منسوب کر کے خود ہی نتیجہ نکالتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ سنی مناظر سیدہ فاطمہ کی شان میں توہین کر رہا ہے۔
شیعوں کی رگوں میں یہ خباثت رچی بسی ہوئی ہے کہ جب علمی میدان میں شکست کھاتے ہیں تو پھر اس طرح کی اوچھی حرکتیں شروع کردیتے کرتے ہیں!
اللہ کی پناہ! کوئی خوف خدا تک نہیں ہے!

سنی مناظر پر لگائے گئے اس سنگین الزام کا اسکرین شاٹ اگلے پیج پر دیکھیں۔

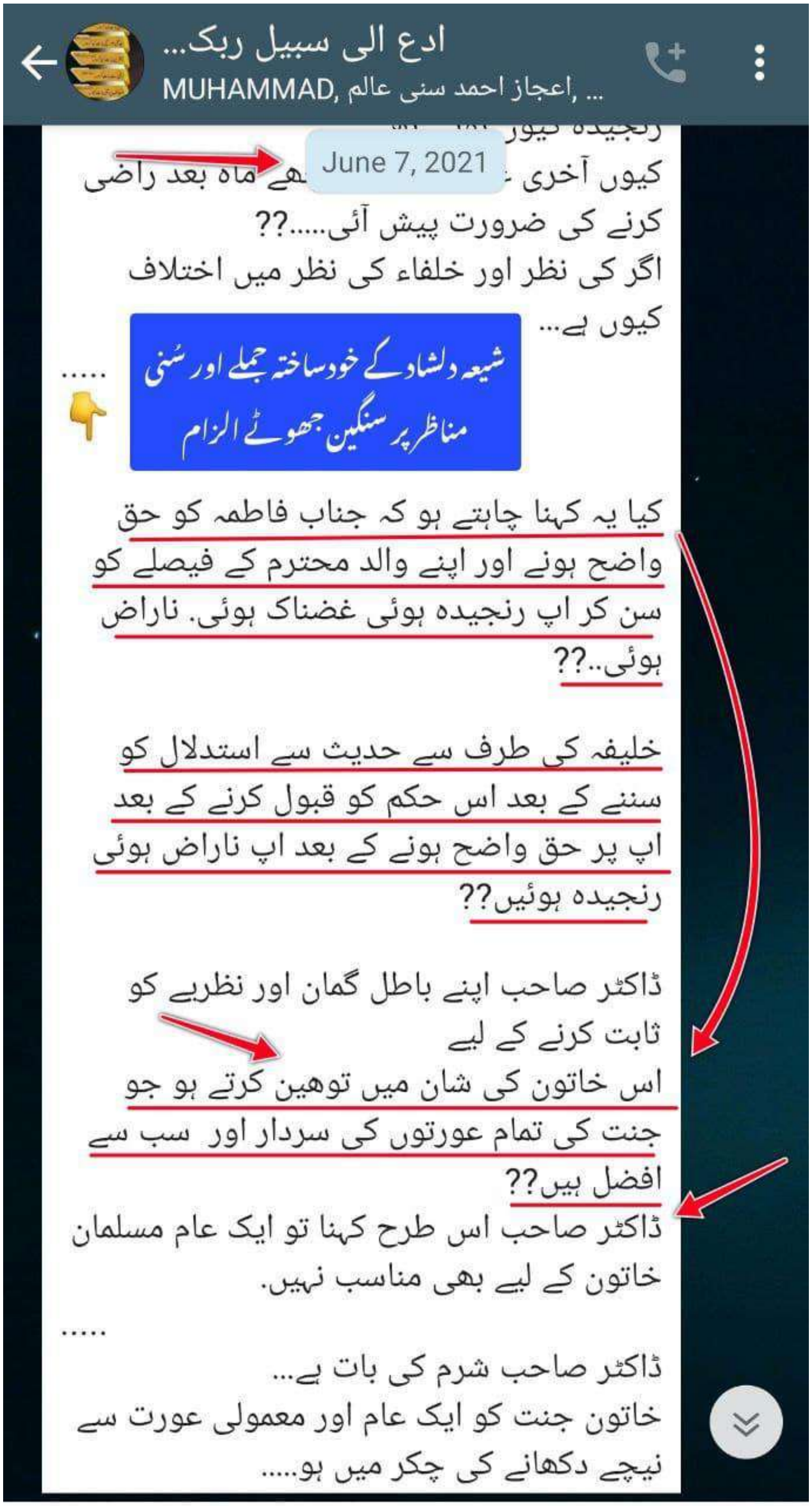
ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...
June 7, 2021
کیوں آخری ماہ بعد راضی
کرنے کی ضرورت پیش آئی.....؟؟
اگر کی نظر اور خلفاء کی نظر میں اختلاف
کیوں ہے...
شیعہ دلشاد کے خودساختہ جملے اور سُنی مناظر پر سنگین جھوٹے الزام
.....
کیا یہ کہنا چاہتے ہو کہ جناب فاطمہ کو حق
واضح ہونے اور اپنے والد محترم کے فیصلے کو
سن کر اپ رنجیدہ ہوئی غضناک ہوئی. ناراض
ہوئی..؟؟
خلیفہ کی طرف سے حدیث سے استدلال کو
سننے کے بعد اس حکم کو قبول کرنے کے بعد
اپ پر حق واضح ہونے کے بعد اپ ناراض ہوئی
رنجیدہ ہوئیں؟؟
ڈاکٹر صاحب اپنے باطل گمان اور نظریے کو
ثابت کرنے کے لیے
اس خاتون کی شان میں توہین کرتے ہو جو
جنت کی تمام عورتوں کی سردار اور سب سے
افضل ہیں؟؟
ڈاکٹر صاحب اس طرح کہنا تو ایک عام مسلمان
خاتون کے لیے بھی مناسب نہیں.
.....
ڈاکٹر صاحب شرم کی بات ہے...
خاتون جنت کو ایک عام اور معمولی عورت سے
نیچے دکھانے کی چکر میں ہو.....

شیعہ مناظر: اپ سے پوچھا تھا، امام زہری کو گمان کیسے ہوا۔ وہ تو عینی شاید نہیں تھا۔ کسی سے کچھ سنے بغیر اس نے اتنی بڑی بات کو حدیث کا حصہ بنایا ہے۔ کیا یہ کہانی سنانی والا کوئی انسان تھا۔ کیا یہ اتنا غیر ذمہ دار آدمی تھا کہ اپنی طرف سے اس نے ایک جھوٹی بات کو حدیث کا حصہ بنایا اور خلفاء پر طعن کے دروازے کھول یا؟

جانتے ہو کس فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں یہ بکواس کہہ رہے ہو۔

قارئین ! یہ بھی پڑھیں۔ سنی مناظر نے پورے مناظرے میں سیدہ فاطمہ کی شان میں کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے ان کی عظمت و شان میں ذرا برابر بھی حرف آ ئے۔ شیعہ مناظر دلشاد دراصل اپنے بغض میں اندھا اور شکست کے غم میں عقل کھو بیٹھا ہے۔ اسے یہ تک احساس نہیں ہو رہاکہ وہ کتنے سنگین الزام سنی مناظر پر لگا رہا ہے۔ایسے الزام جو وہ ثابت بھی نہیں کر سکتا!

جنت کی عورتوں کی سردار

اہل سنت کی کتابوں میں واضح طور جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی اس فضیلت کا ذکر ہے، آپ کی یہی فضیلت صحیح بخاری میں موجود ہے اور یہ کتاب ہی اہل سنت کے نزدیک قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ معتبر کتاب ہے۔

فَقَالَ «أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ»

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: «کیا آپ اس چیز پر راضی نہیں کہ آپ جنت کی عورتوں کی یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہو؟» البخاري الجعفي، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله (متوفاي256هـ)، صحيح

البخاري، ج 3، ص 1326، ح3426، كِتَاب الْمَنَاقِبِ، بَاب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ في الْإِسْلَامِ، تحقيق د. مصطفى ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، الطبعة: الثالثة، 1407 - 1987.

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جناب خدیجہ اور عائشہ سے زیادہ بافضیلت

بدر الدین عینی نے صحیح بخاری کی شرح میں اہل سنت کے نزدیک جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا، جناب خدیجہ اور عائشہ پر برتری کے بارے میں لکھتا ہے۔

أن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة، قال الكرماني: فهي أفضل من خديجة وعائشة، رضي الله تعالى عنهما.

یقینا فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں، کرمانی نے کہا ہے: اس حدیث کے مطابق حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا جناب خدیجہ اور جناب عائشہ سے برتر ہے۔

العيني، بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد الغيتابى الحنفى (متوفاي 855هـ)، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ج 16، ص 154، ناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت

ملا علي ھروی نے بھی اس سلسلے میں لکھا ہے:

وقال الحافظ ابن حجر: فاطمة أفضل من خديجة وعائشة بالإجماع، ثم خديجة ثم عائشة.

حافظ ابن حجر نے کہا ہے: فاطمہ سلام اللہ علیہا، خدیجہ اور عائشہ سے افضل ہیں ان کے بعد خدیجہ ہے اور خدیجہ کے بعد عائشہ افضل ہے۔

القاري، علي بن سلطان محمد الهروي، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ج 10، ص 403، تحقيق: جمال عيتاني، ناشر: دار الكتب العلمية - لبنان/ بيروت، الطبعة: الأولى، 1422هـ - 2001م.

قاضي عبد النبی حنفی لکھتا ہے: وقال الإمام علم الدين العراقي رحمه الله إن فاطمة وأخاها إبراهيم أفضل من الخلفاء الأربعة بالاتفاق.

وقال الإمام مالك رضي الله عنه ما أفضل على بضعة النبي أحدا.

وقال الشيخ ابن حجر العسقلاني رحمه الله فاطمة أفضل من خديجة وعائشة بالإجماع ثم خديجة ثم عائشة.

واستدل السهيلي بالأحاديث الدالة على أن فاطمة رضي الله عنها بضعة رسول الله.

امام علم الدین عراقی سے نقل ہوا ہے: فاطمہ اور ان کے بھائی ابراہیم خلفاء اربعہ سے افضل ہیں۔ امام مالک سے نقل ہوا ہے: کوئی بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سلم کے جسم کے حصے {جناب فاطمہ} سے زیادہ افضل نہیں ہے۔ ابن حجر عسقلاني نے کہا ہے: اہل سنت کے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جناب فاطمہ، خدیجہ ور عائشہ سے افضل ہیں، ان کے بعد جناب خدیجہ اور پھر جناب عائشہ افضل ہے۔ سهيلي نے بھی ان کے افضل ہونے کو ثابت کرنے کے لئے ان احادیث سے استدلال کیا ہے کہ جو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم ک حصہ بتاتی ہیں۔

الأحمد نكري، القاضي عبد النبي بن عبد الرسول الحنفي الهندي، دستور العلماء أو جامع العلوم في اصطلاحات الفنون، ج 1، ص 12، : تحقيق: عرب عباراته الفارسية: حسن هاني فحص، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولى، 1421هـ - 2000م.

مناوی نے بھی جناب فاطمہ کا خلفاء پر برتری کے بارے میں لکھا ہے: وذكر العلم العراقي أن فاطمة وأخاها إبراهيم أفضل من الخلفاء الأربعة بالاتفاق.

علم الدين عراقي نے کہا ہے: اہل علم کا اتفاق نظر ہے کہ جناب فاطمہ اور ان کے بھائی ابراہیم خلفاء اربعہ سے افضل ہیں۔ المناوي، محمد عبد الرؤوف بن علي بن زين العابدين (متوفاي 1031هـ)، فيض القدير شرح الجامع الصغير، ج 4، ص 422، ناشر: المكتبة التجارية الكبرى - مصر، الطبعة: الأولى، 1356هـ.

عبد الرحمن سیوطی نے بھی جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا تمام صحابہ سے افضل ہونے کے بارے میں اہل سنت کے نظرئے کو بیان کرتے ہیں۔

قال مالك رضي الله عنه: لا أفضل على بضعة من النبي صلى الله عليه وسلّم أحداً.

امام مالک نے کہا ہے: کوئی بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وجود کے حصے سے افضل نہیں ہے.

السيوطي، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر (متوفاي911هـ)، الحاوي للفتاوي في الفقه وعلوم التفسير والحديث والاصول والنحو والاعراب وسائر الفنون، ج 2، ص 280، تحقيق: عبد اللطيف حسن عبد الرحمن، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولى، 1421هـ - 2000م

آپ سے پوچھے میرے سارے لاجواب سوالات بھی اور میری طرف سے اٹھاے شبھات بھی انشاء اللہ پی ڈی ایف کی صورت میں پیش کروں گا۔ لیکن آپ کی پی ڈی ایف آنے کے بعد۔ صرف اتنی گزارش۔ کسی پاکستانی عدالت میں جا کے شکایت نہ کرنا۔

خانه،:قال رسول الله (ص(: إذا كانَ يَوْمُ القيامَةِ نادي مُنادٍ: يا أَهْلَ الجَمْعِ غُضُّوا أَبْصارَكُمْ حَتي تَمُرَّ فاطِمَة۔

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: روز قیامت ایک منادی نداء دے گا کہ: اے اہل قیامت اپنی آنکھوں کو بند کر لو، کیونکہ اب یہاں سے فاطمہ کا گزر ہونے والا ہے۔کنز العمّال ج 13 ص 91 و 93، منتخب كنز العمّال بهامش المسند ج 5 ص 96،الصواعق المحرقة ص ،190، أسد الغابة ج 5 ص 523، تذكرة الخواص ص 279،ذخائر العقبي ص 48،مناقب الإمام علي لابن المغازلي ص 356،نور الأبصار ص 51 و 52

(نوٹ: اس کے بعد شیعہ مناظر نے ایک لنک بھیجا جس میں اہل سنت کتب سے سیدہ فاطمہ کے فضائل پر احادیث موجود ہیں۔)

شیعہ مناظر کی طرف سے اہل سنت احادیث سے شان سیدہ فاطمہ دکھانا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اہل سنت ہی حقیقی عاشقان اہل بیت ہیں۔ اس بات کا اقرار دشمن بھی کرتے ہیں۔ اہل بیت کے فضائل پر جتنی کتب علمائے اہل سنت نے مرتب کی ہیں اس کا آدھا بھی شیعہ مصنفین نے مرتب نہیں کیں، آزمائش شرط ہے۔

سنی مناظر کا شیعہ مناظر کے سنگین الزام لگانے پر دوبارہ جواب

سنی مناظر: تحقیق کی ہے تو جو نکات پہلے دن سے پوچھتا رہا ہوں اس کا جواب لکھیں۔

آپ کی تحقیق کا نتیجہ: صرف ایک طرق سے ناراضگی جو بذات خود سیدہ فاطمہ سے بیان ہی نہیں ہوئی۔

فدک پر سیدہ کا حق قرآن کی میراث والی آیات سے بھی ثابت نہیں آئندہ کسی کے سامنے میراث کا راگ بھی نہیں الاپنا۔

حد تو یہ ہے شیعیت میں زمین کی وارث عورت نہیں ہوتی۔ اس پر غلط اسکینز دینے پر آپ کو ممبرز سے معافی مانگنی تھی لیکن معافی تو شرمسار مانگتا ہے۔

صحیح بخاری کی احادیث میں رد عمل کا ذکر نہ ہونے سے ناراضگی کیسے ثابت ہو گئی۔ سچ تو یہ ہے کہ امام زہری نے بھی سیدہ کی ناراضگی کے الفاظ بیان نہیں کئے کیونکہ ایسا کوئی معاملہ نہیں تھا۔ کھینچ کھانچ کے دلی رنجش کی بات ممکن ہے۔ اللہ کی قدرت دیکھیں کہ سنی و شیعہ کتب سے سیدہ کا راضی ہونا بھی مذکور ہے۔

میں نے امام شعبی کی جو روایت پیش کی اس پر آپ نے دو اعتراضات کئے۔ دونوں کا علمی رد کیا۔ راوی **اسماعیل بن ابی خالد** صحیحین کا راوی ہے، جمہور علماء کے نزدیک ثقہ راوی ہے اور امام شعبی کی روایات اہل سنت کے ہاں قابل حجت ہیں۔ **اہل سنت کی دلیل اہل سنت اصولوں کے مطابق قبول کی جاتی ہے۔** آپ نے میرے علمی رد کا کوئی جواب نہیں دیا اور اپنی ذاتی رائے سے دلیل مسترد کر دی۔ جس طرح آپ میرے تمام علمی نکات کو اپنی ذاتی تاویل سے رد کرتے رہے۔ میں نے امام بخاری کے کسی طرق پر اعتراض ہی نہیں کیا۔

شروع دن سے آپ کے ساتھ یہ مسئلہ ہے کہ جن نکات کے جواب مطلوب ہوں ان پر بات ہی نہیں کرتے۔ آپ کا قصور نہیں ہے۔ جن نکات سے حق ثابت ہوتا ہے ان پر باطل کیا بات کر سکتا ہے۔

شیعہ مناظر کی طرف سے مناظرے کی پی ڈی ایف بنانا: بالکل بنائیں اور ضرور بنائیں تاکہ عوام کو علم ہو کہ شیعہ سے کن نکات پر فدک کے معاملے میں گفتگو کرنی چاہیئے۔ ویسے پی ڈی ایف میں صرف اپنے بے تکے دلائل اور تحریریں کاپی پیسٹ کیجئے گا۔ **میرے دلائل اور نکات رکھیں گے تو ان کے جوابات کہاں سے لائیں گے۔ مناظرے میں تو پیش کر نہیں سکے۔** اہلسنت کا امام زہری کے گمان کو رد کرنے پر اتفاق ہے۔ کیا شیعہ عقائد و نظریات خبر آحاد پر کھڑے ہیں۔ اس کا جواب بھی آپ پر قرض ہے۔

امام شعبی کی مرسل روایت ہمارے ہاں صحیح ہوتی ہے۔ آپ تو ہماری صحیح روایات بھی قبول نہیں کرتے تو یہ روایت کیوں قبول کریں گے۔ بس جہاں من پسند مطلب نظر آیا تو راوی کا گمان بھی سر آنکھوں پر جسے ہم خود تسلیم نہیں کرتے۔ واہ رے شیعہ تیری منصف مزاجی۔ میں دوٹوک ہر نکتے کا جواب دے چکا۔ مجلسیں پڑھنا مجھے نہیں آتا۔ تمام نکات کا علمی رد اوپر موجود ہے۔ الحمدللہ

سیدہ کو مال ملکیت کا لالچی تصور کرکے شیعہ عوام کو بتاتے ہیں کہ فدک نہ ملنے پر سیدہ شدید ناراض ہو گئیں جبکہ فدک کو سیدہ کا حق ثابت نہیں کر پاتے۔ نبی ﷺ کے فرمان پر سیدہ فاطمہ کا ناراض ہونا ان کی شان کے خلاف ہے۔ شیعہ کو لاکھ سمجھاؤ مجال ہے جو کھوپڑی میں بات آئے۔

میں بتاؤں۔۔ اہل بیت کے گستاخ در حقیقت کون ہیں۔ شیعہ کتب بھری پڑی ہیں۔ لیکن یہ اس وقت زیر بحث نکتہ نہیں ہے۔

اہل بیت کا گستاخ کون؟

کبھی تیاری کر کے آیئے گا۔ اس پر بھی کافی شافی علاج میرے پاس موجود ہے۔

امام زہری اور عینی شاہد: عینی شاہد واقعات براہ راست بتاتا ہے۔ گمان پر یہی دلیل ہے کہ وہ جب موجود ہی نہیں تھا تو سیدہ کی خاموشی کو ناراضگی کیسے بیان کر رہا ہے۔ **خاموشی ناراضگی اور رضامندی دونوں کیفیات میں ہوتی ہے۔ عموماً خاموشی کو رضامندی ہی تصور کیا جاتا ہے۔** اس کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

الثَّيِّبُ أحقُّ بنفسِها من وليِّها والبِكرُ تستأمرُ وإذنُها سُكوتُه(صحيح مسلم:1421)

ترجمہ: ثیبہ اپنے نفس کا اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

لیکن یہ علمی نکات ہیں۔ آپ کی سمجھ میں نہیں آئیں گے۔

سیدہ فاطمہ کی توہین کا الزام: اب آپ نے اصلیت دکھانی شروع کر دی ہے۔ یہ بداخلاقی بھی آپ کی شکست ہے۔ ذرا وہ اسکرین شاٹ رکھیں جہاں میری طرف سے سیدہ فاطمہ کی کوئی گستاخی کی گئی ہے۔ معاذاللہ

کتنے جھوٹ بولیں گے، کیا اللہ کو منہ نہیں دکھانا؟ سچے ہوتے تو کوئی اسکرین شاٹ کا مطالبہ کر چکا ہوں کسی ایک کو ہی سچا ثابت کرتے۔انا للللہ وانا الیہ راجعون۔

فضائل اہل بیت پر جتنی اہل سنت کے ہاں احادیث ہیں اور کتب تحریر کی گئی ہیں اتنی شیعوں کے پاس بھی نہیں ہیں۔ الحمدللہ۔ اگر تشفی نہ ہوئی ہو تو آجانا کبھی علمی میدان میں شیعوں کی صحیح روایات سے اہل بیت کی وہ گستاخیاں دکھاؤں گا کہ اللہ کی پناہ۔

سیدہ فاطمہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ کی فضیلت: اللہ عزوجل نے ہر ایک کو الگ الگ فضیلت عطا فرمائی ہے۔ سیدہ نبی کی بیٹی ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ نبی ﷺ کی زوجہ ہیں۔ دونوں اپنی جگہ قابل تعظیم واحترام ہیں۔

اب آپ شیعوں کی پرانی چال چلنے کی کوششوں میں ہیں کہ اہل سنت تو اہل بیت کو مانتے ہی نہیں جبکہ درحقیقت شیعہ محبت کا صرف دعوی کرتے ہیں۔ قیامت تک کسی ایک امام کی سنت وسیرت پر عمل کرنا شیعہ ثابت نہیں کرسکتے۔ بس یہی حق ہے جو اظہر من الشمس ہے۔

دوستوں کو معلوم ہو گیا کہ اس کے پاس مواد ختم ہو چکا ہے۔ موصوف مدعی تھے لیکن پوری گفتگو میں آپ دیکھیں گے کہ مدعی شیعہ مناظر اپنے دعوی کا دفاع کرنے کے بجائے سنی مناظر اپنے مؤقف کا دفاع کرتا رہا۔ شیعہ مناظر کا کام دعوی پر اعتراضات کا علمی رد کرنا تھا۔ انہوں نے تھوڑے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن حق کی روشنی پر باطل کا اندھیرہ کیسے پڑ سکتا ہے۔ سورج اگر نکل آئے تو رات کو جانا ہی پڑتا ہے۔ الحمدللہ۔

میرا خیال ہے اب مجھے گروپ چھوڑ دینا چاہئے۔ اب یہ بندہ زیادہ شور شرابہ نہیں کرے گا۔ ممبرز سے گذارش ہے کہ اگر یہ دوبارہ اچھل کود مچائے تو مجھے گروپ کی لنک بھیج کر بتائیے گا۔ میں دوبارہ گروپ جوائن کرلوں گا۔ اللہ حافظ۔

نوٹ: اس کے بعد سنی مناظر نے گروپ لیفٹ کر دیا، لیکن گروپ میں تبصروں کا اعلان کیا گیا تو دوبارہ گروپ جوائن کیا۔ انصاف کا تقاضہ یہ تھا کہ شیعہ مناظر دلشاد دوبارہ سنی مناظر کو بھی ایڈمن بنادیتا تاکہ تبصروں کے دوران کسی نکتے کی وضاحت کرنے پڑے تو سنی مناظر بھی شیعہ مناظر کی طرح جوابات دے سکے۔ لیکن شیعہ مناظر نے اس موقعہ پر بھی کم ظرفی دکھائی۔

اسکرین شاٹ اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں۔

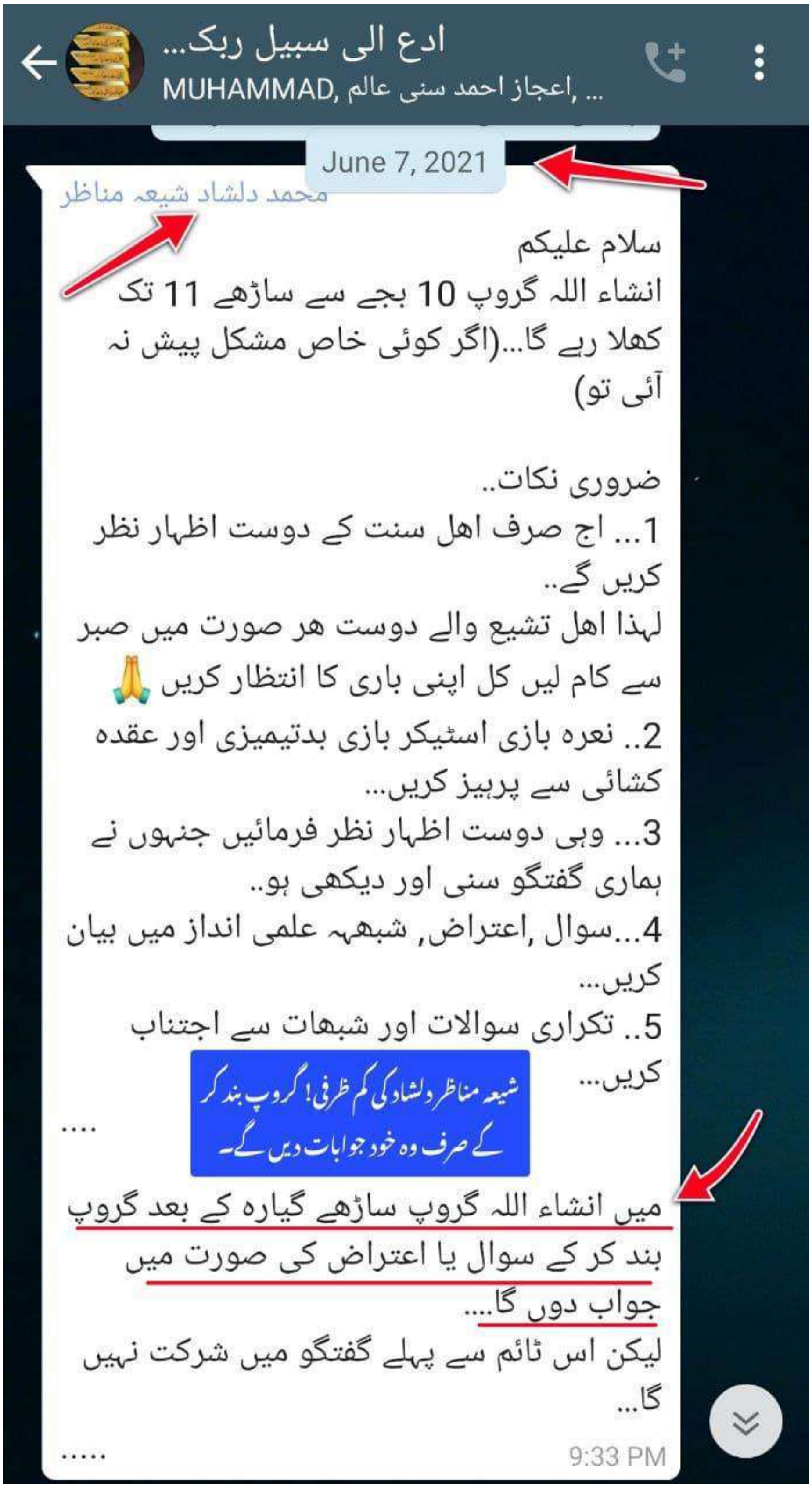
ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...
June 7, 2021
محمد دلشاد شیعہ مناظر
سلام علیکم
انشاء اللہ گروپ 10 بجے سے ساڑھے 11 تک کھلا رہے گا...(اگر کوئی خاص مشکل پیش نہ آئی تو)
ضروری نکات..
1... اج صرف اھل سنت کے دوست اظہار نظر کریں گے..
لہذا اھل تشیع والے دوست ہر صورت میں صبر سے کام لیں کل اپنی باری کا انتظار کریں 🙏
2.. نعرہ بازی اسٹیکر بازی بدتیمیزی اور عقدہ کشائی سے پرہیز کریں...
3... وہی دوست اظہار نظر فرمائیں جنہوں نے ہماری گفتگو سنی اور دیکھی ہو..
4...سوال ,اعتراض, شبھہ علمی انداز میں بیان کریں...
5.. تکراری سوالات اور شبہات سے اجتناب کریں...
....
شیعہ مناظر دلشاد کی کم ظرفی! گروپ بند کر کے صرف وہ خود جوابات دیں گے۔
میں انشاء اللہ گروپ ساڑھے گیارہ کے بعد گروپ بند کر کے سوال یا اعتراض کی صورت میں جواب دوں گا....
لیکن اس ٹائم سے پہلے گفتگو میں شرکت نہیں گا...
.....
9:33 PM

اہلسنت ممبرز کی طرف سے کچھ تبصرے

اعجاز احمد اہل سنت مناظر: ممتاز بھائی کے اہم سوالات کا شیعہ مناظر دلشاد نے ایک بھی جواب نہیں دیا اور ممتاز بھائی ہر بات کا مع اسکین ثبوت دیا تھا۔شیعہ مناظر آدھی آدھی روایات لگالگا کر صرف اپنے موقف پر ہی اٹکا رہا۔

سیدہ فاطمہ نے فدک کا مطالبہ بطور میراث کیا تھا،اس مطالبے کا ہم انکار نہیں کرتے۔دوران مطالبہ سیدہ فاطمہ اور حضرت ابو بکر صدیق کے درمیان گفتگو اگر جاری رہی اور یہی مطالبہ بار بار زیر بحث رہا تو اس سے کیا ثابت کر رہے ہیں؟ فدک کا فیصلہ نبی خود فرما گئے تھے،حضرت ابو بکر صدیق تو سنانے والے تھے۔
دوسری بات قرآن، صحیح احادیث نبوی بلکہ اہل تشیع کی صحیح احادیث سے بھی پورا باغ فدک سیدہ فاطمہ کا حق نہیں بنتا۔

حبیب عادل کوہستانی: اہل ایمان کو میری طرف سے السلام علیکم۔یقین جانیے خوشی ہوئی۔شیعہ مناظر کی بوکھلاہٹ دیکھ کہ بڑا ترس آیا۔کاپی پیسٹ کر کر کے لگاتار ہا مگر قریشی صاحب نے وہ ٹھکائی کی کہ یاد رکھے گا۔ممتاز بھائی ممتاز رہے۔شیعہ مناظر یہ بتاسکتا ہے کہ فدک کے بارے میں حیدر کرارؓ نے صدیق اکبر کے فیصلے کورد کرکے فدک کو فاطمہؓ کے لخت جگر شہزادوں میں تقسیم کیوں نہیں کیا؟؟ یا حیدر کرار نے زبردستی کیوں نہیں لیا؟؟

گدائے پنجتن پاک: شیعہ مناظر ادھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا اور اہلسنت مناظر کی باتوں کے جوابات نہیں دیے۔اہلسنت مناظر کی طرف سے مضبوط دلائل پیش کیے گئے لیکن موصوف بھاگتے ہی رہے جیسے ان کو دوڑتے ہوئے کوئی دیکھ ہی نہیں رہا۔

عرفان احمد: اسلام و علیکم تمام مسلمانوں کو مبارک ہو ممتاز بھائی نے حق کو کھول کر بیان کر دیا ہے

عابد اہلسنت مناظر: شروع میں مناظرہ بہت ہی زبردست چل رہا تھا لیکن ایک دو دن بعد شیعہ مناظر کے خوام خواہ لمبے لمبے میسیجز اور وہ بھی ایسے کہ جنکا ممتاز قریشی صاحب کے دلائل اور سوالات سے کوئی ربط نہیں تھا، نے مناظرہ کو اصل ٹریک سے ہٹا دیا اور یہ شیعہ مناظر نے اس لیے کیا کیوں کہ ان کے پاس ڈاکٹر صاحب کے بار بار پوچھے جانے والے سوالات کا کوئی جواب نہیں تھا اور نہ ہی آخر تک ڈاکٹر صاحب کے دلائل کا کوئی معقول جواب دیا گیا سوائے فضول اور لمبے بے ربط میسیجز کرنے کے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو حق بیان کرنے پر جزائے خیر عطا فرمائے اور سیدہ فاطمہ کا نام لیکر لوگوں کو گمراہ کرنے پر شیعوں کو ہدایت عطاء فرمائے۔ آمین۔

شیعہ مناظر کا بار بار اپنے طے شدہ موضوع کے """الف""" سے انحراف ہی شیعہ مناظر کی شکست کے لیے کافی و شافی تھا۔ شیعہ مناظر بار بار سیدہ فاطمہ کا حق، جیسے الفاظ استعمال کر رہے تھے اور یہ باور کروا رہے تھے کہ شیعہ اہل بیت کی وکالت کر رہے ہیں، لیکن یہ ڈھونگ اور دو نمبری اہل سنت مناظر، ڈاکٹر ممتاز قریشی صاحب نے لوگوں کے سامنے آشکار کیا، کہ شیعہ صرف اور صرف اہل بیت کا نام لیتے ہیں، در حقیقت یہی اہل بیت کے گستاخ ہیں۔ (معذرت کے ساتھ)۔ ڈاکٹر صاحب نے شیعہ مناظر کو اتنی سہولت کر کے دی کہ اپنے سوالات کو نمبرز بھی دے دیے تاکہ شیعہ مناظر نمبروار آسانی سے سوالات کے جوابات دیں، لیکن ان سوالات کو چھوڑ کر شیعہ مناظر کا فضول میسیجز کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ شیعوں کے پاس فدک کے موضوع پر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی گستاخی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ شیعہ مناظر نے متفق علیہ بین المذاہب (سنی و شیعہ) حدیث کا کوئی ٹھوس جواب نہیں دیا کہ سیدی رسول ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کرام

علیہم السلام کی کوئی مالی وراثت نہیں ہوتی۔ اگر انبیاء کرام کی مالی وراثت ہوتی تو سیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو بھی اور سیدنا عباس کو بھی وراثت سے حصہ ملتا لیکن شیعوں نے ان کے حصہ کے بارے میں کبھی چوں چرا نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ شیعوں کو ہدایت دے اور اہل بیت کی گستاخیوں سے توبہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

اہل سنت نے سیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین لیا ہے جن پر ڈائریکٹ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی آتی تھی جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ ہیں۔ اہل سنت کی احادیث کی کتب سیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے بھری پڑی ہیں لیکن شیعہ مذہب کے پاس سیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی احادیث موجود ہیں ؟؟؟ جب شیعہ مذہب نے دیکھا کہ انکا مذہب سیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرنا ناممکن ہے کیوں کہ صحابہ کرام سیسا پلائی دیوار بن کر کھڑے تھے،

اس لیے انہوں نے اپنا بناوٹی مذہب امام جعفر صادق کی طرف منسوب کرنے میں ہی عافیت جانی۔

ربِ کعبہ کی قسم اہل سنت مناظر نے شیعہ مذہب کی ایسی گرفت کی ہوئی تھی کہ شیعہ مناظر کو تڑپنے پر مجبور کر دیا۔ شیعہ مناظر نے خود اعتراف کیا کہ وہ شیعہ ویب سائٹ اور دوسرے لوگوں سے مدد مانگ رہا تھا۔ شیعہ مناظر نے گرفت مضبوط دیکھ کر لمبے لمبے فضول اور بے ربط میسیجز کر کے اپنی جان چھڑانی چاہی اور شیعہ مناظر مجلس پڑھنے کا عادی تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے دلائل کا جواب بار بار مطالبے کے باوجود نہ دیا تبھی ڈاکٹر صاحب تنگ آکر متعدد بار گروپ چھوڑ گئے لیکن دوستوں کے کہنے پر وہ دوبارا تشریف لائے۔ شیعہ مذہب کی کچھ تو لاج رکھتے۔

افتخار سلفی: میرے خیال میں شیعہ مناظر کو امام زہری کے ادراج نے بوکھلا دیا جس کا بار بار اظہار ممتاز قریشی صاحب نے کیا اور اہلسنت کے ہاں امام زہری اس عمل کے لیئے مشہور ہیں لیکن شیعہ مناظر کو شائد اس بات کا علم نہیں تھا وہ بے چارہ مکھی پے مکھی مار تا رہا اور کاپی پیسٹ کرتا رہا کہ کسی طرح حق کو چھپا سکے لیکن اللہ پاک نے ممتاز صاحب کی قلم سے حق واضع کر دیا اور ایک اہم بات جو شیعہ مناظر کی شکست کا باعث بنی کہ خود ہی الف ب کی شرائط رکھیں اور پھر خود ہی ان سے بھاگ گیا۔ الحمد وللہ اہلسنت مناظر نے یہ مناظرہ جیت لیا۔ ماشاءاللہ

شیعہ مناظر نے اہلسنت پر الزام لگایا کہ ان کے محدثین نے اہلبیت سے روایات نہیں لیں تو میرا مشورہ ہے کہ وہ اپنی صحاح اربعہ میں دکھائے کہ سیدہ فاطمہ سے کتنی روایات ہیں سیدنا حسین سے کتنی روایات ہیں حالانکہ کے یہ دعویدار ہیں کہ ہم آئمہ اہلبیت کے مذہب پر ہیں۔ اب بندہ پوچھے لمبی لمبی چھوڑنے کا کیا فائدہ سب لوگ دیکھتے سنتے اور پڑھتے ہیں کہ شیعہ مذہب کی حقیقت کیا ہے۔

دل خان: سنی مناظر کے 12 سوالات کے جوابات دلشاد صاحب کی طرف سے نہیں ملے۔ معذرت دلشاد صاحب کا زیادہ مناظرہ کاپی پیسٹنگ پر ہی مشتمل تھا۔

تبصرہ بر مکالمہ مابین محترم ممتاز قریشی صاحب (ترجمان اہلسنت) جناب دلشاد صاحب (ترجمان شیعیت)

شیعہ مناظر دلشاد صاحب نے ایک تحریر مرتب کی تھی جس کے اندر حد سے زیادہ دجل سے کام لیا گیا تھا۔

ترجمان اہلسنت ڈاکٹر ممتاز قریشی صاحب اور جناب دلشاد صاحب کا اس تحریر پر مناظرہ طے ہوا۔ مناظرے کے لئے گروپ دلشاد صاحب کا تھا۔ مناظرہ کے اوائل میں ہی دلشاد صاحب نے اپنی تحریر کا دفاع کرنے میں

روگردانی اختیار کی اور بار بار تنبیہ کے باوجود موضوع سے ہٹنے لگے۔ آخر میں دلشاد صاحب نے اخلاقی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہوئے ڈاکٹر ممتاز قریشی صاحب کو ایڈمن شپ سے ہٹا کر یک طرفہ گفتگو شروع کر دی جس کی کوئی بھی حقیقت پسند آدمی ترجمانی نہیں کرتا۔ ایسا کرنا دلشاد صاحب کی مجبوری تھی کیونکہ وہ جانتے تھے انہوں نے تحریر میں کس قدر فریب سے کام لیا ہے اور وہ ہمیشہ اپنی تحریر کا دفاع کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ مناظرے میں بات کو الجھانے کے لیے دلشاد صاحب نے کاپی پیسٹنگ کو ترجیح دی اور بلاوجہ لاتعداد تحاریر موضوع سے ہٹ کر بھیجتے رہے۔ دلشاد صاحب کی کاپی پیسٹنگ کا واضح ثبوت ڈاکٹر ممتاز قریشی صاحب نے مناظرے میں اسکرین شاٹ کے ذریعے پیش کیا تھا جس کا دلشاد صاحب کوئی رد نہ کر سکے۔ دلشاد صاحب کی علمی حمیت و غیرت یکسر طور پر جواب دے چکی تھی اس لیے انہوں نے خلاف ورزی کرتے ہوئے ایڈمن شپ سے ہٹا دیا جو کہ ان کی کم ظرفی اور شکست کا قطعی ثبوت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے دس سوالات پیش کیے تھے جن کا جواب نہیں مل سکا۔ دلشاد صاحب کا انداز مغرورانہ تھا مگر قلت علم وعقل کے باعث مناظرے میں کم ظرفی دکھاتے رہے ہیں۔ دلشاد صاحب اپنی تحریر کا دفاع کرنے کی بجائے موضوع سے ہمیشہ روگردانی کرتے رہے ہیں۔ تحریر کے الف پر ہی ان کی غیر سنجیدگی ظاہر ہو چکی تھی۔ ان کی کاپی پیسٹیڈ تحاریر میں طوالت حد درجے غیر موضوعاتی مواد سے بھری ہوتی تھی۔ یہ دیکھیے۔ دلشاد صاحب کی علمی حثیت واضح ہو رہی ہے۔

اسکرین شاٹ اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں۔

سلام علیکم
شیعہ مناظر نے اپنے ادلہ گروپ میں پیش کیا ہے،
اگر آپ کے پاس انکا جواب ہے تو وہ پیش کریں ۔
4:18 PM

Yesterday

تمام ممبرز غور و فکر کریں۔ میں پہلے دن سے
جو وضاحتیں طلب کر رہا ہوں۔ ان کے جوابات
شیعہ مناظر نے کہاں ہیں؟
1 سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک بطور میراث
👉 اہل تشیع مؤقف کہاں ہے؟
2 شیعہ مناظر نے اپنی تحریر میں سیدہ
فاطمہ کا مطالبہ اور ناراضگی بیان کی تھی
لیکن فرمان نبوی جس پر فدک کا فیصلہ ہوا ,
اسے کیوں بیان نہیں کیا؟ اس کا جواب کہاں
ہے؟
3 وہ کونسی صحیح روایت ہے جس میں
سیدہ سے ناراضگی کے الفاظ/چہرے یا جسمانی
تاثرات بیان کئے گئے ہیں؟ اس کا جواب کہاں
ہے؟
4 راوی ابن شہاب کے علاوہ کسی اور
راوی کی روایت کہاں ہے جس میں سیدہ کی
ناراضگی بیان ہوئی ہے؟
5 کیا اہل تشیع راوی کا گمان قبول کرتے ہیں؟
اس کا جواب کہاں ہے؟

شیعہ مناظر دلشاد کی طرف اہلسنت ممبرز کو دئے گئے جوابات

محمد دلشاد شیعہ مناظر: سلام علیکم۔ اھل سنت کے بہت سے دوستوں نے کل مناظرے پر اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ مجموعی طور پر کچھ اہم سوالات کیے اور کچھ میرے طریقہ کار پر اعتراض اور ممتاز صاحب کی حمایت میں کچھ مدح سرائی۔ بعض دوستوں کے سوالات اور اعتراضات سے یہی سمجھ میں آیا کہ بعض کو موضوع کی اصل ترتیب کا بھی علم نہیں تھا اور ہماری گفتگو بھی صحیح سے نہیں دیکھی تھی اور یک طرفہ رائے دینے کی کوشش لیکن کاش بعض دوست اس وقت سے فائدہ اٹھا کر بنیادی سوالات اٹھاتے۔ ہم کھلے دل سے سنتے ہیں اور علمی جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے ہی دن میں نے اعلان کیا اس بحث کا مقصد کسی سے بغض یا کسی اندھی تقلید کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنے موقف کی صحت پر ایمان ہے اور ہم اس کے دفاع کو اپنا شرعی وظیفہ سمجھتے ہیں۔ ہمارا مقصد خلفاء کی شان میں گستاخی کرنا نہیں ہے بلکہ اہل سنت کے عوام سے مخفی ایک حقیقت کو روشن کرنا ہے۔ میں نے بحث کو مندرجہ ذیل تین مرحلوں میں ترتیب دی تھی۔

(نوٹ: شیعہ مناظر نے گذشتہ تحریہاں یر کاپی پیسٹ کی، جسے اوپر مناظرے میں دیکھا جا سکتا ہے، یہاں حذف کی گئی ہے)

لہٰذا ممتاز صاحب کے بہت سے سوالات اور اعتراضات کا تعلق اس تیسرے مرحلے سے تھا۔ مثلاً شیعہ کتابوں میں بھی نحن لانورث جیسی احادیث کا ہونا، شیعہ عورت کے لئے زمین سے وراثت کے قائل نہیں۔ کیا ہورافدک یا (یہ الفاظ سمجھنے سے قاصر) یہ سب تیسرے مدعا کے سوالات ہیں جبکہ ممتاز صاحب نے پہلے مدعا میں ایسے سوالات اٹھائے کہ جس کا نتیجہ بحث کی ترتیب کو خراب کرنا ہی تھا لہٰذا میں نے جان بوجھ کر بعض سوالات کا جواب نہیں دیا کیونکہ اس سے جو ترتیب میں نے دی ہوئی تھی اس ترتیب سے بحث آگے

نہیں بڑھتی تھی لہٰذا امتیاز صاحب نے جان بوجھ کر یا انجانے میں ایسا طریقہ کار اپنایا کہ جو شروع میں طئے شدہ وعدے کی خلاف ورزی تھا۔

امتاز صاحب کی ایک خاص روش: جہاں مشکل سوال پیش آتا، وہاں یہ خطابت اور جذباتی باتوں اور بعض شبہات کے ذریعے یا کسی ایک جزئی مسئلے کو اٹھا کر بحث کا رخ موڑنے کی کوشش کرتا اور اسی روش پر بہت زیادہ عمل کیا۔ اس کی واضح مثلا ممتاز صاحب کی طرف سے میرے آخری مسیج میں اٹھائے سوالوں کے مقابلے میں غیر علمی رد عمل اور میرے اعتراضات پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہے اور یہ سب کے سامنے ہے

میرے جواب کا خلاصہ: پہلی بات تو یہ ہے کہ جو شیعہ کہتے ہیں وہ سب اہل سنت کی صحیحین میں موجود ہیں اور یہ سب حقیقت پر مبنی ہے، یہ سب ہوا تھا۔

ممتاز صاحب کے دلائل کا مختصر رد: ان باتوں کا پہلے تو روایت میں ادراج ہے ہی نہیں ہے۔ اس کو راوی کا گمان کہنا بھی صحیح نہیں ہے۔ اگر گمان بھی کہیں تو یہ حقیقت کے مطابق ہے اور پر بہت سے شواہد موجود ہیں خود بخاری کی روایت کے اندر کے شواہدقالت عائشۃ کانت فاطمۃ تسال ۔

اس سے باہر کے شواہد مثلا حضرت علی ع کا موقف جو صحیحین میں ہے، اہل سنت کے علماء بڑے بڑے علماء نے ادراج اور روای کا گمان کہے بغیر اس روایت کو اسی مضمون کے ساتھ قبول کیا ہے اور یہاں تک کہ ابن تیمیہ، ابن عثیمین، ابن عربی، ابن کثیر وغیرہ نے حضرت فاطمہ ع کو خطاء کار کہنے کی کوشش کی ہے۔ ابن حجر، ذھبی، جیسے بہت سے اہل سنت کے مایہ ناز علماء نے ادراج کے بجائے اس کو اصلی روایت کا حصہ سمجھ کر اس کی شرح کی ہے۔ عجیب بات یہ ہے ممتاز صاحب کو ادراج کے معنی کا بھی علم نہیں تھا اور سب کے سامنے یہ ادعا کیا کہ ادراج کا معنی گمان ہے اور شروع میں غضبناک ہونے کی بات کو لیکر استغفار کرتا رہا اور بار بار سوال

کرتا رہا کہ ناراضگی یا الفاظ سے یا چہرے سے، یہ سب کہنے کے بعد خود ہی اپنی سب سے ٹھوس دلیل یعنی مدلس کی مرسل روایت کو لے کر یہ اعتراف کر گیا کہ سیدہ زندگی کے آخری ایام میں یعنی اس واقعے کے چھ ماہ بعد راضی ہو گئیں۔ ابھی وہی سوالات جب میں نے الٹا ممتاز صاحب سے کیا۔ ناراضگی کیسے ثابت ہوئی۔ استغفر اللہ سیدہ بابا کے فیصلے پر ناراض ہو گئی تو آگے سے نہ صرف جواب نہیں دیا بلکہ تعجب کی بات یہ ہے آخر تک وہ اسی سوال کا تکرار بھی کرتا رہا جبکہ خود اس نے اس کا جواب دیا تھا اور رات بھی ممتاز صاحب کے بعض مداح نے بھی وہی سوالات دھرائے۔ یا للعجب۔

ممتاز صاحب سے میں نے پوچھا آپ کیوں قالت کو حدیث کی تفسیر کے لئے بنیاد بنا کر ادراج کے نظرے کو رد نہیں کرتے کیوں قال کو ہی بنیاد بنا کر اپنے ائمہ اور بڑے بڑے محدثین اور شارحین کو خطاء اور ان پر حقیقت سے دوری کا الزام لگاتے ہیں؟ ممتاز صاحب نے خلیفہ اور جناب فاطمہ ع کے معاملے کو نقل کرنے والی احادیث کا ایک جدول اور فہرست پیش کر کے سچ اور جھوٹ کو ملا کر پیش کرنے کی کوشش کی لیکن الحمد للہ میں نے اھل سنت کی سب سے معتبر کتاب بخاری سے اس ملاوٹ کا جواب دیا کہ اس میں چار احادیث موجود ہیں اور یہ سب کے سب شیعہ موقف کی تاکید کرتی ہے اب امام بخاری نے باقی طرق اور اسناد کو چھوڑ کر انہیں کا انتخاب کیا ہے تو قصور ہمارا نہیں۔ ساری دلائل جو میں نے پیش کی ہے وہ یہاں نقل نہیں کر سکتا۔ صرف دو تفصیلی جواب ملاحظہ کریں۔

(نوٹ: گذشتہ کاپی جوابات۔ حذف کئے گئے ہیں۔)

کیا شیعہ عورت کے لئے زمین سے وراثت کے قائل ہیں؟ پہلی بات ہماری بحث آپ سے اس میں ہے کہ جناب فاطمہ نے حقوق کا مطالبہ کیا اب اس میں زمین بھی ہے اور دوسرے اموال بھی لہذا یہ ایک انحرافی

سوال ہے۔ دوسری ہماری آپ لوگوں سے بحث بیٹی کی وراثت میں ہے۔ شیعہ مسلمات میں سے ہے کہ بیٹی کو باب کے ماترک اور میراث سے سب کچھ ارث میں ملتی ہے چاہئے زمین ہویا۔(دلیل؟؟)اگر کوئی اس حقیقت سے جاہل ہے تو وہ پھر اپنی جہالت کا علاج کرائے۔ اصول کافی میں میراث نساء کے باب میں بعض احادیث کا جواب۔ یہ صرف زوجہ کی میراث کی بحث ہے جیسا کہ اسی باب میں زوجہ کئی جگہوں پر استعمال ہوا ہے لیکن کہیں ام، اخت، بنت کے الفاظ نہیں ہیں۔(شیعہ علماء کی تصریح؟؟)شیعوں کے ہاں اس سلسلے میں قرآن اطلاق کے خلاف بعض روایات موجود ہیں کہ جو زوجہ کو زمین وراثت سے منع کرتی ہیں اور شیعہ فقہاء کے درمیان بھی یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔(دلیل؟؟کسی ایک فقیہ کا قول؟؟)لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیٹی کو بھی زمین کی وراثت نہ ملنے کا شیعوں کا کوئی نظریہ ہو ہرگز ایسا نہیں ہے۔(دلیل؟؟)لہذا اولا اس کا ہماری بحث سے کوئی تعلق نہیں اور اگر اس قسم کی احادیث کا شیعہ کتب میں ہونے سے شیعوں پر اعتراض ہوتا ہے تو شیعہ بھی تو یہی نحن لانورث والی حدیث کو قرآن کے خلاف مانتے ہیں قرآن نے بیٹی کو وراثت کا حکم دیا ہے یہ روایت اس قرآنی حکم کے خلاف ہے۔ قرآن نے انبیاء کی وراثت کا واضح حکم دیا ہے اور ابن عباس اور اہل سنت کے بڑے بڑے مفسرین نے قرآن میں انبیاء کی مالی وراثت کے حکم کا اعتراف کیا ہے {جس کی سند میں پیش کر چکا ہوں} اب یہ حدیث اس واضح قرآنی حکم کے خلاف ہے۔(شیعہ مجتہدین نے خلاف قرآن حدیث کی توثیق کیسے کر دی؟)اسی طرح اہل سنت کے ہاں بہت سی ایسی روایتیں ہیں کہ جو واضح قرآنی حکم کے خلاف ہیں تو کیا اس سے ہم وہی سوال اور اعتراض اہل سنت سے کرنے کا حق رکھتے ہیں؟ انصاف پسندی سے کام لیا کرو اپنی جہالت کو علم کا درجہ مت دو۔(کوئی ایک مثال۔ روایت قرآن کے خلاف اور صحیح روایت بھی ہو؟)

اب فدک کے سلسلے میں سوالات کا جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری بحث اس میں ہے کہ جناب فاطمہ نے فدک سمیت اپنے حقوق کا مطالبہ کیا اور پھر۔۔۔ لہٰذا فدک کے بارے میں خصوصی روایات ہوں یا نہ ہوں اس سے ہماری اصلی بحث کی صحت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ اصل یہ دکھانا ہے کہ خلفاء اور اہل بیت کا موقف کیا تھا اور شیعہ کس موقف کی حمایت کرتے ہیں اور اھل سنت والے کس موقف کی حمایت کرتے ہیں لیکن پھر بھی وضاحت کی خاطر۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ فدک کو رسول اللہ ص نے اپنی زندگی میں جناب فاطمہ س کو دیا تھا۔ شیعہ کتب میں تو یہ مسئلہ کلیئر ہے۔ (ہبہ فدک اہل تشیع روایات: مناظرے کا چیلینج ہے) اب ہم جب اہل سنت کی کتابوں سے اس پر دلیل پیش کرتے ہیں تو ہمارے پاس دو قسم کے دلائل ہیں

الف۔ اصحاب سے منقول احادیث: اب ان کی سند میں اگر بعض بحث کرتے ہیں تو بہر حال ان کی سند شعبی والی روایت سے قوی ہے اور اہل سنت کے علماء کے بنائے ہوئے قواعد کی روشنی میں ہم اس کو اہل سنت کے حجت کے طور پر پیش کرسکتے ہیں۔

ب۔ جناب فاطمہ س کی طرف سے فدک کو عطاء رسول اللہ ص کے عنوان سے مطالبہ: جیسا کہ اس سلسلے میں بھی بہت سے اسناد طرفین کی کتابوں میں موجود ہیں لہٰذا صرف ان کی طرف سے اس عنوان سے مطالبہ ہی اس کی دلیل ہے کیونکہ صداقت کے پیکر سے صداقت کی دلیل کا مطالبہ ہی صحیح نہیں ہے۔ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اسلامی دنیا کی خاتون اول اور سب سے بافضیلت خاتون، جنت کی عورتوں کی سردار، کسی ایسی چیز کا مطالبہ کرے جو ان کا نہیں ہے اور ایسی چیز کا ادعا کرے جس کی کوئی حقیقت ہی نہ ہو؟؟؟ (اہلسنت بھی یہ نہیں کہتے۔ سیدہ کا مطالبہ حق بجانب تھا، لیکن اس کے سامنے فیصلہ خود نبی ﷺ کا تھا)

فیصلہ ضمیر کا ہم تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔(نبی ﷺ کے فیصلے کے آگے شیعہ کے ضمیر کی کوئی اہمیت نہیں)

باقی ناراضگی الفاظ، چہرے والا سوال، کیا جناب فاطمہ اپنے والد کے کے فیصلے پر... استغفار۔ راوی کا گمان حجت ہے یا نہیں؟ اس قسم کے سوالات کا جواب دے چکا ہوں۔ باقی یہ کہنا کہ شیعہ نعوذ باللہ جناب فاطمہ ع کو لالچی دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہیں جناب حق کا مطالبہ کرنے کو لالچ نہیں کہا جاتا یہ جناب فاطمہ ع کی تاریخ ساز ذمہ داری تھی جو آپ ادا کر رہی تھیں (اہلسنت بھی یہی سمجھتے ہیں، لیکن شیعہ مؤقف کے مطابق فدک نہ ملنے پر سیدہ شدید ناراض ہو گئیں یہ کیسے ممکن ہے جبکہ بیٹی کی خدمت میں فیصلہ والد نبی ﷺ کا پیش کیا گیا تھا)

آپ لوگ ممتاز کی طرح جناب فاطمہ ع کا ایک عام خاتون کی سطح سے نیچے لا کر یہ نہ کہیں تو اچھا ہے کہ حق واضح ہونے اور بابا کا فیصلہ سن کر بھی آپ ناراض ہو گئیں اور بعد میں جناب خلیفہ نے پھر بھی انہیں راضی کیا۔(سنی مناظر اگر شیعوں کی طرح سیدہ کا شدید ناراض ہونا تسلیم کرتے تو یہ الزام درست ہوتا، یہ الزام تو شیعوں پر عائد ہوتا ہے کہ معاذاللہ سیدہ کو عام عورت کی طرح سمجھ کر شدید ناراض ہونا مانتے ہیں! اہل سنت تو دوٹوک اس کا انکار کرتے ہیں)

باقی شیعہ حضرات میں سے دس بندوں کو صرف موقف پیش کرنے کی اجازت دیں گے.... گروپ کل کی طرح کھول کر نہیں رکھیں گے۔ انشاءاللہ

دس اھل تشیع والوں کو اظہار نظر کرنے کے لیے ایڈ من بنا رہا ہوں۔ اھل تشیع کے کوئی دوست اگر اظہار نظر کرنا چاہے تو رابطہ کرنا۔ لیکن دورانیہ اج ایک گھنٹے کا ہو گا۔ انشاء اللہ بعد میں مناسب وقت پر گروپ کھول دیں گے۔

اہل تشیع ممبرز کی طرف سے کچھ تبصرے

زوار حسین: السلام علیکم۔ یا علی مدد۔ تمام محبان اہلبیت کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں خصوصن۔ محمد دلشاد قبلہ کو ہمیشہ کی طرح اس بار بھی حق جناب فاطمہ زہراؑ کا ہی ثابت ہوا۔ بیبیؑ کا خلیفہ سے ورثہ پر مطالبہ کرنا اور ان کو حق نہ ملنا، دربار سے خالی واپس آنا، غصہ ہونا۔ جنازا میں شیخین کو شرکت کی اجازت نہ دینا۔ مولا علیؑ کا دوبارا فدک کے لیے حضرت عمر کے پاس جانا۔ ان جھوٹا۔ دغاباز۔ خائن۔ کہنا۔ صحیحین سے ثابت ہوا۔

(اپنے شیعہ مناظر سے شکوہ کیوں نہیں کیا کہ تحریر کا ب تو صحیحین سے ثابت ہے، اس پر سنی مناظر سے گفتگو کیوں نہیں کی؟ بات واضح ہو جاتی)

اب صحیحین میں لکھا ہے کے بیبی ناراض اور دوسرے کتابوں سے دکھا دیا کہ بیبی راضی ہو گئی تھی۔ واہ واہ۔

(شیعہ مناظر! صحیحین میں نہیں دکھا سکا کہ سیدہ واقعی ناراض ہوئیں۔ ایک طرق کے راوی کے گمان سے ایسی بات کیسے تسلیم کر لیں جس سے سیدہ کی شان بھی مجروح ہوتی ہے۔ سوچئے گا ضرور)

حق تو یہ ہے کہ صحیحین سے دکھاتے نہ ممتاز صاحب اور دلشاد قبلہ بار بار کہتے رہے کے جناب ناراض ہونا۔ مولا علیؑ کا دوبارا مسئلہ چھیڑنا دوسرے خلافت کے دور میں آپکی صحیحین میں ہے۔(شیعہ مناظر سمجھ گیا تھا کہ پول کھل جائے گا اس لئے فرار اختیار کیا)

لیکن ممتاز صاحب نے یے کہہ کر بات کو گھما دیا کے یہ راوی کا گمان ہے۔واہ واہ اور جب دلشاد قبلا نے ثبوت مانگا تو پھر وہی مرسل روایات کا سہارہ لیا۔(دوبارہ گفتگو پڑھئے گا۔تینوں گمان کا غلط ہونا سنی و شیعہ کتب سے ثابت کیا ہے)

دکھانا تھا راوی کا گمان اور اپنی ہی بات میں خود پھنس گئے سنی مناظر۔کیوں کے وہ روایات دکھادیں جس میں یہ ثابت کر دیا کہ یہ راوی کا گمان نہ تھا۔اس لیے کے شیخین کا بیبیؑ کے پاس جانا۔معافی مانگنا ثابت کرتا ہے کہ بیبیؑ ناراض ہوئی۔اپنی ہی بھیجی ہوئی تحریر میں پھنس گئے بچارے ممتاز صاحب۔کیوں راضی کرنے گئے تھے اسلیے راوی کا گمان نہ تھا بلکے ناراضگی ثابت ہوگئی۔(دوبارہ غور سے گفتگو پڑھیں۔سیدہ کا شدید ناراض ہونا اہل تشیع سمجھتے ہیں، ہم سیدہ کی ایسی ناراضگی کو مسترد کرتے ہیں۔رنجش تو نبیوں کے بیچ بھی ہوئی، لیکن یہ کوئی شدید ناراضگی نہیں تھی، ایسی ہی رنجش کو خلفاء نے بعد میں ختم بھی کر دیا۔ہمارہ مؤقف اہل بیت کے شایان شان ہے۔شیعہ مؤقف تو صریح گستاخی ہے۔سوچئے گا ضرور)

اب بچارا ممتاز ۔پریشان کیا کرے تو کہنے لگا۔چہرے سے ناراضگی ثابت کر و وغیرا وغیرا۔(یہ اس لئے پوچھا گیا کیونکہ راوی موقعہ پر موجود نہیں تھا۔ناراضگی کا اسے کیسے الہام ہو گیا؟)

اور شیعہ کتب سے اصول کافی سے دکھانا چاہا علم کے باب سے بیٹی کی میراث کا ثابت نہ ہونا۔(اس دلیل کا رد اہل تشیع پر قرض ہے)

ارے بھائی کوئی کم عقل شخص بھی اگر علم حاصل کرنے نکلے گا، جیسے بچا علم حاصل کرنے جاتا ہے اسکول تو کتاب لیکر جائے گا نہ یا ٹوکری لیکر جائے گا درہم دینار لینے کے لیے۔ ظاہر سی بات ہے وہ کتاب لیکر جائے گا۔ اسلیے یہاں بات علم کی ہے۔ علم کا باب ہے بات بھی علم کے بارے میں ہے اسلیے نبیؐ نے کہا علماء وارث ہیں علم کے درہم ودینار کے نہیں اور یہی ہمارے یہاں بھی ہوتا ہے۔ علماء دینار ودرہم حاصل کرنے نہیں جاتے مدرسوں میں بلکے حصول علم کے لیے جاتے ہیں۔(دوبارہ وہ دلیل بغور پڑھیں۔ نبی ﷺ کا یہ فرمان نظر آجائے گا کہ انبیاء نہیں چھوڑتے اپنی امت کے لئے درھم ودینار، یہ درھم دینار بطور ورثہ نہ چھوڑنے کی واضح الفاظ میں نفی ہے)

حدیث کے عربی کے جملوں سے معلوم ہوتا ہے۔ حق تو یہ تھا۔ ممتاز صاحب۔ ورثہ کے باب میں دکھاتے ۔ جیساکے دلشاد قبلہ نے بار بار آپ سے مطالبہ کرتا رہا۔(اپنے علماء سے رجوع کریں۔ کیا شیعہ دلشاد نے جو صحیح بخاری کی حدیث پیش کی تھی وہ باب میراث میں ہے؟ چیک کر لیجئے گا)سو ایک بار پھر میرے طرف سے شیعان حیدر کرار کو فتح مبارک اور اہلسنت برادران کو دعوت فکر۔ جزاک اللہ۔

شیعہ مناظر دلشاد: اہل تشیع کے دوستوں سے بھی خصوصی گزارش۔ عقیدہ کشائی، غیر علمی اور غیر اخلاقی اظہار نظر سے پرہیز کریں۔ اہل سنت دوستوں کے احساسات کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔

سکندر خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ السلام علیکم۔ جو مناظرہ شیعہ و سنی برادران کے درمیان فدک کے عنوان پر ہوا۔ دلائل کے تبادلے کے بعد بطور نتیجہ جو بات آشکار ہوتی ہے وہ درج زیل ہے۔

شیعہ نے اہلسنت کی معتبر ترین کتاب سے دکھایا کہ جنابِ سیدہؑ اور مولا علیؑ نے فدک کا مطالبہ بطور میراث کیا اور ان کا مطالبہ پورا نہ کیا گیا جس کے نتیجہ میں جناب سیدہؑ شیخین پر غضبناک ہوئیں اور مولا علیؑ نے جنابِ سیدہؑ کے مؤقف کی تائید فرمائی اور جنابِ سیدہؑ کے جنازے میں بھی شیخین کو شرکت کی اجازت نہ دی گئی۔

یہ بالکل صریح بات اھلسنت کی معتبر ترین کتاب میں صریح الفاظ سے شیعہ برادر نے ثابت کی۔(فدک کا فیصلہ نبی ﷺ خود فرماگئے تھے، اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یہی تو اصل خیانت تھی جس پر شیعہ کا دم نکل جاتا ہے۔) اھلسنت برادر نے اشکال وارد کیا کہ یہ سارا کلام ایک تابعی زھری کا ہے۔ جو اصل واقعہ کا شاھد نہیں تھا لہٰذا قابلِ قبول نہیں۔ شیعہ برادر نے بتایا کہ اھلسنت کے محدثین نے کہیں ایسا کلام نہیں کیا۔ اور فریقِ مخالف اپنے مذھب کی نمائندگی کر رہا ہے۔ لہٰذا اس کے ذاتی قول کی کوئی حیثیت نہیں۔ جبکہ ابن حجر عسقلانی، امام ذھبی، امام ابن کثیر جیسے شارحین نے جنابِ سیدہؑ کے غضبناک ہونے کو تسلیم کیا اور یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے۔ کہ کیا فریقِ مخالف امام ذھبی، امام ابنِ حجر عسقلانی، امام ابن کثیر دمشقی سے بھی زیادہ ادراج کی حقیقت جانتا ہے؟ (گفتگو دوبارہ پڑھئے گا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ شیعہ مناظر کو چیلینج کرنے کے باوجود کسی ایک عالم کے اسکین اور مکمل عبارت کے ساتھ یہ نظریہ ثابت نہ کرسکا؟ دوسری طرف سنی مناظر نے تین علمائے اہل سنت سے وہی مؤقف بھی دکھادیا جو جمہور اہل سنت کا ہے)

اور پھر اھلسنت برادر نے جو اسکینز بھیجے کہ جسمیں شعبی کی روایت تھی۔ اسمیں بھی علماء نے غضبناکی کو تسلیم کر کے استدلال کیا کہ آخری عمر میں راضی ہوگئی تھیں۔ اسطرح اھلسنت برادر کے اسکینز سے بھی انکا ادراج کا مؤقف باطل ثابت ہوگیا۔ (ہر گز نہیں۔ سیدہ اپنے والد کا فیصلہ سن کر شدید ناراض نہیں ہوسکتیں، یہ ان کے شان میں گستاخی ہے۔)

جب شیعہ برادر نے کہا۔ کہ شعبی بھی زھری کی طرح تابعی ہے۔ اصل واقعہ کا شاھد نہیں ہے تو پھر آپ زھری کو چھوڑ کر شعبی کی بات کو مان کر اپنا ہی اصول توڑ رہے ہیں۔ (سیدہ کا راضی ہونا درست نہ ہوتا تو شیعہ معتبر کتب میں بھی شیعہ جید علماء نے اس واقعہ کو تسلیم کرتے ہوئے سیدہ کا رراضی ہونا بیان کیوں کیا ہے ؟)

اور پھر سند میں ایک علت ہے۔ کہ مدلس راوی "عن" سے روایت کر رہا ہے۔ لہذا سند ضعیف ہے۔ ان باتوں کا اھلسنت برادر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ (دوبارہ گفتگو پڑھیں۔ جواب نظر آ جائے گا بلکہ دو اسکینز اور چند اضافی پیجز بھی اس پی ڈی ایف میں شامل کئے گئے ہیں جن میں اسی نکتے کی وضاحت کی گئی ہے)

جبکہ شیعہ برادر نے ترمذی کی حضرت ابو ھریرہ والی روایت بھی بھیجی۔ جس میں زھری نہیں ہے۔ اور اس کے ساتھ حسن بن محمد الحنفیہ، مولا علیؑ کے پوتے کی بھی روایت بھیجی۔ جس میں زھری نہیں ہے۔ تو زھری کے ادراج والا اشکال تو بالکل ہی دفن ہو گیا۔ (ایک ساتھ لمبی تحریریں بھیجنے کا یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ مناظرہ ہمیشہ ایک دو دلائل کی روشنی میں ہوتا ہے۔ آپ کا مناظرات کو پرسنل میں دلائل حاصل کرتا اور دوسرے دن کاپی پیسٹ شروع، اسی لئے تو وہ مطلوبہ عبارات بھی نہیں دکھا سکا جن کا دعویٰ کرتا رہا۔ ایسا مناظروں میں کبھی نہیں ہوتا)

اھلسنت نے ایک اور مضحکہ خیز قانون بنایا۔ اور پھر اس قانون کی دھجیاں اڑائیں۔ اصول یہ دیا کہ صرف زھری ہی ناراضگی کو کیوں بیان کر رہا ہے لہذا قبول نہیں اور پھر وہیں رضامندی والی شعبی کی روایت سے استدلال کیا۔ اسوقت یہ نہ سوچا۔ کہ رضامندی صرف شعبی ہی کیوں بیان کر رہا ہے کوئی نہیں۔ لہذا یہ بھی قبول نہیں۔ (پہلی بات یہ اصول نہیں، عقل و سمجھنے کی بات ہے۔ مطالبہ فدک 36 صحیح روایات میں بیان ہوا ہے، کسی اور طرق سے کسی اور راوی سے ناراضگی بیان کیوں نہیں ہوئی؟ اس حساب سے ناراضگی خبر آحاد

ہوئی، اہل سنت و اہل تشیع دونوں کے نزدیک خبر آحاد پر عقائد و نظریات نہیں بنتے۔ پھر شیعہ نے اسے کیوں دین ایمان بنالیا ہے؟ سوچئے گا؟ ضرور، دوسری بات رضامندی سنی و شیعہ دونوں کی معتبر کتب میں موجود ہے۔)

جبکہ شیعہ برادر تو زھری کے علاوہ دو روایات اور علماء کا کلام اپنی تائید میں دکھا چکا تھا۔ (اقوال علماء پر شیعہ مناظر سچا ہوتا تو اسکینز رکھ کر کسی بھی عالم سے اپنا نظریہ ثابت کر کے دکھاتا۔ دوسری بات ناراضگی کسی اور صحیح روایت میں بیان کی گئی ہوتی تو شیعہ مناظر پیش کر دیتا۔ اس نے تاثر غلط دیا۔ ناراضگی صرف ایک راوی ابن شہاب کا گمان ہے۔ یہی حقیقت ہے)

اھلسنت برادر نے کوشش کی کہ شیعہ کتب سے کچھ حوالہ جات لائے کہ انبیاء کی میراث نہیں ہوتی۔ جس کے لیئے انھیں کتاب العلم میں جانا پڑا۔ افسوس کتاب المیراث سے استدلال نہ لا سکے۔ جبکہ شیعہ برادر نے کتاب المیراث سے حدیث دکھائی کہ جناب سیدہؑ رسول اللہ ﷺ کے مال کی وارث تھیں۔ جس کا مطلب ہی یہ ہے۔ ان العلماء ورثۃ الانبیاء میں علماء کیلیئے معنوی میراث کا اثبات تھا۔ اور مادی میراث کا انکار تھا۔ اس کا اولاد سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اسی لیئے ما ترکناہ صدقۃ کے الفاظ نہیں ہیں۔

(یہ ایک اور لاعلمی کی بات ہے۔ دوبارہ مناظرہ پڑھیں، اوپر جواب بھی دے چکا ہوں۔ باب میں کئی موضوعات پر احادیث ہو سکتی ہیں۔ اپنے علماء سے رجوع کریں)

پھر اھلسنت برادر نے استدلال کیا۔ کہ شیعہ میں تو عورتوں کو زمین کی وراثت نہیں ملتی۔ شیعہ برادر نے بتایا۔ کہ نساء لفظ عام ہے اور آپ دلیل خاص یعنی بیٹی کو بنا رہے ہیں۔ جبکہ انھی روایات میں زوجہ کے الفاظ موجود ہیں۔ (نساء عام لفظ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تمام عورتیں شامل ہیں۔ ماں، بیٹی، بیوی، بہن وغیرہ وغیرہ

جبتک خاص کی تصریح نہ ہو نساء کا حکم سب پر لاگو ہو گیا۔ مثال شیعہ نبی کی مالی وراثت کے لئے قرآن سے عام حکم مراد لیتے ہیں۔ اس لئے کہتے ہیں کہ جب تمام مردوں کی وراثت ہوتی ہے تو نبی کی بھی وراثت ہو گی کیونکہ وہ بھی مردوں میں شامل ہے۔ جبکہ ہم صحیح حدیث سے اس آیت کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ نبی اس آیت کے حکم میں شامل نہیں ہے)

اور وسائل الشیعہ کا مکمل باب بطور حوالہ بھیجا۔ کہ بیوی شوھر کی زمین سے وراثت نہیں پاتی جبکہ بیٹی ہر شے میں وراثت پاتی ہے۔ (مناظرہ دوبارہ پڑھیں)

اہلسنت برادر اپنی بات دوھراتے رہے لیکن حلی جواب پیش نہ کرسکے۔ (حتی الامکان ہر ایک نکتے کا جواب دیا گیا۔ لمبی لمبی تحریریں بھیج کر شیعہ مناظر نے خود مضحکہ خیز مناظرہ بنالیا تھا)

المختصر: اھلسنت برادر کا استدلال مکمل ادراج الزھری پر تھا۔ جنھیں وہ قواعد سے ثابت نہ کرسکے۔ اور اپنے محدثین کو ہی اصولِ حدیث سے جاھل ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ شیعہ برادر نے جو دعوی کیا تھا۔ وہ اہلسنت کی معتبر کتب اور علماء کے کلام سے ثابت کیا۔ (اسے الٹا کرلیں۔ اہل تشیع کا مکمل استدلال امام زہری کے ادراج پر تھا۔ ساتھ میں علمائے اہل سنت کی چند نامکمل عبارات کا سہارہ، شیعہ مناظر کیا ثابت کرتا، وہ اپنی تحریر کی ترتیب ہی بھول گیا)

اہلسنت برادر کا میدانِ مناظرہ سے چلے جانا ان کی شکست کا اعلان تھا۔ جو مکے لڑائی کے بعد یاد آئیں وہ اپنے منہ پر مارلینے چاھئیں۔ لہذا اب انھیں جو کچھ سوجھ رہا ہے۔ وہ ان کی شکست کو فتح میں نہیں بدل سکتا۔ مردِ میدان کبھی فرار نہیں کرتا۔ (مجھے شیعہ مناظر نے ایڈمن شپ سے ہٹادیا تھا پھر گروپ لاکڈ کرکے یکطرفہ میسیجز شروع کردئے۔ کیا یہ اس کی اعلیٰ ظرفی تھی؟)

ہم شیعہ برادر کے مشکور ہیں۔ اور ان کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ جزاک اللہ خیرا۔ اللہ پاک سب کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام۔

سید حسین رضوی: فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا۔ ایک صحیح السند حدیث سے اہل سنت کے عقیدے کے ایوانوں میں ایک زبردست زوردار جھٹکے (اور ان جھٹکوں کی شدت اتنی تھی کہ شیعہ مناظر فرار)

یہ حدیث اہل سنت کے سب سے معتبر اور بقول ان کے قرآن کے بعد سب سے صحیح ترین کتاب میں موجود 1_ صحیح مسلم :2_ صحیح بخاری. لیکن بخاری صاحب نے علمی خیانت کرتے ہوئے فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا کے بجائے کذا و کذا کا استعمال کیا۔ (نوٹ) بخاری صاحب اتنا دقیق اور تیز بین تھا کہ جان بوجھ کر فرأيتماني..... والی جملے کو حذف کیا.... لیکن اتنے دقیق ہونے کے باوجود حضرت فاطمہ کی ناراضگی کو حذف نہیں کیا!!! جو شخص صریح حدیث سے صریح جملے کو حذف کرتے ہیں اس کے لیے بہت آسان تھا ناراضگی والی بات کو (بقول اہل سنت مناظر راوی کا گمان) حذف کرے لیکن ایسا نہیں کیا!!! کیوں؟؟ نقل کیا ہے تو کم از کم یہ تو بنتا تھا کہ یہ کہے کہ یہ راوی کا گمان ہے... اس طرح کی بھی کوئی بات نہیں، آگے آپ لوگ خود سوچیں۔ (مناظرہ دوبارہ پڑھیں۔ سیدنا علی والی حدیث پر شیعہ مناظر کے کان کھینچیں کہ جگ ہنسائی کیوں کروائی، پورے مناظرے میں اچھل کود مچاتے رہے، جب وقت آیا تو موصوف نے پتلی گلی سے نکلنے میں دیر ہی نہیں کی۔)

3_ اہل سنت کے مناظر نے اس حدیث کا کوئی جواب نہیں دیا، اصل میں اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا یعنی اس بیچارے کی بس کی بات نہیں تھی۔ اس روایت کے سامنے اکابرین اہل سنت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہیں اور

بہت بوکھلاہٹ کا شکار ہیں۔ تحقیق کریں پھر پتہ چلے گا۔(آپ کے شیعہ مناظر کو شوق تھا کہ تحریر کی ترتیب کے مطابق گفتگو کروں گا۔ اب اس بندے سے پوچھیں کہ ب کا واقعہ الف کی بحث میں کیوں بیان کرتے رہے پھر جب ب پر گفتگو جمعہ کے دن طئے تھی تو عین وقت پر یوٹرن کیوں لیا؟ میں تو آج بھی تیار ہوں۔ مکمل دلائل اور اسکینز بھی تیار پڑے ہیں۔ اپنے مناظر کو کہیں کہ ہمت کرے اور اسی ب پر مجھ سے گفتگو کرے۔)

4-اہل سنت کے وہ کون سے عقیدے ہے جو اس حدیث سے رد ہوتی ہیں۔

(الف)اصحاب کلھم عدول:اس حدیث میں اکابرین صحابہ کے موجودگی میں صحابہ کرام ایک دوسرے کو ایسے الفاظ سے نوازرہے ہیں جو کہ اسی بخاری میں منافقین کے علامت بیان کی گئی ہے۔ حضرت عباس حضرت علی کو اور یہ دونوں حضرات ابو بکر اور عمر کو غادرا، آثما کاذبا... نعوذباللہ

(اپنے مناظر کو پرسنل میں یہ نکات بھیجیں۔ اسے کام آئیں گے)

(ب)عدالت حضرت عمر:اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے حضرت عمر نے ایک برائی پر انکار کرنے کو ترک کیا اور حق کو قائم کرنے پر عاجز رہے۔(اپنے مناظر کو تیار کروائیں۔ پوری حدیث اور درست مطالب سمجھادوں گا۔ ان شاءاللہ)

(ج)حضرت علی اور حضرت عباس کبار صحابہ اور پیامبر کے ممتاز شاگرد ہونے کے باوجود مسلسل فدک کا مطالبہ کرنا اور مسلسل حدیث لانورث کے خلاف کھڑا ہونا۔(اصل حقیقت مناظرے میں۔ اگر آپ کا مناظر تیار ہوجائے)

آخر میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ایسی صحیح السند حدیث ہماری منابع میں موجود نہیں (الحمدللہ) اگر ہوتا تو کیا ہوتا۔(الحمدللہ ہم دفاع کرتے ہیں اور ایسا دفاع کرتے ہیں کہ سامنے والے کی طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ آپ کی کتب میں اللہ عزوجل سے انبیائے کرام تک پھر اہل بیت کرام کی گستاخیاں صحیح معتبر روایات سے موجود ہیں۔ تحقیق کریں۔)

ہمارے اہل سنت کے منصف بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اس حدیث کی صحیح سے تحقیق کرے(تعصب کی عینک 👓 کے بغیر) اور اپنے عقیدے میں چینجز لائیں۔(اپنے مناظر کو تیار کریں۔اس حدیث کی صحیح تحقیق دکھادوں گا۔ان شاء اللہ)والسلام علی من التبع الهدي

نامعلوم ممبر: جناب ممتاز صاحب اور دوسرے گروپ ممبران! سلام علیکم

مجھے لگا کہ ممتاز صاحب جہاں شیعہ مسلک سے زیادہ آشنائی نہیں رکھتے ہیں وہاں پر وہ اصول فقہ کے ابتدائی مسائل سے بھی آشنا نہیں ہیں لہذا وہ بار بار اصول کافی سے عورت کی میراث پر شیخ کلینی کے انتخاب شدہ عنوان اور اس میں ذکر ہونے والی کچھ روایات کو بیان کر کے یہ زور لگاتے رہے کہ شیعہ فقہ میں تمام عورتوں کو عقار (اموال غیر منقول) سے ارث نہیں ملتا ہے۔ جب کہ:

اولا: قرآن کریم نے بھی بیوی کے لئے نساء کا لفظ استعمال کیا۔

جیسے یانساء النبی، یا دوسری جگہ فرمایا: اِذا طلقتم النساء،

معلوم ہے کہ انسان اپنی بیوی کو ہی طلاق دے سکتا ہے۔

ثانیا: اصول کافی کے اسی عنوان کے نیچے گیارہ روایتیں ذکر ہوئی ہیں بعض میں صراحت کے ساتھ ذکر ہوا ہے کہ المرأۃ لاترث مماترک زوجھا من القری۔ لہذا معلوم ہے کہ نساء سے مراد تمام عورتین نہیں بلکہ فقط زوجہ ہے ورنہ زوجہ کی قید لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ثالثا: اصول فقہ میں یہ ثابت ہے کہ اگر کوئی روایت عام ہو یا مطلق اس کے مقابلے میں کوئی روایت خاص یا مقید ہو تو عام اور مطلق کو خاص اور مقید پر حمل کیا جاتا ہے۔

رابعا: اگر بالفرض ان بعض روایات میں مراد تمام عورتین ہی ہوں تو پھر بھی ہمارے پاس ثابت قاعدے کے مطابق ان پر عمل نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ نص قرآن کریم کے خلاف ہے۔ (یہ بات جید شیعہ مجتہد باقر مجلسی کو معلوم ہی نہیں تھی۔ کمال ہے)

لہذا ان احادیث سے اپنے حق میں استدلال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی معلومات بہت ہی سطحی ہیں یا آپ جان بوجھ کر مخاطبین کو شک اور شبہ میں ڈالتے ہیں۔ (کسی امام یا فقیہ کا قول پیش کیوں نہیں کیا گیا؟ بس آپ کا کہنا کافی ہے؟)

اسکے علاوہ جس روایت میں علم کو انبیاء کا میراث قرار دیا گیا ہے یقینا اس سے انبیاء کرام کی میراث کی نفی کے لئے استدلال کرنا مکڑی کے جھال میں پناہ لینے کے مترادف ہے کیونکہ اس حدیث تعلق علم اور علماء کی اہمیت بتانے سے ہے نہ انبیاء کی مالی وراثت کی نفی۔ (وہ فرمان نبوی ﷺ اور میر استدلال اور اشکالات کے جوابات دوبارہ پڑھیں)

آپ نے دلشاد صاحب کو جو مشورہ بار بار دیا اس پر خود بھی عمل نہیں کیا کہ کسی بات کو سمجھنے کے لئے تمام قرائن کا مطالعہ ضروری ہے۔(واضح قول نبوی ﷺ پر قرائن!! قرائن، سیاق وسباق کی ضرورت غیر واضح باتوں کے متعلق ہوتی ہے)

آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے پاس بیٹی کی وراثت پر کئی احادیث ہیں ان سب کو چھوڑ کر کچھ متشابہ حدیث سے چمٹ گئے۔(اصول کافی کا پورا باب اور اتنی ساری صحیح روایات سب خلاف قرآن۔اللہ کی پناہ)

اس کے علاوہ آپ پوری تاریخ میں ایک شیعہ مجتھد کو بھی نہیں دیکھا سکتے ہیں جس نے بیٹی کی عقار میں میراث کی نفی کی ہو۔(آپ پوری شیعہ تاریخ میں کسی مجتھد سے بیٹی کی عقار میں میراث کی تائید دکھادیں)

آپ کا یہ کہنا کہ حضرت زہرا کی ناراضگی کا ذکر زہری کا گمان ہے، یہ اپنے گذشتہ صحیح بخاری کے بڑے بڑے شارحین پر نا سمجھی کے الزام کے ساتھ ساتھ زہری پر بھی الزام ہے یا وہ جھوٹا ہے یا متوہم دونوں صورتوں میں وہ موثق نہیں ہے۔(میں نے بے دلیل کچھ بھی نہیں کہا۔مناظرہ پھر دیکھیں)

تعجب کی بات یہ ہے کہ اپنے اس واہی ادعا کو ثابت کرنے کے لئے انبیاء کرام کو بھی مجتھدین کی صف میں کھڑا کر کے ان پر بھی خطا اور توہم کا الزام لگایا۔(واہ۔۔قرآن کی آیات سے انبیائے کرام کے جو غلط گمان دکھائے ہیں اس پر کیا رائے دیں گے؟)

پہلی بات تو یہ ہے کہ روای اور مجتھد میں فرق ہوتا ہے، مجتھد اپنے پاس موجود ادلہ کے ذریعے سے احکام کو کشف کرتا ہے، ممکن ہے کہ یہاں پر وہ استنباط میں خطا کریں، لیکن ایک راوی کسی واقعے کی خبر دیتا ہے یا خود واقعے کا شاہد ہے یا اس سے خبر دے رہا ہے جو اس واقعے کا شاہد ہے، یہاں پر راوی اگر اپنی طرف سے کسی چیز کو کم یا زیادہ کرے تو اسے جھوٹا کہا جاتا ہے نہ مخطی۔(ادراج ایک اصطلاح ہے۔اس پر تحقیق کریں)

اور جہاں تک انبیاء کرام کی بات ہے تو وہ وحی الہی سے مرتبط ہیں، ان کی شان اس سے اجل ہے کہ وہ ظنون پر عمل کریں، جبکہ قرآن صراحت کے ساتھ کہتا ہے کہ: إن الظن لايغني من الحق شيئا"

(گمان بذات خود خطا نہیں ہے۔ اوپر تفصیل اور مثالیں موجود ہیں۔)

جناب ممتاز صاحب آپ بار بار کہتے ہیں کہ دوسروں نے ناراضگی کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ یہ سوال وہاں پر پیش آتا ہے جب کسی بات کو بیان کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، جبکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ بات حکومت وقت کے خلاف ہے لہذا اس کو عام لوگ ذکر نہ کریں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ (کمزور تاویل، کسی حکومت کے کنٹرول میں پوری عوام نہیں ہوسکتی، ناممکن اور غیر منطقی بات ہے۔)

انشاء اللہ ان سوالات کا اگر کوئی قانع کنندہ جواب موصول ہوا تو باقی سوالات بھی پوچھیں گے۔

سید رضوان یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اسلام وعلیکم سب بھائیوں کو۔ یہ جو مناظرہ شیعہ برادر اور سنی برادر کے درمیان ہوا جسکا عنوان جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا حق فدک تھا۔ اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ جو ہمارے شیعہ مناظر محمد دلشاد ہیں انہوں نے جو دعویٰ لکھا اس میں پوائینٹس (الف، ب، پ) کے حساب سے موضوع کو تقسیم کیا گیا تاکہ گفتگو آرام سے اور مدلل ہو تو اس پر شیعہ مناظر کی طرف سے (الف) پر گفتگو شروع ہوئی جس پر شیعہ مناظر نے جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا اپنے حق کے لئے جانا اور حق نہ ملنے پر شیخین سے ناراض ہو جانا اور ایسے ہی وفات پا جانا ان روایات کا کتب اہل سنت میں صحیح سند موجود ہونا ہاں یا ناں میں جواب طلب کیا اور اس روایت پر گفتگو کا کہا لیکن اہل سنت مناظر نے شروع سے ہی موضوع کو خراب کرنے اور اپنی عوام کو حق سے دور رکھنے کے لئے سارے پوائنٹس (الف، ب، پ) کو یک دم ہی موضوع بحث لانا شروع کیا اور گفتگو کو خلط ملط کرنے کی کوشش کی یہ جانے یا انجانے میں تھا چلو لیکن جہاں

تک ہم نے دیکھا کہ اہل سنت مناظرہ ممتاز قریشی صاحب کو بیک اپ پر سپورٹ کرنے والے کچھ کم فہم اور دین سے ناشناس اور اہل بیت علیہم السلام کی عظمت و رفعت سے ناواقف اور اس کے علاوہ وہ اپنی ہی کتب اہل سنت سے بھی واقف نہیں دکھائی دیئے اس پر اور ان بیک اپ والوں کی کم علمی دیکھیں کہ ممتاز قریشی صاحب کو لائن سے اتارنے اور اپنے لوگوں کو دجل و فریب سے شیعہ موقف سے دور رکھنے کی بھرپور کوشش کی گئیں۔(شیعہ سب کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں۔مجھے کسی نے پرسنل میں کوئی اسکین نہیں بھیجا اور نہ کوئی دلیل یا تحریر وغیرہ بھیج کر مدد کی البتہ ایک گروپ سے ایک اسکین اور اس کی وضاحت اور چند آیات قرآنی کو کاپی ضرور کیا، اور ظاہر ہے یہ کوئی معیوب بات نہیں ہے۔باقی تمام دلائل، اسکینز اور جوابات میرے اپنے ہیں اور مختلف کتب کی مدد سے تیار کئے گئے ہیں۔الحمدللہ)

اور شیعہ کتب سے عورتوں کی وراثت اور علماء کی وراثت پر روایات لگائیں جنکا ان اہل سنت کو خود بھی نہیں پتہ کہ ان روایات سے یہاں استدلال کرنا ہی نہیں بنتا وہ اس موضوع سے ہی ربط نہیں ان روایات کا جواب بھی شیعہ مناظر محمد دلشاد نے بہت خوب طریقے سے دیا اور علماء تشیع کا ان روایات کو باب علم و باب زواج میں آنا اور ان روایات کا مطلب سمجھایا اور شیعہ مناظر نے اپنے موقف کا دفاع اچھے سے کیا۔(اگر یہ دفاع اچھا ہوتا ہے تو برا دفاع کیا ہوتا ہے؟ شیعہ مناظر نے وہ عبارات کہاں دکھائیں جن کے اسکینز وہ پیش کرتے رہے؟ بلکہ چند صفحات آگے روشنی کا کہا لیکن اندھیرے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔اب اتنا ظلم تو نہ کریں۔ حمایت کریں غلو نہ کریں۔)

اہل سنت مناظر کو بار بار سمجھایا کہ جوابات کو پڑھیں پھر جواب دیں جو پوائنٹ (الف) کے مطابق ہوں ان پر آئیں لیکن بات وہیں رہی سنی مناظر کو آخر تک سمجھ نہیں آئی وہ کن پوائنٹس پر گفتگو کر رہے ہیں یا شائد

جان بوجھ کر وہ اس گفتگو کو خراب کر رہے تھے۔(آپ کو پتہ ہے کہ الف میں نکات کونسے تھے؟ دوبارہ مناظرہ پڑھ لیں)

آخری مدعا پر آتا ہوں کہ اہل سنت کی طرف سے اس موضوع پر کوئی خاطر خواہ جواب نہیں بن پایا اور وہ ساری گفتگو میں الجھن کا شکار ہی نظر آئے ایک مشورہ مفت میں اہل سنت مناظر ممتاز قریشی کے لئے جناب اس سے اچھا ہوتا آپ کسی کم فہم کی سپورٹ لینے کی بجائے خود کچھ تدبر کرتے اور غور و فکر کرتے تو گفتگو اچھے سے انجام پاتی پوائنٹ ٹو پوائنٹ اور آپکو یہ خواری نہ اٹھانی پڑتی۔(اگر خواری ایسی ہوتی ہے تو مجھے ہزار بار قبول ہے) حق واضح ہو کر رہتا ہے اور میں مبارک باد پیش کرتا ہوں شیعہ مناظر محمد دلشاد کو کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک وطاہرہ بیٹی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی وکالت کا حق خوب ادا کیا اور حق کو اہل سنت پر واضح کیا امید ہے اہل سنت مناظر ممتاز قریشی اس پر غور کریں گے اور اس پوری گفتگو میں وہ کہاں کھڑے تھے وہ بھی دیکھیں گے اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے اور جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا حق مانیں گے اللہ پاک صدقہ محمد و آل محمد علیہ السلام محمد دلشاد بھائی کو عمر دراز عطاء فرمائے اور اسی طرح مکتب محمد و آل محمد علیہ السلام کا دفاع کرتے رہیں اور اہل سنت کو اللہ پاک ہدایت دیں اور حق کو پہچاننے کے لئے قوت بصارت عطاء فرمائے۔ آمین

باقی جہاں تک یہ حدیث (نحن لا نورث۔۔۔۔)تو یہ روایت قرآن کے خلاف اور من گھڑت ہے جو کہ گھڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب کر کے سنائی گئی اس کا جواب اہل سنت کو انہیں کی کتب سے مل جاتا ہے جب امی عائشہ و دیگر ازواج اپنا حق لینے کے لئے عثمان کو ابو بکر کے پاس بھیجتی ہیں اس روایت کا کسی

ازواج رسول کو اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کو اور نہ ہی کسی صحابی کو پتہ ہوتا ہے سوائے خلیفہ اول کے۔(اچھا اپنے شیعہ مناظر کو یہ نکتہ بتایئے گا۔ مناظرہ ہوا تو سمجھادوں گا)

اور پھر اس من گھڑت حدیث کا پول وہاں بھی کھلتا ہے جب حضرت عمر فدک کے باغات میں سے ازواج مطہرات کو حصہ دیتے ہیں اور امی عائشہ زمین میں سے حصہ لیتی ہیں تب یہ حدیث کہاں جاتی ہے کیوں یاد نہیں رہتی؟(اس کا جواب اوپر مناظرے کی وضاحتوں میں دے دیا ہے)

باقی اس موضوع پر گفتگو بہت طویل اور مدلل اور کافی پوائنٹس اس میں آتے ہیں لیکن یہاں صرف اس(نحن لانورث۔۔۔۔)والی من گھڑت روایت کا دکھانا مقصود تھا جس کو اڑ بنا کر جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جیسی پاک وطاہرہ سچی خاتون جنت کا حق غصب کیا گیا۔(آپ نے کہا من گھڑت ہے تو ہم مان لیں کہ من گھڑت ہے!)

میری طرف سے محمد دلشاد بھائی اور تمام اہل تشیع دوستوں کو مبارک ہو کہ حق غالب آیا اور باطل مٹ گیا حق ہمیشہ ہی محمد وآل محمد علیہ السلام کی طرف رہا ہے۔

هادی شیعہ مناظر: مناظرے پر تبصرہ از احقر ہادی بریسلی نجفی۔ خدا شاہد نے مناظرہ کو شروع سے لے کے آخر تک بغور دیکھا. شیعہ مناظر جناب محمد دلشاد نے بخاری اور مسلم سے صحیح سند کے ساتھ احادیث پیش کیں کہ جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت ابو بکر سے اپنی میراث کا مطالبہ کرتی رہی رہیں۔

کانت فاطمۃ تسال لیکن اس مطالبے کو ابو بکر نے یہ کہہ کر رد کرتے رہے کہ انبیاءع کی کوئی میراث نہیں ہوتی (ایک اور خیانت! حضرت ابو بکر صدیق نے نبی ﷺ کا فرمان سنایا۔ صحیح بخاری و مسلم کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو پوری حقیقت بیان کریں)اس پر حضرت زہرا غضبناک ہو گئیں اور ابو بکر سے مرتے دم تک

ناراضگی ظاہر کرتی رہی یہاں تک کہ آپ سلام اللہ تعالی علیہا نے ترک تعلق کر دیا، اپنی نماز جنازہ میں شریک نہ کرنے کی وصیت کی اور رات کی تاریکی میں دفن کرنے کی وصیت کر دی۔

اس کا جواب دیتے ہوئے اہل سنت مناظر نے یہ اعتراض اٹھایا کہ حضرت زہرا کی کے الفاظ اور اس کے بعد کے جتنے الفاظ ہیں وہ سب زہری نے اپنی طرف سے ایڈ کر دیے ہیں لہذا اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ آپ حضرت زہرا کے چہرے کے تاثرات وغیرہ سے ثابت کریں کہ وہ ناراض ہو گئی تھی۔ اس کے جواب میں جناب شیعہ مناظر نے اس بات پر زور دیا کہ آپ پہلے اس بات کا اقرار کریں کہ یہ روایت صحیح سند کے ساتھ ہماری صحیح ترین دونوں کتابوں میں موجود ہیں یہ فقط شیعوں کا الزام نہیں بلکہ یہ در حقیقت یہ ہماری اپنی صحیح ترین کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ اہل سنت مناظر نے اس بات کا جواب دینے سے کتراتے کتراتے بڑی مشکل سے یہ اقرار کر لیا کہ ہاں یہ باتیں ہماری صحیحین میں لکھی ہوئی ہیں لیکن ہم اس لئے نہیں مانتے کیوں کی اس حدیث میں زہری نے ادراج کر دیا ہے یعنی زہری کا گمان ہے، (کتراتے کتراتے!! اللہ کے بندے!! پہلے ہی دن اور پہلے جواب میں ہی صاف صاف حقائق لکھ دئے تھے۔ اوپر چیک کر لیں)

اس کے جواب میں شیعہ مناظر نے اہل سنت کے مین سٹریم علمائے کرام کے حوالوں سے بتایا کہ آپ کے بڑے بڑے علماء نہ صرف اس اعتراض کو نہیں مانتے بلکہ اس کے اوپر انہوں نے تاویل یا تحلیل کر دی ہیں کچھ کہتے ہیں کہ زہرا اس خطا پر تھی ان سے غلطی ہو گئی عثیمین اور ابن تیمیہ وغیرہ کے جوابات بھی دکھائے۔

اس کے علاوہ چند ایسے علماء کا موقف دکھایا جو حضرت زہرا کی ناراضگی کو تو مانتے ہیں لیکن بعد میں رضایت کا دعویٰ کرتے ہیں جس پر آپ خود اہل سنت مناظر دلیل کے طور پر پیش کرتے رہے۔ (اسکین رکھ کر پوری عبارت کیوں نہیں دکھائیں؟)

کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو آخری اوقات میں یعنی تقریبا چھ ماہ کے عرصے میں منوایا گیا تھا یعنی راضی کروایا گیا تھا۔(اس رنجش کو ختم کرنا شیعوں کو قبول نہیں کیونکہ پھر ان کا دانہ پانی ختم ہو جائے گا)

اہلسنت مناظر کی طرف سے پیش کی گئی یہ دلیل شیعہ مناظر کے لیے ایک احسن دلیل کے طور پر تھی جس سے خود اہل سنت مناظر نے یہ ثابت کر دیا کہ ہمارے جید علماء کے نزدیک حضرت زہرا ناراض ہو گئی تھی لیکن بعد میں منوایا گیا تھا اور منوانے والی بات کو ثابت کرنے کیلئے جو حدیث دی وہ شعبی کی مرسل حدیث تھی جس میں مدلس راوی بھی تھا۔(ایک ہوتی ہے شدید ناراضگی جس کے شیعہ قائل ہیں اور سیدہ کی توہین کرتے ہیں، ایک ہے عارضی رنجش، غلط فہمی اور خلش جو کہ نبیوں کے درمیان بھی کبھی کبھار ہو گئی اور زائل بھی ہو گئی، جو معیوب نہیں ہے۔ انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اہل سنت سیدہ کی اس رنجش کے قائل ہیں جو بعد میں ختم بھی کر دی گئی۔ اب بتائیں کس کا مؤقف اہل بیت کے شایان شان ہے؟)

اس اقرار نے صحیحین پر ایک اور مہر ثبت کر دی کہ صحیحین کی روایت بالکل ٹھیک ہے امام زہری جو کہ 2200 سے زائد روایات کر رہا ہے اور اتنا قابل اعتبار ہے جس سے تمام صحاح میں ان سے کثیر روایات لی گئی ہیں۔(کیا اہل تشیع ثقہ راویوں کے گمان پر من و عن ایمان رکھتے ہیں؟ آپ لوگ امام معصوم کے واضح صحیح قول کو بھی نہیں مانتے ہو! راویوں کے گمان کو کیا خاک مانو گے!)

اس کے علاوہ بخاری کی دقت نظری کسی سے ڈھکی چھپی نہیں بخاری تو ان روایات کو لینے کو تیار نہیں جن سے اہلبیت ع کی خاص فضیلت ثابت ہوتی ہو جیسے حدیث غدیر خم جیسی متواتر حدیث بھی امام بخاری کو اپنی طرف جلب کرنے میں بالکل ناکام رہی، خود بخاری کی دقت نظری امام زہری پر کامل اعتماد کثیر احادیث کا راوی اتنا بے وقعت بھی نہیں کہ جس کو شعبی کی مدلس مرسل روایت رد کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء جرح و تعدیل

شوارح بخاري مسلم امام زہری کی روایت کو بالکل صحیح مانتے ہیں۔(امام زہری ثقہ راوی ہے۔اس کا انکار کس نے کیا؟شعبی پر اوپر تفصیل موجود ہے)

اور شعبی کی مدلس مرسل روایت امام زہبی امام حاکم وغیرہ تسلیم نہیں کرتے لہذا بعد میں رضاعت والی حدیث تو گئی، لیکن اہل سنت مناظر نے اتنی بڑی غلطی کر دی جناب زیر اس کی رضایت تو ثابت نہ کر سکے لیکن ایک اور اعتراض بھی داغ دیا کہ زہری کی منفرد ہے کسی دوسرے راوی سے بھی دکھائیں لیکن اہلسنت مناظر یہ بھول گئے کہ امام مسلم اپنی صحیح میں فرماتے ہیں کہ زہری نوے حدیث کے قریب روایت کرتے ہیں جن میں کوئی دوسرا اشریک نہیں۔(مسلم،باب من حلف باللات والعزی فلیقل لا إلہ إلا:۳۱۰۷)(راوی کے گمان کی بات ہو رہی ہے۔امام زہری کی اصل روایات کا کس نے انکار کیا؟)تو جناب اہلسنت مناظر نے اہلسنت کے منہج کے مخالفت کرتے ہوئے خبر واحد کو ماننے سے انکار کرتے رہے اور عملاً منہج اہلسنت سے دستبرداری کا نمونہ بھی پیش کیا۔(شدید ناراضگی خبر واحد ہے۔کسی اور طرق اور کسی اور راوی نے بیان نہیں کیا۔اصل نکتہ سمجھیں۔یہی منہج اہلسنت ہے،اگر نہیں تو پھر سنی وشیعہ کے بیچ اختلاف کیا رہا؟)

شیعہ مناظر نے امام زہری کے اکیلے راوی ہونے کے اعتراض کو مختلف جہتوں سے جواب دیدیا اور ابو ہریرہ سمیت چند اور راویان سے بھی پیش کیا اور پھر شعبی کی مدلس اور مرسل روایت کو چٹکی میں رد کر دکھایا۔

اور گرم توے میں ایک اور صحیح حدیث قالت عائشہ سے ناراضگی پر ٹھپہ لگا کر اہلسنت مناظر کے اوسان خطا کر دیئے، جس کی تاب نہ لا کر موصوف نے جمعہ تک کا وقت مانگ لیا لیکن جب شیعہ مناظر جب جواب لکھنے لگے تو شیعہ مناظر کو مداخلت کر کے روکنے کی کوشش کرتے رہے۔(پتہ نہیں کیسی کیسی باتیں آپ لوگ کر لیتے ہو۔سب شیعہ مناظر ایک جیسے ہو!اوپر گفتگو پڑھیں۔مجھے وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے)

جب باز نہ آئے تو شیعہ مناظر نے آدھا گھنٹہ کیلیئے ایڈمن شپ سے ہٹانے کا اعلان کر دیا، یہ آدھ گھنٹہ بجلی کی طرح اہلسنت مناظر پر گرا اور گروپ چھوڑ کر لفٹ کر گئے۔(کیا میں لاکڈ گروپ میں فریق مخالف کی کاپی پیسٹ تحریریں پڑھتا رہتا، جبکہ نکتے پر موصوف جواب دینے سے عاجز ہو چکے تھے۔ آپ اللہ کو حاضر ناظر سمجھ کر بتائیں کہ میری جگہ آپ سے یہ ہوتا کہ فریق مخالف گروپ لاک کر کے من مانی کرتا تو آپ کا کیا رد عمل ہوتا؟)

کچھ دیر بعد واپس گروپ میں تشریف لائے اور اپنے لفٹ ہونے کو احتجاجی علامت قرار دیا۔(جب بتایا گیا کہ آپ کے مناظر تو فتح کا جشن منا رہے ہیں تو مجھے آنا پڑا۔ پھر جو حال اس کا ہوا وہ سب کے سامنے ہے)

شعبی کی مرسل روایت جو کہ صحیح روایات کے معارض تھیں۔ اس کے متعلق شیعہ مناظر نے شاہد کے طور پر متقدمین اور متاخرین علماء رجال میں سے تین اقوال پیش کیئے۔ امام حافظ زہبی سے امام حجر عسقلانی سے اور آلبانی سے کہ شعبی کی مرسل روایت صحیح قرار دینا سہل انگاری اور اصول حدیث کے بر خلاف ہے چونکہ یہ قول عجلی کا تھا ان کو متساھل قرار دیکر مسترد کر دیا۔ یوں شعبی والی مرسل روایت خود محدثین اہلسنت نے قبول نہیں کی۔(اس پر تفصیل اوپر موجود ہے ویسے دلشاد صاحب کا وہ جواب پڑھ لیجئے گا جب باقر مجلسی کا دفاع کرتے ہوئے شیعہ صحیح روایت اور راویوں کی ایسی تیسی کر رہا تھا۔)

محدثین اہلسنت کی کثیر جماعت کا یہی عقیدہ تھا اور ہے کہ صحیحین کی روایات درست ہیں جناب زہرا اس ناراض ہو کر دنیا سے گزر گئی اور ابو بکر سے ترک کلام کیا الیقین لا یزول بالشک۔ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا ہے۔ آپ صحیح احادیث کو رد کرنے کیلیئے مرسل اور مدلس روایت سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں۔(ایک طرف صحیح روایت میں سیدہ کی ناراضگی کا گمان صرف ایک راوی سے اور وہ بھی خود سیدہ کے الفاظ سے نہیں

!!اس پر شیعہ کو اتنا یقین کہ باقی قرائن و سنی و شیعہ روایات مسترد، چاہے سیدہ کی شان بھی مجروح ہوتی رہے!!بس شیعہ مسلک کی جیت ہونی چاہیئے!اللہ کی پناہ)

اس کے علاوہ شاہد کے طور پر شیعہ مناظر نے ترمزی شریف اور مصنف سمیت کئی کتب سے روایات پیش کی جو نا قابل تردید تھیں۔(بس روایات کافی ہوتی ہیں۔استدلال پیش کیا تھا؟کاپی پیسٹ کرنے سے کوئی مناظر نہیں بن جاتا)

اس دفعہ اہلسنت مناظر نے اپنے اسلاف پر انٹرنیٹ اور جدید سہولیات نہ ہونے کی بنا پر کم علمی اور احادیث تک رسائی نہ حاصل کر سکنے والے قرار دے کر خود کو جدید دور کا ماڈرن سنی قرار دیا اور علماء سلف کے عقیدے کو مسترد کر دیا البتہ ان کیلئے دعا بھی کی۔(وقت گذرنے کے ساتھ وسائل میں اضافہ اور سہولتیں میسر ہوتی ہیں، کیا آپ انکار کرتے ہیں؟ قرآن کے سافٹ ویئر میں عربی یا اردو کا ایک لفظ لکھیں آپ کو ان آیات اور تفاسیر کی فہرست سیکنڈوں میں مل جائے جن میں وہ لفظ موجود ہو گا، کیا زمانہ قدیم میں یہ سہولت تھی؟۔اگر وسائل نہ ہوں تو اس سے کم علمی کیسے ثابت ہو گئی؟ کہاں کی بات کہاں فٹ کر رہے ہیں۔بس مخالفت کرنی ہے، چاہے کیسے بھی ہو!)

لیکن کہانی یہیں ختم نہیں ہوئی شیعہ مناظر نے جناب صدیقہ کبری س کے دفاع اور مولا علی ع کی جناب فاطمہ کے مطالبے پر ڈٹ جانے کو صحیح مسلم اور بخاری سے احادیث دیں کہ مولا علی ع ابو بکر کی زندگی میں ان کے فیصلے کو خیانت دھوکہ دہی جھوٹ اور افترا سمجھتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر کی حکومت میں عمر سے بھی میراث فاطمہ س کا مطالبہ کرتے رہے جب حضرت عمر سے میراث فاطمہ س کا مطالبہ کیا تو حضرت عنر نے کہا تم علی اور عباس نے اس وقت ابو بکر کو جھوٹا خائن غدار سمجھا آج مجھے بھی خائن اور غدار جھوٹا سمجھتے

ہو.(شیعہ مناظر دلشاد نے فرار اختیار کیوں کیا؟میں نے شرائط اور وہ نکات بھی لکھ کر دے دئے کہ آپ لوگ آرام سے جواب لکھ کر ان تک پہنچائیں پھر بھی بھاگ کھڑا ہوا۔آخر کیوں؟یہ مؤقف ایک جھٹکے کی مار ہے۔دلشاد سمجھ گیا کہ میں اس کیسے زیر کروں گا۔اس لئے ٹائیں ٹائیں فش)

ان صریح روایات سے شیعہ مناظر نے کمال علمی نکات بتائیں اور موقف اہلبیت کتب اہلسنت سے ثابت کیا

اور زہری کے گمان کہنے والوں کو آئینہ دکھایا۔معاملہ ختم ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کو امام مسلم اور بخاری کی صحیحین سے حضرت علی کا احتجاج حضرت عمر کا اعتراف حضرت عائشہ کی احادیث ان پر کم از کن بیس سے زائد دلائل دے کر سنی مناظر کے منہ پر کالک مل دی۔(سوائے آپ لوگوں کی لمبی تحریروں کے اس بندے کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ایک موقعہ پر اسے کہا کہ یہ اتنی ساری روایات بھیج دی ہیں،ذرا چند جملے لکھ کر یہ تو بتائیں کہ ان سے آپ ثابت کیا کر رہے ہیں تو موصوف کی سیٹی گم!اب ایسے ایسے کاپی پیسٹر بھی مناظر بن گئے ہیں۔اللہ کی شان ہے!)

سچ کہتے ہیں جب انسان اپنے سلف علماء کے عقیدے اور ٹھوس دلائل کو یہ کہکر رد کردیں کہ ان کے پاس انٹرنیٹ اور کمپیوٹر نہیں تھے. اور ان تک احادیث پہنچی نہیں تھیں ہم کمپیوٹر اور جدید آلات سے لیس ہیں ہم تک حدیثیں پہنچی ہیں اور سلف کا عقیدہ درست کرنے نکلے ہیں تو طرف مقابل ایسے ہی کالک مل دیتا ہے۔(جو لوگ صحیح احادیث کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ ہم چھوٹے لوگوں کی باتیں کیا سمجھیں گے۔وہ بات کس تناظر میں کہی گئی اسے تھوڑی سمجھنا ہے،بس جم کے مخالفت کرنی ہے۔)

شیعہ مناظر نے ایک اور نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بالفرض اگر امام زہری کی روایت کو اندراج قبول کر لیا جائے تب بھی اندراج کا معنی گمان نہیں ہوتا. کیونکہ جن علماء نے ادراج کی نسبت دی ان کے نزدیک بھی ادراج سے مراد شرح حدیث ہے. نہ کہ گمان بافتی. چنانچہ امام سیوطی لکھتے ہیں:

وعندی ما أدرج لتفسیر غریب لا یمنع ولذلک فعله الزهری وغیر واحد من الائمة

"اور میرے نزدیک کسی غریب لفظ کی تشریح کے لیے جو ادراج کیا جائے وہ ممنوع نہیں، اس کے پیش نظر امام زہری اور دوسرے ائمۂ حدیث نے ادراج کی اس صورت کو استعمال کیا ہے (تدریب الراوی: جلد ا' ص ۲۳۱) (ادراج کو ممنوع کس نے کہا؟ روایات میں کسی راوی کی طرف سے ادراج کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ بات مکمل سمجھائی جاسکے یا درست پسمنظر پہنچ سکے۔ ادراج درست بھی ہوسکتے ہیں اور غلط بھی۔)

پس امام زہری کی اس روایت کو بالفرض ادراج مان بھی لیں تو امام زہری امی عائشہ کی حدیث کی شرح کر رہے ہیں. تاکہ قاری کو حدیث کی صحیح سمجھ حاصل ہو جائے۔ (بالکل درست فرمایا۔ امام زہری کا ارادہ یہی تھا، لیکن جو تین گمان اس نے بیان کئے وہ تینوں دیگر سنی وشیعہ روایات سے غلط ثابت ہوتے ہیں اس سے واضح ہوا کہ وہ حقائق ان کے علم میں نہیں تھے۔ کسی بات کا علم نہ ہونا کوئی عیب نہیں ہے، اس نے وہی مفہوم سمجھا اور سمجھایا جو عام طور پر ایسی صورتحال میں ممکن ہو سکتا ہے، لیکن ہم اگر واقعے پر غور وفکر کریں تو سیدہ فاطمہ کی شان کے خلاف ہے کہ اپنے والد نبی ﷺ کا فیصلہ سن کر بھی شدید ناراضگی اور غصہ کیا ہو۔)

پس صحیحین اور دیگر معتبر کتب واحادیث صحاح میں ناراضگی فاطمہ س ثابت تھی ترک تعلق بھی ثابت تھا.

بعد میں رضایت مل جانے والی بات بھی مرسل اور مدلس راوی سے ہے اور علماء جرح وتعدیل کے اصول کے خلاف بھی ہے اور قرین عقل بھی یہی ہے کہ الیقین لا یزول بالشک۔ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا ہے

اس کے علاوہ امام زہری کے مقابلے میں ویسے بھی شعبی کی مرسل روایت کی اتنی حیثیت نہیں بنتی. امام زہری 2200 سے زائد روایات کا راوی کدھر اور شعبی کی ارسال شدہ مدلس روایت کدھر۔(مقابلہ راوی کی صحیح روایت سے نہیں ہے بلکہ مقابلہ راوی کے ایسے گمان سے ہے جو دیگر قرائن کی موجودگی میں درست نہیں ہے)

اہلسنت مناظر نے امام زہری کی شخصیت کو مجروح کرنے کیلئے ایسے پیش کرنے کوشش کی کہ جیسے یہ ادراج(بمعنی گمان ھھھھ) کرنے میں مشہور تھے۔ ذیل میں چند بزرگ تابعین علماء متقدمین ومتاخرین کے اقوال پیش کرتے ہیں. جس کی طرف شیعہ مناظر بار بار متوجہ کرانے کی کوشش کرتے رہے. (امام زہری کی شخصیت کیسے مجروح ہو رہی ہے؟ اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا، اپنا اندازہ بیان کیا۔)

امام زہری ائمۂ جرح وتعدیل، ائمہ محدثین اور ائمۂ فقہاء اور ان کے معاصر علماء کی نظر میں: علماء جرح وتعدیل نے آپ کا تذکرہ خیر کے ساتھ کیا ہے آپ کی زندگی کا کوئی ایسا باب نہیں ہے جس پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ حافظ ابن حجر: 'فقیہ اور الحافظ' ہیں' ان کی بزرگی اور حافظے کی پختگی پر محدثین کا اتفاق ہے"۔ (تقریب التہذیب:٥٠٦، رقم:٦٢٩٦) حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا ہے: تم ابن شہاب کو لازمی پکڑو کیونکہ گزری ہوئی سنن کے بارے میں ان سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں ہے۔" معروف تابعی قتادہ رحمہ اللہ (متوفی ١٠٩ھ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "گزشتہ سنن کے بارے میں ابن شہاب سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی بھی باقی نہیں رہا۔' تابعی مکحول رحمہ اللہ (متوفی ١٠٩ھ) فرماتے ہیں: "زمین کی پشت پر گزری ہوئی سنت کے بارے میں زہری رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی عالم باقی نہیں رہا ہے۔" امام مالک رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "ابن شہاب باقی رہ گئے اور ان کی کوئی مثال اس دنیا میں نہیں ہے۔" امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لوگوں میں

حدیث کے اعتبار سے سب سے بہتر اور سند کے اعتبار سے سب سے عمدہ ہیں۔" امام لیث بن سعد (متوفی ۱۷۵ھ) فرماتے ہیں: "میں نے ابن شہاب زہری سے زیادہ جامع العلوم کسی عالم کو نہیں دیکھا۔" امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھنے والوں میں سب سے زیادہ 'ثابت' امام زہری ہیں۔" امام یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کسی ایک کے پاس بھی وہ علم نہیں رہا جو ابن شہاب کے پاس ہے۔" "سعید بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وہ تو علم کا ایک سمندر رہے"۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام زہری اہل مدینہ میں سب سے بڑے عالم ہیں۔" امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سب سے بہتر اسناد جو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ چار ہیں: امام زہری، حضرت علی بن حسین سے، وہ حسین بن علی سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے اور وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور امام زہری رحمہ اللہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔" امام ابن حبان رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "انھوں نے دس صحابہ کی زیارت کی ہے اور اپنے زمانے کے سب سے بڑے حدیث کے حافظ تھے اور احادیث کے متون کو بیان کرنے میں سب سے اچھے تھے اور فقیہہ اور فاضل تھے۔" امام احمد العجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "تابعی اور ثقہ تھے"۔ امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "محمد بن مسلم الزہری 'الحافظ' اور 'الحجۃ' ہیں۔" "ابو ایوب سختیانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱ھ) فرماتے ہیں: "میں نے ان سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔" ابو بکر الھذلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۷ھ) فرماتے ہیں: "میں حسن بصری اور ابن سیرین رحمہما اللہ کے ساتھ بیٹھا، لیکن میں نے زہری رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں دیکھا"۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام دارمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے کہا کہ زہری آپ کو سعید بن مسیب سے زیادہ محبوب ہے یا قتادہ؟ تو انھوں نے کہا دونوں، تو میں نے پھر کہا کہ

وہ دونوں آپ کو زیادہ محبوب ہیں یا یحییٰ بن سعید؟ تو یحییٰ بن معین نے کہا: یہ سب ثقہ راوی ہیں۔" امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حدیث کا علم اُمت محمد میں چھ افراد نے محفوظ کیا: اہل مکہ میں سے عمرو بن دینار نے اور اہل مدینہ میں ابن شہاب الزہری نے۔" (حوالہ فکرِ غامدی ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ از حافظ محمد زبیر) امر واقعہ یہ ہے کہ امام المحدثین، امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کی تعدیل و توصیف سے اسماء الرجال کی کتب بھری پڑی ہیں۔ اب اس قدر جلیل القدر امام زہری رحمہ اللہ کے معاصر فقہاء، محدثین اور ائمہ کی شہادت امام زہری رحمہ اللہ کے حق میں ہم رد کر دیں اور مستشرقین اور آج کے ان جدید محققین یا متجددین کی قبول کر لیں جو تیرہ صدیوں بعد ان کی ذات کو تنقید کا نشانہ بنا رہے، الغرض و قصہ مختصر اہلبیت علیہم السلام کا موقف یہی تھا کہ جاگیر فدک ان کی میراث تھا۔ (سو باتوں کی ایک بات قرآن سے نبیوں کے گمان کا غلط ہونا ثابت ہے۔ جب معصوم کا گمان غلط ہونا ممکن ہے اور معیوب نہیں تو غیر معصوم راویوں کا گمان سو فیصد درست کیسے ممکن ہے؟ اور معیوب کیوں؟ دوسری بات میراث نبوی ﷺ سے 9 ازواج مطہرات اور چچا حضرت عباس کس دلیل سے خارج ہیں؟)

خلفاء سے یہ معاملہ بھی کم از کم مس ہینڈل ہوا ہے۔ (نبی ﷺ پر عمل کرنا شیعہ کے نزدیک مس ہینڈل ہونا ہے۔ اللہ کی پناہ) خلفاء اور اہلبیت آپس میں اس معاملے میں بھی سخت مخالفت رکھتے ہیں۔ (ہر گز نہیں۔ کئی دلائل ہیں۔ کچھ اس مناظرے میں زیر بحث آ چکے ہیں۔) میں شیعہ مناظر جناب محمد دلشاد کو وکالت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اہلسنت بھائیوں سے خو کو قبول کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

نامعلوم ممبر: میں دونوں مناظر صاحبان کو مبارک باد کا مستحق قرار دونگا انہوں نے مستند روایات و علوم سے لا علم اور بھٹکے ہوئے لوگوں پہ حقیقت کو واضح کیا جو پرائمری اور مڈل کلاسوں سے بھاگے ہوئے مولویوں کی چالاکیوں میں آ کے اپنی آخرت تباہ کر رہے تھے اور ایسے مولوی تو پیٹ کی خاطر شیعہ سنی فسادات برپا کرواتے ہیں, میں دلشاد صاحب کی بجائے ممتاز صاحب کی کاوش کو زیادہ داد دونگا جنہوں نے اپنی مستند کتابوں سے یہ بات تو واضح کر دی کہ شیخین سے بی بی س ناراض تھیں تو وہ بی بی س کے دروازے پہ معافی کیلیے آئے۔

(اس واقعے پر سیدہ کی رنجش کی فکر کرنا، سیدہ کی عیادت کرنا، دلجوئی کرنا بھی شیخین کے ایمان کی علامت ہے۔ جسے آخرت کی فکر ہو گی وہی ایسے عمل کرے گا۔ لیکن شیعہ تسلیم نہیں کریں گے کیونکہ جو ناپسند ہو اس کے اچھے کام بھی ناپسند ہی ہوتے ہیں۔)

ان کو یہ تو پتہ تھا نہ کہ سند رسول ص کے ٹکڑے کرنا, بی بی س کا گھر جلانا بی بی کو زخمی کرنا ان کی آخرت کیلیے کیا ثابت ہو گا (پتہ بھی تھا اور پھر یہ سب کیا بھی!! کیا یہ ممکن ہے؟ یہ سب مشہور تاریخی افسانے ہیں برادر۔ تحقیق کریں)

اب بیچارے ممتاز صاحب اس سے زیادہ اور کیا سچ بولتے, انہوں نے گھر بار بھی تو چلانا ہے اپنے اور اپنے بچوں کے پیٹ کے بارے میں بھی تو سوچنا تھا، انہوں نے یہی سوچ کے اشاروں میں ہی بی بی س کے دروازے پہ معافی کیلیے شیخین کا آنا بتایا ہے کہ عقل مند کیلیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ (اہل سنت اشاروں میں نہیں کہتے۔ اوپر گفتگو دوبارہ پڑھیں۔ جو مؤقف بیان کیا ہے دوٹوک بیان کیا ہے۔ یہ لگی لپٹی مجھے نہیں آتی۔ میں لفظوں کا غلام نہیں ہوں۔ لفظ میرے غلام ہیں۔ اپنا مؤقف الفاظ بدل بدل کر بھی بیان کرنے کی اہلیت رکھتا ہوں۔ الحمدللہ)

عقل والوں کی ہی اہلبیت ع کو ضرورت ہے حق انہوں نے واضح کر دیا ہے، اب سمجھنا عقل والوں نے ہے ہمیں پوری امید ہے وہ دن دور نہیں ممتاز صاحب بھی جلد حق کی حمایت میں کھل کے آجائیں گے۔

(شیعیت پر میرے بیشمار اشکالات ہیں۔ جس مسلک کی بنیاد ہی نہ ہو اس کی حمایت کم عقل، اندھا، بہرا کر سکتا ہے۔ منصف مزاج ذہن کبھی بھی شیعیت کی تائید نہیں کرے گا۔ صرف نام سے اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کافی نہیں ہے۔ سیرت اہل بیت پر عمل کرنا لازمی ہے۔)

علی: سلام علیکم یا علی مدد میں بہت بہت مبارک پیش کرتا ہوں قبلہ محمد دلشاد کو جنہوں نے دختر رسول بیبی خاتوں جنت۔ سیدہ النساالعالمین کے دفاع میں بہت ہی مضبوط دلیل دیے۔

اہل سنت مناظر کو اس نکتے پر بات کرنے کو آمادہ کیا گیا تھا کے۔ بی بی سلام اللہ علیہا ناراضگی کی حالت میں شیخین سے اس دنیا سے رحلت فرما گئیں۔ تو ممتاز کو چاہیے تھا کہ اس کے رد میں کوئی دلیل دیتا بجائے اس کے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا اور کہا کی میراث کا حق نہیں تھا سیدہ کا اور زہری کی بات کو گمان کا نام دے کر اہل سنت کے مذہب کو ذلیل کروایا اگر آپ کی زہری کی یہ بات جو بی بی سلام اللہ علیہا کے حق میں ہے یہ گمان ہے تو وہ جو حضرت عائشہ سے روایت نقل ہوئی اس پر آپ جواب کیوں نہیں دے رہے تھے۔ (یہ مشورہ اپنے مناظر کے دینا تھا کہ نمبر ڈال کر سوال پوچھے گئے تو جواب ترتیب سے دینے میں کتنی دیر لگتی ہے، دے دیتے۔ لمبی تحریریں لکھنے کا وقت تھا، اصل نکات لکھنے کا وقت نہیں تھا۔) ممتاز ابن تیمیہ اور آصف اشرف دجالالی جیسی حرکت کر گیا لیکن یہ منہ پر نہیں لایا ورنہ اس کا مقصد وہی تھا کے نبی معاذ اللہ خطاء پر تھی۔

(حضرت موسیٰ و حضرت ھارون دونوں نبی تھے۔ بنص قرآن دونوں میں سخت اختلاف، جھگڑا بلکہ ہاتھا پائی بھی ہو گئی! آپ کے خیال میں دونوں میں سے کون حق پر تھا؟ سوچئے گا ضرور! شیعہ منطق کے مطابق ہر

معاملہ، ہر اختلاف، ہر لڑائی حق و باطل کے بیچ ہوتی ہے تو اس اعتراض کا جواب قیامت تک آپ نہیں دے سکتے! اگر اہل سنت منطق قبول کریں گے تو جواب دینے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگتا۔ یہی حق ہے محترم!) اور یہ کہتا رہا کہ ممتاز صاحب آپ خود کو بچانے کے چکر میں دختر رسول کو جھٹلا رہے تھے آپ کل رسول کو کیا منہ دکھاؤ گے روز محشر رسول اکرم آپسے سوال کریں گے کہ آپ نے میرے جگر کے ٹکڑے کے ساتھ کیا وفا کی (سیدہ فاطمہ کو کسی نے نہیں جھٹلایا، نبی ﷺ کا فیصلہ سنانا جھٹلانا نہیں ہوتا۔ شیعہ روز محشر نبی ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے؟ جو قول متفقہ بین الفریقین ہے اس پر عمل نہ کرکے ایسا عقیدہ کیوں بنالیا جس سے خاتون جنت کی شان و عظمت پر حرف آتا ہے!) زھری کا گمان آپ نے نبی کی وجہ سے لے لیا نہ ورنہ بخاری نے تو نہیں لکھا گمان آپ اپنی طرف سے کیوں گمان کو لا رہے ہیں؟ آپ گمان کا رٹہ لگا کر باقی آپکے امام و اکابر کو بھی پیچھے چھوڑ گے (مناظرہ دوبارہ پڑھئے گا) وسلام

محمد حسن شیعہ مناظر: السلام علیکم یا علی مدد علیہ السلام۔ میں بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ قبلہ مولانا محمد دلشاد کو جس نے سید فاطمہ الزھراء جنت کے سردار کا حق واضع طور پر بیان کیا ہے۔ باقی اہل سنت مناظر اصول سے بلکل واقف نہیں تھا اہل سنت کے اکثر محدثین کا یہ عقیدہ ہے۔۔ (جو شیعہ کی باتیں قبول کرے بس وہی ٹھیک باقی سب غلط، چلیں شکر ہے، آپ نے یہ تو تسلیم کیا کہ میرا عقیدہ اور سنی محدثین کا بھی یہی عقیدہ ہے!۔ شیعہ دلشاد تو دعویٰ کرتے رہے اور مناظرے میں پورا زور اسی پر لگایا کہ اہل سنت محدثین شیعہ کے ہم عقیدہ ہیں!) صحیح کی روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ الزھراء ناراض ہو کر دنیا سے گذر گئی تھی۔ ابو بکر سے کلام نہیں کیا تھا۔ یہ صحیح ہے۔ (اگر صحیح ہے تو سنی و شیعہ معتبر کتب میں آخری ملاقات دوران علالت کہاں سے بیان ہوگئی؟) اہل سنت مذہب کے مطابق اس کا انکار کرنا مطلب علماء اہل سنت کا انکار کرنا (ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ محدثین کا نظریہ بھی وہی ہے جو سنی مناظر کا ہے۔) اور ایک اصول

حدیث ہے ہمیشہ صحیح روایت کارد صحیح روایت سے کیا جاتا ہے۔(صحیح روایت میں سیدہ سے ناراضگی بیان کہاں ہوئی ہے؟) اگر کوئی مرسل روایت سے رد کرے تو واضح ہو گا بندے کے پاس علم نہیں ہے، ناقص دلیل لیکر آیا ہے۔(صحیح روایت میں راوی کے تینوں گمان کا غلط ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی کم عقل اتنے واضح حقائق سنی وشیعہ معتبر کتب سے دیکھ کر انکار کرے تو وہ کیا کہلائے گا؟؟) خلاصہ دو لفظوں میں مولانا محمد دلشاد نے سیدہ کا حق واضح کر دیا ہے کہ سیدہ حق پر تھی لیکن افسوس مسلمانوں نے حق نہیں دیا تھا۔(مسلمانوں کو نبی ﷺ کے فیصلے پر عمل نہیں کرنا چاہئے تھا؟ سیدنا علی کو کیا مجبوری تھی؟ سیدنا امام حسن کو کیا مجبوری تھی؟ انہوں نے اپنے ہی دور میں اپنا حق حاصل کیوں نہیں کیا؟) واضح ہوا ہمیشہ مسلمانوں نے سیدہ اور سادات کا حق غصب کیا ہے اور ظلم کیا ہے۔(واضح ہوا کہ شیعہ عوام کو جذباتی مجلسیں سنا کر واہ واہ تو بہت کرواتے ہیں لیکن در حقیقت ان کے پاس جھوٹ، مکر و فریب اور کمزور تاویلات کے سوا کچھ نہیں ہے) باقی اھل سنت مناظر ممتاز قریشی کو مشورہ دوں گا حق کو تسلیم کرو کیوں کہ حق واضح ہو گیا ہے۔(کس حق کو تسلیم کیا جائے؟ وہ حق جس کا فیصلہ نبی ﷺ خود کر کے گئے تھے؟ جو سیدنا علی و سیدنا امام حسن نے بھی نہیں لیا؟ وہ حق جو میراث کی آیات کے مطابق 9 ازواج مطہرات، سیدہ فاطمہ اور چچا حضرت عباس کا بھی ہونا چاہئے تھا؟ یا وہ حق جو دور نبوی ﷺ سے خلفائے راشدین تک عین قرآن و سنت نبوی ﷺ کے مطابق خرچ کیا جاتا رہا اور اہل بیت بھی وہ حق وصول کر کے خرچ کرتے رہے؟) والسلام

نوٹ: لاکڈ شیعہ گروپ میں سنی مناظر کو حق حاصل نہیں تھا کہ ممبرز کے آگے صفائی پیش کر سکے جبکہ شیعہ مناظر دلشاد کو جوابات اور وضاحتیں دینے کا مکمل اختیار تھا۔ حتیٰ گروپ اوپن کر کے عام شیعہ ممبرز کو بھی

تبصروں کی اجازت نہیں دی گئی، کیونکہ کہ خوف تھا کہ ان کے اپنے بھی ان سے وہی سوالات نہ پوچھنا شروع کر دیں جن سے وہ پورے مناظرے میں بھاگتا رہا۔ اس لئے مخصوص دوستوں کو ایڈمن بنا کرون سائیڈیڈ تبصروں کی اجازت دی گئی!! (اسکرین شاٹ میں ایڈمنز دیکھیں جنہیں تبصروں کی اجازت دی گئی)

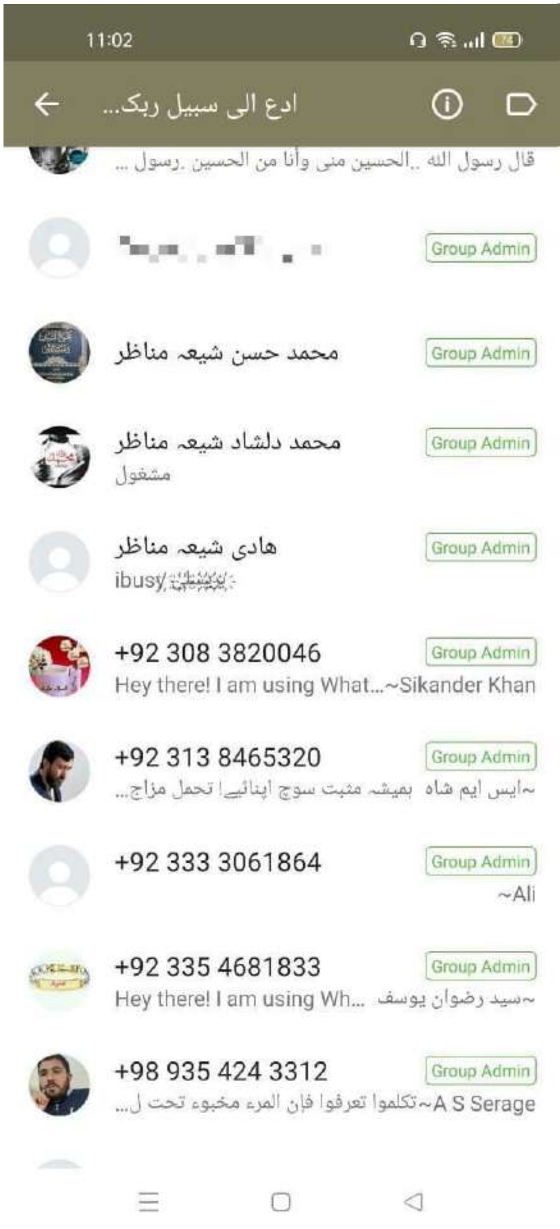

ایک سنی ایڈمن ابرار صاحب جس نے یہ مناظرہ منعقد کروایا تھا۔ ان سے پرسنل میں احتجاج کیا گیا تو اس نے اپنی مجبوری اور پابندیوں کا رونا شروع کر دیا۔

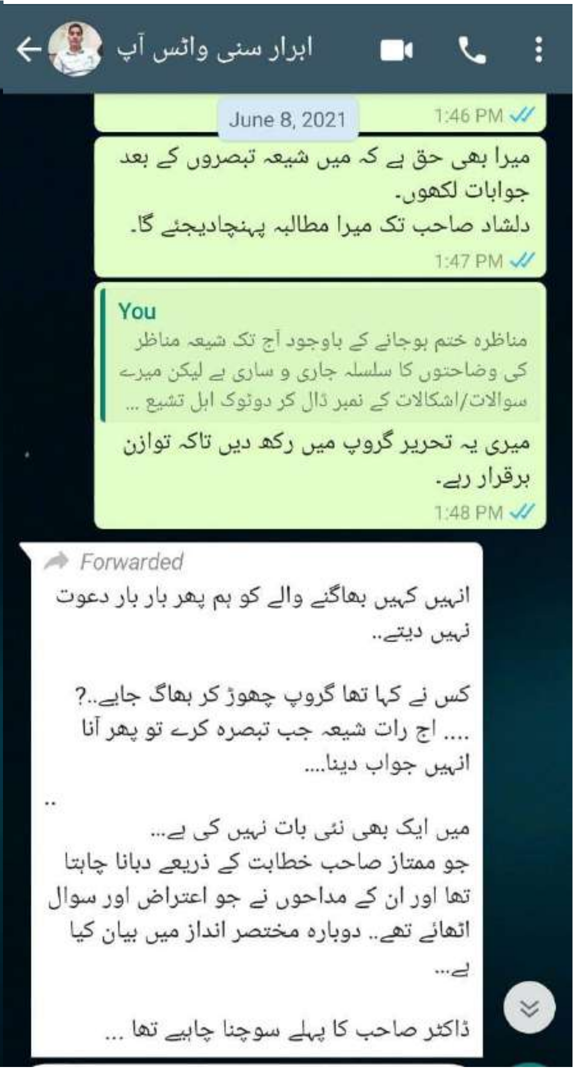

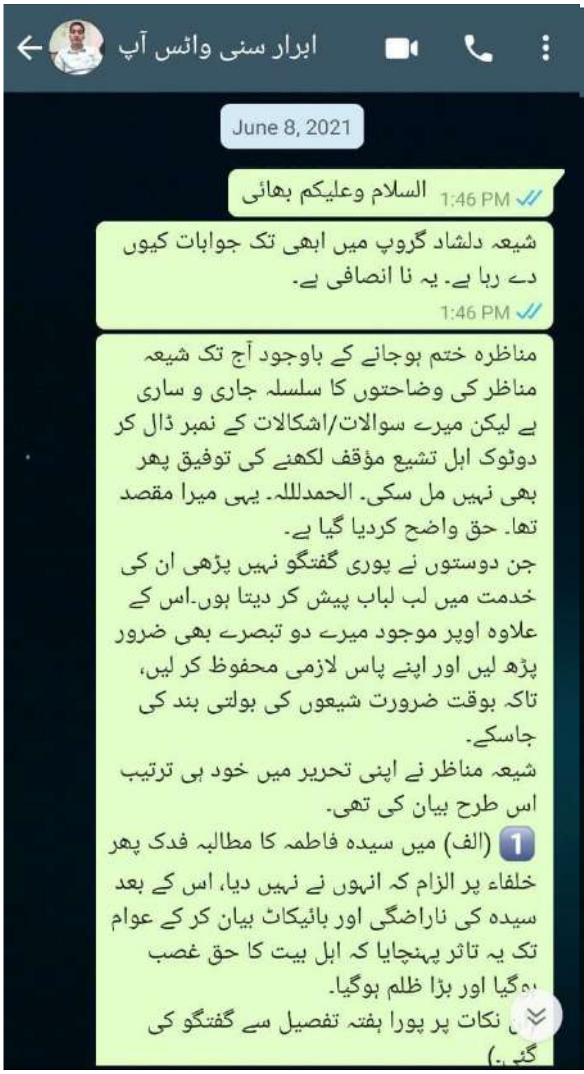

دلشاد صاحب کا جواب پڑھیں! کیا سنی مناظر بھاگ گیا تھا؟ کیا گفتگو ختم ہونے کے بعد اعلان ہو جانے کے بعد گروپ چھوڑنا بھاگنا ہوتا ہے؟ کیا مناظر کو فریق مخالف کے گروپ میں ہمیشہ موجود رہنا چاہئے؟

سنی مناظر کا گروپ چھوڑتے وقت آخری میسیج دیکھیں۔ کیا بھاگنے والا اس طرح چیلینج کرتے ہوئے لیفٹ ہوتا ہے؟ (اسکرین شاٹ اگلے پیج پر)

ادع الی سبیل ربک...
MUHAMMAD, اعجاز احمد سنی عالم, ...
June 7, 2021
دعوی کرتے ہیں۔ قیا ک امام کی
سنت و سیرت پر عمل کرنا ثابت نہیں کر سکتے۔
بس یہی حق ہے جو اظہر من الشمس ہے۔
10:52 AM
دوستوں کو معلوم ہوگیا کہ اس کے پاس مواد
ختم ہو چکا ہے۔
موصوف مدعی تھے لیکن پوری گفتگو میں آپ
دیکھیں گے کہ مدعی شیعہ مناظر اپنے دعوی
کا دفاع کرنے کے بجائے سنی مناظر اپنے مؤقف
کا دفاع کرتا رہا۔ شیعہ مناظر کا کام دعوی پر
اعتراضات کا علمی رد کرنا تھا۔
انہوں نے تھوڑے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن حق
کی روشنی پر باطل کا اندھیرہ کیسے پڑ سکتا
ہے۔ سورج اگر نکل آئے تو رات کو جانا ہی پڑتا
ہے۔
الحمدللہ۔
10:55 AM
میرا خیال ہے اب مجھے گروپ چھوڑ دینا
چاہئے۔
اب یہ بندہ زیادہ شور شرابہ نہیں کرے گا۔
ممبرز سے گذارش ہے کہ اگر یہ دوبارہ اچھل
کود مچائے تو مجھے گروپ کی لنک بھیج کر
بتائیے گا۔ میں دوبارہ گروپ جوائن کر لوں گا۔
اللہ حافظ۔
11:31 AM
You left

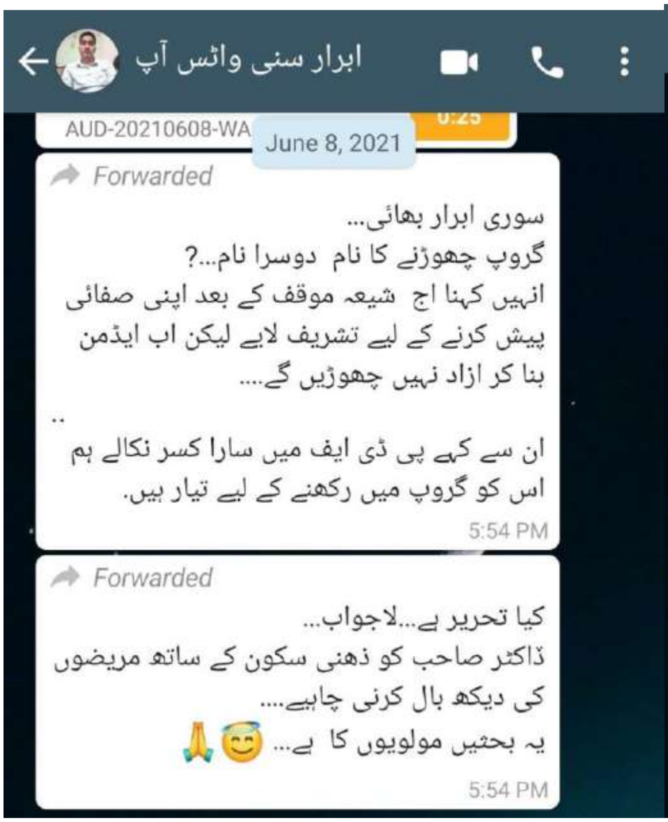

گفتگو مکمل ہونے اور اعلان ہو جانے کے بعد گروپ چھوڑنے کو عزت واحترام سے رخصت ہونا کہتے ہیں۔ سنی مناظر زندگی بھر کے لئے گروپ میں شامل تھوڑی ہوا تھا۔

اہلسنت ایڈمن ابرار اتنا مجبور تھا کہ شیعہ دلشاد کی اجازت کے بغیر سنی مناظر کی جوابی تحریر بھی رکھنے کی ہمت نہ کر سکا! اس کے لئے بھی شیعہ مناظر دلشاد کی اجازت درکار تھی!! لاحول ولا قوت

(اسکرین شاٹ اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں۔)

ابرار سنی واٹس آپ
June 8, 2021
ادائیگی اپنی صحیح
بہتر ہو گا...
آپ اس گروپ میں ایڈمن ہوکر ایک تحریر نہیں بھیج سکے
بلکہ دلشاد سے اجازت مانگ رہے ہیں
اس سے کیا ظاہر ہوا؟
11:57 PM
ابرار سنی واٹس آپ
Group Admin
Hey there! I am using WhatsApp.
بخش حسین حیدری شیعہ
Group Admin
قال رسول الله .. الحسین منی وأنا من الحسین. رسول ...
سنی یا تقیہ باز شیعہ؟
Group Admin
محمد حسن شیعہ مناظر
Group Admin
محمد دلشاد شیعہ مناظر
Group Admin
مشغول
ھادی شیعہ مناظر
Group Admin
ibusy
+92 308 3820046
Group Admin
Hey there! I am using What...~Sikander Khan
11:58 PM
You
آپ اس گروپ میں ایڈمن ہوکر ایک تحریر نہیں بھیج سکے
بلکہ دلشاد سے اجازت مانگ رہے ہیں...
گروپ دلشاد نے بنایا تھا
میں نے نہی بنایا تھا
11:59 PM

سنی مناظر نے شیعہ مناظر کی طرف سے یکطرفہ جاری تبصروں اور وضاحتوں پر اپنا نکتہ نظر مختلف شیعہ ایڈمنز کو پرسنل میں بھیجا اور بالآخر شیعہ مناظر کی جانب سے لاکڈ گروپ میں وہ مؤقف ان الفاظ میں پیش کیا گیا۔

شیعہ مناظر: یہ ممتاز قریشی کی طرف سے احتجاجی مراسلہ کل وقت ملا تو تبصرہ کروں گا۔ ویسے تو تبصرہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔

سنی مناظر ممتاز قریشی کا تبصرہ

مناظرہ ختم ہو جانے کے باوجود آج تک شیعہ مناظر کی وضاحتوں کا سلسلہ جاری و ساری ہے لیکن میرے سوالات / اشکالات کے نمبر ڈال کر دوٹوک اہل تشیع مؤقف لکھنے کی توفیق پھر بھی نہیں مل سکی۔ حتیٰ کے دوسرے شیعہ مناظرین نے بھی اپنے تبصروں میں ان اشکالات کو چھوا تک نہیں۔ الحمدللہ۔ یہی میرا مقصد تھا۔ حق واضح کر دیا گیا ہے۔

جن دوستوں نے پوری گفتگو نہیں پڑھی ان کی خدمت میں لب لباب پیش کر دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ اوپر موجود میرے دو آخری تبصرے بھی ضرور پڑھ لیں اور اپنے پاس لازمی محفوظ کر لیں، تاکہ بوقت ضرورت شیعوں کی بولتی بند کی جاسکے۔ شیعہ مناظر نے اپنی تحریر میں خود ہی ترتیب اس طرح بیان کی تھی۔

1۔ (الف) سیدہ فاطمہ کا مطالبہ فدک پھر خلفاء پر الزام کہ انہوں نے نہیں دیا، اس کے بعد سیدہ کی ناراضگی اور بائیکاٹ بیان کرکے عوام تک یہ تاثر پہنچایا کہ اہل بیت کا حق غصب ہو گیا اور بڑا ظلم ہو گیا۔

(ان نکات پر تین کے بجائے پورا ہفتہ تفصیل سے گفتگو کی گئی۔)

2۔(ب) میں حضرت عمر فاروق کے دور کا واقعہ اور سیدنا علی، حضرت عباس کے تنازعے کی آڑ میں سیدنا علی کی طرف تین جھوٹی باتیں منسوب کی گئی تھیں۔(دوران گفتگو شیعہ مناظر بار بار ب کو چھیڑتے رہے جب ب پر باقائدہ گفتگو شروع ہوئی تو واپس الف پر گفتگو کر کے ثابت کر دیا کہ انہوں نے ب میں غلط بیانی کی ہے)

مناظرے میں شیعہ مناظر کی اہم غلطیاں اور خیانتیں

▲ پہلی خیانت: دوران گفتگو جب شیعہ مناظر نے دلیل پیش کی تو اس میں نبی ﷺ کے فیصلے کا بھی ذکر تھا، جب پوچھا گیا کہ اپنی تحریر میں یہ اصل نکتہ کیوں نہیں لکھا جبکہ فدک کا فیصلہ ہی اس فرمان نبوی ﷺ پر تھا، تو شیعہ مناظر لاجواب۔

دوران گفتگو پوچھا گیا کہ چھتیس صحیح روایات اہل سنت کتب میں ہیں، کوئی اور طرق پیش کریں، جس میں امام زہری نہ ہو اور سیدہ فاطمہ کی ناراضگی بیان ہو تو شیعہ مناظر لاجواب، بہت مجبور کرنے پر کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔

پوچھا گیا کہ کیا اہل سنت واہل تشیع عقائد و نظریات اخبار آحاد سے بناتے ہیں، شیعہ مناظر لاجواب۔

▲ حقیقت: سُنی و شیعہ دونوں فریقین عقائد و نظریات نصوص صریحہ سے یعنی قرآن واحادیث کے واضح دلائل سے لیتے ہیں۔

شیعہ مناظر سے پوچھا گیا کہ فدک بطور میراث صرف سیدہ فاطمہ کا حق کس طرح بنتا ہے؟ تو پہلے شیعہ مناظر لاجواب، بہت مجبور کرنے کے بعد کہا کہ سیدہ نے مال فئے کا کچھ حصہ طلب کیا تھا۔ وضاحت پوچھی گئی کہ پھر پورے فدک پر سیدہ فاطمہ کا حق کیسے ہو سکتا ہے؟ شیعہ مناظر لاجواب۔

▲ حقیقت: اگر شیعہ مؤقف تسلیم بھی کر لیا جائے کہ انبیائے کرام کی مالی وراثت ہوتی ہے تو بنص قرآن نبی کے ورثاء میں 9 ازواج مطہرات، بیٹی سیدہ فاطمہ اور چچا حضرت عباس ہوتے ہیں۔ فدک صرف سیدہ فاطمہ کا حق نہ تھا بلکہ اس کی آمدنی سے کچھ حصے پر اہل بیت کا حق تھا جو نہ صرف دور نبوی ﷺ بلکہ دور خلفائے راشدین میں بھی اہل بیت کو برابر ملتا رہا اور وہ وصول کر کے خرچ بھی کرتے رہے۔

شیعہ مناظر نے اصول کافی کی صحیح روایات کا رد اپنے مدرسے کی کتب سے کرنے کی بھونڈی کوشش کی اور عورت کو زمین کا وارث ثابت کرنے کے لئے کچھ کتب سے اسکینز رکھتے ہوئے مؤقف اختیار کیا کہ اہل تشیع کے ہاں بیوی زمین کی وارث نہیں بنتی لیکن بیٹی وارث بنتی ہے۔ (خلاف قرآن مؤقف بیان کر دیا)

حقیقت: بنص قرآن عورت بھی ہر قسم کی وراثت کی حقدار ہوتی ہے۔

▲ دوسری خیانت: شیعہ مناظر کے اسکینز میں عورت کے غیر منقولہ جائیداد کے متعلق کچھ بھی بیان نہیں کیا گیا تھا۔ شاید اسی لئے انہوں نے عربی عبارت اور ترجمہ پیش کرنے سے پرہیز کیا۔

اس دلچسپ مناظرے کی یہ صرف ایک جھلک ہے۔ شیعہ مناظر نے اہل سنت کی طرف سے پیش گئے دلائل واسکینز اور خود اہل تشیع معتبر کتب کی صحیح روایات کا کس طرح ذاتی تاویلات سے رد کیا اور طے شدہ شرائط کی کس طرح دھجیاں اڑاتے رہے اور کاپی پیسٹ ممنوع ہونے کے باوجود ون سائیڈڈ لمبی لمبی تحاریر پورے مناظرے میں رکھتے رہے یہ سب جاننے کے لئے کچھ دن انتظار کریں، اس مناظرے کی پوری تفصیل پی ڈی ایف میں محفوظ کی جا رہی ہے۔ بہت جلد بمعہ مکمل دلائل اور اسکین پیجز عنقریب عوام تک پہنچائی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ (ممتاز قریشی)

شیعہ مناظر دلشاد کا جواب

سلام علیکم۔ اللہ کا شکر ہے ممتاز صاحب کو کچھ نہ کچھ سمجھ میں آیا اور اپنے بہت سے تکراری سوالات کا پھر سے تکرار نہیں کیا۔ مثلا رضایت الفاظ سے یا رضایت چہرے سے۔ استغفر اللہ

راوی کا گمان، لیکن حسب سابق بعض سوالات کو جواب دینے کے باوجود پھر سے دھرانے میں مصلحت دیکھی تاکہ جن لوگوں نے ہمارے مطالب کا مطالعہ نہیں کیا ہے ان کو یہ تاثر دے کہ ہم ممتاز صاحب کے جواب کے آگے لاجواب۔ وہی مغالطے کا سلسلہ پھر بھی جاری رہا جبکہ ان میں سے ہر ایک کا جواب ہم دے چکے ہیں لیکن فہرست وار بعض کی طرف ہم اشارہ کرتے ہیں۔

نمبر 1: ہم نے تو صحیح سند روایت اور اپ کے علماء کے بیانات کی روشنی میں خلیفہ کے فیصلہ کے بعد اس پر آپ کی ناراضگی اور پھر..... کو ثابت کیا۔ آپ تو شروع میں استغفار کرتے رہے اور غضبناک اور ناراض ہونے کا سرے سے انکار کرتا رہا لیکن آخر میں رضایت حاصل کرنے والی سند پیش کیا اور اپنے موقف کو خراب ہوتے دیکھ کر ناراضگی کو قبول کیا اور استغفار کرنا چھوڑ دیا۔ جب ہم نے پوچھا ناراض کیوں ہوئی تھیں کتنا

عرصہ ناراض رہیں تو ناراضگی کی وجہ بتانے سے عاجز اور جناب سیدہ ع کو ایک عام خاتون کی سطح سے نیچے لا کر پیش کرنے کی کوشش کی جو حق واضح ہونے بابا کا فیصلہ ہونے کے بعد بھی زنجیدہ اور ناراض رہی (نعوذ باللہ) (شیعہ مؤقف کو سنی مؤقف بتانے کی مذموم کوشش۔ شدید ناراضگی کے قائل کون ہیں۔ قارئین مناظرہ پڑھ کر خود فیصلہ کریں۔)

راوی کا گمان کہتا ہے لیکن اس سلسلے میں ہمارے اٹھائے سوالات کے آگے جواب دینے کے بجائے اپنے ہی سوالات کا تکرار۔ (کیا وہ غیر ضروری سوالات تھے؟ یا موضوع سے باہر تھے؟)

ہم نے کہا حتٰی یہاں گمان کا استعمال کرنا بھی صحیح نہیں، ہم نے پوچھا گمان کہنے کی کوئی معقول وجہ تو بتاؤ۔ لاجواب۔ (کون لاجواب؟ اوپر پڑھیں، سیدہ فاطمہ کے مطالبے کے بعد فدک نبی ﷺ کے فیصلے کے بعد نہ دینے سے دلی رنجش ہونا ممکن ہے اور عین فطرت انسانی، امام زہری کو اسی وجہ سے گمان ہوا)

ہم نے کہا قالت کے بجائے قال کو شاہد قرار دینے کی کوئی معقول وجہ بتاؤ۔ کوئی ٹھوس شاہد پیش کرو لیکن آپ تو اپنی ذاتی رائے کے ذریعے اپنے ہی بزرگوں اور محدثین کو خطاء کار کہتے رہے۔ (کونسی ذاتی رائے؟ اوپر مناظرہ دوبارہ پڑھیں۔ دوران گفتگو قال سے صحیح بخاری کی ایک حدیث بھی پیش کی تھی۔ اس سے زیادہ ٹھوس شاہد کونسا ہوتا ہے؟ رہی بات گمان کی تو وہ کوئی ایسا گناہ تھوڑی ہے کہ اس کی پکڑ ہو یا سزا ہو۔ اگر ایسا سمجھا جائے گا تو نبیوں کے متعلق قرآن کی کئی آیات کی تفسیر میں مشکل ہو گی بلکہ عصمت انبیائے کرام سے ہاتھ اٹھانا پڑے گا جو کہ ہم دونوں کے لئے ممکن نہیں ہے۔)

ہم نے کہا آپ کی پیش کردہ 36 روایات سچ اور جھوٹ کا مجموعہ اور مغالط اور دھوکہ بازی ہے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی حیثیت کیا ہے؟ آپ کی ذاتی رائے شیعوں کے نزدیک حجت ہو گی۔) ہم نے اس کا پول

کھولنے کے لیے بخاری کے پیش کردہ جدول کا اپریش کیا تو پتہ چلا کہ بخاری نے 4 جگھوں پر اس واقعے کا ذکر کیا ہے اور چاروں جگہ ہمارے موقف کی تائید، آپ کو امام بخاری کے انتخاب پر اعتراض ہے تو ہمارا قصور تو نہیں۔(آپ کے مؤقف کی تائید؟؟ کس دنیا میں ہیں حضرت؟ دوبارہ دلائل پر غور و فکر کریں۔5 احادیث فدک کے مطالبے کے متعلق ہیں، ایک طرق کی چند روایات میں امام زہری کا گمان ہے، سیدہ سے ناراضگی آپ ثابت نہیں کر سکے، پوچھنے پر کہہ دیا کہ ضرورت نہیں ہے۔بس راوی کی بات پر ایمان ہے! چاہے اس کی بات رد دوسرے قرائن سے ہوتا ہو آپ کو قبول ہی نہیں ہے!)

یہ ہم نے بخاری کی روایات کی تحقیق پیش کی اور اس ایک میں اپ کی تحقیق اور جدول کا سچ اور جھوٹ کا مجموعہ ہونے کو ثابت کیا۔اگر ہم بخاری کی طرح باقی کتب سے بھی 36 کی حقیقت کھول دیں تو کیا؟

(کوشش کریں! علمی میدان ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ہم اتنے کم ظرف نہیں ہیں کہ یہ کہہ دیں کہ اب ٹائیم ختم ہو گیا دوبارہ گفتگو نہیں ہو سکتی!!)

جناب امیر المومنین ع کے موقف اور صحیحین میں موجود احادیث کا حوالہ پیش کیا، مسلسل لاجواب۔آخر میں الف.ب کا بہانہ بنایا۔(واقعی آپ کا کوئی علاج نہیں۔ارے عالم صاحب! مناظرے میں اپنی مرضی چلانے کے باوجود آپ گفتگو نہ کر سکے! میں نے شروع سے آخر تک آپ کی ترتیب کے مطابق ہی گفتگو کی۔ اب آپ جب چاہیں ترتیب بدل دیں! اب یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔ہر نکتہ الگ الگ بحث کرنے سے گھبرا کر فرار کس نے اختیار کیا؟ اوپر اسکرین شاٹ رکھ کر تمام حقائق واضح کر دئے ہیں، اللہ شیعوں کو ہدایت دے۔آمین

وہ اپنی تفسیر کے مطابق لیکن ابھی تک للکار اور خطابت کے باوجود کچھ جواب سامنے نہ آیا۔ مجھ سے بحث کے آخری مراحل سے متعلق سوالات کے جواب طلب کرتا رہا لیکن خود میرے مدعا اول کے خود ساختہ الف و ب کی چکر میں!(یہ الف وب کا چکر آپ کا ہی چلایا ہوا تھا۔ کیوں عوام کو گمراہ کرتے ہیں؟ ایک دن ہم سب کو مرنا بھی ہے۔ اللہ باقی کل دنیا فانی، اپنی قبر میں جاکر اسی مکر و فریب سے کام چلائیں گے؟ اللہ اللہ کریں۔ دین کی خدمت نیک نیتی سے کریں۔ آیات قرآنی رکھ کر نصیحتیں کرنا آتی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی توفیق نہ ملی۔)

پہلی خیانت: کئی مختصر مدعا کے بعد اس مدعا کی دلیل پیش کی اور اسی میں خلیفہ کی طرف سے حدیث سے استدلال کا ذکر کیا اور اس کے بعد 20 سے شاید زیادہ مرتبہ اسی حدیث کا مسلسل ذکر ہوتا رہا۔ لیکن عجیب منطق ہے پھر بھی کہتا ہے ذکر نہ کرکے خیانت کی۔(آپ مختلف گروپس میں جو تحریر بھیجتے رہے اور عوام کو جذباتی کہانیاں سناتے رہے کہ شیعہ یہ کہتے ہیں اور صحیحین سے یہی مطالب ثابت ہیں وغیرہ وغیرہ، اس تحریر میں پورا سچ نہ لکھ بہت بڑی خیانت کی ہے، مناظرہ تو اسی تحریر پر طئے ہوا تھا۔ اپنے پہلے میسیجز ہی دوبارہ پڑھ لیں۔) کیا میرے مدعا کی دلیل میری اسی شروع کی گفتگو میں پیش نہیں ہوئی؟ مدعا میرا اور دلیل بھی میری۔ (دلیلت دینا تو مناظرے میں آپ کی مجبوری تھی۔ عوام کو بغیر دلیل گمراہ کرنے کی کوششیں قابل مذمت ہیں۔ یہ دجل، مکر و فریب آشکار کرنا ہی اس مناظرے کا اصل مقصد تھا۔)

ذکر بھی میں نے شروع میں کیا ہے۔ لگتا ہے لفظ خیانت سے خاص لگاؤ ہے۔(خیانت کو ایمانداری تو نہیں کہا جاسکتا۔ جھوٹ کو جھوٹ ہی کہتے ہیں۔ سچ کو سچ کہنا پڑتا ہے۔ رات اور دن کا فرق ضروری ہے۔ حق و باطل میں فرق کرنا ہم پر لازم ہے۔)

جناب عقائد اور نظریات کی بنیاد کیا مرسل روایت پر بھی رکھی جاتی ہے؟ آپ کے کتنے ایسے نظریات ہے کہ جن کی بنیاد صحیح سند احاد تو چھوڑیں ضعیف روایات پر ہے۔ (ہرگز نہیں اہل سنت عقائد و نظریات قرآن و صحیح احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں پوری آب و تاب سے منور ہیں۔ باغ فدک پر شیعہ نظریہ ایک سراب ہے۔ ہمارا کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو شیعہ عقائد کی طرح ریت کی دیوار ہو! مسئلہ فدک تو کوئی حق و باطل کا معاملہ ہی نہیں تھا۔ آپ کسی ڈھنگ کے عالم کو لائیں جو کاپی پیسٹ کی بھر مار کرنے کے بجائے ایک دو دلائل سے نکتہ بہ نکتہ گفتگو کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اعتراض رکھنے کے ساتھ ساتھ جوابی اشکال کے جواب بھی دے سکتا ہو، پھر اہل سنت کے کسی بھی عقیدے پر تفصیلی گفتگو ہو سکتی ہے۔ آپ سے بھی گفتگو کے لئے تیار ہوں لیکن آپ کو پہلے شرائط کی زنجیروں میں باندھ کر پابند کرنا ہو گا اور بیچ میں غیر جانبدار ایڈمنز کو مکمل اختیارات کے ساتھ موجود بھی رہنا ہو گا۔)

انبیاء کی مالی میراث کو تسلیم کرنے والے صرف شیعہ نہیں ہے، ابن عباس ائمہ اہل بیت اور اہل سنت کے بزرگ علماء کا بھی یہی نظریہ ہے جناب فاطمہ کے مطالبہ کو فدک کے ساتھ ہی مخصوص کہہ کر پیش کرنا علمی خیانت ہے۔ جس کا میں کئی دفعہ وضاحت دے چکا ہوں۔ (یہ تو شیعہ کہتے ہیں۔ اصل حقیقت کیا ہے، جب تفصیل سے اس موضوع پر بات ہو گی تو سب جان جائیں گے۔) سوال تکرار کرنے کا شوق پورا کرنا ہے تو کرتے رہیں۔ (آپ کا جواب نہ دینا تکرار کی وجہ بنا۔)

اگر آپ سوچتے ہیں کہ ان سوالوں کو بھی لاجواب سوال کے طور پر پیش نہ کیا تو آگے میرے پاس بچتا کیا ہے تو بے شک آپ تکرار کرتے رہیں! لیکن جنہوں نے انصاف پسندی سے ہمارے جواب دیکھے ہیں وہ آپ پر ہنسیں گے۔ (یہ فیصلہ عام قائین پر چھوڑتا ہوں۔)

ممتاز صاحب باقی کچھ اگر کہنا ہے تو پی ڈی الف میں سب چیزوں کا کسر نکالنا۔ سارے سوالات کو لاجواب لکھنا۔ انشاءاللہ ہم بھی پی ڈی ایف میں نمبر لگا کر آپ کے سوالات کے جواب سب کو دکھایں گے۔ آپ کا تیار کردہ پی ڈی ایف سب سے پہلے اسی گروپ میں شیئر کرنا۔اللہ حافظ۔

ممتاز صاحب میرے بحث کے دوران پیش کردہ سوالات اور اعتراضات کا جواب بھی فہرست وار لکھنا ورنہ میں لاجواب لاجواب لکھوں گا۔ یہ نہ بھولنا۔ باقی دوستوں کے مشورے سے اگر ہو سکے تو اھل سنت کے 5 مناظر کو پہلے 30 مٹ میں اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دیں گے اور پھر بعد اھل تشیع کے 5 مناظر کو مختلف ٹائم پر۔ وقت اور ناموں کے انتخاب کے لیے بعد میں مشورہ کر کے اطلاع دیں گے، ابھی صرف ایک مشورہ ہے۔

شیعہ مناظر دلشاد کی شکست کے دس ناقابل تردید حقائق

1۔ طئے شدہ شرط نمبر 1 کے مطابق گفتگو دوٹوک، ٹو دی پوائنٹ اور مختصر طئے کی گئی لیکن شیعہ مناظر پورے مناظرے میں لمبی لمبی تحاریر اور ایک ساتھ کئی روایات اور حوالے بھیج کر اس شرط کی پابندی نہ کر سکے۔

2-شرط نمبر 1 کے مطابق کاپی پیسٹ بھی ممنوع تھا، دوران مناظرہ شیعہ محمد دلشاد صاحب نے سُنی مناظر کے ثبوت دینے کے بعد اقرار کیا انہوں نے واقعی دوست کی تحریر کو کاپی پیسٹ کیا ہے۔

3۔ شرط نمبر 5 کے مطابق دونوں فریق دوسرے فریق کے مطالبے پر وضاحت دینے کے پابند تھے۔ سُنی مناظر آخر تک وضاحتوں کی فہرست پیش کرتا رہا لیکن شیعہ دلشاد صاحب ان نکات کی وضاحتیں دینے میں ناکام رہے۔

4۔شیعہ مناظر دلشاد کوشش کے باوجود عورت یا بیٹی کو زمین ورثہ میں ملتی ہے، یہ نکتہ شیعہ کتب سے اپنے بھیجے گئے عکس سے دکھانے میں ناکام رہے۔

5۔دوران مناظرہ شیعہ مناظر دلشاد کا اقرار کہ سیدہ نے پورے فدک کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔یعنی باغ فدک پر سیدہ فاطمہ کا حق بنتا ہی نہیں۔

6۔شیعہ مناظر نے اصول کافی کے ایک باب کو زوج (بیوی) کی طرف منسوب کر دیا، لیکن اس کی تائید کسی جیّد شیعہ عالم سے دکھانے میں ناکام ہو گئے پھر تسلیم کیا کہ یہ پورا باب ہی خلاف قرآن ہے، جبکہ سُنی مناظر نے اس باب کی چار روایات کی توثیق باقر مجلسی (مراۃ العقول) سے دکھادی تھی!

7۔شیعہ مناظر نے تحریر الوسیلہ (امام خمینی) کے حوالے سے کہا کہ اس میں چند پیجز سے حقیقت روشن ہو جائے گی اور ثابت ہو جائے گا اہل تشیع کے ہاں عورت کو زمین بھی بطور ورثہ ملتی ہے۔سُنی مناظر نے نشاندہی کئے گئے پیجز اور پھر پوری کتاب ہی پیش کر دی کہ اس میں وہ عبارت دکھائیں لیکن شیعہ مناظر اپنی بات ثابت کرنے میں ناکام رہے۔

8۔ایک نشست ختم دوسری نشست کا چار دن بعد کا اعلان، اس کے باوجود شیعہ مناظر کی طرف سے یکطرفہ جوابات لکھنا شروع سُنی مناظر نے روکنا چاہا تو اسے ایڈمن شپ سے ہٹا دیا۔

9۔سُنی مناظر کے کئی اہم سوالات کے شیعہ مناظر آخر تک علمی جواب نہ دے سکا اور بری طرح مکمل ناکام

10۔شیعہ مناظر اپنی تحریر کے الف پر گفتگو کے دوران ب کے واقعے کا ذکر کرتے رہے اور جب اس پر گفتگو کا وقت آیا تو صاف انکار کر دیا اس کے بعد تیسرے مرحلے پر بھی گفتگو نہ کر سکا۔

الحمدللہ آج مؤرخہ 17 جون 2021 یہ پی ڈی ایف مکمل کی گئی۔ اللہ عزوجل کو حاضر و ناظر سمجھ کر پوری ایمانداری سے باغ فدک پر اہلسنت نکتہ نظر کو مکمل وضاحتوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ شیعہ مناظر کے کئی جوابات میں غلطیوں کی وجہ سے جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں الفاظ اور جملوں میں تبدیلیاں کی گئی ہیں لیکن ان کے مفہوم کو برقرار رکھا گیا ہے۔ وضحاتوں میں کہیں پر لہجہ تلخ تو کہیں پر نرم ہے، جس کے لئے پیشگی معذرت۔ تمام مقدسات کی شان و عظمت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کہیں بشری تقاضوں کی وجہ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تہ بارگاہ ایزدی میں استغفار۔

اہل تشیع علماء سے مطالبہ

اس مناظرے میں پوچھے گئے اہم نکات کو ذاتی تاویلات اور صرف اقوال علماء کی عبارات کا سہارا لیکر رد کرنے کے بجائے قرآن و صحیح روایات کی روشنی میں رد کیا جائے، ہم نہ صرف اہل تشیع کے علمی رد کو خوش آمدید کہیں گے بلکہ اس علمی رد کا جواب بھی قرآن و صحیح روایات کی مدد سے پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ